جامع ترمذی

مترجم مع مختصر شرح

از تالیف

امام محمد بن عیسیٰ الترمذی

رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا فضل احمد صاحب مدظلہم

دار الاشاعت

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جدید نظر ثانی شدہ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

جامع ترمذی

مترجم مع مختصر شرح

جلد دوم

ازتالیف

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی

رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا فضل احمد صاحب مدظلہم

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

کمپیوٹر کتابت وترجمہ کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : ۶۳۵ صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLI WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے ادارے کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت اہم اور مفید کتب کو شائع کرنے کا موقع عطا فرمایا اور تبلیغ واشاعت کا یہ کام الحمدللہ مسلسل جاری ہے۔

اس ادارے کو اب تک تفسیر، فقہ، سیرت نبوی ﷺ، تصوف، تاریخ جیسے موضوعات پر کتب شائع کرنے کے علاوہ حدیث کی کئی بڑی مستند ومشہور کتب شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ جن میں اب تک اس کتاب سے قبل درج ذیل کتب شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں۔

۱۔ تفہیم البخاری ترجمہ وشرح صحیح بخاری شریف، ۳ جلد کامل۔

۲۔ تجرید بخاری شریف عربی مع اردو ترجمہ۔

۳۔ تقریر بخاری اردو۔

۴۔ ریاض الصالحین عربی مع اردو ترجمہ۔

۵۔ مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف، ۵ جلد۔

۶۔ تنظیم الاشتات اردو شرح مشکوٰۃ، ۲ حصے کامل۔

۳۔ معارف الحدیث ترجمہ وشرح، ۷ حصے کامل۔

زیر نظر کتاب جامع ترمذی مع ترجمہ وحواشی پیش خدمت ہے۔ پہلے بھی اس کا اردو ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔ فی زمانہ ترجمہ قدیم ہونے کی وجہ سے اس کی زبان سمجھ میں آنا مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کوئی مستند صاحب علم اس کا اردو ترجمہ دور حاضر کے لئے آسان زبان میں کردے اور جابجا مشکل مقامات پر تشریحی نوٹ کا بھی اضافہ کرکے اس کی افادیت عام آدمی تک بخوبی پہنچا سکے۔ اس مقصد کے لئے کافی انتظار وجستجو کے بعد کئی صاحب علم حضرات کے مشورے سے جناب مولانا افضل احمد صاحب (تعارف علیحدہ تحریر ہے) سے درخواست کی گئی۔ کافی پس وپیش اور ادارے کی طرف سے مسلسل

اصرار کے بعد احقر کی فرمائش پر انہوں نے اس کام کا بیڑہ اٹھالیا اور تقریباً ۲ سال کے عرصہ میں یہ کام مکمل ہوسکا ہے۔ اس نسخہ میں ایک تبدیلی یہ بھی کردی ہے کہ پوری کتاب میں باب نمبر اور حدیث نمبر ڈال دیئے ہیں تاکہ حوالہ دینا اور اسے تلاش کرنا آسان ہوجائے۔ اس سے کتاب کی افادیت میں کافی اضافہ ہوگیا ہے جو پہلے سے طبع شدہ نسخوں میں نہیں ہے۔

حدیث کے کام کی اہمیت اور احتیاط کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترجمہ وحواشی کا مسودہ دارالعلوم کراچی کے استاد حدیث جناب محمود اشرف صاحب کو دکھایا گیا۔ انہوں نے اس کے مختلف مقامات دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار کیا اور ایک مضمون تحریر فرمایا جو سند کے طور پر کتاب کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں کتاب میں شامل کرنے کے لئے ''امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ'' کے مستند ومفصل حالات کی تلاش تھی جو ہمیں جامع ترمذی کی مشہور اردو شرح درسِ ترمذی میں شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے تحریر کئے ہوئے مل گئے، وہ بھی بصد شکر یہ یہاں شامل کئے جارہے ہیں۔

تصحیح کے لئے بھی حتی الامکان کوشش کی ہے کہ بہتر سے بہتر ہوسکے اور انشاء اللہ توقع یہی ہے کہ اس میں قارئین کو شکایت نہ ہوگی۔ لیکن پھر بھی کوئی غلطی یا خامی محسوس ہو تو ادارے کو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ فوری دور کیا جائے گا۔

احقر کے والد ماجد محمد رضی عثمانی صاحب مرحوم کی یہ بڑی خواہش تھی کہ صحاح ستہ کی کتب کو جدید ترجمہ وحواشی کے ساتھ شائع کیا جائے اور یہ کام انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں شروع کرادیا تھا۔ اس کا بنیادی خاکہ اور اس کام کا طریقہ بھی انہوں نے ہی بتایا تھا۔ اسی کے مطابق یہ کام اب بحسن وخوبی تیار ہوکر ہاتھوں میں ہے۔ اس وقت ان کی شدید کمی محسوس ہورہی ہے۔ آپ سب حضرات سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ والد صاحب مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرما کر درجات عالیہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

آخر میں یہ بھی دعا فرمائیں کہ ہماری اس کوشش کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی زندگی کے تمام کاموں میں اخلاص عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

ناکارہ خلیل اشرف عثمانی

فہرست عنوانات ترمذی شریف جلد دوم

ابواب ومضامین	صفحہ
ابواب الزھد	
نیک اعمال میں جلدی کرنا	۱۴
موت کو یاد کرنا	۱۵
اللہ سے ملاقات کے خواہشمند کو اللہ پسند کرتے ہیں۔	۱۶
آنحضرت ﷺ کا امت کو خوف دلانا	۱۶
خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت	۱۶
آنحضرت ﷺ کا فرمانا جو کچھ میں جانتا ہوں	۱۷
لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کرنا	۱۷
کم گوئی کی فضیلت	۱۸
اللہ کے نزدیک دنیا کی ذلت	۱۹
دنیا مؤمن کے لئے جیل اور کافر کے لئے جنت ہے	۲۰
دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے	۲۰
دنیا کی محبت اور اس کے لئے غمگین ہونا	۲۱
مؤمن کے لئے عمر طویل	۲۲
امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ ستر سال ہوگی	۲۳
اوقات کا چھوٹا ہونا اور کم امیدی	۲۳
قصر امل کا بیان	۲۳
اس امت کا فتنہ مال و دولت ہے	۲۴
کسی شخص کے پاس مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو اسے تیسری کی حرص ہوگی	۲۴

ابواب ومضامین	صفحہ
بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے	۲۵
زہد کی تفسیر	۲۵
گذارے کے لائق روزی پر صبر کرنا	۲۷
فقر کی فضیلت	۲۸
فقراء مہاجرین پہلے جنت میں داخل ہوں گے	۲۹
آنحضرت ﷺ اور گھر والوں کا رہن سہن	۳۰
صحابہؓ کا رہن سہن	۳۲
غناء در حقیقت دل سے ہوتا ہے	۳۶
مال لینے کے متعلق	۳۶
زیادہ کھانے کی ممانعت	۳۸
ریاکاری اور شہرت کے متعلق	۳۸
آدمی اس کے ساتھ ہوگا جسے محبوب رکھے گا	۴۱
اللہ تعالیٰ سے حسن ظن	۴۲
نیکی اور بدی کے متعلق	۴۲
اللہ کے لئے محبت کرنا	۴۳
اگر کسی سے محبت کی جائے تو اسے بتا دیا جائے	۴۴
مدح اور مدح کرنے والوں کے لئے متعلق	۴۴
مؤمن کے لئے محبت	۴۵
مصیبت پر صبر کرنا	۴۵

ابواب ومضامین	صفحہ
بینائی زائل ہوجانے کے متعلق	۴۶
زبان کی حفاظت	۴۸
ابواب صفة القيامة	
حساب وقصاص کے متعلق	۵۱
حشر کے میدان کے متعلق	۵۴
آخرت میں لوگوں کا پیش کیا جانا	۵۵
صور کے متعلق	۵۷
پل صراط کے متعلق	۵۷
شفاعت کے متعلق	۵۸
حوض کوثر کے متعلق	۶۲
حوض کوثر کے برتن	۶۲
ابواب صفة الجنة	
جنت کے درختوں کی صفات	۹۱
جنت کی نعمتیں	۹۱
جنت کے کمرے	۹۲
جنت کے درجات	۹۳
اہلِ جنت کی عورتیں	۹۴
اہل جنت کو جماع کی قدرت	۹۵
اہل جنت کی صفت	۹۵
اہل جنت کے کپڑے	۹۶
جنت کے پھل	۹۷
جنت کے پرندے	۹۷
جنت کے گھوڑے	۹۸
جنتیوں کی عمر	۹۸
اہل جنت کی کتنی صفات ہوں گی	۹۹
جنت کے دروازے	۹۹

ابواب ومضامین	صفحہ
جنت کے بازار	۱۰۰
رؤیت باری تعالیٰ	۱۰۱
رضائے الٰہی کے متعلق	۱۰۳
اہل جنت ایک دوسرے کا نظارہ کریں گے	۱۰۳
جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے	۱۰۴
جنت شدائد سے پر ہے جبکہ دوزخ خواہشات سے	۱۰۶
ادنیٰ درجہ کے جنتی کے انعامات	۱۰۷
حوروں کی آپس میں گفتگو	۱۰۸
جنت کی نہریں	۱۰۸
ابواب صفة جهنم	
جہنم کے متعلق	۱۱۰
جہنم کی گہرائی کے متعلق	۱۱۱
دوزخیوں کی جسامت	۱۱۲
دوزخیوں کے مشروبات	۱۱۳
دوزخیوں کے کھانے	۱۱۵
دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا ۷۰واں حصہ ہے	۱۱۷
دوزخ کے لئے دو سانس	۱۱۸
دوزخ میں عورتوں کی اکثریت	۱۲۱
ابوابُ الایمان	
مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے	۱۲۳
مجھے حکم دیا گیا کہ جب تک کلمہ اور نماز نہ پڑھیں لوگوں سے جنگ کروں	۱۲۳
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے	۱۲۴
ایمان کی صفات	۱۲۵
فرائض ایمان میں داخل ہیں	۱۲۶
ایمان میں کمی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا	۱۲۷

ابواب ومضامین	صفحہ
حیاء ایمان سے ہے	۱۲۸
نماز کی عظمت	۱۲۸
نماز ترک کرنے کی وعید	۱۳۰
حلاوت ایمان کا بیان	۱۳۱
زنا کرتے ہوئے کوئی حامل ایمان نہیں رہتا	۱۳۱
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں	۱۳۲
اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی	۱۳۳
منافق کی علامت	۱۳۳
مسلمان کو گالی دینا	۱۳۴
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنا	۱۳۴
جس کا خاتمہ توحید پر ہو	۱۳۵
امت میں افتراق کے متعلق	۱۳۶
ابواب العلم	
اللہ تعالیٰ کا بندے کو دین کی سمجھ عطا فرمانا	۱۳۸
طلب علم کی فضیلت	۱۳۸
علم کو چھپانا	۱۳۹
طالب علم کے ساتھ خیر خواہی	۱۳۹
دنیا سے علم کا اٹھ جانا	۱۴۰
اپنے علم سے دنیا کا طلب کرنا	۱۴۱
احادیث بیان کرنے کی فضیلت	۱۴۲
آنحضرت ﷺ پر جھوٹ باندھنا سخت گناہ ہے	۱۴۳
موضوع احادیث	۱۴۳
حدیث سنتے وقت جو بات کہنے سے منع کیا گیا	۱۴۴
کتابت علم کی کراہت	۱۴۴
بنو اسرائیل سے روایت کرنا	۱۴۶
خیر کا راستہ بتانے والا	۱۴۶

ابواب ومضامین	صفحہ
جس نے ہدایت کے لئے بلایا اس کی تابعداری کی گئی	۱۴۷
سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے بچنا	۱۴۹
آنحضرت ﷺ نے جن چیزوں کو منع فرمایا	۱۵۰
مدینے کے عالم کی فضیلت	۱۵۰
علم عبادت سے افضل ہے	۱۵۱
ابواب الاستیذان والآداب	
سلام کو رواج دینا	۱۵۳
سلام کی فضیلت	۱۵۳
گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت لینا	۱۵۴
سلام کا کس طرح جواب دیا جائے	۱۵۵
کسی کو سلام بھیجنا	۱۵۵
سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت	۱۵۵
سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہیت	۱۵۶
بچوں کو سلام کرنا	۱۵۶
عورتوں کو سلام کرنا	۱۵۶
اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	۱۵۷
کلام سے پہلے سلام کرنا	۱۵۷
کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے	۱۵۷
جس مجلس میں مسلمان وکافر ہوں وہاں سلام کرنا	۱۵۸
سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	۱۵۸
مجلس میں بیٹھتے اٹھتے سلام کرنا	۱۵۹
گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا	۱۵۹
بغیر اجازت کسی گھر میں جھانکنا	۱۵۹
اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا	۱۶۰
سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخلہ مکروہ ہے	۱۶۱
مکتوب کو خاک آلود کرنا	۱۶۱

ابواب ومضامین	صفحہ
سریانی زبان کی تعلیم	۱۶۲
مشرکین سے خط وکتابت کے متعلق	۱۶۲
مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے	۱۶۲
خط پر مہر لگانا	۱۶۳
سلام کی کیفیت	۱۶۳
پیشاب کرتے ہوئے کو سلام کرنا مکروہ ہے	۱۶۴
ابتداء میں علیک السلام کہنا مکروہ ہے	۱۶۴
راستے میں مجلس کرنے والوں پر کیا واجب ہے	۱۶۵
مصافحہ کے متعلق	۱۶۷
بوسے اور معانقے کے متعلق	۱۶۷
ہاتھ اور پیر کو بوسہ دینا	۱۶۷
مرحبا کے متعلق	۱۶۸
چھینک کا جواب دینا	۱۶۹
جب چھینک آئے تو کیا کہے	۱۷۰
چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے	۱۷۰
چھینکنے والا الحمدللہ کہے تو جواب دینا واجب ہے	۱۷۱
کتنی مرتبہ جواب دینا چاہئے	۱۷۱
چھینکتے وقت آواز پست رکھنا اور چہرہ چھپانا	۱۷۲
اللہ کو چھینک پسند اور جمائی ناپسند ہے	۱۷۲
نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے	۱۷۳
کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے	۱۷۳
جو مجلس سے اٹھ کر جائے پھر واپس آئے تو اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے	۱۷۴
دو شخصوں کے درمیان بلا اجازت بیٹھنا مکروہ ہے	۱۷۴
حلقے کے درمیان بیٹھنے کی کراہت	۱۷۴
کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت	۱۷۴
ناخن تراشنا	۱۷۵

ابواب ومضامین	صفحہ
مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے کی مدت	۱۷۶
مونچھیں کترنا	۱۷۶
داڑھی میں سے کچھ بال کاٹنا	۱۷۷
داڑھی بڑھانا	۱۷۷
ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا	۱۷۷
اس کی کراہت کے متعلق	۱۷۸
پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت	۱۷۸
ستر کی حفاظت	۱۷۸
تکیہ لگانا	۱۷۹
سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا مستحق ہے	۱۷۹
انماط کے استعمال کی اجازت	۱۷۹
ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا	۱۸۰
اچانک نظر پڑ جانے سے متعلق	۱۸۰
عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا	۱۸۰
شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے پاس جانے کی ممانعت	۱۸۱
عورتوں کے لئے فتنے سے تحذیر	۱۸۱
بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت	۱۸۲
گودنے وگدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے وجڑوانے والیوں کا بیان	۱۸۲
عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا	۱۸۳
عورتوں کا خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے	۱۸۳
خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے	۱۸۴
مباشرت ممنوعہ کے متعلق	۱۸۴
ستر کی حفاظت	۱۸۵
ران ستر میں داخل ہے	۱۸۵
پاکیزگی کے متعلق	۱۸۶

ابواب ومضامین	صفحہ
جماع کے وقت پردہ کرنا	۱۸۷
حمام میں جانے کے متعلق	۱۸۷
فرشتے، تصویر یا کتے والے گھر میں داخل نہیں ہوتے	۱۸۸
کسم کے رنگے کپڑوں کی مردوں کو ممانعت	۱۸۹
سفید کپڑے پہننا	۱۹۰
مردوں کے لئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت	۱۹۰
سبز کپڑے پہننے کے متعلق	۱۹۱
کالے کپڑے پہننا	۱۹۱
زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق	۱۹۱
مردوں کے لئے زعفران یا خلوق بطور خوشبو کی ممانعت	۱۹۲
ریشم اور دیباج کی کراہت	۱۹۲
اللہ کو بندے پر نعمت کا اظہار پسند ہے	۱۹۳
سیاہ موزوں کے متعلق	۱۹۳
سفید بال نکالنا	۱۹۳
مشورہ دینے والا امانتدار ہوتا ہے	۱۹۴
نحوست کے متعلق	۱۹۴
تیسرے کی موجودگی میں دو اشخاص سرگوشی نہ کریں	۱۹۵
وعدے کے متعلق	۱۹۵
میرے ماں باپ آپ پر قربان کے الفاظ کہنا	۱۹۵
کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا	۱۹۶
نومولود کا نام جلدی رکھنا	۱۹۶
مستحب ناموں کے متعلق	۱۹۶
مکروہ ناموں کے متعلق	۱۹۷
نام بدلنے کے متعلق	۱۹۷
نبی کریم ﷺ کے اسمائے گرامی	۱۹۸
کسی کے لئے آنحضرت ﷺ کا نام اور کنیت جمع کرنے کی ممانعت	۱۹۸

ابواب ومضامین	صفحہ
شعروں کے متعلق	۱۹۹
شعر پڑھنے کے متعلق	۲۰۰
کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا شعر بھر لینے سے بہتر ہے	۲۰۱
وضاحت وبیان کے متعلق	۲۰۲
برتنوں کو ڈھکنا	۲۰۲
ابواب الامثال	
اللہ کی اپنے بندوں کے لئے مثل	۲۰۴
آنحضرت ﷺ اور انبیاء کی مثال	۲۰۶
نماز، روزے اور صدقہ کی مثال	۲۰۷
قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے کی مثال	۲۰۸
پنجگانہ نماز کی مثال	۲۰۹
انسان اس کی موت اور امید کی مثال	۲۱۰
ابواب فضائل قرآن	
سورۂ فاتحہ کی فضیلت	۲۱۱
سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت	۲۱۲
سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت	۲۱۴
سورۂ آل عمران کی فضیلت	۲۱۵
سورۂ کہف کی فضیلت	۲۱۵
سورۂ یٰس کی فضیلت	۲۱۶
سورۂ دخان کی فضیلت	۲۱۶
سورۂ ملک کی فضیلت	۲۱۷
سورۂ زلزال کی فضیلت	۲۱۸
سورۂ اخلاص وسورۂ زلزال کی فضیلت	۲۱۹
سورۂ اخلاص کی فضیلت	۲۲۰
معوذتین کی فضیلت	۲۲۱

ابواب ومضامین	صفحہ
قاری کی فضیلت	۲۲۱
قرآن کی تعلیم کی فضیلت	۲۲۳
قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر	۲۲۴
آنحضرت ﷺ کی قرأت کی کیفیت	۲۲۸
ابواب القرأت	
قرآن کریم سات قرأتوں پر نازل ہوا	۲۳۳
جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے	۲۳۶
سورۂ فاتحہ کی تفسیر	۲۳۷
سورۂ بقرہ	۲۴۰
سورۂ آل عمران	۲۵۵
سورۂ نساء	۲۶۴
سورۂ مائدہ	۲۷۷
سورۂ انعام	۲۸۶
سورۂ اعراف	۲۹۰
سورۂ انفال	۲۹۲
سورۂ توبہ	۲۹۵
سورۂ یونس	۳۰۷
سورۂ ہود	۳۰۸
سورۂ یوسف	۳۱۱
سورۂ رعد	۳۱۲
سورۂ ابراہیم	۳۱۳
سورۂ حجر	۳۱۴
سورۂ نحل	۳۱۶
سورۂ بنی اسرائیل	۳۱۶
سورۂ کہف	۳۲۴
سورۂ مریم	۳۳۹

ابواب ومضامین	صفحہ
سورۂ طٰہٰ	۳۳۲
سورۂ انبیاء	۳۳۲
سورۂ حج	۳۳۴
سورۂ مؤمنین	۳۳۷
سورۂ نور	۳۳۸
سورۂ فرقان	۳۴۵
سورۂ شعراء	۳۴۶
سورۂ نمل	۳۴۸
سورۂ قصص	۳۴۸
سورۂ عنکبوت	۳۴۸
سورۂ روم	۳۴۹
سورۂ لقمان	۳۵۱
سورۂ سجدہ	۳۵۲
سورۂ احزاب	۳۵۳
سورۂ سبا	۳۶۴
سورۂ فاطر	۳۶۵
سورۂ یٰسٓ	۳۶۶
سورۂ صافات	۳۶۷
سورۂ صٓ	۳۶۸
سورۂ زمر	۳۷۰
سورۂ مؤمن	۳۷۳
سورۂ سجدہ	۳۷۳
سورۂ شوریٰ	۳۷۴
سورۂ زخرف	۳۷۶
سورۂ دخان	۳۷۶
سورۂ احقاف	۳۷۷
سورۂ محمد	۳۷۹

ابواب ومضامین	صفحہ
سورۂ فتح	۳۰۰
سورۂ حجرات	۳۸۲
سورۂ ق	۳۸۴
سورۂ ذاریات	۳۸۴
سورۂ طور	۳۸۵
سورۂ نجم	۳۸۶
سورۂ قمر	۳۸۹
سورۂ رحمٰن	۳۹۱
سورۂ واقعہ	۳۹۱
سورہ حدید	۳۹۳
سورہ مجادلہ	۳۹۴
سورہ حشر	
سورۂ ممتحنہ	
سورۂ صف	
سورۂ جمعہ	
سورۂ منافقین	
سورۂ تغابن	
سورۂ تحریم	
سورۂ نون والقلم	
سورۂ حاقہ	
سورۂ سأل سائل	
سورۂ جن	
سورۂ مدثر	۴۱۲
سورۂ قیامہ	۴۱۴
سورۂ عبس	۴۱۵
سورۂ اذا الشمس کورت	
سورۂ مطففین	

ابواب ومضامین	صفحہ
سورۂ اذا السمآء انشقت	۴۱۶
سورۂ بروج	۴۱۷
سورۂ غاشیہ	۴۲۰
سورۂ فجر	۴۲۰
سورۂ والشمس وضحٰہا	۴۲۱
سورۂ واللیل	۴۲۱
سورۂ ضحیٰ	۴۲۲
سورۂ الم نشرح	۴۲۳
سورۂ والتین	۴۲۳
سورۂ اقرأ باسم ربک	۴۲۴
سورۂ قدر	۴۲۴
سورۂ لم یکن	۴۲۴
سورۂ اذا زلزلت	۴۲۵
سورۂ الھکم التکاثر	۴۲۵
سورۂ کوثر	۴۲۵
سورۂ فتح	۴۲۷
سورۂ لہب	۴۲۸
سورۂ اخلاص	۴۲۸
سورہ معوذتین	۴۲۹

ابواب الدعوات

ذکر کی فضیلت	۴۳۱
مجلس ذکر کی فضیلت	۴۳۳
جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے متعلق	۴۳۴
مسلمان کی دعا کی قبولیت	۴۳۵
دعا کرنے والا پہلے اپنے لئے دعا کرے	۴۳۶
دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا	۴۳۶

ابواب ومضامین	صفحہ
دعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق	۴۳۶
صبح اور شام کی دعائیں	۴۳۶
سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں	۴۳۹
سوتے وقت سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر	۴۴۲
رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا	۴۴۵
تہجد کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں	۴۴۶
تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعائیں	۴۴۸
سجدۂ تلاوت کی دعائیں	۴۵۲
گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعائیں	۴۵۳
بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا	۴۵۴
اگر کسی کو کوئی مرض لاحق ہو تو یہ دعا پڑھے	۴۵۴
اگر کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کیا پڑھے	۴۵۴
مجلس سے اٹھتے وقت پڑھنے کی دعا	۴۵۵
کرب کے وقت پڑھنے کی دعا	۴۵۶
کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا	۴۵۷
سفر کے لئے جاتے ہوئے پڑھنے کی دعا	۴۵۷
سفر سے لوٹنے پر پڑھنے کی دعائیں	۴۵۸
کسی کو رخصت کرتے وقت کی دعائیہ کلمات	۴۵۸
مسافر کی دعا کی قبولیت	۴۵۹
سواری پر سوار ہونے کی دعا	۴۶۰
آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا	۴۶۱
بادل کی گرج سننے پر پڑھنے کی دعا	۴۶۱
چاند دیکھنے کی دعا	۴۶۱
غصہ کے وقت پڑھنے کی دعا	۴۶۲
برا خواب دیکھنے پر پڑھنے کی دعا	۴۶۲
پہلا پھل دیکھنے پر پڑھنے کی دعا	۴۶۲
کھانے کے بعد پڑھنے کی دعا	۴۶۳

ابواب ومضامین	صفحہ
کھانے سے فراغت پر پڑھنے کی دعا	۴۶۳
گدھے کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے	۴۶۴
تسبیح، تکبیر، تہلیل اور الحمدللہ کہنے کی فضیلت	۴۶۴
متفرق دعاؤں کے متعلق	۴۶۹
انگلیوں پر تسبیح گننے کے متعلق	۴۷۳
توبہ واستغفار کی فضیلت اور بندوں پر رحمت	
دعاؤں کے متعلق مختلف احادیث	۴۹۷
ابواب المناقب	
آنحضرت ﷺ کی فضیلت	۵۱۵
آنحضرت ﷺ کی پیدائش	۵۲۰
نبوت کی ابتداء کے متعلق	۵۲۱
آپ ﷺ کتنی عمر کے تھے جب مبعوث ہوئے	۵۲۲
آنحضرت ﷺ کے معجزات اور خصائص	۵۲۳
نزول وحی کی کیفیت	۵۲۷
آنحضرت ﷺ کی صفات	۵۲۷
مہر نبوت	
مناقب ابوبکر صدیقؓ	
مناقب ابی حفص عمر بن الخطابؓ	
مناقب عثمان بن عفانؓ	
مناقب علی بن ابی طالبؓ	
ابومحمد طلحہ بن عبیداللہؓ کے مناقب	
زبیر بن عامؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۶۳
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ زہری کے عمدہ خصائل	۵۶۶
ابواسحاق سعد بن ابی وقاص کے عمدہ خصائل	۵۶۷
ابواعور کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۶۹

ابواب ومضامین	صفحہ
ابوعبیدہ بن عامر بن جراح کے عمدہ خصائل	۵۶۹
ابوفضل عباس بن عبدالمطلب کے عمدہ خصائل	۵۷۰
جعفر بن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۷۱
ابومحمد حسن بن علی ابن ابی طالب اور حسین بن علی ابن ابی طالب کے عمدہ خصائل	۵۷۳
آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے عمدہ خصائل	۵۷۸
معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کے عمدہ خصائل	۵۷۸
سلمان فارسیؓ کے عمدہ خصائل	۵۷۹
عمار بن یاسرؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۸۱
ابوذر غفاریؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۸۱
عبداللہ بن سلامؓ کے عمدہ خصائل	۵۸۲
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے عمدہ خصائل	۵۸۳
حذیفہ بن الیمان کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۸۴
زید بن حارثہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۸۶
اسامہ بن زیدؓ کے عمدہ خصائل	۵۸۶
جریر بن عبداللہ بجلی کے عمدہ خصائل	۵۸۸
عبداللہ بن عباسؓ کے عمدہ خصائل	۵۸۹
عبداللہ بن زبیرؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۸۹
انس بن مالکؓ کے عمدہ خصائل	۵۹۰
ابوہریرہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۹۰
معاویہ بن ابی سفیانؓ کے عمدہ خصائل	۵۹۲
عمرو بن عاصؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۹۴
خالد بن ولیدؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۹۵
سعد بن معاذؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۹۵

ابواب ومضامین	صفحہ
قیس بن سعد بن عبادہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۹۶
جابر بن عبداللہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب	۵۹۷
مصعب بن عمیرؓ کے عمدہ خصائل	۵۹۷
براء بن مالکؓ کے عمدہ خصائل	۵۹۸
ابوموسیٰ اشعریؓ کے عمدہ خصائل	۵۹۸
سہیل بن سعدؓ کے عمدہ خصائل	۵۹۸
صحابی ہونے کی فضیلت	۵۹۹
بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت	۵۹۹
جو شخص صحابہؓ کو برا بھلا کہے	۵۹۹
حضرت فاطمہؓ کی فضیلت	۶۰۱
حضرت عائشہؓ کی فضیلت	۶۰۳
حضرت خدیجہؓ کی فضیلت	۶۰۶
ازواج مطہراتؓ کی فضیلت	۶۰۷
ابی بن کعبؓ کی فضیلت	۶۱۰
انصار اور قریش کی فضیلت	۶۱۰
انصار کے گھروں کی فضیلت	۶۱۳
مدینہ منورہ کی فضیلت	۶۱۴
مکہ کی فضیلت	۶۱۷
عرب کی فضیلت	۶۱۷
عجم کی فضیلت	۶۱۹
اہل یمن کی فضیلت	۶۱۹
بنوغفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت	۶۲۱
بنوثقیف اور بنوحنیفہ کے متعلق	۶۲۱
کتاب العلل	۶۲۶

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اِلٰى فَقْرٍ مُنْسٍ اَوْغِنًى مُطْغٍ اَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ اَوْهَرَمٍ مُفْنِدٍ اَوْمَوْتٍ مُجْهِزٍ اَوِالدَّجَّالِ فَشَرُّغَائِبٍ يُنْتَظَرُاَوِالسَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ۔

سے پہلے۔(۳) ایسے مرض سے پہلے جو اعضاء کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔(۴) بڑھاپے سے پہلے جس میں انسان عقل کھو دیتا ہے۔(۵) جلد آنے والی موت سے پہلے۔(۶) دجال کے آنے سے پہلے جو ان چیزوں میں جو اب تک غائب ہیں سب سے برا ہے۔(۷) قیامت سے پہلے اس لئے کہ قیامت بہت سخت اور کڑوی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اعرج کی ابو ہریرہؓ سے روایت کے طور پر پہچانتے ہیں۔صرف محرز بن ہارون کی سند سے جانتے ہیں۔معمر یہی حدیث ایک ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنی ہے۔

باب ۱۲۵۴۔مَاجَآءَ فِیْ ذِکْرِ الْمَوْتِ

(۲۱۲۵) حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسٰى عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِى الْمَوْتَ۔

باب۱۲۵۴۔موت کو یاد کرنا۔

۲۱۲۵۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو مٹا دینے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ابو سعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۵۵۔

(۲۱۲۶) حدثنا هناد نا يحيى بن معين نا هشام بن اَبِیْ يُوْسُفَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ بُحَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِىْ وَتَبْكِىْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا الْقَبْرَ اَفْظَعُ مِنْهُ۔

۲۱۲۶۔عبداللہ بن بحیر، حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ان سے کہا گیا کہ آپ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لئے آسان ہیں۔لیکن اگر کسی شخص نے اس میں نجات نہیں پائی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۵۶ ـ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهٗ

باب ۱۲۵۶۔ جو اللہ کی ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں۔

(۲۱۲۷) حدثنا محمود بن غيلان نااابوداؤد ناشعبة عن قتادة قال سمعت اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَ هٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَ هٗ۔

۲۱۲۷۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتے ہیں اور جو شخص اس کی خواہش نہ رکھتا ہو اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتے۔

اس باب میں عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۵۷ ـ مَاجَآءَ فِيْ اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۵۷۔ آنحضرت ﷺ کا امت کو خوف دلانا۔

(۲۱۲۸) حدثنا ابوالاشعث احمد بن مقدام نامحمد بن عبدالرحمٰن الطغاوی ناهشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاصَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَابَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَااَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَّالِيْ مَاشِئْتُمْ۔

۲۱۲۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وأنذر الآية" ❶ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد اور اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لئے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ ❷ ہاں میرے مال سے جو تم چاہو طلب کرلو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۵۸ ـ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْبُكَآءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

باب ۱۲۵۸۔ خوف خدا سے رونے کی فضیلت۔

(۲۱۲۹) حدثنا هناد ناعبدالله بن المبارك عن عبدالرحمٰن بن عبدالله المسعودی عن محمد بن عبدالرحمٰن عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ

۲۱۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوف خدا کی وجہ سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک دودھ پستان میں واپس نہ چلا جائے۔ ❸ نیز اللہ کی راہ میں جہاد کا

❶ آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور (اے محمد ﷺ) آپ اپنے اقرباء کو ڈرایئے۔

❷ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے عزیز و اقارب کو نام لے لے کر پکارا اور فرمایا: میں آخرت میں بغیر ایمان و اعمال کے تم لوگوں کے کسی کام نہیں آؤں گا۔ لہٰذا تم بغیر ایمان و عمل میرے سہارے پر مت رہنا۔ بلکہ آخرت کے لئے اعمال صالح کا ذخیرہ ساتھ لے کر جانا جو تمہارے کام آسکے۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے وعید شدید ہے جو اولیاء اور بزرگ زادے ہونے کو آخرت کی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

❸ یہ شرط محال ہے یعنی جس طرح دودھ پستان میں نہیں جاسکتا اسی طرح ایسا شخص بھی جہنم میں نہیں داخل ہوسکتا۔ یہ حدیث ایسے شخص کی فضیلت اور باری تعالیٰ کے اس پر بے انتہا رحم و کرم پر دلالت کرتی ہے نیز یہ کہ اس کے خوف سے رونا اللہ رب العزت کے نزدیک انتہائی پسندیدہ فعل ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِاللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنَ فِى الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔

غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن، آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ مدنی ہیں ان سے سفیان ثوری اور شعبہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور یہ ثقہ ہیں۔

باب ۱۲۵۹۔ مَاجَآءَ فِىْ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَآاَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔

باب ۱۲۵۹۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان: کہ اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم کر دو۔

(۲۱۳۰)۔حدثنا احمد بن منيع اخبرنا ابواحمد الزبيرى نااسرائيل عن ابراهيم بن مهاجرعن مجاهد عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَاتَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ مَافِيْهَا مَوْضَعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَّاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَآاَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

۱۲۳۰۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہوں جو تم لوگ نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ سن سکتے ہو۔(وہ یہ کہ) آسمان چرچراتا ہے اور اسے چرچرانا بھی چاہئے۔اس لئے کہ اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی فرشتہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشانی رکھ کر سجدہ ریز نہ ہو۔اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ کچھ جاننے لگو جو میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم اور رونا زیادہ کر دو، عورتوں سے بستروں پر لذتیں حاصل کرنا چھوڑ دو اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لئے میدانوں کی طرف نکل جاؤ۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

اس باب میں عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ایک اور سند سے بھی حضرت ابوذرؓ کی یہی تمنا منقول ہے کہ کاش میں ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔

(۲۱۳۱)حدثنا ابوحفص عمروبن على ناعبدالوهاب الثقفى عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

۲۱۳۱۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ وہ کچھ جان جاؤ جو میں جانتا ہوں تو تم لوگوں کی ہنسی کم ہو جائے اور رونے میں کثرت پیدا ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۶۰۔ مَاجَآءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

باب ۱۲۶۰۔ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کرے۔

(۲۱۳۲) حدثنا محمد بن بشارنا ابن ابى عدى عن

۲۱۳۲۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ

محمد بن اسحاق ثنی محمد بن ابراهیم عن عِیسٰی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ لَایَرٰی بِهَابَاْسًا یَهْدِی اللّٰهُ بِهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ۔

ایسے بھی ہیں جو ایسی بات کرتے ہیں جس میں ان کے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے انہیں ستر سال کی مسافت تک دوزخ میں پھینک دیتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۱۳۳) حدثنا بُنْدَارنا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا بَهْزُبْنُ حَکِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِکَ بِهِ الْقَوْمَ فَیَکْذِبُ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ۔

۲۱۳۳۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی جھوٹی بات کرتا ہے جسے سن کر لوگ ہنستے ہیں۔ اس کے لئے بربادی ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بہز "حسن" ہے۔

باب ۱۲۶۱۔

باب ۱۲۶۱۔ بلاعنوان۔

(۲۱۳۴) حدثنا سلیمان بن عبدالجبار البغدادی ناعمر بن حفص بن غیاث ثنی ابی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ یَعْنِیْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّهٗ تَکَلَّمَ فِیْمَالَا یَعْنِیْهِ اَوْبَخِلَ بِمَا لَایَنْقُصُهٗ۔

۲۱۳۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کی وفات ہوئی تو ایک شخص نے اسے جنت کی بشارت دی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا کسی ایسی چیز کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا ہو جسے خرچ کرنے سے اس کا کوئی نقصان نہیں تھا۔

(۲۱۳۵) حدثنا احمد بن نصرالنسابوری وغیر واحد قالوانا ابومسهر عن اسمٰعیل بن عبداللّٰه بن سماعة عن الاوزاعی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ۔

۲۱۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ دے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوسلمہ کی روایت سے جانتے ہیں وہ اسے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ مالک سے وہ زہری سے اور وہ علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: بہترین مسلمان ہونے کے لئے کسی شخص کا لایعنی باتوں کو ترک کر دینا ہی کافی ہے۔ زہری کے کئی ساتھی بھی علی بن حسین سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۶۲۔ مَاجَآءَ فِیْ قِلَّةِ الْکَلَامِ

باب ۲۱۶۲۔ کم گوئی کی فضیلت۔

(۲۱۳۶) حدثنا هناد نااعبدة عن محمد بن عمرو ثنی ابی عن جدی قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ

۲۱۳۶۔ حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (ایسا بھی ہے) جو کوئی ایسی بات کرتا ہی جس

الْمُزَنِّي صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَايَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَايَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔

سے اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور وہ ایسے مرتبے پر پہنچتی ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس دن تک کے لئے رضا مندی لکھ دیتے ہیں جس دن وہ ان سے ملاقات کرے گا۔ جب کہ کوئی ایسا بھی ہے کہ ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اس بات کا وبال کتنا زیادہ ہوگا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔ ❶

اس باب میں ام حبیبہ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ مذکورہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی محمد بن عمرو سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے اس طرح سند بیان کرتے ہیں "**عن محمد بن عمرو عن ابیه عن جده بلال بن الحارث.**" جب کہ مالک اس سند میں "دادا" کا لفظ بیان نہیں کرتے۔

باب ۱۲۶۳۔ مَاجَآءَ فِيْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ

باب ۱۲۶۳۔ اللہ کے نزدیک دنیا کی ذلت۔

(۲۱۳۷) حدثنا قتيبة نا عبد الحميد بن سليمان عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَاسَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَآءٍ۔

۲۱۳۷۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی مچھر کے پر کے برابر بھی قدر ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہیں ہوتا۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

(۲۱۳۸۔ حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك عن مجالد عن قيس بن اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَاحِيْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَااَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا۔

۲۱۳۸۔ حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے مردہ بچے کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا: تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ کس طرح اس کے مالکوں نے اسے بے قیمت سمجھ کر کیسے پھینک دیا ہے؟ جانتے ہو کیوں؟ اس لئے کہ یہ ان کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہوگیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! یہی وجہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر ہے۔

اس سے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں منقول کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۳۹) حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علي بن ثابت نا عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان قَالَ

۲۱۳۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون ہیں۔ ہاں البتہ ذکر الٰہی اور اس کی معاون چیزیں

❶ یہ حدیث فضول اور لایعنی باتوں سے بے انتہاء پرہیز کرنے پر دلالت کرتی ہے مزید یہ کہ اگر کوئی شخص کوئی بات کرے تو ہمیشہ رضائے الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے کیونکہ زبان انسان کے دل کی ترجمان ہوتی ہے اور دوزخ میں جانے کے اسباب میں سے اہم ترین سبب ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

سَمِعْتُ عطاء بن قرة قال سمعت عبدالله بن ضمرة قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُاللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ۔

اور عالم یا متعلم اللہ کے نزدیک محبوب ہیں۔ ❶

(۲۱۴۰)حدثنا محمد بن بشار نا يحيٰى بن سعيد ثنا اسمعيل بن ابى خالد اخبرنى قيس بن حازم قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاالدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَايَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَاتَرْجِعُ۔

۲۱۴۰۔حضرت مستوردؓ، آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: دنیا کی آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت ہے کہ کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈال کر نکال لے۔ چنانچہ دیکھ لے کہ اس کی انگلی کو کتنا پانی لگا ہے۔ ❷

باب ۱۲۶۴۔مَاجَآءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

باب ۱۲۶۴۔دنیا مؤمن کے لئے جیل اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(۲۱۴۱)حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن الحلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

۲۱۴۱۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ ❸

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

باب ۱۲۶۵۔ مَاجَآءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

باب ۱۲۶۵۔دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے۔

(۲۱۴۲) حدثنا محمد بن اسمٰعيل ابونعيم ناعبادة بن مسلم نا يونس بن خباب عن سعيد الطائى ابى النخترى اَنَّهٗ قَالَ ثَنِىْ اَبُوْكَبْشَةَ الْاَنْمَارِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۱۴۲۔حضرت ابوکبشہ انماری رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا۔ پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقے یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں

❶ یعنی یہ چند چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا میں سے پسند کرتے ہیں جب کہ اس کے علاوہ ملعون ہے۔ان احادیث میں دنیا کی حقارت اور اس کی ذلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس کی اللہ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں۔لیکن یہ لوگوں کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور لوگ اس میں اس قدر منہمک اور حاصل کرنے کے لئے اتنی تگ و دو کرتے ہیں کہ آخرت کی زندگی اور اس کی دائمی نعمتوں کو بھول کر اسی کے ہو جاتے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مؤمن کو زہد کا راستہ اختیار کرتے ہوئے دنیا و مافیہا کو کوئی اہمیت نہیں دینی چاہئے جو کہ اللہ رب العزت کے نزدیک ملعون ہے۔واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت اتنی ہی ہے کہ جتنا پانی اس انگلی کو لگ جائے چنانچہ دنیا کو انگلی کے ساتھ لگنے والے پانی اور آخرت کو باقی بچ جانے والے سمندر سے تشبیہ دی ہے۔واللہ اعلم (مترجم) ❸ یعنی مؤمن کے لئے دنیا میں پابندیاں ہیں اور اسے واجبات و فرائض وغیرہ کا پابند کر دیا گیا ہے۔جس کی وجہ سے گویا کہ وہ جیل میں ہے جب کہ کافر اس کے مقابلے میں آزاد ہے اور دنیا اس کے لئے جنت کی طرح ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ. اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ كَلِمَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِنَحْرِهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَا يَتَّقِيْ رَبَّهٗ فِيْهِ وَيَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍرَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَاسَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَّا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهُوَ بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَلَاعِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَآءٌ۔

کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت نہ بڑھائیں۔ تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا: چوتھی بات یاد کرلو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے:
(۱) ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتا ہو، ❶ صلہ رحمی کرتا اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو یہ سب سے افضل ہے۔ (۲) وہ شخص جسے علم تو عطا کیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صدق دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا۔ (مذکورہ بالا نیک شخص کی طرح) ان دونوں شخصوں کے لئے برابر اجر و ثواب ہے۔ (۳) ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے نہ اس کے کمانے میں خدا کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ یہ شخص سب سے بدتر ہے۔ ۴۔ ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا (مذکورہ نمبر ۳) یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسئول ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۶۶۔ مَاجَآءَ فِيْ هَمِّ الدُّنْيَا وَ حُبِّهَا

باب ۱۲۶۶۔ دنیا کی محبت اور اس کے متعلق غمگین ہونا۔

(۲۱۴۳) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن ابن مهدی نا سفيٰن عن بشير ابی اسمٰعيل عن سيار عن طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَّزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْاٰجِلٍ۔

۲۱۴۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو فاقے میں مبتلا کیا گیا اور اس نے اپنی حالت لوگوں سے بیان کرنی شروع کردی اور چاہا کہ لوگ اس کی حاجت پوری کردیں تو ایسے شخص کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اپنی آزمائش پر صبر کیا اور اللہ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا کریں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

❶ یعنی اس دولت کو حاصل کرنے میں جائز طریقے اختیار کرتا ہے اور اسی طرح اسے خرچ کرنے میں بھی دین کے احکام کا لحاظ رکھتا ہے۔ نیز اپنے رشتہ داروں وغیرہ پر بھی اسے خرچ کرنے کے ساتھ اس میں سے زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات وغیرہ بھی ادا کرتا ہے۔

(۲۱۴۴) حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق ناسفيان عن منصور الاعمش عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَآءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰی اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ يَا خَالُ مَايُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْغِزُكَ اَوْحِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًالَمْ اٰخُذْبِهٖ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَجِدُنِیْ الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ۔

۲۱۴۴۔ حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ معاویہ، ابو ہاشم بن عتبہ کے مرض میں ان کی عیادت کے لئے گئے تو عرض کیا: ماموں کیا وجہ ہے کہ آپ رو رہے ہیں؟ کیا کوئی تکلیف ہے یا دنیا کی حرص اس کا سبب ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا جسے میں پورا نہ کر سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مال میں سے تمہیں صرف ایک خادم اور جہاد کے لئے سواری کافی ہے جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے پاس بہت کچھ ہے۔ (اس وجہ سے رو رہا ہوں)

زائدہ اور عبیدہ بن حمید بھی یہ حدیث منصور سے وہ ابووائل سے اور وہ سمرہ بن سہم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۱۴۵) حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع ناسفيان عن الاعمش عن شمربن عطية عن المغيرة بن سعد بن الاحزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْيَا۔

۲۱۴۵۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جائیداد وغیرہ نہ بناؤ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا سے رغبت ہو جائے گی۔ ❶

باب ۱۲۶۷۔ مَاجَآءَ فِیْ طُوْلِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ

باب ۱۲۶۷۔ مؤمن کے لئے عمر طویل۔

(۲۱۴۶) حدثنا ابوكريب نازيد بن حباب عن معاوية بن صالح عن عمرو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُالنَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ۔

۲۱۴۶۔ حضرت عبداللہ بن قیسؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

(۲۱۴۷) حدثنا ابوجفص عمروبن على ناخالد بن الحارث ناشعبة عن على بن زيد عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَآءَ عَمَلُهٗ۔

۲۱۴۷۔ حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بہترین شخص کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔ پھر پوچھا گیا: بدترین شخص کون ہے؟ فرمایا: جو طویل العمر ہونے کے ساتھ ساتھ بدعمل بھی ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ یہاں جائداد سے مراد کھیت، باغات، گاؤں اور جائداد غیر منقولہ ہے اس لئے کہ اس کی وجہ سے انسان زندگی سے محبت کرنے لگتا ہے۔ (مترجم)

باب ۱۲۶۸ ۔ مَاجَآءَ فِیْ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی سَبْعِیْنَ۔

باب ۱۲۶۸۔اس امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ اور ستر برس کے درمیان ہوگی۔

(۲۱۴۸) حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا محمد بن ربیعة عن کامل ابی العلاء عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَةً اِلَی سَبْعِیْنَ۔

۲۱۴۸۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لوگوں کی عمر عموماً ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوگی۔ ❶

یہ حدیث ابوصالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ ہی سے منقول ہے۔

باب ۱۲۶۹ ۔مَاجَآءَ فِیْ تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ

باب ۱۲۶۹۔اوقات کا چھوٹا ہونا اور کم امیدی۔

(۲۱۴۹)حدثنا عباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا عبد اللّٰه بن عمر عن سعد بن سَعِیْد الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَکُوْنَ السَّنَةُ کَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ کَالْجُمُعَةِ وَتَکُوْنُ الْجُمُعَةُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنُ الْیَوْمُ کَالسَّاعَةِ وَتَکُوْنُ السَّاعَةُ کَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔

۲۱۴۹۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ چھوٹا نہ ہوجائے۔یعنی سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی (گھنٹے) کے برابر اور گھنٹہ آگ کی چنگاری کے برابر نہ ہوجائے۔ ❷

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

باب ۱۲۷۰ ۔مَاجَآءَ فِیْ قِصَرِ الْاَمَلِ

باب ۱۲۷۰۔قصر امل کے بیان میں۔

(۲۱۵۰) حدثنا محمد بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن لَیْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ قَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ وَ عُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَاتُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَآءِ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا

۲۱۵۰۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بدن کا ایک حصہ پکڑ کر فرمایا: دنیا میں کسی مسافر یا راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کیا کرو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمر نے مجھ سے فرمایا: اگر صبح ہوجائے تو شام کا بھروسہ نہ کرو اور اگر شام ہوجائے تو صبح کا انتظار نہ کرو بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندہ ہوگے یا مرجاؤ گے۔

❶ یہ پیشین گوئی اکثریت کے اعتبار سے ہے۔واللہ اعلم (مترجم)۔

❷ اوقات کے چھوٹا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وقت میں برکت باقی نہ رہے گی۔ چنانچہ مشاہدہ گواہ ہے کہ جو کام اسلاف ایک دن میں کر لیتے تھے وہ آج کے لوگوں سے ہفتوں میں نہیں ہو پاتا۔ ہفتہ گزر جاتا ہے اور لگتا ہے کہ کل ہی کی بات ہے، یہی وقت کی بے برکتی ہے اور یہی تقارب زمان کا مفہوم ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

تُحَدِّثُ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْمِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ مَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَاتَدْرِيْ يَاعَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

احمد بن عبدہ بھی حماد بن زید سے وہ لیث سے وہ مجاہد سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر اسے اعمش بھی مجاہد سے ابن عمرؓ کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

(۲۱۵۱)حدثنا سويد ناعبداللّٰه عن حماد بن سلمة عن عبيداللّٰه بن اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ هٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ۔

۲۱۵۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھ سے دور اشارہ کر کے فرمایا: کہ اتنی لمبی اس کی امیدیں ہیں۔

اس باب میں ابوسعید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۵۲)حدثنا هناد ناابومعاوية عن الاعمش عن اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خَصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ مَااَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۱۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم لوگ اپنے مکان کے لئے گارا بنا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ گھر پرانا ہو گیا ہے اس لئے ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں موت کو اس سے بھی جلدی دیکھ رہا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن محمد ہے انہیں ابواحمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۲۷۱۔ مَاجَآءَ اَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

باب ۱۲۷۱۔ اس امت کا فتنہ مال و دولت ہے۔

(۲۱۵۳) حدثنا احمد بن منيع نااالحسن بن سوارنا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن عبدالرحمٰن بن جبير بن نفير حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّ فِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ۔

۲۱۵۳۔ حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کی آزمائش کے لئے اسے کسی چیز میں مبتلا کیا جاتا ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت ہے۔ ●

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف معاویہ بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۷۲۔ مَاجَآءَ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا۔

باب ۱۲۷۲۔ اگر کسی شخص کے پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوئی ہوں تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی۔

(۲۱۵۴)حدثنا عبداللّٰه بن ابي زيادنا يعقوب بن

۲۱۵۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر

● کیونکہ اس سے ہر قسم کی نیکی یا برائی کی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح بن كيسان عن ابن شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِا بْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَّلَايَمْلَأُ فَاهُ اِلَّاالتُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

ابن آدم کی ملکیت میں سونے کی ایک وادی بھی ہوتو اسے دوسری کی چاہت ہوگی۔اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ ❶ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ ضرور قبول کرتے ہیں۔

باب ۱۲۷۳۔مَاجَآءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب ۲۱۷۳۔بوڑھے کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے۔

(۲۱۵۵)حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔

۲۱۵۵۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بوڑھے کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے طول عمر اور کثرت مال۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

(۲۱۵۶) حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ۔

۲۱۵۶۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں۔ایک عمر لمبی ہونے کی اور دوسری مال کی حرص۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۴۔مَاجَآءَ فِى الزُّهَادَةِ فِى الدُّنْيَا

باب ۱۲۷۴۔زہد کی تفسیر۔

(۲۱۵۷) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن انا محمدبن المبارك ناعمروبن واقد نايونس بن حَلْبَسَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهَادَةُ فِى الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزُّهَادَةَ فِى الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِىْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِىْ يَدِاللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِىْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا

۲۱۵۷۔حضرت ابوذرؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا میں زہد کرنے کے یہ معنی نہیں کہ کوئی شخص اپنے اوپر حلال چیزوں کو حرام کر لے یا مال کو ضائع کرے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم ان چیزوں پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہیں زیادہ وثوق اور اعتماد کرو بہ نسبت اپنے ہاتھ کی چیز پر بھروسہ کرنے کے۔اور تمہیں کسی مصیبت پر ملنے والے اجر وثواب کی اتنی زیادہ رغبت ہو جائے کہ تم یہ خواہش کرنے لگو کہ اسی میں گرفتار رہو اور اجر ملتا رہے۔

❶ یعنی انسان کی حرص اور لالچ کی کوئی حد نہیں چنانچہ صرف موت ہی اس کی یہ حرص ختم کرتی ہے۔لیکن اگر کوئی شخص زہد وقناعت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی افکار اور آخرت میں حساب وکتاب کی شدت سے محفوظ رکھتے ہیں چنانچہ وہ دنیا اور آخرت اور برزخ ہر جگہ راحت کے ساتھ رہتا ہے۔(مترجم)

اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْمَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں۔

(۲۱۵۸) حدثنا عبد بن حميدنا عبدالصمد بن عبد الوارث نا حريث بن السائب قال سمعت الحسن يقول حمران بْنِ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ۔

۲۱۵۸۔ حضرت عثمان بن عفانؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن آدم کا دنیا میں ان چیزوں کے علاوہ کوئی حق نہیں۔ رہنے کے لئے گھر، تن ڈھانپنے کے لئے مناسب کپڑا اور روٹی اور پانی کے برتن۔ ❶

یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی، نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ جلف الخبز بغیر سالن کی روٹی کو کہتے ہیں۔

(۲۱۵۹) حدثنا محمود بن غيلان ناوهب بن جريرناشعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَّكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَاتَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْاَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ۔

۲۱۵۹۔ حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ "الهكم التكاثر" پڑھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے حالانکہ تمہارا مال صرف وہی ہے جو تم نے صدقہ یا خیرات میں دے کر (خدمت خداوندی میں) روانہ کردیا یا کھایا اور فنا کردیا یا پہن کر پرانا کردیا۔ ❷

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۶۰) حدثنا بندارنا عمر بن يونس ناعكرمة بن عمارنا شدادبن عبدالله قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذِلِ الْفَضْلَ خَيْرٌلَّكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّلَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُالْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

۲۱۶۰۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم تم اگر اپنی ضرورت سے زائد مال کو محاسن میں خرچ کردو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ تمہارے لئے بدتر ہوگا۔ جب کہ حاجت کے بقدر اپنے اوپر خرچ کرنے پر ملامت نہیں کی جائے گی۔ نیز صدقات وخیرات کی ادائیگی میں ابتداء اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو اور جان لو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ❸

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

(۲۱۶۱) حدثنا علی بن سعيد الكندى ناابن

۲۱۶۱۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم

❶ اس حدیث میں ان حاجتوں کی تفصیل ہے جن کے لئے اسے مال وغیرہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (مترجم)

❷ یعنی جو کچھ تم استعمال کرلو گے وہ تو تمہارا ہی ہوگا لیکن جو چھوڑ جاؤ گے وہ وارثوں کا ہوگا اور خرچ وہ کریں گے جب کہ حساب تمہیں دینا پڑے گا۔ (مترجم)

❸ اس میں حاجت سے زائد مال کو خرچ کرنے کی تفصیل ہے کہ اسے محاسن میں خرچ کرو اور اپنے بھائیوں کو منتفع ہونے دو۔ (مترجم)

المبارك وعن حيوة بن شريح عن بكربن عمرو عن عبدالله بُنِ هُبَيْرَةَ عَنْ ابی تميم الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّكُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَاتُرْزَقُ الطَّيْرُتَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔

لوگ اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح اس توکل کا حق ہے تو تم لوگوں کو اس طرح رزق عطا کیا جائے جس طرح پرندوں کو عطا کیا جاتا ہے کہ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور ابوتمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

(۲۱۶۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد ناحماد بن سلمة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُ هُمَا يَاْتِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَاالْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔

۲۱۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں دو بھائی تھے ایک محنت مزدوری کرتا رہتا جب کہ دوسرا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ ایک مرتبہ مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی آپ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہوسکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔ ❷

(۲۱۶۳) حدثنا عمرو بن مالك ومحمود بن خداش البغدادی قالا نا مروان بن معاوية ناعبدالرحمٰن بن ابی شميله اَلْاَنْصَارِيّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنِ الْخَطَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَ كَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِى سِرْبِهٖ مُعَافًى فِىْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔

۲۱۶۳۔ عبیداللہ بن محصن خطمیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا، بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کے لئے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لئے دنیا سمیٹ دی گئی۔

باب ۱۲۷۵۔ مَاجَآءَ فِى الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب ۱۲۷۵۔ گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا۔

(۲۱۶۴) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك عن يحيٰى بن ايوب عن عبيدالله بن زحرعن علی بن يزيد عن الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

۲۱۶۴۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دوستوں میں سب سے قابل رشک وہ شخص ہے جو کم مال والا، نماز میں زیادہ حصہ رکھنے والا اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرنے والا نیز یہ کہ جو خلوت میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرے، لوگوں میں چھپا رہے

❶ اس حدیث میں اس شائبے کو ختم کیا گیا ہے کہ یہ نہ سوچو کہ اگر خرچ کردو گے تو کل کیا کرو گے لہٰذا اگر پاس ہوگا تو کل کام ہی آئے گا۔ چنانچہ فرمایا: اگر توکل کرو گے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ (مترجم)

❷ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنے بھائیوں پر خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ (مترجم)

❸ اس حدیث میں جمع مال کی حد متعین کردی گئی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اَغْبَطَ اَوْلِيَآ ئِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاِطَاعَتِهٖ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًافِي النَّاسِ لَايُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِيْهِ فَقَالَ عُجِلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ بَطْحَآءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوْعُ يَوْمًا اَوْقَالَ ثَلَاثًا اَوْنَحْوُ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ

اوراس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کئے جائیں۔اس کا رزق بقدر کفایت ہواوروہ اسی پرصبر کرتا ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے چٹکیاں بجائیں اور فرمایا،اس کی موت جلدی آئے اوراس پر رونے والیاں کم ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی میراث بھی کم ہو اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے میرے لئے وادی بطحا کو سونا بنانے کی پیشکش کی میں نے عرض کیا نہیں اے میرے رب بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں یا فرمایا: تین دن تک یا اسی طرح کچھ فرمایا۔اس لئے کہ جب میں بھوکا ہوں تو تجھ سے التجاء کروں اور عجز وانکساری بیان کرتے ہوئے تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر اور تعریف وتحمید کروں۔

اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بن عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولی ہیں۔ یہ شام سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہیں جب کہ علی بن زید ضعیف ہیں ان کی کنیت عبدالملک ہے۔

(۲۱۶۵) حدثنا العباس بن محمد الدوری نا عبداللّٰه بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن شرحبیل بن شریك من اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوانَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۶۵۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لایا اور اسے کفایت کے بقدر رزق عطا کیا گیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت دی تو وہ شخص کامیاب ہوگیا۔ ❶

(۲۱۶۶) حدثنا العباس بن محمد الدوری ناعبداللّٰه بن یزید المقری ثنا حیوة بن شریح اخبرنی ابوهانئ الخولانی ان اباعلی عَمْرو بْنِ مَالِكٍ الْحُبُلِي اخبره عن فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍاَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَّقَنَعَ

یہ حدیث صحیح ہے اور ابوہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

۲۱۶۶۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جسے اسلام کی ہدایت ملنے کے ساتھ ساتھ اس کی حاجت کے بقدر رزق عطا کیا گیا اور اس نے قناعت کا دامن نہ چھوڑا۔

❶ اس کامیابی سے مراد آخرت کی کامیابی ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۲۷۶ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْفَقْرِ

(۲۱۶۷) حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی البصری نا روح بن اسلم نا شداد ابو طلحة الراسبی عَنْ اَبِی الْوَارِعِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْمَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَاَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَهَاهُ

باب ۱۲۷۶۔فقر کی فضیلت۔

۲۱۶۷۔حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدسؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کی قسم میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں ہوں۔فرمایا: سوچ لو کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی جملہ دہرایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر خود کو فقر کے لئے مستعد کرلو کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کی طرف فقر اس سیلاب سے بھی تیز رفتاری سے آتا ہے جو اپنے بہاؤ کی طرف (تیزی سے) بہتا ہے۔

نضر بن علی بن اپنے والد سے اور وہ شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابووازع راسبی: جابر بن عمرو بصری ہیں۔

باب ۱۲۷۷ مَاجَآءَ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِهِمْ

باب ۱۲۷۷۔فقراء مہاجرین، اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(۲۱۶۸) حدثنا محمد بن موسٰی البصری نازیادبن عبداللّٰه عن الاعمش عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

۲۱۶۸۔حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء مہاجرین جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۱۶۹) حدثنا عبدالاعلیٰ بن واصل الکوفی ناثابت بن محمد العابدالکوفی نا الحارث بن نُعْمَان اللَّیْثِیُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْكِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْكِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَاعَائِشَةُ لَاتَرُدِّی الْمِسْكِیْنَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاكِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۲۱۶۹۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ اور انہی میں موت دے اور پھر انہی میں سے دوبارہ زندہ کرنا۔حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیوں یارسول اللہ؟ فرمایا: اس لئے کہ یہ اغنیاء سے چالیس سال پیشتر جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہؓ! کبھی کسی مسکین کو واپس نہ لوٹاؤ اگر چہ اسے آدھی کھجور ہی کیوں نہ دو۔اے عائشہؓ! مسکینوں سے محبت کرو اور انہیں قریب کرو اس لئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنی قربت سے نوازیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۱۷۰) حدثنا محمد بن غیلان ناقبیصة نا

۲۱۷۰۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء جنت

سفیان عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ

میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے اور یہ قیامت کے دن کا آدھا حصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷۱) حدثنا العباس بن محمد الدوری نا عبداللّٰه بن یزید المقری ناسعید بن ابی ایوب عن عمروبن جَابِرِ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ فُقَرَآءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَآءِ هِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا

۲۱۷۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے فقراء جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۷۲) حدثنا ابو کریب نا المحاربی عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ فُقَرَآءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

۲۱۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال ہیں۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۸۔ مَاجَآءَ فِیْ مَعِیْشَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهٖ

باب ۱۲۷۸۔ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کا رہن سہن۔

(۲۱۷۳) حدثنا احمد بن منیع ناعباد بن عبادالمهلبی عن مجالد عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ وَّ قَالَتْ مَااَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَآءُ اَنْ اَبْکِیَ اِلَّا بَکَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْکُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰهِ مَاشَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ۔

۲۱۷۳۔ مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا: میں اگر کوئی کھانا سیر ہو کر کھاتی ہوں تو مجھے رونا آ جاتا ہے اور پھر میں روتی ہوں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ تو فرمایا: مجھے آنحضرت ﷺ کی دنیا سے رحلت یاد آ جاتی ہے۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ کبھی ایک دن میں روٹی اور گوشت سے دو مرتبہ سیر نہ ہوئے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

❶ بعض روایات میں پانچ سو برس اور بعض میں چالیس برس کا ذکر ہے چنانچہ فقیروں کی دو قسمیں ہیں ایک قانع اور دوسرا غیر قانع لہٰذا پہلی قسم پانچ سو سال اور دوسری قسم چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲۱۷٤) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبۃ عن ابی اسحاق قال سمعت عبدالرحمٰن بن یزید یُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ۔

۲۱۷۴۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی زندگی میں کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ وفات ہوگئی۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷۵)حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نا المحاربی عن یزید بن کیسان عن اَبِیْ حازم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُه' ثَلَاثاً تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

۲۱۷۵۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت کبھی آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷٦)حدثنا العباس بن محمد الدوری نا یحیی بن ابی بکیر نا حریز بن عثمان عن سلیم بن عامر قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضِلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

۲۱۷٦۔حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے گھر سے کبھی جو کی روٹی حاجت سے زائد نہ نکلتی تھی۔ (یعنی بقدر حاجت ہی ہوتی)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۱۷۷) حدثنا عبداللّٰه بن معاویة الجمحی نا ثابت بن یزید عن هلال بن حباب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاَهْلُه' لَا يَجِدُوْنَ عَشَآءً وَّ كَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

۲۱۷۷۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے کئی کئی راتیں خالی پیٹ سو جایا کرتے تھے۔ کیونکہ رات کو کچھ کھانے کے لئے نہیں ہوتا تھا۔ پھر ان حضرات کی اکثر خوراک جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷۸) حدثنا ابوعمار نا وکیع عن الاعمش عن عمارة بن القعقاع عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

۲۱۷۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت کردے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۷۹)حدثنا قتیبة نا جعفر بن سلیمان عَنْ ثابتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ۔

۲۱۷۹۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی کل کے لئے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے اور جعفر بن سلیمان کے علاوہ بھی مرسلاً منقول ہے۔

(۲۱۸۰) حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن نا ابومعمر عبداللّٰہ بن عمرو نا عبدالوارث عن سعیدبن ابی عروبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَااَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَااَکَلَ خُبْزًامُرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ۔

۲۱۸۰۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی خوان پر کھانا نہیں کھایا۔ ❶ اسی طرح کبھی چپاتی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ رحلت کر گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۱) حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن نا عبیداللّٰہ بن عبدالمجید الحنفی نا عبدالرحمٰن وھوابن عبداللّٰہ بن دینارنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ یَعْنِی الْحُوَّارٰی فَقَالَ سَھْلٌ مَارَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ کَانَتْ لَکُمْ مَنَاخِلُ عَلٰی عَھْدِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا کَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِیْرِ قَالَ کُنَّا نَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مِنْہُ مَا طَارَ ثُمَّ نَثْرِیْہِ فَنَعْجِنُہٗ۔

۲۱۸۱۔حضرت سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی میدہ کھایا؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں میدہ دیکھا تک نہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا عہد نبوی ﷺ میں آپ لوگوں کے پاس چھلیاں ہوا کرتی تھیں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا تو پھر جو کے آٹے کو کس طرح چھانتے تھے؟ فرمایا: ہم لوگ پھونک مار لیا کرتے تھے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا باقی میں پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے مالک بن انس نے بھی ابوحازم سے نقل کیا ہے۔

باب ۱۲۷۹۔مَاجَآءَ فِیْ مَعِیْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب نمبر ۱۲۷۹ اصحابؓ کا رہن سہن۔

(۱۲۸۲)حدثنا عمربن اسمٰعیل بن مجالد بن سعیدنا ابی عن بیان عن قیس قَالَ سَمِعْتُ سَعْدُ بْنِ

۲۱۸۲۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے جہاد میں کفار کو قتل کیا اور خون بہایا۔ اسی طرح جہاد میں پہلا تیر پھینکنے

❶ خوان چھوٹے میز کو کہتے ہیں جو کھانے ہی کے لئے مخصوص ہوتا ہے وہ میز سے چھوٹا ہے جب کہ زمین سے کچھ اونچا ہوتا ہے جس پر کھانا رکھ کر زمین پر بیٹھ کر آسانی سے کھا سکتے ہیں۔ (مترجم)

اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاِنِّیْ لَاَ وَّلُ رَجُلٍ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَغْزُوْفِی الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَانَاْکُلُ اِلَّاوَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَ نَا لَیَضَعُ کَمَاتَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِیْرُوَ اَصْبَحَتْ بَنُواَسَدٍ یُعَزِّرُوْ نَنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِیْ۔

والا بھی میں ہی ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد میں شریک تھا تو ہم لوگ درختوں کے پتوں اور حبلہ ❶ کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بکریوں یا اونٹوں کی طرح مینگنیاں کرنے لگے۔ چنانچہ قبیلہ بنو اسد کے لوگ مجھے دین میں طعن کرنے لگے (میں سوچنے لگا کہ) اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو میں خسارے میں رہ گیا اور میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۳)حدثنا محمد بن بشارنا یحیٰی بن سعیدنا اسمٰعیل بن ابی خالدثنی قیس قَالَ سَمِعْتُ سَعْد بْن مَالِكٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَالَنَا طَعَامٌ اِلَّاالْحُبْلَةُ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اَنَّ اَحَدَ نَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُوْنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًاوَضَلَّ عَمَلِیْ۔

۲۱۸۳۔حضرت سعد بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوا کرتے تھے اس دوران ہم حبلہ اور اس سمر ❷ کو کھانے کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے یہاں تک کہ بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے۔ اس پر قبیلہ بنو اسد نے مجھے دین کی وجہ سے ملامت کرنی شروع کر دی تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر ایسا ہے تو میں تو برباد ہو گیا اور میری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ ❸

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

(۲۱۸٤)حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ کَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِیْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ یَتَمَخَّطُ اَبُوْهُرَیْرَةَ فِی الْکَتَّانِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِیْمَا بَیْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَیَجِیْئُ الْجَائِیْ فَیَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰی عُنُقِیْ یُرٰی اَنَّ بِیَ

۲۱۸۴۔حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہؓ کے پاس تھے ان کے پاس دو سرخ رنگ کے کپڑے تھے انہوں نے اس میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: واہ واہ ابو ہریرہ آج اس کپڑے سے ناک صاف کر رہا ہے اور ایک زمانہ تھا کہ میں منبر رسول ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر گیا تو گزرنے والے یہ سمجھتے ہوئے میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے کہ شاید یہ پاگل ہو گیا ہے۔ حالانکہ میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔

❶ حبلہ ببول کے درخت کے پھل کو کہتے ہیں یہ لوبیا کی طرح ہوتا ہے۔ (مترجم)

❷ سمر یعنی ببول کا درخت (مترجم)۔

❸ سعد بن مالک (ابو وقاص) قبیلہ بنو اسد کے امام تھے لوگوں نے انہیں نماز سکھانی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ آپ کی نماز صحیح نہیں۔ چنانچہ سعدؓ سوچنے لگے اگر واقعی میری نماز صحیح نہیں تو میں اتنی مدت تک جو عمل کرتا رہا وہ تو بیکار ہو گیا اور میں گھاٹے میں رہ گیا لیکن ان لوگوں کا یہ الزام صحیح نہیں تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

اَلْجُنُوْنَ وَمَالِیْ جُنُوْنٌ وَمَاهُوَ اِلَّاالْجُوْعُ۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۵)حدثنا العباس بن محمدنا عبداللّٰه بن یزید المقری نا حیوة بن شریح ثنی ابوهانئ الخولانی أن اباعلی عمر بن ما لك الجنبی اَخْبَرَہٗ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَآءِ مَجَانِيْنُ اَوْمَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فُضَالَةُ اَنَا يَوْمَئِذٍمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۸۵۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب نماز پڑھایا کرتے تو اصحاب صفہ میں سے بعض حضرات بھوک سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو کر گر جاتے تو دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں چنانچہ جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ جان لو کہ اس فقر و فاقے پر اللہ تعالیٰ تمہیں کس قدر انعام و اکرام سے نوازیں گے تو تم لوگ اس سے بھی زیادہ فقر و فاقے کو پسند کرنے لگو۔ فضالہ کہتے ہیں میں اس دن آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۸۶)حدثنا محمد بن اسمعیل نا اٰدم بن ابی ایاس نا شیبان ابومعاویة نا عبدالملك بن عمر عن ابی سلمة بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَايَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَاجَآءَ بِكَ يَا اَبَابَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرَ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ اَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّآءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ

۲۱۸۶۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خلاف عادت (وقت میں) گھر سے نکلے۔اس وقت آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے بھی کوئی نہیں حاضر ہوا کرتا تھا۔اتنے میں ابوبکرؓ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: شرف ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ چہرہ انور ﷺ دیکھوں اور سلام عرض کروں اتنے میں عمرؓ بھی آ گئے آپ ﷺ نے ان سے بھی پوچھا کیسے آنا ہوا عمر؟ عرض کیا: یارسول اللہ! بھوک لئے آئی ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے۔چنانچہ تینوں حضرات ابوہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چل دیئے ان کے پاس کھجوروں کے درخت اور بکریاں بکثرت تھیں۔ان کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو انہیں نہ پا کر ان کی بیوی سے پوچھا کہ کہاں گئے ہیں؟ عرض کیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں اتنے میں وہ ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔پھر مشک رکھی اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے

يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ وَلَمْ يلبثُوا اَنْ جَآءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْ عِبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْدِيْهِ بِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْقَالَ تُخَيِّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْأَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ وَمَآءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِخْتَرْلِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْهٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَّلَاخَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَاتَاْلُوْهُ خَبَالًا وَّمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

اور کہنے لگے یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ پھر وہ انہیں اپنے باغ میں لے گئے اور چٹائی بچھا کر ان حضرات کو بٹھایا اور خود کھجور کے ایک درخت سے ایک گچھا توڑ کر لائے اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھجیاں چن کر کیوں نہیں لے آئے عرض کیا: میں چاہتا تھا کہ آپ حضرات اپنی پسند سے کھائیں۔ چنانچہ ان حضرات نے کھایا اور پانی پیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ٹھنڈی چھاؤں، کھجیاں اور ٹھنڈا پانی ایسی نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کے متعلق تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ پھر ابوہیثم ان حضرات کے لئے کھانے کا بندوبست کرنے کے لئے اٹھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی دودھ دینے والا جانور ذبح نہیں کرنا چنانچہ انہوں نے ایک اونٹ کا بچہ یا بکری کا بچہ ذبح کیا اور پکا کر پیش کیا۔ تو ان حضرات نے کھایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی خادم نہیں؟ عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا (تھوڑے ہی دنوں میں) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ تو ابوہیثم بھی حسب ارشاد حاضر خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جسے چاہو لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا آپ جو چاہیں دے دیں۔ فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اس کے لئے صحیح مشورہ دینا ضروری ہے اور پھر فرمایا کہ اسے لے جاؤ اس لئے کہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور سنو! اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا ابوہیثم اسے لے کر گھر آئے۔ آنحضرت ﷺ کی نصیحت اپنی بیوی کو بتائی۔ انہوں نے عرض کیا: تم آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی تعمیل اس صورت میں کر سکتے ہو کہ اسے آزاد کردو۔ ابوہیثم کہنے لگے تو پھر یہ اسی وقت سے آزاد ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر نبی یا خلیفہ کے ساتھ دو قسم کے رفقاء رکھتے ہیں ایک وہ جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے خراب کرتے ہیں۔ لہٰذا جسے برے رفقاء سے نجات دے دی گئی وہ نجات پا گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے صالح بن عبداللہ بھی ابوعوانہ سے وہ عبدالملک بن عمیر سے اور وہ ابوسلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے جب کہ یہ حدیث ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔ نیز شیبان ثقہ اور ذوعلم ہیں۔

(۲۱۸۷)حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا سیار عن سهل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس بن مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوْعِ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ۔

۲۱۸۷۔ حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اپنی بھوک کی شدت بیان کی اور پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم نے ایک ایک پتھر باندھ رکھا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۱۸۸)حدثنا قتیبة نا اَبُوالْاَ عْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَایَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

۲۱۸۸۔ سماک بن حربؒ کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا: تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی ادنیٰ قسم کی کھجور بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعوانہ اور کئی راوی اسے سماک بن حرب سے اس کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ شعبہ یہی حدیث سماک سے وہ نعمان بن بشیرؓ سے اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۸۰۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْغِنَاعَنِ النَّفْسِ۔

باب ۱۲۸۰۔ غنا درحقیقت دل سے ہوتا ہے۔

(۲۱۸۹)حدثنا احمد بن بدیل بن قریش الیمامی الکوفی نا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنَا عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَاعَنِ النَّفْسِ

۲۱۸۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنا سامان اور اسباب کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ یہ تو دل سے ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۱۔ مَاجَآءَ فِیْ اَخْذِ الْمَالِ

باب ۱۲۸۱۔ مال لینے کے متعلق۔

(۲۱۹۰) حدثنا قتیبة نا اللیث عن سَعِیْدِ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَیْسٍ وَ كَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا

۲۱۹۰۔ ابوولید کہتے ہیں کہ میں نے حمزہؓ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا میٹھا ہے۔ جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لئے اس میں برکت دے دی۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ

الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَآءَ تْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ

مال میں داخل ہونا چاہتے ہیں (یعنی اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں) ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن صرف اور صرف دوزخ کی آگ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو ولید کا نام عبید سنطاء ہے۔

باب ۱۲۸۲۔

باب ۱۲۹۲۔ بلاعنوان۔

(۲۱۹۱) حدثنا بشر بن هلال الصواف نا عبدالوارث بن سعيد عن يونس عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

۲۱۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے دینار اور درہم کے غلام کو ملعون قرار دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی ابو ہریرہؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے جو اس سے طویل ہے۔

باب ۱۲۸۳۔

باب ۱۲۸۳۔ بلاعنوان۔

(۲۱۹۲) حدثنا سويد بن نصر نا عبدالله بن المبارك عن زكريا بن ابى زائدة عن محمد بن عبدالرحمٰن بن سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ

۲۱۹۲۔ ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں تو بھی وہ اتنا فساد برپا نہ کریں جتنا مال و جاہ کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۲۸٤۔

باب ۱۲۸۴۔ بلاعنوان۔

(۲۱۹۳) حدثنا موسى بن عبدالرحمٰن الكندى نازيد بن خباب حدثنى المسعودى ناعمرو بن مرة عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاتَّخَذْنَا لَكَ وَطَآءً فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِى الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا

۲۱۹۳۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ (اپنے) بوریئے پر سے سو کر اٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر اس کا نقش بن گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں اجازت دیجئے کہ آپ کے لئے ایک بچھونا بنا دیں فرمایا: مجھے دنیا سے کیا کام؟ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہو گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۵۔

(۲۱۹٤)حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر وابوداود قالانا زهير بن محمد عن موسیٰ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۲۸۵۔ بلاعنوان۔

۲۱۹۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ دوستی کرتے وقت دیکھ لے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ ❶

باب ۱۲۸٦۔

(۲۱۹۵)حدثنا سويد نا عبدالله نا سفيان بن عيينة عن عبدالله بن ابی بكر قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸٦۔ بلاعنوان۔

۲۱۹۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک وہیں رہ جاتی ہے۔ واپس آنے والی چیزیں اس کا اہل اور مال ہے جب کہ اس کے ساتھ رہ جانے والی چیز اس کا عمل ہے۔

باب ۱۲۸۷۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

(۱۲۹٦) حدثنا سويدنا عبدالله بن المبارك نا اسمٰعيل بن عياش ثنی ابو سلمة الحمصی وحبيب بن صالح عن يحيٰى بْنِ جَابِرِ الطَّائِیْ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِیٌّ وِعَآءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ

باب ۱۲۸۷۔ زیادہ کھانے کی ممانعت۔

۲۱۹٦۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی پیٹ سے بدتر کوئی تھیلی نہیں بھرتا چنانچہ ابن آدم کے لئے کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے کافی ہیں۔ اگر اس سے زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کے تین حصے کر لے ایک کھانے کے لئے دوسرا پانی کے لئے اور تیسرا سانس لینے کے لئے۔

حسن بن عرفہ بھی اسماعیل بن عیاش سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۸۔ مَاجَآءَ فِی الرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ

(۲۱۹۷)حدثنا ابو كريب نا معاوية بن هشام عن

باب ۱۲۸۸۔ ریاکاری اور شہرت کا متعلق۔

۲۱۹۷۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ دوستی کرو تو کسی دیندار سے کرو کیونکہ صحبت کا اثر لازماً ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

شیبان عن فِرَاس عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرَائِیْ يُرَائِی اللّٰهُ بِهٖ وَ مَنْ يُّسَمِّعُ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَايَرْحَمُهُ اللّٰهُ

لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے (نیک) اعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو دکھا اور سنا دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتے۔

اس باب جندبؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

(۲۱۹۸)حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه بن المبارك نا حيوة بن شريح نا الوليد بن ابی الوليد ابوعثمان المدائنی ان عقبة بن مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حدثه اَنَّه دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰی قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَه اَسْاَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَّا حَدَّثْتَنِیْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَه وَعَلِمْتَه فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُه وَعَلِمْتُه ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَيْتِ وَمَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِیْ وَغَيْرُه ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَه وَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِیْ وَغَيْرُه ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰی وَجْهِهٖ فَاَسْنَدَتْه طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تعالٰی اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِیَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْا بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ

۲۱۹۸۔ حضرت شفیا اصبحی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا: ابو ہریرہؓ۔ میں بھی ان کے قریب ہوتا ہوتا ان کے سامنے جا بیٹھا۔ وہ لوگوں سے احادیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ فرمایا: ضرور بیان کروں گا۔ پھر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ ﷺ کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا۔ پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ چنانچہ جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولت مند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی؟ عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں اسے دن ورات پڑھا کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ

الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَاۤ اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَمَا ذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَّادٌ وَ قَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ وَ يُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ فِيْمَا ذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے (یعنی شہرت اور ریاکاری کی وجہ سے ایسے کیا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں بے انتہا مال نہیں دیا تا کہ تم کسی کے محتاج نہ ہو۔ عرض کرے گا: جی ہاں اے رب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تو پھر تم نے اس کا کیا کیا؟ عرض کرے گا میں اس سے صلہ رحمی کرتا اور صدقہ خیرات دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ کہتے ہو فرشتے بھی اسی طرح کہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم چاہتے تھے کہ لوگ مجھے سخی کہیں چنانچہ وہ تو دنیا میں کہہ دیا گیا۔ پھر شہید پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تم کس لئے قتل کئے گئے؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ آپ نے جہاد کا حکم دیا تو میں نے جہاد کیا اور اس دوران قتل کر دیا گیا اللہ تعالیٰ اور فرشتے کہیں گے نہیں بلکہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم چاہتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں کتنا بہادر ہے اور وہ تو دنیا میں کہہ دیا گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ابو ہریرہؓ یہ وہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ سب سے پہلے سلگائی جائے گی۔

ولید ابوعثمان مدائنی، عقبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ شفیا وہی ہیں جنہوں نے معاویہ کو یہ حدیث سنائی۔ ابوعثمان، معاویہؓ کے جلاد علاء بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص معاویہ کے پاس آیا اور یہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: کہ اگر ان تینوں کے ساتھ یہ معاملہ ہوگا تو دوسروں کا کیا حال ہوگا؟ پھر معاویہ اتنا روئے کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے اور یہ شخص اپنے ساتھ شر لے کر آیا ہے۔ لیکن پھر معاویہؓ ہوش میں آئے اور اپنا منہ پونچھ کر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ سچے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ من کان یرید..... الآیۃ. (ترجمہ: جو شخص محض دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔ (چنانچہ) جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ ناکارہ اور جو کر رہے ہیں وہ بے فائدہ ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۲۸۹۔

(۲۱۹۹) حدثنا ابو کریب نا المحاربی عن عمار

باب ۱۲۸۹۔ بلاعنوان۔

۲۱۹۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے

بن سیف الضبی عن ابی معان البصری عن ابْنِ سِيْرِيْن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُه' قَالَ الْقُرَّآءُوْنَ الْمُرَآءُوْنَ بِاَعْمَالِهِم۔

ایک گڑھے سے اللہ کی پناہ مانگو جس سے جہنم بھی دن میں سومرتبہ پناہ ماں مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا: ریا کارقاری۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۲۹۰۔

باب ۱۲۹۰۔ بلاعنوان۔

۲۲۰۰حدثنا محمد بن المثنٰی نا ابوداوٗد نا ابوسنان الشیبانی عن حبیب بن ابی ثابت عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّه' فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَه' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَه' اَجْرَانِ اَجْرُالسِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ

۲۲۰۰۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو اپنے کسی نیک عمل کو چھپاتا ہے۔ لیکن جب وہ ظاہر ہوجاتا ہے تو بھی وہ اس کے ظاہر ہوجانے کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دواجر ہیں ایک چھپانے کا اور دوسرا ظاہر ہوجانے کا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اعمش بھی حبیب بن ابی ثابت سے اور وہ ابوصالح سے یہ حدیث مرسلاً نقل کرتے ہیں بعض علماء اس حدیث کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ جب اس کی نیکی لوگوں پر ظاہر ہوجاتی ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے آخرت میں بہتر معاملے کی امید ہوتی ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی زمین پر گواہ ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص لوگوں کے اس سے مطلع ہونے کو اس لئے پسند کرے کہ وہ اس کی تعظیم وتکریم کریں گے تو یہ ریا کاری ہے جب کہ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں لوگوں کے اس کی بھلائی سے مطلع ہونے پر خوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بھی اس نیک کام میں اس کی اتباع کریں گے اور اسے بھی اجر ملے گا۔ تو یہ ایک مناسب بات ہے۔

باب ۱۲۹۱۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب ۱۲۹۱۔ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جسے وہ محبوب رکھے گا۔

(۲۲۰۱)حدثنا ابوهشام الرفاعی ناحفص بن غیاث عن اشعث عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُمَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَه' مَا اكْتَسَبَ

۲۲۰۱۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ پسند کرے گا اور اسے اپنے کئے ہوئے عمل کا ہی اجر ملے گا۔

اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، صفوان بن عسالؓ، ابو ہریرہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن بصری کی روایت سے حسن غریب ہے۔

(۲۲۰۲)حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر

۲۲۰۲۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّه' قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَه' قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَالْاِ سْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور جب فارغ ہوئے تو پوچھا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں ہوں یارسول اللہ! فرمایا: تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: میں نے اس کی تیاری میں لمبی لمبی نمازیں اور بہت زیادہ روزے تو نہیں رکھے ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تم بھی اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد اس بات سے زیادہ کسی چیز سے خوش ہوتے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۰۳) حدثنا محمود بن غيلان نا يحيٰى بن اٰدم نا سفيان عن عاصم عن زر بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

۲۲۰۳۔ حضرت صفوان بن عسالؓ کہتے ہیں کہ ایک بلند آواز والا دیہاتی آیا اور عرض کیا: اے محمد! اگر کوئی آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہو لیکن عمل میں ان کے برابر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ احمد بن عبدہ ضبی بھی اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ زر سے وہ صفوان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۹۲ ۔ فی حسن الظن باللّٰه تعالٰی

باب ۱۲۹۲۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے حسن ظن رکھنا۔

(۲۲۰٤)حدثنا ابو كريب نا وكيع من جعفر بن برقان عن يزيد بِنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَ اَنَامَعَه' اِذَا دَعَانِيْ

۲۲۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنایا: کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۳ ۔ مَاجَآءَ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب ۱۲۹۳۔ نیکی اور بدی کے متعلق۔

۲۲۰۵۔ حدثنا موسٰى بن عبدالرحمٰن الكندى الكوفى نازيد بن الحباب نا معٰوية بن صالح ثنى عبدالرحمٰن جبيربن نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ

۲۲۰۵۔ حضرت نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے نیکی اور بدی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: نیکی عمدہ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم لوگوں کا اس سے مطلع ہونا پسند نہ

النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ

کرو۔

بندار بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے اور وہ عبدالرحمٰن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔لیکن اس میں سوال کرنے والے وہ خود ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢٩٤۔مَاجَآءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

باب ۱۲۹۴۔اللہ کے لئے محبت کرنا۔

(٢٢٠٦)حدثنا احمد بن منيع نا كثير بن هشام نا جعفر بن بر قان ناحبيب بن ابى مرزوق عن عطاء بن ابى ربا ح عن اَبِيْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ نَبِيُّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَتَابِرُ مِّنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ

۲۲۰۶۔حضرت معاذؓ آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میری (جلیل الشان) ذات کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے ایسے منبر ہوں گے کہ پیغمبر اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

اس باب میں ابودرداءؓ، ابن مسعودؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابو مالک اشعریؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

(٢٢٠٧)حدثنا الانصارى نا معن نا مالك عن حبيب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُل مُكَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِا لْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَ رَجُلَان تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

۲۲۰۷۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔اس روز اللہ تعالیٰ سات شخصوں کو اپنے سائے میں جگہ دیں گے۔۱۔عادل حاکم۔۲۔وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔۳۔وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔۴۔ایسے دو شخص جو آپس میں اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں اسی پر جمع اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔۵۔وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۶۔وہ شخص جسے حسین وجمیل اور حسب نسب والی عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ یہ کہہ کر انکار کردے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔۷۔ایسا شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور مالک بن انسؒ سے بھی کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں شک ہے کہ ابو ہریرہؓ راوی

ہیں یا ابوسعید۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ بھی اسے خبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنیٰ بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ طبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مالک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں تیسرا شخص وہ ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۵۔ مَاجَآءَ فِیْ اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب ۱۲۹۵۔ اگر کسی سے محبت کی جائے تو اسے بتا دیا جائے۔

(۲۲۰۸) حدثنا بندار نا یحیی بن سعید القطان ناثور بن یزید عن حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُعْلِمْهُ اِیَّاهُ

۲۲۰۸۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی کسی بھائی کو پسند کرے اور اس سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ اسے بتا دے۔

اس میں ابوذرؓ اور انسؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۲۰۹) حدثنا ھنادوقتیبة قالا نا حاتم بن اسمٰعیل عن عمران بن مسلم القصیر عن سعید بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَاالرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْأَلْهُ عَنْ اِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ

۲۲۰۹۔ حضرت یزید بن نعامہ ضبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں سے کوئی کسی سے بھائی چارگی قائم کرلے تو اس سے اس کا نام، اس کے والد کا نام اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے پوچھ لے۔ اس لئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ یزید کا آنحضرت ﷺ سے سماع ہے یا نہیں۔ ابن عمرؓ سے بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۲۹۶۔ کَرَاهِیَةِ الْمَدْحَةِ وَالْمَدَّاحِیْنَ

باب ۱۲۹۶۔ مدح اور مدح کرنے والوں کے متعلق۔

(۲۲۱۰) حدثنا بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰی عَلٰی اَمِیْرٍ مِّنَ الْاُمَرَآءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ ابْنُ الْاَسْوَدِ یَحْثُوْ فِیْ وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَفِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ

۲۲۱۰۔ ابومعمر کہتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور امراء میں سے ایک امیر کی تعریف کرنے لگا۔ تو مقداد بن اسود نے اس کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کردی اور فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ زائدہ بھی یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود: مقداد بن عمرو کندی ہیں ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ یہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن میں انہیں متبنیٰ کیا تھا۔

(۲۲۱۱) حدثنا محمد بن عثمان الكوفي نا عبيدالله بن موسى عن سالم الخياط عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِیْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ

یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۲۱۱۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدح کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالنے کا حکم دیا۔

باب ۱۲۹۷۔مَاجَآءَ فِیْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

باب ۱۲۹۷۔مؤمن کی صحبت

(۲۲۱۲)حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله المبارك عن حيوة بن شريح نا سالم بن غيلان ان الوليد بن قيس التجيبی اخبره اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدِالخدری قال سالم او عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاتُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّاتَقِیٌّ

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۲۱۲۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صرف مؤمن ہی کی صحبت اختیار کرو اور متقی آدمی ہی کو کھانا کھلاؤ۔

باب ۱۲۹۸۔فِی الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَآءِ

باب ۱۲۹۸۔مصیب پر صبر کرنا۔

(۲۲۱۳)حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابی حبيب عن سَعْدِ بْنِ سَنَان عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِیَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عُظْمَ الْجَزَآءِ مَعَ عُظْمِ الْبَلَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۳۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندے سے خیر کا معاملہ کرتے ہیں تو اس کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتے ہیں۔اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا کو قیامت تک مؤخر کر دیتے ہیں۔اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ ثواب بڑی آزمائش یا مصیبت پر دیا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتے ہیں انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں لہٰذا جو راضی ہو جائے اس کے لئے رضا اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضگی مقدر ہو جاتی ہے۔

(۲۲۱۴)حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا شعبة عن الاعمش قال سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَارَاَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى اَحَدٍ اَشَدَّمِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۴۔حضرت ابووائلؒ حضرت عائشہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے درد سے شدید کسی کا درد نہیں دیکھا۔

(۲۲۱۵)حدثنا قتيبة ناشريك عن عاصم عن مُصْعِبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَآءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَآءُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ اُبْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَآءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

۲۲۱۵۔حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلاء کئے جاتے ہیں؟ فرمایا: انبیاء پھران کے مثل اور پھران کے مثل (یعنی اطاعت الٰہی اور اتباع سنت میں) پھرانسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین پرسختی سے کاربند ہوتا ہے تو امتحان میں سخت ہوتا ہے اور اگر دین میں نرم ہوتا ہے تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہوجاتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۱۶)حدثنا محمد بن عبد الاعلى نايزيد بن زريع عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

۲۲۱۶۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن مرد و عورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے کبھی اس کی ذات میں، کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں۔ یہاں تک کہ وہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی بہن سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۹۹۔ماجاء فی ذهاب البصر

باب ۱۲۹۹۔بینائی زائل ہوجانے کے متعلق۔

(۲۲۱۷) حدثنا عبدالله بن معاوية الجمحى نا عبدالعزيز بن مسلم نَا اَبُوْظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَالَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَآءٌ عِنْدِيْ اِلَّا الْجَنَّةَ

۲۲۱۷۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر میں نے اپنے کسی بندے سے دنیا میں اس کی آنکھیں سلب کرلیں تو اس کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

(۲۲۱۸)حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق ناسفين عن الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَوَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًادُوْنَ الْجَنَّةِ

۲۲۱۸۔حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً یہ حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کردی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید رکھی تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(۲۲۱۹)حدثنا محمد بن حمیدالرازی ویوسف بن موسٰی القطان البغدادی قالا نا عبدالرحمٰن بن معراء ابوزھیرعن الاعمش عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوَدُّاَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِیْنَ یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْاَنَّ جُلُوْدَهُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ

۲۲۱۹۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب آزمائش والوں کوان مصیبتوں کا بدلہ دیا جائے گا تو اہل عافیت تمنا کریں گے کہ کاش ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کتر دی جاتیں تا کہ انہیں بھی اسی طرح اجر ملتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔بعض حضرات اسے اعمش سے بھی نقل کرتے ہیں وہ طلحہ بن مصرف سے اور وہ مسروق سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۲۲۲۰) حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰه بن المبارك نا یحیی بن عبیداللّٰه قال سمعت ابی یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَحَدٍ یَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّایَکُوْنَ نَزَعَ

۲۲۲۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو موت کے بعد نادم نہ ہو۔عرض کیا گیا: کس چیز پر ندامت کرے گا؟ فرمایا: نیک شخص اس پر کہ میں نے نیکیاں زیادہ کیوں نہیں کیں اور اگر بد ہوگا تو خود کو اس برائی سے نہ نکالنے پر ندامت کرے گا۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔شعبہ، یحیٰی بن عبیداللہ کو ضعیف کہتے ہیں۔

(۲۲۲۱) حدثنا سوید نا ابن المبارك نا یحیی ابن عبیداللّٰه قال سمعت اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِالزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتَلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ الدِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّیَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ تَجْتَرِءُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانًا

۲۲۲۱۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد بنانے کے لئے) دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔❶ اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جب کہ ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں سے بھی بدتر ہوں گے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی زأت رکھتے ہو۔میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کردوں گا کہ ان کا بردبارترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(۲۲۲۲) حدثنا احمد بن سعید الدارمی ثنا

۲۲۲۲۔حضرت ابن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

❶ دنبوں کی کھال سے مراد خود کھال کا لباس بھی ہوسکتا ہی اور ایسے موٹے جھوٹے کپڑے جو ریا کارانہ درویشی جتانے کے لئے لوگ پہن لیتے ہیں تا کہ لوگ ان کے معتقد ہو جائیں۔واللہ اعلم (مترجم)

محمد بن عبادنا حاتم بن اسمٰعیل نا حمزة بن ابی محمد عن عبداللّٰه بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰه تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمِ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِيْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِءُوْنَ

نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل ایلوے بھی زیادہ کڑوے ہیں میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں ایسے فتنے میں مبتلاء کروں گا کہ ان میں سے عقل مند شخص بھی حیران رہ جائے گا۔ کیا وہ لوگ میرے سامنے گھمنڈ کرتے ہیں یا میرے سامنے اتنی جرأت رکھتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۰ ـ مَاجَآءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب ۱۳۰۰۔ زبان کی حفاظت کرنا۔

(۲۲۲۳) حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا ابن المبارك ح وثنا سويد بن نصرنا عبداللّٰه بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ

۲۲۲۳۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھو، اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر روتے رہو۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۲۴) حدثنا محمد بن موسٰى البصرى ناحماد بن زيد عن ابى الصهباء عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ بْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَآءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا

۲۲۲۴۔ حضرت ابو سعید خدریؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء اس کی زبان سے التجاء کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈر ہم بھی تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہو جائے تو ہم سب سیدھے ہو جائیں اور تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

ہناد بھی ابو اسامہ سے اور وہ حماد بن زید سے اسی حدیث کی طرح غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ مذکورہ حدیث کو ہم صرف حماد کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۲۵) حدثنا محمد بن عبدالاعلى الصنعانى نا عمر بن على المقدمى عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ

۲۲۲۵۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

❶ اتاخ لہ کذا۔ اہ قدر لہ وانزلہ بہ ۱۲ مجمع۔

رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

(۲۲۲۶) حدثنا ابو سعيد الاشج ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

۲۲۲۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرم گاہ کے شر سے محفوظ کر دیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد سے احادیث نقل کرتے ہیں وہ ابوحازم زاہد مدنی ہیں ان کا نام مسلم بن دینار ہے جب کہ ابوہریرہؓ سے نقل کرنے والے ابوحازم کا نام سلمان اشجعی ہے اور وہ غزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

(۲۲۲۷) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك عن معمر عن الزهری عن عبدالرحمٰن بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا

۲۲۲۷۔ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی بات بتایئے کہ میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو کہ میرا رب اللہ ہے اور اسی پر قائم رہو۔ ❶ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

(۲۲۲۸) حدثنا ابوعبدالله محمد بن ابی ثلج البغدادی صاحب احمد بن حنبل ثنا علی بن حفص نا ابراهيم بن عبدالله بن حاطب عن عَبْدِاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِاللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ

۲۲۲۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کے علاوہ کثرت کلام سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے سب سے دور ہوتا ہے۔

ابوبکر بن ابی نضر بھی ابونضر سے وہ ابراہیم سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۲۹) حدثنا محمد بن بشار و غير واحد قالوا نا محمد بن يزيد بن خنيس المكی قال

۲۲۲۹۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ فرمایا: انسان اپنی تمام باتوں کا مسئول ہے۔ وہاں البتہ امر

❶ یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا زبان سے اقرار کرنا اور اسی پر استقامت کے ساتھ کاربند رہنا۔ اس میں پوری دینداری شامل ہے۔ (مترجم)

سمعت سعید بن حسان المخزومی قال حدثنی ام صالح عن صفیة بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ کَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ ذِکْرُ اللّٰهِ

بالمعروف ونهی عن المنکر اور ذکر الٰہی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۱۔

باب۔ بلاعنوان۔

۲۲۳۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا جعفر بن عون نا ابو العمیس عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَ اَبِی الدَّرْدَآءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَاالدَّرْدَآءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُبْتَذِلَةً لَهٗ قَالَ مَاشَاْنُكِ مُبْتَذِلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَآءِ لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا قَالَتْ فَلَمَّا جَآءَ اَبُو الدَّرْدَآءِ قَرَّبَ اِلَیْهِ طَعَامًا فَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰکِلٍ حَتّٰی تَاْکُلَ قَالَ فَاَکَلَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لِیَقُوْمَ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَقُوْمَ قَالَ لَهٗ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا کَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّیَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّ لِرَبِّكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّ لِضَیْفِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ

۲۲۳۰۔ حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان کو ابودرداء کا بھائی بنایا تو ایک مرتبہ سلمان ابودرداء سے ملنے کے لئے آئے اور ام درداء کو میلی کچیلی حالت میں دیکھ کر اس کا سبب دریافت کیا انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابودرداء کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں۔ پھر ابودرداء آ گئے اور سلمان کے سامنے کھانا لگا دیا اور کہنے لگے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا: میں ہرگز اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ شریک نہیں ہو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابودرداء نے کھانا شروع کر دیا۔ رات ہوئی تو ابودرداء نماز شب ادا کرنے کے لئے جانے لگے لیکن سلمان نے انہیں منع کر دیا اور کہا کہ سو جاؤ۔ چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ جانے لگے تو اس مرتبہ بھی سلمان نے انہیں سلا دیا۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے انہیں کہا کہ اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور نماز پڑھی پھر سلمان نے فرمایا: تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔ اس کے بعد وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے۔ یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

باب ۱۳۰۲۔

باب ۱۳۰۲۔ بلاعنوان۔

(۲۲۳۱) حدثنا سوید بن ابی نصرنا عبداللّٰه بْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ

۲۲۳۱۔ حضرت عبدالوہاب بن ورد مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ مجھے ایک خط لکھئے جس میں

اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ اَنِ اكْتُبِىْ اِلَىَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِىْ فِيْهِ وَلَاتُكْثِرِىْ عَلَىَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَآئِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَااللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

نصیحتیں ہوں۔لیکن زیادہ نہ ہوں۔راوی کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے معاویہؓ کو لکھا سلام علیک امابعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص اللہ کی رضا کو لوگوں کے غصے میں تلاش کرے گا۔اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کی تکلیف دور کردیں گے اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کو اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے سپرد کردیں گے۔ ❶ والسلام علیک۔

محمد بن یحییٰ بھی محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ کو اسی کے ہم معنی حدیث تحریر کی لیکن وہ اسے مرفوع نہیں کرتے۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

قیامت کے متعلق ابواب

باب۱۳۰۳۔مَاجَآءَ فِىْ شَاْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب۱۳۰۳۔حساب وقصاص کے متعلق

(۲۲۳۲)حدثنا هناد نا معاوية عن الاعمش عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْكُمْ مِنْ رَّجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقِىَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۲۲۳۲۔حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بات نہ کریں اور اس دوران بندے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔بائیں طرف نظر دوڑائے گا تو اس طرف بھی اس کے کئے ہوئے اعمال ہی ہوں گے۔پھر جب سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے دوزخ نظر آئے گی۔لہٰذا اگر کسی میں اتنی بھی استطاعت ہو کہ وہ خود کو کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر دوزخ کی آگ سے بچا سکے تو اسے چاہئے کہ ایسا ہی کرے۔

(۲۲۳۳) حدثنا حميد بن مسعدة ثنا حصين بن نمير ابومحصن نا حسين بن قيس الرحبى نا عطاء بن ابى رباح عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ

۲۲۳۳۔حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اللہ رب العزت کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے گا۔۱۔اس نے عمر کس چیز میں صرف کی۔۲۔جوانی کہاں خرچ کی۔۳۔مال کہاں سے کمایا۔۴۔مال کہاں خرچ کیا۔۵۔جو کچھ سیکھا اس

❶ یعنی جو شخص اللہ کی رضا کا متلاشی ہوگا اور لوگوں کی پرواہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔اور اسی طرح اپنی رضا بھی عنایت کریں گے جب کہ اگر وہ لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کردے گا۔اور خدا کی رضا وعدم رضا کی پرواہ نہیں کرے گا تو اللہ بھی لوگوں کو اسے ایذاء وتکلیف پہنچانے کے لئے مسلط کردیں گے اور اپنی مدد سے محروم کردیں گے۔واللہ اعلم (مترجم)

خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَ فِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔

پر کتنا عمل کیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسین بن قیس کی سند سے پہچانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور اس باب میں ابو برزہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(۲۲۳٤) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن نا الاسود بن عامر نا ابوبكر بن عياش عن الاعمش عَنْ سعيد بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ

۲۲۳۴۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے قدم بارگاہ خداوندی سے نہیں ہٹ سکیں گے تا آنکہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے کس چیز میں اسے صرف کیا، اپنے حاصل کردہ علم پر کتنا عمل کیا، مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس چیز میں مبتلاء کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور سعید بن عبداللہ، ابو برزہ اسلمی کے مولیٰ ہیں ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

(۲۲۳۵) حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّادِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُقْعُدُ فَيُقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

۲۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا: ایسا شخص جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا۔ لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال غصب کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ لہٰذا ان برائیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کردی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اس کا ظلم ابھی باقی ہوگا۔ چنانچہ مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ اس پر لاد دیا جائے گا اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۳٦) حدثنا هناد و نصر بن عبدالرحمٰن

۲۲۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

الكوفي قالا نا المحاربي عن ابي خالد يزيد بن عبدالرحمٰن عن زيد بن ابي انيسة عن سَعِيْدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَخِيْهِ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ فِيْ عَرْضٍ اَوْمَالٍ فَجَآءَهٗ فَاسْتَحَلَّهٗ قَبْلَ اَنْ يُّؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَّلَادِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ حَمَلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ

ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب و کتاب سے پہلے اس کے پاس آ کر اپنے ظلم کو معاف کرا لے۔ کیونکہ اس دن تو نہ درہم ہوگا اور نہ دینار۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس بھی اسے سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۳۷) حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد بن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا حَتّٰى تُقَادَالشَّاةُ الْجَلْحَآءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ

۲۲۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل حقوق کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کرنا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔

اس باب میں ابوذرؓ اور عبداللہ بن انیسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۴۔

باب ۱۳۰۴۔ بلاعنوان۔

(۲۲۳۸) حدثنا سويد بن نصرنا ابن المبارك نا عبدالرحمٰن بن يزيد بن جابرثني سليم بْنُ عَامِرنَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى يَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ اَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا اَدْرِيْ اَيُّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰى اَمَسَا فَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهٗ اِلٰى عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهٗ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهٗ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهٗ اِلْجَامًا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدَيْهِ اِلٰى فِيْهِ اَيْ يُلْجِمُهٗ اِلْجَامًا

۲۲۳۸۔ حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج بندوں سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ پتہ نہیں آپ ﷺ نے کون سے میل مراد لئے۔ زمین کی مسافت والے یا سرمے کی سلائی۔ پھر فرمایا: کہ سورج لوگوں کو پگھلانا شروع کر دے گا چنانچہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کوئی منہ تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: گویا کہ اسے لگام ڈال دی گئی ہو۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوزکریا بھی حماد بن زید سے وہ ایوب سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حماد کہتے ہیں۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے۔ "یوم یقوم الناس لرب العالمین" یعنی جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پسینہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد بھی عیسیٰ سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۲۰۵۔ مَاجَآءَ فِیْ شَانِ الْحَشْرِ

باب ۱۳۰۵۔ حشر کے میدان کے متعلق۔

(۲۲۳۹) حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری نا سفیٰن عن المغیرة بن النعمان عن سعید بن جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرَاهِيْمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِیْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِیْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

۲۲۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے پیر و بدن اور بغیر ختنہ کے اکٹھے کئے جائیں گے جس طرح کہ انہیں پیدا کیا گیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کما بدأنا.....الآیة." (یعنی جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم ضرور پورا کریں گے) پھر مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ ❶ پھر میرے صحابہ میں سے بعض کو دائیں اور بعض کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا اے رب یہ میرے اصحاب ہیں۔ ❷ کہا جائے گا۔ کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئی چیزیں نکالی تھیں۔ ❸ جس دن سے آپ نے انہیں چھوڑا یہ اسی دن سے اپنی ایڑیوں پر پیچھے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ میں عبد صالح کی طرح عرض کروں گا کہ اے رب اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو بھی آپ بہت زبردست اور حکمت والے ہیں۔

محمد بن بشار اور محمد بن مثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۴۰) حدثنا احمد بن منیع نایزید بْنُ هَارُوْنَ نَا بَهْزُبْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى

۲۲۴۰۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میدان حشر میں تم لوگوں کو پیدل اور سواری پر جمع کیا جائے گا اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔

❶ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام ہی کے کپڑے اتار کر آگ میں پھینکا گیا تھا۔ (مترجم) ❷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات کی شرط ایمان اور عمل صالح ہیں نہ کہ کسی ولی یا پیر وغیرہ کی صحبت کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو صحابۂ رسول ﷺ اس کے سب سے زیادہ مستحق ہوتے۔ (مترجم) ❸ یہاں بدعت پر عمل پیرا ہونے اور اسے پیدا کرنے کو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ (مترجم)

وَجُوهِكُمْ

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۳۰۶ ـ مَاجَآءَ فِي الْعَرْضِ

باب ۱۳۰۶۔ آخرت میں لوگوں کا پیش کیا جانا۔

(۲۲۴۱) حدثنا ابو كريب نا وكيع عن علي بن علي عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَ اَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔

۲۲۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے پہلی دو مرتبہ تو گفت وشنید اور عفو ودرگزر ہوگی جب کہ تیسری مرتبہ نامۂ اعمال ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ چنانچہ کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں لے گا۔

یہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے کہ حسن کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔ لہٰذا اس کی سند متصل نہیں۔ بعض اسے علی بن علی رفاعی سے وہ حسن سے وہ ابو موسیٰؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۷ ـ مِنْهُ

باب ۱۳۰۷۔ اسی کے متعلق۔

(۲۲۴۲) حدثنا سويد بن نصرنا ابن المبارك عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ .

۲۲۴۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب کتاب سختی سے کیا گیا وہ ہلاک ہوگیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ تو فرمایا: وہ تو اعمال کا سامنے کرنا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۸ ـ مِنْهُ

باب ۱۳۰۸۔ اسی کے متعلق۔

(۲۲۴۳) حدثنا سويد نا ابن المبارك نا اسمٰعيل بن مسلم عن الْحَسَنِ و قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ جَمَعْتُهٗ

۲۲۴۳۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص کو بھیڑ یئے کے بچے کی طرح حقارت کے ساتھ لایا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں دولت۔ غلام ولونڈیاں اور بہت سے انعام واکرام سے نوازا تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے جمع کیا، مزید بڑھایا اور جتنا تھا اس

وَثَمَّرْتُهُ، وَتَرَكْتُهُ، اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهُ، اَرِنِيْ مَاقَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ جَمَعْتُهُ، وَثَمَّرْتُهُ، اَكْثَرَمَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَّمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ

سے زیادہ کر کے دنیا میں چھوڑ دیا۔آپ مجھے واپس بھیج دیجئے تا کہ میں پورے کا پورا لے کر حاضر ہوسکوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے صدقہ وخیرات وغیرہ میں کیا دیا؟ وہ دوبارہ اسی طرح عرض کرے گا۔چنانچہ جو شخص کسی نیک کام میں خرچ نہیں کرے گا اس کا یہی حال ہوگا اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث کئی راوی حسن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔اسماعیل بن مسلم محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔
اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

(۲۲۴۴) حدثنا عبدالله بن محمد الزهری البصری نامالك بن سعيد ابومحمد الكوفی التيمی نا الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ لَهُ، اَلَمْ اَجْعَلْ لَّكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّ وَلَدًا وَّ سَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَ تَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ

۲۲۴۴۔حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے کہ کیا میں نے تجھے آنکھ، کان، مال، اولاد وغیرہ نہیں دی تھی اور کیا تیرے لئے چوپایوں اور کھیتوں کو مسخر نہیں کر دیا تھا۔پھر تجھے تیری قوم کا سردار بننے کے لئے چھوڑ دیا تا کہ تو ان سے چوتھائی (مال وصول) کیا کرے۔کیا تیرے گمان میں بھی تھا کہ ایک دن تجھے مجھ سے ملنا ہے اور وہ آج کا دن ہے۔وہ عرض کرے گا: نہیں اے رب۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تو مجھے بھول گیا تھا۔

باب ۱۳۰۹۔مِنْهُ

باب۱۳۰۹۔اسی سے متعلق۔

(۲۲۴۵) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله نا سعيد بن ابی ايوب نا يحيى بن ابی سليمان عن سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُ هَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهٰذَا اَمَرَهَا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۴۵۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "یو مئذ تحدث اخبارها" (یعنی اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیا خبریں ہوں گی؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ ہر غلام و باندی کے متعلق گواہی دے گی کہ اس نے اس پر کیا کیا اعمال کئے ہیں چنانچہ وہ کہے گی کہ اس نے فلاں دن مجھ پر یہ عمل کیا۔اللہ تعالیٰ نے اسے اس چیز کا حکم دیا ہے۔

باب ۱۳۱۰ ـ مَاجَآءَ فِي الصُّوْرِ

(۲۲۴۶) حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك نا سليمان التيمي عن اسلم العجلي عن بشر بن شِغَافٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

باب ۱۳۱۰ ـ صور کے متعلق۔

۲۲۴۶ ـ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دیہاتی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ صور کیا ہے؟ فرمایا: یہ ایک سینگ ہے جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راوی اسے سلمان تیمی سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف انہی کی سند سے پہچانتے ہیں۔

(۲۲۴۷) حدثنا سويد نا عبدالله نا خالد ابو العلاء عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

۲۲۴۷ ـ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جب کہ اسرافیل نے صور میں منہ لگایا ہوا ہے اور ان کے کان اللہ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ کب پھونکنے کا حکم دیں اور وہ پھونکیں۔ یہ بات صحابہؓ کے دلوں پر گراں ثابت ہوئی چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس طرح کہو۔ "حسبنا اللّٰه..... الحديث" یعنی ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور بہترین وکیل ہے ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے عطیہ سے بحوالہ ابو سعید مرفوعاً اسی طرح منقول ہے۔

باب ۱۳۱۱ ـ مَاجَآءَ فِيْ شَاْنِ الصِّرَاطِ

باب ۱۳۱۱ ـ پل صراط کے متعلق۔

(۲۲۴۸) حدثنا علي بن حجر نا علي بن مسهر عن عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ

۲۲۴۸ ـ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمنوں کا پل صراط پر یہ شعار ہوگا "رب سلم سلم" اے رب سلامت رکھ، سلامت رکھ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۴۹) حدثنا عبدالله بن الصباح الهاشمي نا بدل المحبر نا حرب بن ميمون الا نصاري ابو الخطاب نا النَّضْر بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِيْ عَلَى

۲۲۴۹ ـ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی تو فرمایا: میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: پہلے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملے تو؟ فرمایا: پھر میزان کے پاس دیکھنا۔ میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ہوں تو؟ فرمایا: پھر حوض کوثر پر دیکھ لینا میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں

الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ

جاؤں گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب۱۳۱۲۔ مَاجَآءَ فِی الشَّفَاعَةِ

(۲۲۵۰) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه بن المبارك نا ابوحیان التیمی عن ابی زرعة بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ یُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَیَنْفُذُ هُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا یُطِیْقُوْنَ وَلَا یَتَحَمَّلُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَاقَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ فَیَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَیْكُمْ بِاٰدَمَ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَ نَفَخَ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْالَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَمَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًالَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَیْتُهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْ هَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی

باب۱۳۱۲۔ شفاعت کے متعلق۔

۲۲۵۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دستی کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا چونکہ آپ ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا۔ پھر فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں۔ تم لوگ جانتے ہو کیوں؟ اس طرح کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں اس طرح اکٹھا کریں گے کہ انہیں ایک شخص اپنی آواز سنا سکے گا۔ اور وہ انہیں دیکھ سکے گا۔ سورج اس دن لوگوں سے قریب ہوگا لوگ اس قدر غم وکرب میں مبتلا ہوں گے کہ اس کے متحمل نہیں ہوسکیں گے چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں؟ کیا تم لوگ کسی شفاعت کرنے والے کو نہیں تلاش کرتے؟ اس پر کچھ لوگ کہیں گے کہ آدمؑ کو تلاش کیا جائے۔ چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ آپؑ ابوالبشر ہیں، اللہ نے آپؑ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، آپؑ میں اپنی روح پھونکی اور پھر فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپؑ کو سجدہ کیا۔ لہٰذا آج آپؑ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے، کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے؟ کیا آپ ہماری مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے؟ آدمؑ فرمائیں گے کہ اللہ رب العزت آج شدید غصے میں ہیں ایسا غصہ کہ نہ آج سے پہلے کبھی آیا اور نہ ہی آج کے بعد کبھی اتنے غصے میں آئیں گے۔ اللہ نے مجھے اس درخت سے منع کیا تھا لیکن میں نے ان کی نافرمانی کی لہٰذا میں شفاعت نہیں کرسکتا۔ (نفسی، نفسی، نفسی) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ ہاں نوحؑ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ حضرت نوحؑ کے پاس

مَاقَدْبَلَغَنَا. فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَ خَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَاعِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَاتَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ

آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اے نوحؑ آپ زمین والوں کی طرف بھیجے گئے پہلے رسول ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گزار بندے کے خطاب سے نوازا ہے۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے کیا آپ ہماری حالت اور مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے؟ حضرت نوحؑ فرمائیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ اتنے غصے میں ہیں کہ آج سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں آئے اور نہ ہی آج کے بعد کبھی اتنے غصے میں آئیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک دعا قبول کرنے کے لئے کہا تھا کہ تم ایک دعا مانگ لو میں اسے قبول کروں گا۔ میں نے اپنی قوم کے لئے ہلاکت کی دعا مانگ کر اس موقع کو ضائع کر دیا۔ (نفسی) تم لوگ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ وہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس آ کر کہیں گے کہ یا ابراہیمؑ! آپ زمین والوں کے لئے اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں ہماری شفاعت کیجئے وہ بھی اسی طرح جواب دیں گے کہ آج میرا رب شدید غصے میں ہے..... الخ جب کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ ❶ میں تم لوگوں کی شفاعت نہیں کر سکتا (نفسی) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسالت اور ہم کلام ہونے کے شرف سے نوازا۔ آج آپ ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف و کرب میں مبتلاء ہیں موسیٰ علیہ السلام بھی وہی جواب دیں گے کہ میرا رب آج شدید غصے میں ہے..... الخ میں نے ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا لہٰذا میں سفارش نہیں کر سکتا۔ (نفسی) تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام تک پہنچایا تھا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہیں پھر

❶ ابوحیان نے اپنی حدیث میں ان تین جھوٹوں کا تذکرہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ جب کفار نے انہیں بلایا تو فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ ۲۔ جب کفار نے پوچھا کہ کیا ان بتوں کو آپ نے توڑا ہے تو فرمایا: یہ اس بڑے کا کام ہے۔ ۳۔ جب ایک جابر بادشاہ پر سے گزر ہوا تو اپنی بیوی سارہ کو بہن کہا۔ (مترجم)

مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَانْطَلِقُ فَآتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّسَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَارَبِّ اُمَّتِيْ يَارَبِّ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى

آپ نے گود میں ہونے کے باوجود لوگوں سے بات کی۔ ہماری مصیبت کا اندازہ کیجئے اور ہماری شفاعت کیجئے وہ بھی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح وہی جواب دیں گے اور کہیں گے (نفسی.....) تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ وہ لوگ حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے محمد (ﷺ) آپ اللہ کے آخری رسول ہیں آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے آپ اللہ رب العزت سے ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ ہم بڑی مصیبت میں مبتلاء ہیں۔ چنانچہ میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میری زبان اور دل سے اپنی حمد وثناء اور تعظیم کے وہ الفاظ جاری کریں گے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے رب میں اپنی امت کی نجات اور فلاح کا طلب گار ہوں..... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد (ﷺ) آپ کی امت میں سے جن لوگوں پر حساب وکتاب نہیں انہیں جنت کے دائیں جانب کے دروازے سے داخل کر دیجئے اور وہ لوگ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہونے کے مجاز ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازوں کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مکہ اور ہجر یا مکہ اور بصری کے درمیان کا فاصلہ۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، انسؓ، عقبہ بن عامر اور ابوسعید بھی احادیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٣١٤ ـ منه

باب ۱۳۱۴۔ اسی کے متعلق۔

(٢٢٥١) حدثنا العباس العنبری نا عبدالرزاق عن معمر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِيْ

۲۲۵۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں اہل کبائر کی شفاعت کروں گا۔ ❶

❶ شفاعت کی چھ قسمیں ہیں۔
۱۔ حساب وکتاب شروع کرنے کے لئے آپ ﷺ کی شفاعت جسے شفاعت عظمیٰ کہا جاتا ہے جس سے دوسرے انبیاء انکار کر دیں گے یہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ ۲۔ جنت میں داخل ہونے کے لئے۔ ۳۔ جن پر دوزخ واجب ہو گئی ہو گی ان کی شفاعت۔ ۴۔ گناہوں کی سزا بھگتنے والے دوزخیوں کی وہاں سے نکالے جانے کے لئے شفاعت، اسی شفاعت میں ملائکہ، انبیاء اور مؤمنین بھی شریک ہوں گے۔ ۵۔ درجات کی بلندی کے لئے شفاعت۔ ۶۔ آنحضرت ﷺ کی اپنے چچا ابوطالب کے لئے شفاعت جس کی وجہ سے ان پر عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ مذکورہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۲۵۲) حدثنا محمد بن بشارانا ابو داؤد الطیالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن جعفربن محمد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ لِیْ جَابِرٌ يَامُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْ اَهْلِ الْكَبَآئِرِ فَمَالَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ

۲۲۵۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت میں سے اہل کبائر کی شفاعت کروں گا محمد بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر نے فرمایا: اے محمد! جو لوگ اہل کبائر کے زمرے میں نہیں آتے ان سے شفاعت کا کیا تعلق۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

(۲۲۵۳) حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد الالھانی قَالَ سَمِعْتُ اَبَاۤاُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ

۲۲۵۳۔ حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب و کتاب و عذاب جنت میں داخل کریں گے پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار۔ یہ میرے رب کے تین لپ کے برابر ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۲۵۴) حدثنا ابو کریب ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عَنْ خَالِدِ نِالْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِاِيْلِيَآءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرُمِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَایَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ اَبِی الْجَدْعَآءِ

۲۲۵۴۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں ایلیاء کے مقام پر ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول بیان کیا: میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم کے لوگوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ کے علاوہ؟ فرمایا: ہاں۔ پھر جب حدیث بیان کرنے والے کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابن ابی الجدعاء ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن ابی جدعاء کا نام عبداللہ ہے ان کی صرف یہی حدیث ہے۔

(۲۲۵۵) حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن زکریا بن ابی زائدة عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ

۲۲۵۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کوئی کئی جماعتوں کی شفاعت کرے گا، کوئی ایک قبیلے کی، کوئی چھوٹی جماعت کی (دس سے چالیس تک) اور کوئی صرف ایک آدمی کی شفاعت کرے گا پھر وہ سب جنت میں داخل ہوں گے۔

لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْ خُلُوا الْجَنَّةَ

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۵۶) حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ذِالْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

۲۲۵۶۔ حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے کوئی آیا اور مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں داخل کر دی جائے یا میں شفاعت کا حق لے لوں میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور وہ صرف اس کے لئے ہوگی جو اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

یہ حدیث ابوملیح سے بھی بحوالہ ایک صحابی مرفوعاً منقول ہے اس میں عوف بن مالک کا ذکر نہیں۔

باب ۱۳۱۵) مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ الْحَوْضِ

باب ۱۳۱۵۔ حوض کوثر کے متعلق۔

(۲۲۵۷) حدثنا محمد بن يحيى نا بشر بن شعيب بن ابى حمزة ثنى ابى عن الزُّهْرِي اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ حَوْضِيْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ

۲۲۵۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے حوض میں آسمان کے ستاروں کے برابر صراحیاں ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۲۵۸) حدثنا احمد بن محمد بن نيزك البغدادى نا محمد بن بكار الدمشقى نا سعيد بن بشير عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَّاِنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَّاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً

۲۲۵۸۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر اپنے حوض سے زیادہ پینے والوں (کی تعداد) پر فخر کریں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ پینے والے ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک بھی اسے حسن سے اور وہ آنحضرت سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اس میں سمرہ کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۶۔ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ اَوَانِي الْحَوْضِ

باب ۱۳۱۶۔ حوض کوثر کے برتن۔

(۲۲۵۹) حدثنا محمد بن اسمعيل نا يحيى بن صالح نا محمد بن مهاجر عَنِ الْعَيَّاشِ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَحُمِلْتُ

۲۲۵۹۔ ابوسلام حبشی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا۔ چنانچہ میں خچر پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا تو عرض کیا: اے امیر

عَلَى الْبَرِيْدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيْدُ فَقَالَ يَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُّ اَنْ اُشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِيْ عَنْكَ حَدِيْثٌ تُحَدِّثُهٗ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِيْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَآءِ وَمَا ءُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنُسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ اَنِّيْ لَا اَغْسِلُ رَأْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ

المؤمنین مجھ پر خچر کی سواری شاق گزری ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالتا۔ لیکن میں نے اس لئے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ثوبانؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ خود آپ سے سنوں ابوسلام نے بیان کیا کہ ثوبانؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا کہ: میرا حوض عدن سے عمان تک (کی مسافت میں) ہے۔ ❶ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ جس نے اس سے ایک مرتبہ پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر گرد سے اٹے ہوئے اور کپڑے میلے کچیلے ہوں گے، جو لوگ ناز پروردہ عورتوں سے شادی نہیں کرتے اور جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ❷ عمر بن عبدالعزیز نے یہ سن کر فرمایا: لیکن میں نے تو ایسی عورت سے نکاح کیا ہے۔ میرے لئے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، چنانچہ میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہیں دھوتا۔ جب تک وہ چکٹ نہ جائے اور اسی طرح اپنے بدن پر لگے ہوئے کپڑے بھی میلے ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور معدان بن ابی طلحہ سے بھی ثوبان کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

(۲۲۶۰) حدثنا محمد بن بشارنا ابوعبدالصمد العمی عبد العزیز بن عبدالصمد نا ابوعمران الجونی عن عبداللّٰه بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبُهَا فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِّنْ اٰنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ

۲۲۶۰۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حوض کے برتن کس طرح کے ہوں گے۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اور ستارے بھی ایسی اندھیری رات کے کہ جس میں بادل بالکل نہ ہوں پھر وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ہے۔ جس نے اس سے ایک مرتبہ پی لیا اسے پھر پیاس نہیں لگے گی۔ اس کی

❶ حوض کی بڑائی کے بارے میں مختلف احادیث آئی ہیں جن کا مقصود صرف یہی ہے کہ سننے والے کے ذہن میں اس کی وسعت آجائے نہ کہ اس سے مراد مقدار کا تعین ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی اگر وہ لوگ کسی کے ہاں جاتے ہیں تو انہیں داخل ہونے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دنیا میں انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ رہے ہیں۔ (مترجم)

اٰخِرُ مَاعَلَيْهِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عُمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاءُهَا اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ

چوڑائی بھی لمبائی ہی کی طرح ہوگی یعنی عمان سے ایلہ تک۔ نیز اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حذیفہ بن یمانؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو برزہ اسلمیؓ، ابن عمرؓ، حارثہ بن وہبؓ اور مستورد بن شداد سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

باب ۱۳۱۷۔

(۲۲۶۱) حدثنا ابو حصين عبدالله بن احمد بن يونس نا عبثر بن القاسم عن حصين وهو ابن عبدالرحمٰن عن سعيد بن جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِىَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِيْلَ مُوْسٰى وَ قَوْمُهٗ وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَاِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيْمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَاالْجَانِبِ فَقِيْلَ هٰؤُلَآءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَآءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْاَلُوْهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَآءُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَايَكْتَرُوْنَ وَلَايَسْتَرْقُوْنَ وَلَايَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَآءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

باب ۱۳۱۷۔ بلاعنوان۔

۲۲۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کا ایسے نبی یا نبیوں پر گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی پھر کسی نبی یا نبیوں پر سے گزرے تو ان کے ساتھ ایک رہط تھا۔ ❶ پھر ایسے نبی یا انبیاء پر سے گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے مجمع کے پاس سے گزرے تو پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم۔ آپ سر کو بلند کیجئے اور دیکھئے۔ فرمایا: اچانک میں نے دیکھا کہ وہ ایک جم غفیر ہے جس نے آسمان کے دونوں جانب کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور اس کے علاوہ ستر ہزار آدمی اور ہیں جو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ گھر چلے گئے، نہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ اور نہ ہی آپ ﷺ نے بتایا۔ چنانچہ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید وہ ہم لوگ ہوں۔ جب کہ بعض کا خیال تھا کہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: وہ، وہ لوگ ہیں جو نہ داغتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں ❷ اور نہ ہی بد فالی لیتے ہیں ❸ بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اس پر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ میں بھی انہی میں سے ہوں؟ فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۶۲) حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع البصرى

۲۲۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرمایا: کہ مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی

❶ رہط ایک جماعت کو کہتے ہیں کہ جس کی تعداد دس سے کم ہو بعض چالیس تک کی تعداد کو بھی رہط ہی کے زمرے میں داخل کرتے ہیں۔ (مترجم) ❷ اس سے مراد وہ منتر اور جھاڑ پھونک ہے جس میں شرک کا احتمال ہوتا ہے۔ ❸ یعنی اپنے رب پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں کسی اور چیز پر اعتماد نہیں کرتے (مترجم)

نا زیاد بن الربیع نا اَبُوعِمرَانَ الْجَوْنِیّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَیْئًا مِّمَّا كُنَّا عَلَیْهِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَیْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِیْ صَلٰوتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ

جس پر عہد نبوی ﷺ میں عمل پیرا تھے۔ راوی نے عرض کیا: نماز ویسی ہی نہیں؟ فرمایا: کیا تم لوگوں نے نماز میں بھی ایسی چیز نہیں پیدا کر دی ❶ جسے تم جانتے ہو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

(۲۲۶۳) حدثنا محمد بن یحیی الازدی البصری ناعبدالصمد بن عبدالوارث نا هشام بن سعید الکوفی ثنی زَیْدٌ الْخَثْعَمِیُّ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْكَبِیْرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَ نَسِیَ جَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰی وَلَهٰی وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَاوَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَآءَ وَالْمُنْتَهٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّهٗ

۲۲۶۳۔ حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ بندہ جس نے خیال خام میں مبتلا ہو کر غرور کیا پھر خدائے بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ پھر وہ شخص بھی کتنا بدتر ہے جس نے تکبر کیا اور کسی کے ساتھ زیادتی کی پھر جبار کو بھول گیا اسی طرح وہ شخص بھی جو کھیل کود میں مشغول ہو کر قبروں اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو بھول گیا۔ نیز وہ بندہ بھی جس نے حد سے تجاوز کیا اور سرکشی کی اور اپنی ابتدائے خلقت اور انتہاء کو بھول گیا۔ اسی طرح وہ بندہ جس نے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر وہ بندہ بھی کتنا برا ہے جو دین کو شبہات کے ساتھ خلط ملط کرتا ہے اور وہ بندہ جسے لالچ کھینچے پھرتی ہے اور وہ بندہ جسے اس کی خواہشات گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ بندہ جسے اس کی حرص ذلیل کر دیتی ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح ہے۔

(۲۲۶٤) حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت سفیٰن الثوری نا ابوالجارود الاعمٰی واسمه زیاد بن المنذر المهدانی عن عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ رَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰی عُرْیٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ

۲۲۶۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کے میوے کھلائیں گے۔ اور جو مؤمن کسی پیاسے مؤمن کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خالص سربمہر شراب پلائیں گے۔ اور اگر کوئی مؤمن کسی ضرورت مند مؤمن کو کپڑے پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کا سبز جوڑا پہنائیں گے۔

❶ یعنی اس میں بھی سستی اور کاہلی برتتے ہو۔ (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے اور عطیہ سے بھی منقول ہے وہ اسے ابوسعید سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

(۲۲۶۵) حدثنا ابوبكربن ابى النضرنا ابو النضرنا ابوعقيل الثقفي ناابوفروة يزيد بن سنان التيمي ثني بكير بن فيروز قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ

۲۲۶۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو ڈرا وہ پوری رات چلا اور جو پوری رات چلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ ❶ جان لو کہ اللہ کا سامان (تجارت) بہت مہنگا ہے۔ یہ بھی جان لو کہ وہ سامان جنت ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابونضر کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۶۶) حدثنا ابو بكر بن ابى النضرنا ابو النضرثني ابو عقيل عبدالله بن عقيل نا عبدالله بن يزيد ثني ربيعة بن يزيد وَ عَطِيَّة بن قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَابِهٖ بَاْسٌ

۲۲۶۶۔ حضرت عطیہ سعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک متقیوں کے درجے پر نہیں پہنچ سکے گا جب تک کسی مباح چیز کو اس چیز سے بچنے کے لئے نہ چھوڑ دے جو مشتبہات میں سے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۲۶۷) حدثنا عباس العنبري نا ابوداؤد ناعمران القطان عن قتادة عن يزيد بن عبدالله الشخير عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا

۲۲۶۷۔ حضرت حنظلہ اسیدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کے دل اسی طرح رہیں جس طرح میرے پاس ہوتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے تم پر سایہ کریں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۲۲۶۸) حدثنا يوسف بن سلمان ابوعمر البصري ناحاتم بن اسمٰعيل عن محمد بن عجلان عن القعقاع عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

۲۲۶۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ابتداء میں ایک حرص اور چستی ہوتی ہے اور ہر حرص وچستی کی ایک کمزوری ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر وہ متوسط چال چلے گا اور حق سے نزدیک ہوتا جائے گا تو اس کے متعلق اچھی امید رکھو۔ ❷ لیکن اگر اس کی طرف

❶ یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور نیک اعمال کے لئے سعی کی اور اس طرح چلتا رہا وہ نجات پا جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی ہر چیز کی ابتداء میں ایک حرص اور چستی ہوتی ہے اور اسے ذوق وشوق ہوتا ہے چنانچہ اگر وہ افراط وتفریط سے بچا رہے گا تو امید ہے کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر اس کی شہرت ایسی ہوئی کہ اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں اور لوگ اس کے بارے میں کہنے لگیں یہ بڑا عابد ہے، بڑا عبادت گزار ہے تو اس کا فتنے سے بچنا مشکل ہے۔ الا یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ محفوظ رکھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةٌ وَّلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ

اشارے کئے جائیں تو اسے کسی گنتی میں نہ لاؤ۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے مالک بن انس بھی آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کو اتنا شر ہی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا میں انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ الا یہ کہ جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

(۲۲۶۹) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سفیٰن عن ابیه عن ابی یعلی عن الربیع بن خُثَیم عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِيْ وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِّنَ الْخَطِّ وَحَوْلَ الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ الْاِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهٗ اِنْ نَجَامِنْهُ يَنْهَشُهٗ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ

۲۲۶۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے لئے ایک لکیر کھینچی اور اس سے مربع بنایا پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی اور اسے اس چوکور خانے سے باہر تک لے گئے۔ پھر درمیان والی لکیر کے اردگرد کئی لکیریں کھینچیں پھر درمیان والی لکیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اردگرد اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اس کے اردگرد کھینچے ہوئے خطوط اس کی آفات اور مصیبتیں ہیں۔ اگر وہ ان سے نجات پا جائے تو یہ خط اسے لے لیتا ہے اور یہ بمی لکیر اس کی امید ہے یعنی جو مربع ہے باہر ہے۔ ❶

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۰) حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ بْنُ اٰدَمَ وَ تَشِبُّ مِنْهُ اِثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ

۲۲۷۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہونے لگتی ہیں۔ مال اور طویل زندگی کی حرص۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۱) حدثنا ابوهريرة محمد بن فراس البصری نا ابو قتیبة سلم بن قتیبة نا ابوالعوام وهو عمران القطان عن قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ اِبْنُ اٰدَمَ وَ اِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ

۲۲۷۱۔ حضرت عبداللہ بن شخیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کی تخلیق اس صورت میں کی گئی کہ اس کے دونوں جانب ننانوے موتیں ہیں اگر وہ ان سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

(۲۲۷۲) حدثنا هنا د نا قبیصة عن سفیان عن

۲۲۷۲۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر

❶ اس کی توضیح یہ ہے: امید۔ موت۔ انسان۔ یہ تمام لکیریں آفات و مصائب ہیں۔

عبداللّٰہ بن محمد بن عقیل عن الطُّفَیلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوااللّٰہَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ قَالَ اُبَیٌّ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ فَثُلُثَیْ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ

جاتی تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہوجاتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کی یاد میں مشغول ہوجاؤ۔ صور (پھونکنے) کا وقت آ گیا ہے پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا۔ پھر موت بھی اپنی سختیوں کے ساتھ آ پہنچی ہے۔ ابی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ ﷺ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں۔ لہٰذا اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا اپنی عبادت کے وقت کا چوتھا حصہ مقرر کرلوں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ لیکن اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو لیکن اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ ﷺ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس سے تمہاری تمام فکریں دور ہوجائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۷۳) حدثنا یحیی بن موسٰی نا محمد بن عبید عن ابان بن اسحق عن الصباح بن محمد عن مُرَّۃَ الْھَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَآءِ قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا لَنَسْتَحْیِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذَاکَ وَلٰکِنَّ الْاِسْتِحْیَآءَ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَآءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَاوَعٰی وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَتَتَذَکَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی یَعْنِیْ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَآءِ

۲۲۷۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اتنی حیا کرو جتنا اس کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس سے حیا کرتے ہیں۔ ❶ فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرو۔ ❷ پھر پیٹ اور اس نے جو کچھ اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے اس کی حفاظت کرو۔ ❸ اور پھر موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو یاد کیا کرو۔ اور جو آخرت کی کامیابی چاہے گا وہ دنیا کی زینت کو ترک کردے گا چنانچہ جس نے یہ سب کیا اس نے اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کردیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۲۷۴) حدثنا سفیٰن بن وکیع نا عیسٰی بن یونس

۲۲۷۴۔ حضرت شداد بن اوسؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

❶ یعنی ہم محرمات اور کبائر سے بچتے ہیں۔ (مترجم) ❷ ''جو کچھ اس میں ہے'' سے مراد آنکھ، کان اور زبان وغیرہ ہیں اور ان کی حفاظت یہ ہے کہ انہیں ناجائز باتوں سے دور رکھے۔ (مترجم) ❸ یعنی حرام اور شبہات کی چیزوں سے پرہیز کرو اور زہد اختیار کرو اور جو کچھ اس میں ہے سے مراد شرم گاہ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ ہیں کہ انہیں محرمات سے بچائے۔ (مترجم)

عن ابی بکر بن ابی مریم حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن ناعمرو بن عوف نا ابن المبارك عن ابی بکر بن ابی مریم عن ضمرة بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَه' وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَه' هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو عبادت میں لگائے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے جب کہ بیوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ کی رحمت پر غرور کرے۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے۔ اور "من دان نفسه" کے معنی یہ ہیں کہ آخرت کے حساب سے پہلے دنیا میں اپنا محاسبہ کرے۔ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اپنے نفس کا قیامت کے دن کے حساب سے پہلے محاسبہ کرو اور آخرت کی پیشی کے لئے پہلے سے تیاری کرو۔ جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے گا قیامت کے دن اس کا حساب ہلکا ہوگا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے کہ بندہ اس وقت تک متقی نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اور وہ بھی اس طرح جیسے اپنے شریک کے ساتھ حساب کرتا ہے۔ پھر اپنے کھانے پینے کو دیکھے کہ وہ حرام سے ہے یا حلال سے یا شبہات سے۔

(۲۲۷۵) حدثنا محمد بن احمد وهو ابن مدوية نا القاسم الحكم العرتي نا عبيداللّٰه بن الوليد الوصافي عن عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَاِنَّه' لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَه' مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَه' بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذَا وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَاَمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَ تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُه' قَالَ

۲۲۷۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ اپنے مصلی میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کردینے والی موت کو بکثرت یاد کرو تو میں تم لوگوں کو اس حالت میں کبھی نہ دیکھوں جس میں میں تمہیں دیکھ رہا تھا۔ لہٰذا موت کو بکثرت یاد کیا کرو کوئی قبر ایسی نہیں جو روزانہ اس طرح نہ پکارتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ پھر جب اس میں کوئی مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو وہ اسے مرحباً واھلاً کہہ کر خوش آمدید کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر جو لوگ چلتے ہیں تو مجھے ان سب میں محبوب تھا۔ اب تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب تو میرا حسن سلوک دیکھے گا۔ پھر وہ اس کے حد نگاہ تک وسیع ہوجائے گی اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی فاجر یا کافر دفن ہوتا ہے تو اسے قبر خوش آمدید نہیں کہتی بلکہ "لامرحباً ولااھلاً" کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم سب سے زیادہ مبغوض شخص تھے۔ آج جب تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے تو تم میری بدسلوکی بھی دیکھو گے۔ پھر وہ اسے اس زور سے

❶ یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اسی پر مصر رہے۔ (مترجم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ لَهٗ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضِيَ بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے دکھائیں (یعنی شکنجہ بنا کر) پھر فرمایا کہ اس کے بعد اس پر ستر اژدہے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک زمین پر ایک مرتبہ پھونک مار دے تو اس پر کبھی کوئی چیز نہ اگے۔ پھر وہ اسے کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب کتاب کے لئے اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۲۷۶) حدثنا عبد بن حميد نا عبد الوارث عن معمر عن الزهري عن عبيدالله بن عبدالله بن ابي ثور قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

۲۲۷۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر نقش ہو گئی تھا۔ ❶ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۷) حدثنا سويد نا عبدالله عن معمر ويونس عن الزهري ان عروة ابن الزبير اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ

۲۲۷۷۔ حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر بن لوی کے حلیف عمرو بن عوف جنہوں نے جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شرکت کی ہے انہوں نے اس کو بتلایا کہ آنحضرت ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر لوٹے جب انصار نے ان کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہیں دیکھا تو مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابوعبیدہ کی آمد کی خبر تم لوگوں تک پہنچ گئی ہے! عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر خوشخبری سن لو اور اس چیز کی امید رکھو جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔ لیکن اللہ کی قسم میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم لوگوں کے لئے بھی پہلے لوگوں کی طرح کشادہ کر دی جائے اور تم اس سے اسی طرح طمع و حرص

❶ مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بدن مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔ (مترجم)

اَنَّ اَبَاعُبَیْدَۃَ قَدِمَ بِشَیْءٍ قَالُوْا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَ اَمِّلُوْا مَایَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰہِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْھَا کَمَاتَنَافَسُوْھَا فَتُھْلِکَکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ

کرنے لگو جس طرح وہ لوگ کرتے تھے پھر وہ تم لوگوں کو بھی ہلاک کردے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۸) حدثنا سوید نا عبداللّٰہ عن یونس عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر و ابْنُ الْمُسَیَّبِ اِنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی فَقَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَااَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَکَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یَدْعُوْ حَکِیْمًا اِلَی الْعَطَآءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَّقْبَلَہٗ ثُمَّ اَنَّ عُمَرَ دَعَاہُ لِیُعْطِیَہٗ فَاَبٰی اَنْ یَّقْبَلَ مِنْہُ شَیْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ یَا مَعْشَرَالْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی حَکِیْمٍ اِنِّیْ اَعْرِضُ عَلَیْہِ حَقَّہٗ مِنْ ھٰذَا الْفَیْءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَّاْخُذَہٗ فَلَمْ یَرْزَأْ حَکِیْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَیْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تُوُفِّیَ

۲۲۷۸۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ ﷺ نے دے دیا میں نے تین مرتبہ مانگا اور آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ دیا پھر فرمایا: اے حکیم یہ مال ہرا ہرا اور میٹھا میٹھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اسے سخاوت نفس سے لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ لیکن جو اسے اپنے نفس کو ذلیل کر کے حاصل کرتا ہے اس کے لئے برکت نہیں ڈالی جاتی ایسے شخص کی مثال اس کی سی ہے جو کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔ اور جان لو کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ حکیمؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ ﷺ کے بعد کبھی کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ حکیم کو کچھ دینے کے لئے بلاتے تو وہ انکار کر دیتے پھر عمرؓ نے بھی بلوایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے مسلمانو گواہ رہنا کہ میں حکیم کو مال فئ میں سے اس کا حق پیش کرتا ہوں تو یہ انکار کر دیتے ہیں۔ پھر حضرت حکیمؓ نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۹) حدثنا قتیبۃ نا ابوصفوان عن یونس عن الزھری عن حمید بن عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اُبْتُلِیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّآءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ اُبْتُلِیْنَا بَعْدَہٗ بِالسَّرَّآءِ فَلَمْ نَصْبِرْ

۲۲۷۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تنگدستی اور تکلیف کی آزمائش میں ڈالے گئے جس پر ہم نے صبر کیا۔ پھر ہمیں وسعت اور خوشی دے کر آزمایا گیا تو ہم صبر نہ کر سکے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۸۰) حدثنا ھناد نا وکیع عن الربیع ابن صبیح

۲۲۸۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عن یزید بن ابان وھو الرَّقَاشِیّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَّمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَلَهٗ

جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی ڈال دیتے ہیں اور اسے اس کے لئے جمع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے لیکن جس شخص کا مقصود ہی دنیا ہو اللہ تعالیٰ محتاجی اس کے مقدر کر دیتے ہیں اور اسے اس کے لئے پریشان کر دیتے ہیں چنانچہ اسے دنیا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنی اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ ❶

(۲۲۸۱) حدثنا علی بن خشرم نا عیسٰی بن یونس عن عمران بن زائدة بن نشیط عن ابیه عن ابی خالد الْوَالِبِیّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَّاَسُدَّ فَقْرَكَ وَ اِلَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ

۲۲۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ میں تمہارے دل کو بے نیازی سے بھر دوں گا اور محتاجی کو دور کر دوں گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے اور اس کے باوجود میں تمہارا فقر دور نہیں کروں گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

باب ۱۳۱۸۔

باب ۱۳۱۸۔

(۲۲۸۲) حدثنا هناد اخبرنا ابو معاوية عن داؤد بن ابی هند عن عزرة عن حمید ابن عبدالرحمٰن الحمیریّ عن سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ عَلٰى بَابِیْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزِعِيْهِ فَاِنَّهٗ يُذَكِّرُ فِی الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلٌ قَطِيْفَةٌ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا

۲۲۸۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے اپنے دروازے پر ڈال دیا۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پرانی روئی دار چادر تھی اس پر ریشم کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ہم اسے اوڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۸۳) حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ

۲۲۸۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جس تکیے پر لیٹا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

❶ یعنی ملتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے۔ نہ طالب دنیا سے کچھ بڑھتا ہے اور نہ ہی طالب آخرت سے کچھ کم ہوتا ہے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ طالب دنیا کو ذلت کے ساتھ اور طالب آخرت کو عزت کے ساتھ ملتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۸٤) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن ابی اسحق عن ابی مَیْسَرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَابَقِیَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْهَا اِلَّا کَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ کُلُّهَا غَیْرَ کَتِفِهَا

۲۲۸۴۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس میں سے کیا باقی ہے۔عرض کیا۔صرف دستی باقی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر دستی کے علاوہ پورا گوشت باقی ہے۔❶

یہ حدیث صحیح ہے اور میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

(۲۲۸۵) حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی ناعبدة عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ کُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْکُثُ شَهْرًا مَّا نَسْتَوْقِدُنَا رًااِنْ هُوَ اِلَّا الْمَآءُ وَالتَّمْرُ

۲۲۸۵۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آل محمد (ﷺ) ایک ایک مہینہ گھر میں چولہا نہیں جلا سکتے تھے۔اس دوران ہماری خوراک پانی اور کھجور ہوتا تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۸٦) حدثنا هناد نا ابومعاویة عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِیْرٍ فَاَکَلْنَا مِنْهُ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِیَةِ کِیْلِیْهِ فَکَالَتْهُ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ فَنِیَ قَالَتْ فَلَوْکُنَّا تَرَکْنَا هُ لَاَکَلْنَا مِنْهُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

۲۲۸٦۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ جو تھے۔چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت کھاتے رہے جتنی اللہ کی چاہت تھی۔میں نے اپنی جاریہ سے کہا کہ اسے تولو۔اس نے تولا تو وہ بہت جلد ختم ہو گئے۔فرماتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور تولتے نہیں تو اس سے زیادہ دن تک کھاتے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۸۷) حدثنا عبداللّٰه بن عبد الرحمٰن انا روح بن اسلم ابو حاتم البصری نا حماد بن سلمة نَاثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ

۲۲۸۷۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا ہوں کہ کوئی نہیں ڈرایا گیا۔پھر مجھے اتنی ایذاء پہنچائی گئی کہ کسی اور کو نہیں پہنچائی گئی۔❷ نیز مجھ پر تیس دن و رات ایسے

❶ وہ بکری ذبح کر کے خدا کی راہ میں دے دی گئی تھی صرف دستی کا گوشت باقی رہ گیا تھا۔چنانچہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں دے دی ہے وہی باقی ہے اور جو ہم نے اپنے لئے رکھ لی ہے وہ فانی ہے۔(مترجم) ❷ یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کس طرح سب سے زیادہ اذیت دی گئی جب کہ آپ ﷺ کی عمر اکثر انبیاء سے کم تھی چنانچہ ممکن ہے کہ اس سے مراد اپنے زمانے کی بہ نسبت ہو۔ظاہر ہے کہ اس زمانے میں یقیناً آپ ﷺ سے زیادہ تکلیف کسی کو نہیں پہنچائی گئی۔یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ آپ ﷺ کے متبعین کی تعداد دوسرے انبیاءؑ کے متبعین کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی اور ان سب نے خاص تکلیفیں و اذیتیں برداشت کیں گویا کہ وہ تمام اذیتیں بعینہ آنحضرت ﷺ ہی کو پہنچیں۔اس لئے کہ مشفق حاکم اپنی رعایا کی تکلیف کو اپنی ذاتی تکلیف سے زیادہ تصور کرتا ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

اُخِفْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا یَخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰهِ وَلَمْ یُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَا ثُوْنَ مِنْ بَیْنِ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ وَمَالِیْ وَ لِبِلَالٍ طَعَامٌ یَّاْ كُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّاشَیْءٍ یُّوَارِیْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے پاس کلیجی والوں کے کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ ہاں البتہ بلال کے پاس تھوڑا سا کھانا تھا جو وہ بغل میں دبائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سے مراد وہ دن ہیں جب آنحضرت ﷺ اہل مکہ سے بیزار ہو کر نکلے تھے اس وقت آپؐ کے ساتھ بلال تھے۔ اور انہوں نے اپنی بغل میں تھوڑا سا کھانا دبایا ہوا تھا۔

(۲۲۸۸) حدثنا هناد نا یونس بن بكیر عن محمد بن اسحٰق ثنی یزید بن زیاد عن محمد بن كعب القرظی قَالَ ثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَّقُوْلُ خَرَجْتُ فِیْ یَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْفًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ فِیْ عُنُقِیْ وَشَدَدْتُ وَسْطِیْ فَخَرَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّیْ لَشَدِیْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَیْئًا فَمَرَرْتُ بِیَهُوْدِیٍّ فِیْ مَالٍ لَّهٗ وَهُوَ یَسْقِیْ بِكُرَةٍ لَّهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَیْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِی الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ یَااَعْرَابِیُّ هَلْ لَّكَ فِیْ دَلْوٍبِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰی اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِیْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِیْ تَمْرَةً حَتّٰی اِذَااسْتَلَاْتُ كَفِّیْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِیْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ بِالْمَآءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ

۲۲۸۸۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سخت سردی کے دنوں میں آنحضرت ﷺ کے گھر سے نکلا چنانچہ میں نے ایک بدبودار چمڑا لیا اور اسے درمیان سے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور اپنی کمر کھجور کی ٹہنی سے باندھ لی۔ اس وقت مجھے بہت سخت بھوک لگ رہی تھی۔ اگر آنحضرت ﷺ کے گھر میں کچھ ہوتا تو میں کھالیتا۔ چنانچہ میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا کہ ایک یہودی کو دیکھا جو اپنے باغ میں تھا میں نے دیوار کے سوراخ میں سے اسے جھانکا تو وہ اپنی چرخی سے پانی دے رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: کیا ہے دیہاتی؟ ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی کھینچو گے؟ میں نے کہا: ہاں دروازہ کھولو۔ میں اندر گیا تو اس نے مجھے ڈول دیا۔ میں نے پانی نکالنا شروع کیا۔ وہ مجھے ہر ڈول نکالنے پر ایک کھجور دے دیتا۔ یہاں تک کہ میری مٹھی بھر گئی تو میں نے کہا بس! پھر میں نے کھجوریں کھائیں پھر پانی پیا اور مسجد آیا تو آنحضرت ﷺ کو وہیں پایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۲۸۹) حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عباس الجریریّ قال سمعت ابا عثمان النهدی یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ

۲۲۸۹۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں ❶ کو بھوک لگی تو رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایک کھجور دی۔

❶ یعنی اصحاب صفہ کو۔ (مترجم)

جُوْعٌ فَاَعْطَا هُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۹۰)حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن وهب بن كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَتْ تَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَاَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ اَحْيَيْنَا

۲۲۹۰۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بھیجا۔اس وقت ہمارے قافلے کی تعداد تین سو تھی۔سب نے اپنا اپنا توشہ خود اٹھایا ہوا تھا۔یعنی کم تھا۔پھر وہ ختم ہونے لگا تو ہم میں سے ہر آدمی کے حصے میں ایک دن کے لئے ایک ہی کھجور آتی۔ان سے کہا گیا کہ ایک کھجور سے ایک آدمی کا کیا بنتا ہوگا فرمایا: جب وہ ایک ملنا بھی بند ہوگئی تو ہمیں اس کی قدر ہوئی۔پھر ہم لوگ سمندر کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ سمندر نے ایک مچھلی کو پھینک دیا ہے یعنی وہ کنارے لگی ہوئی ہے چنانچہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک خوب سیر ہوکر کھایا۔❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۹۱) حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق ثنى يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظى قال ثنى مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَّهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَّرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَّوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

۲۲۹۱۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیرؓ داخل ہوئے ان کے بدن پر صرف ایک چادر تھی جس پر پوستین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔جب آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا تو رونے لگے کہ مصعب کل کس ناز ونعم میں تھے اور آج ان کا کیا حال ہے۔پھر آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کل اگر تم لوگوں کو اتنی آسودگی میسر ہوجائے کہ صبح ایک جوڑا ہو اور شام کو ایک جوڑا۔پھر انواع واقسام کے کھانے کی پلیٹیں تمہارے آگے یکے بعد دیگرے لائی جاتی ہوں، نیز تم لوگ اپنے گھروں میں کعبہ کے غلاف کی طرح پردے ڈالنے لگو تو تم لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اس دن ہم آج کے مقابلے میں بہت اچھے ہوں گے کیونکہ محنت ومشقت کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے عبادت کے لئے فارغ ہوں گے۔فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ آج اس سے بہتر ہو۔

❶ اس کے متعلق مسئلے کی تفصیل جلد اول، ابواب الطہارۃ، باب فی ماء البحر انہ طھور میں گزر چکی ہے۔(مترجم)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یزید بن زیاد مدنی ہیں۔ ان سے مالک اور کئی راوی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یزید بن زیاد دمشقی سے زہری ان سے وکیع اور ان سے مروان بن معاویہ نقل کرتے ہیں۔ جب کہ یزید بن ابی زیاد کوفی سے شعبہ، ابن عیینہ اور کئی ائمہ حدیث احادیث نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۲) حدثنا هناد نا يونس بن بكر ثنى عمر بن ذرّ نا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَامَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِیْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّبِیْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّعُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّاَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِیْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِیْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ اِلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّمَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَّاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَآءَ نِیْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَاهٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَارَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِیْ اَنْ اُدِيْرَهٗ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِیْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَايُغْنِيْنِیْ وَلَمْ يَكُ بُدٌّمِّنْ طَاعَةِاللّٰهِ وَطَاعَةِ

۲۲۹۲۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے کیونکہ ان کا کوئی گھر بار نہیں تھا۔ اس پروردگار کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں راہ گزر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکرؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے صرف اس لئے ایک آیت کی تفسیر پوچھی کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا پھر عمرؓ گزرے تو ان سے بھی اسی طرح سوال کیا وہ بھی چلے گئے اور مجھے ساتھ نہیں لے گئے۔ پھر ابوقاسم ﷺ کا گزر ہوا۔ تو آپ ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو۔ آپ ﷺ مجھے لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اجازت چاہی تو مجھے بھی داخل ہونے کی اجازت دی۔ آپ ﷺ کو دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ تو پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں نے ہدیے میں بھیجا ہے۔ پھر آپ ﷺ مجھ سے مخاطب ہوئے اور حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلالاؤ کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں کے مہمان ہیں اور ان کا کوئی گھر بار نہیں۔ چنانچہ اگر آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ وغیرہ آتا تو اسے انہی کے پاس بھیج دیا کرتے اور اگر ہدیہ آتا تو انہیں بھی اپنے ساتھ شریک کرتے۔ ❶ مجھے یہ چیز ناگوار گزری کہ آپ ﷺ ایک پیالہ دودھ کے لئے مجھے انہیں بلانے کا حکم دے رہے ہیں۔ ان کے لئے اس ایک پیالہ دودھ کی بھلا کیا حیثیت ہے؟ پھر مجھے حکم دیں گے کہ اس پیالے کو لے کر باری باری سب کو پلاؤ۔ لہٰذا میرے لئے تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔ جب کہ مجھے امید تھی کہ میں اس سے بقدر کفایت پی سکوں گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی۔ لیکن چونکہ اطاعت ضروری تھی لہٰذا

❶ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحصیل علم کے سامنے اہل و مال حقیر ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی حوائج کی خبر گیری کریں تاکہ انہیں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ واللہ اعلم (مترجم)

رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهٗ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ

چاروناچار انہیں بلا کر لایا۔ پھر جب وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے ہاں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے مجھے پیالہ دیا اور فرمایا کہ انہیں پلاؤ۔ میں نے باری باری سب کو پلایا۔ ہر شخص سیر ہونے کے بعد مجھے پیالہ لوٹا تا اور میں اگلے شخص کو دے دیتا۔ یہاں تک کہ سب پی کر سیر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اپنے ہاتھ پر رکھنے کے بعد سر اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا: ابو ہریرہؓ پیو۔ میں نے پیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا پیو۔ یہاں تک کہ میں پیتا رہا اور آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ پیو۔ آخر میں نے عرض کیا: اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ اب اسے پینے کی گنجائش نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد بسم اللہ پڑھی اور خود بھی پیا۔ ❶

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۹۲) حدثنا محمد بن حميد الرازى نا عبدالعزيز بن عبدالله القرشى ثنى يَحْيَى الْبَكَّاء عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَرَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَآءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِى الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۲۹۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ڈکار لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ڈکار کو ہم سے دور رکھو۔ ❷ کیونکہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والا قیامت کے دن زیادہ دیر تک بھوکا رہے گا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں ابوجحیفہ سے بھی روایت ہے۔

(۲۲۹۴) حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ يَابُنَىَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَآءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ

۲۲۹۴۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹے اگر تم ہمیں آنحضرت ﷺ کے عہد میں دیکھتے اور کبھی بارش ہو جاتی تو تم کہتے ہمارے جسم کی بو بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس سے مراد یہ ہے کہ صحابہ کے کپڑے چونکہ اونی ہوتے تھے۔ اس لئے جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑ کی سی بو آنے لگتی۔

(۲۲۹۵) حدثنا عباس الدورى نا عبدالله بن يزيد المقرى نا سعيد بن ابى ايوب عن ابى مرحوم

۲۲۹۵۔ حضرت معاذ بن انس جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قدرت ہونے کے باوجود تواضع کی وجہ سے عمدہ لباس

❶ چونکہ آنحضرت ﷺ خود پلانے والے تھے اس لئے سب سے آخر میں پیا جیسا کہ ایک اور حدیث میں بھی منقول ہے پھر یہ حدیث ایک ہی برتن سے کئی اشخاص کے پینے کی سنیت پر بھی دلالت کرتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ ڈکار کو روکنے سے زیادہ پیٹ بھر کر کھانے کی ممانعت ہی مراد ہے۔ چنانچہ ہمیشہ خوب پیٹ بھر کر کھانا اور فقراء و مساکین کو بھول جانا مکروہ۔ (مترجم)

عبدالرحیم بن میمون عن سَهْلِ بْنِ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَآءَ يَلْبَسُهَا

پہننا ترک کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام خلائق کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ اہل ایمان کے لباسوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔

(۲۲۹۶) حدثنا محمد بن حميد الرازی ناز افر بن سليمان عن اسرائيل عن شبيب بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَآءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ

۲۲۹۶۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفقہ پورے کا پورا اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے ہاں البتہ جو عمارت وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اس میں خیر نہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔محمد بن حمید بھی شبیب بن بشیر سے یہی نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۷) حدثنا علی بن حجرنا شريك عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَتِهٖ اِلَّا التُّرَابُ اَوْقَالَ فِي التُّرَابِ

۲۲۹۷۔حضرت حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ ہم خباب کی عیادت کے لئے گئے۔انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔چنانچہ فرمایا: کہ میرا مرض بہت طویل ہوگیا ہے اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو یقیناً میں اس کی آرزو کرتا۔نیز فرمایا: ہر آدمی کو نفقے پر اجر دیا جاتا ہے الا یہ کہ وہ مٹی پر خرچ کرے۔(اس پر کوئی اجر نہیں)

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۹۸) حدثنا الجارود نا الفضل بن موسٰی عن سفيٰن الثوری عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَآءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَالَا بُدَّمِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ

۲۲۹۸۔حضرت ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ ہر تعمیر تمہارے لئے وبال کا باعث ہے۔پوچھا گیا: جس کے بغیر گزارہ نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: نہ گناہ اور نہ ہی ثواب۔

(۲۲۹۹) حدثنا محمود نا ابواحمد الزبيری نا خالد بن طهمان اَبُوالْعَلَاءِ ثَنِيْ حُصَيْنٌ قَالَ جَآءَ سَآئِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّآئِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَاَلْتُ وَلِلسَّآئِلِ حَقٌّ اِنَّهٗ لَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نُّصِلَكَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۹۹۔حضرت حصینؒ کہتے ہیں کہ ایک سائل نے ابن عباسؓ سے سوال کیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اللہ کی عبودیت کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔پھر پوچھا اس کی بھی گواہی دیتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا: ہاں۔پھر پوچھا: رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔پھر فرمایا: کہ تم نے مجھ سے کچھ مانگا ہے لہٰذا مجھ پر فرض ہے کہ میں تمہیں کچھ نہ کچھ دوں۔پھر اسے ایک کپڑا دیا اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد سنایا کہ: اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو

بِقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ

کپڑے پہنائے گا تو وہ اس وقت تک اللہ کی امان میں رہے گا جب تک اس کے بدن پر اس کپڑے کا ایک چیتھڑا بھی رہے گا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۳۰۰) حدثنا محمد بن بشارنا عبد الوهاب الثقفي ومحمد بن جعفروابن ابی عدی ویحیی بن سعید عن عوف بن ابی جمیلة عن زرارة بن اوفی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اِسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوالسَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوالْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

۲۳۰۰۔حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں ❶ کہ جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ آ گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کو دیکھنے کے لئے لوگوں کے ساتھ تھا۔ جب میری نظر آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر پڑی تو بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہو گیا یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو: سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، نیز رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۰۱) حدثنا الحسین بن الحسن المروزی بمکه نناابن ابی عدی نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ

۲۳۰۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں۔ ❷ ہم نے مال ہوتے ہوئے ان سے زیادہ خرچ کرنے والے اور قلت مال کے باوجود حسن مواساۃ کرنے والے کبھی نہیں دیکھے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں محنت و مزدوری سے بچائے رکھا اور ہمیں اپنے عیش و آرام میں بھی شریک کیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر ہونے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پورے کا پورا اجر یہی لوگ لے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تم ان لوگوں کے لئے دعا کرتے اور ان کے لئے ثنائے خیر کرتے رہو گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

❶ عبداللہ بن سلامؓ جلیل القدر صحابی ہیں جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے کتابوں میں آنحضرت ﷺ کی تفصیل پڑھی ہوئی تھی لہٰذا آمد کے منتظر تھے چنانچہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (مترجم) ❷ اس قوم سے مراد انصار ہیں۔ (مترجم)

(۲۳۰۲) حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری نامحمد بن معن المدینی الغفاری ثنی ابی عن سعید الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاکِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّآئِمِ الصَّابِرِ

۲۳۰۲۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھا کر شکر ادا کرنے والا ثواب میں صبر کرنے والے روزے دار کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۳۰۳) حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن موسٰی بن عقبة عن عبداللّٰه بن عمرو اَلْاَوْدِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یُّحَرَّمُ عَلَی النَّارِ وَ تَحْرُمُ عَلَیْهِ النَّارُ عَلٰی کُلِّ قَرِیْبٍ هَیِّنٍ سَهْلٍ

۲۳۰۳۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ایسے شخص کے متعلق نہ بتاؤں جس پر دوزخ کی آگ حرام اور وہ آگ پر حرام ہے؟ وہ ایسا شخص ہے جو اقرباء کے لئے سہولت اور آسانی مہیا کرتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰٤) حدثنا هناد ناوکیع عن شعبة عن الحکم عن ابراهیم عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قُلْتُ یَا عَآئِشَةُ اَیُّ شَیْءٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰی

۲۳۰۴۔حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جب آنحضرت ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو کیا کرتے؟ فرمایا: گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز پڑھنے لگتے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۰۵) حدثنا سوید نا عبداللّٰه بن المبارك عن عمران بن زید التغلبی عن زَیْدِالْعَمِّیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهٗ لَایَنْزِعُ یَدَهٗ مِنْ یَدِهٖ حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ یَنْزِعُ وَلَایَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ یَصْرِفُهٗ وَلَمْ یُرَمُقَدِّمًارُکْبَتَیْهِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَّهٗ

۲۳۰۵۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کسی سے مصافحہ کرتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک سامنے والا خود نہ کھینچتا۔ پھر اس وقت تک اس سے چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ خود ایسا نہ کرتا۔ نیز کبھی مجلس کے دوران آنحضرت ﷺ کو پیر پھیلا کر بیٹھے ہوئے نہیں پایا گیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰٦) حدثنا هنا د نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ

۲۳۰۶۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی قوموں میں سے ایک شخص ایک جوڑا پہن کر اتراتا ہوا گھر سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَّهٗ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اسے پکڑ لے لہٰذا وہ قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا رہے گا۔ راوی کو شک ہے۔ کہ ''تجلجل'' فرمایا، یا ''تلجلج''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۰۷) حدثنا سويدنا عبدالله عن محمد بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخِبَالِ

۲۳۰۷۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن متکبر لوگ چیونٹیوں کی طرح اٹھائے جائیں گے۔ ❶ جن کی شکلیں انسانوں کی سی ہوں گی۔ ذلت ان لوگوں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی۔ پھر وہ لوگ جہنم کے ایک قید خانے کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ جس کا نام بولس ہے۔ ❷ وہ آگوں کی آگ ❸ انہیں ابالے گی اور انہیں دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو سڑا ہوا بدبودار کیچڑ ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۳۰۸) حدثنا سلمة بن شبيب نا عبدالله بن ابراهيم الغفاري المدينى ثنى ابى عن ابى بكر بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَاللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

۲۳۰۸۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھیں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔ ضعیف پر نرمی کرنا، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور مملوک پر احسان کرنا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰۹) حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ليث عن شهر بن حوشب عن عبدالرحمٰن بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ

۲۳۰۹۔ حضرت ابوذرؓ، آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو الا یہ کہ میں کسی کو ہدایت دے دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو تا کہ میں تمہیں دوں، تم سب فقیر ہو الا یہ کہ میں کسی کو غنی کر دوں لہٰذا تم لوگ مجھ سے رزق مانگا کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں اسی طرح تم سب گناہگار

❶ بعض حضرات کہتے ہیں کہ چیونٹیوں کی طرح اٹھائے جانے سے مراد ذلت وحقارت ہے۔ جب کہ بعض حضرات اسے حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی صورتیں مردوں کی سی اور جثہ چیونٹیوں ہی کی طرح ہوگا۔ (مترجم) ❷ یہ قید خانہ متکبرین ہی کے لئے مخصوص ہوگا۔ (مترجم) ❸ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عظیم ترین آگ ہوگی جس سے دوزخ کی دوسری آگ بھی پناہ مانگے گی۔ (مترجم)

اَرْزُقُكُمْ وَ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَّا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَآئِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ وَّاجِدٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَآئِيْ كَلَامٌ وَ عَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَااَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

ہوالا یہ کہ جسے میں محفوظ رکھوں۔ چنانچہ جو شخص جانتا ہے کہ مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور اگر تمہارے اگلے، پچھلے زندہ، مردہ، خشک اور تازہ سب کے سب تقویٰ کی اعلیٰ ترین قدروں پر پہنچ جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ تمام کے تمام شقی اور بدبخت ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت و بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔ نیز اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن، انس، زندہ، مردہ تر یا خشک سب کے سب ایک زمین پر جمع ہو جائیں اور پھر مجھ سے اپنی اپنی منتہائے آرزو کے متعلق سوال کریں پھر میں ہر سائل کو عطا کر دوں تو بھی میری بادشاہت و سلطنت میں بالکل کمی نہیں آئے گی الا یہ کہ تم میں سے کوئی سمندر پر سے گزرے تو اس میں سوئی کو ڈبو کر نکال لے یعنی اتنی کمی آئے گی جتنا اس سوئی کے ساتھ پانی لگ جائے گا۔ یہ سب اس لئے ہے کہ میں جواد ہوں (جو نہ مانگنے پر خفا ہو جاتا ہے اور بغیر مانگے عطا کرتا ہے) واجد (جو کبھی فقیر نہیں ہو سکتا) ہوں اور ماجد (جس کی شرف و عظمت کی کوئی انتہا نہیں) ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میری عطاء اور عذاب دونوں کلام ہیں اس لئے کہ اگر میں کچھ کرنا چاہتا ہوں تو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے یعنی اسے شہر بن حوشب سے وہ معدیکرب سے وہ ابوذرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۱۰) حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا الاعمش عن عبداللّٰہ عن سعد مَوْلٰی طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ لٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَّطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا

۲۳۱۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو سات سے بھی زیادہ مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کا کفل نامی ایک شخص کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ وہ اس سے جماع کر سکے۔ چنانچہ جب وہ شخص اس سے یہ فعل کرنے لگا تو وہ رونے اور کانپنے لگی۔ اس نے کہا: تم کیوں روتی ہو کیا میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ میں نے آج تک یہ برائی نہیں کی اور آج ایسی ضرورت آپڑی ہے کہ مجھے یہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اس نے کہا: جو کام تم

مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهٖ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَ لٰكِنَّهٗ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهٖ اِذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ الْكِفْلَ

نے کبھی نہیں کیا آج کر رہی ہو۔ جاؤ وہ دینار تمہارے ہیں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں آج کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات مر گیا تو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کر دیا۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے شیبان اور کئی راوی اعمش سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض انہی سے مرفوعاً بھی نقل کرتے ہیں۔ ابوبکر عیاش یہی حدیث اعمش سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ "عن عبداللّٰه بن عبداللّٰه عن سعيد بن جبير عن ابن عمر" اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی: کوفی ہیں۔ ان کی دادی حضرت علی کی سریہ ہیں۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی، حجاج بن ارطاۃ اور کئی راوی احادیث نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۱۱) حدثنا هناد . نا ابومعاوية عن الاعمش عن عمارة بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ بِهٖ هٰكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَ طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ رَاْسِهٖ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ

۲۳۱۱۔ حارث بن سوید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور دوسری آنحضرت ﷺ سے نقل کی چنانچہ انہوں نے فرمایا: کہ مؤمن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کی جڑ میں ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر نہ پڑے۔ جب کہ فاجر اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ اس کی ناک پر ایک مکھی بیٹھی تھی اس نے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی۔ (یہ انہی کا قول تھا) جب کہ دوسری حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ تم میں سے کسی کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو ایک جنگل میں جا رہا تھا جس میں نباتات کا نام ونشان نہ تھا جس کی وجہ سے وہاں ہلاکت کا ڈر تھا۔ اس کے ساتھ اس کی اونٹنی تھی جس پر اس نے اپنا کھانا پینا اور ضرورت کی چیزیں باندھ رکھی تھیں وہ گم ہو گئی۔ چنانچہ وہ اسے ڈھونڈنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ پھر اس نے سوچا چلو میں واپس اسی جگہ چلوں جہاں سے چلا تھا تاکہ وہیں مروں۔ وہاں پہنچتا ہے تو اسے نیند آ جاتی ہے۔ جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو اس کی اونٹنی اس کے سر پر کھڑی ہوتی ہے اور اس کا تمام سامان اس پر موجود ہوتا ہے۔ ❶

❶ چنانچہ موت کو اتنے قریب دیکھ لینے کے بعد دوبارہ زندگی مل جانے پر اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ، نعمان بن بشیرؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(۲۳۱۲) حدثنا احمد بن منیع نا زید بن حباب نا علی بن مسعدة الباهلی نَاقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ

۲۳۱۲۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام ابن آدم خطا کار ہیں اور ان میں سب سے بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں کہ علی بن مسعدہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۱۹۔

(۲۳۱۳) حدثنا سوید نا عبداللّٰه بن المبارك عن معمرعن الزهری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

باب ۱۳۱۹۔

۲۳۱۳۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے نیز یہ کہ بات کرے تو خیر کی کرے ورنہ چپ رہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں انسؓ، عائشہؓ اور ابوشریح کعبی سے بھی احادیث منقول ہیں۔ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

(۲۳۱٤)حدثنا قتیبة نا ابن لهیعة عن یزید بن عمرو عن ابی عبدالرحمٰن الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا

۲۳۱۴۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۲۰۔

(۲۳۱۵) حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا ابواسامة ثنی برید بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ

باب ۱۳۲۰۔

۲۳۱۵۔حضرت ابوموسیٰؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث ابوموسیٰؓ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

(۲۳۱٦) حدثنا احمد بن منیع نا محمد بن الحسن بن ابی زید الهمدانی عن ثور بن یزید عن

۲۳۱۶۔حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو کسی گناہ سے عار دلائے گا

خالد بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ

تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا کہ جب تک اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ ان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہؓ سے ملاقات کی۔

باب ۱۳۲۱۔

(۲۳۱۷) حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید الهمدانی نا حفص بن غیاث ح وثنا سلمة بن شبیب نا امیة بن القاسم قال نا حفص بن غیاث عن برد بن سنان عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ

باب ۱۳۲۱۔

۲۳۱۷۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر کے تمہیں اس میں مبتلا کر دیں۔

یہ حدیث غریب ہے مکحول نے واثلہ بن اسقعؓ، انس بن مالک اور ابو ہند داری سے احادیث سنی ہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ ان تین شخصوں کے علاوہ ان کا کسی صحابی سے سماع نہیں۔ مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے وہ غلام تھے پھر انہیں آزاد کیا گیا مکحول ازدی بصری نے عبداللہ بن عمر سے احادیث سنی ہیں ان سے عمارہ بن زاذان نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر، اسماعیل بن عیاش سے وہ تمیم سے اور وہ عطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ لوگوں کے مسئلہ پوچھنے پر جواب میں مکحول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے علم نہیں۔

باب ۱۳۲۲۔

(۲۳۱۸) حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن علي بن الاقمر عن اَبِیْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اُحِبُّ اَنِّیْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا

باب ۱۳۲۲۔

۲۳۱۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اتنے زیادہ مال کی پیش کش کر کے کہا جائے کہ فلاں شخص کا ذکر کرو تو بھی میں ایسا نہیں کروں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۱۹) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید و عبدالرحمٰن قالانا سفیٰن عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفة وكان من اصحاب عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِیْ اَنِّیْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَّاَنَّ لِیْ كَذَا

۲۳۱۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا تو فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کا تذکرہ کروں اگرچہ مجھے اس پر مال کی پیش کش بھی کی جائے۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صفیہ ایک ایسی عورت ہے جو پستہ قد ہے (حضرت عائشہؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنی باتوں

وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا مَآءُ الْبَحْرِ لَمَزَجَ

میں ایسی بات ملائی ہے کہ اگر سمندر کے پانی کے ساتھ ملادی جائے تو وہ بھی متغیر ہوجائے۔

باب ۱۳۲۳۔

باب ۱۳۲۳۔

(۲۳۲۰) حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنٰی نا ابن ابی عدیّ عن شعبة عن سلیمان الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ

۲۳۲۰۔ یحییٰ بن وثاب ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان لوگوں سے ملے جلے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ صحابی ابن عمرؓ ہیں۔

(۲۳۲۱) حدثنا ابو یحیی محمد بن عبدالرحیم البغدادی نا معلی بن منصور نا عبداللّٰه بن جعفر المخرمیّ هو من ولد المسور بن مخرمة عن عثمان بن محمد الاخنسیّ عن سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ

۲۳۲۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آپس کے بغض وعداوت سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تباہ کن چیز ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

(۲۳۲۲) حدثنا هنادنا ابومعاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابی الجعد عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

۲۳۲۲۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزے، نماز اور صدقے سے افضل ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں محبت اور میل جول اس لئے کہ آپس کا بغض تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: آپس کی پھوٹ مونڈ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔)

(۲۳۲۳) حدثنا سفیٰن بن وکیع نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر عن یعیش بن الولید ان مولی الزبیر حَدَّثَهٗ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ

۲۳۲۳۔ حضرت زبیر بن عوام کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں پہلی امتوں والا مرض گھس آیا ہے اور وہ حسد اور بغض ہے جو تباہی کی طرف لے جاتا ہے (مونڈ دیتا ہے) میرا یہ مطلب نہیں کہ

الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

بالوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ وہ دین کو مونڈ دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ۔ اور اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو گے کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم لوگوں میں محبت کو دوام بخشے؟ وہ یہ کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔

باب ۱۳۲۴۔

باب ۱۳۲٤۔

۲۳۲۴۔ حضرت ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ کوئی گناہ دنیا اور آخرت دونوں میں ان سے زیادہ عذاب کے لائق نہیں۔

(۲۳۲٤) حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن عیینة بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۲۵۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھ دیں گے اور جس میں نہیں ہوں گی اسے صابر اور شاکر نہیں لکھیں گے۔ ایک یہ کہ دین کے معاملات میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرے دوسرے یہ کہ دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے اس پر فضیلت دی ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شاکر اور صابر لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دینی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے لوگوں کی طرف دیکھے اور جو کچھ اسے نہیں ملا اس پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر لوگوں میں نہیں لکھتے۔

(۲۳۲۵) حدثنا سوید نا عبدالله عن المثنی بْنِ الصَّبَاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَّمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا مَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا

موسیٰ بن حزام بھی علی بن اسحاق سے وہ عبداللہ سے وہ مثنیٰ بن صباح سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اسی کی طرح مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ لیکن سوید نے اپنی روایت میں عمرو بن شعیب کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

(۲۳۲۶) حدثنا ابو کریب نا ابو معاویة ووکیع عن الاعمش عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَفَوْقَکُمْ فَاِنَّه' اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ

۲۳۲۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دنیاوی معاملات میں اپنے سے کم تر لوگوں کی طرف دیکھا کرو اپنے سے برتر لوگوں کی طرف نہیں اس لئے کہ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جو تمہارے پاس ہیں۔

باب ۱۳۲۵۔

باب۱۳۲۵۔

(۲۳۲۷) حدثنا بشر بن هلال البصری نا جعفر بن سلیمان عن الجریری ح و ثنا هارون بن عبداللّٰه البزازنا سیارنا جعفر بن سلیمان عن سعیدالجریری وَالْمَعْنٰی وَاحِد عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَیِّدِیِّ وَکَانَ مِنْ کُتَّاب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ مَالَکَ یَا حَنْظَلَةُ فَقَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ یَا اَبَا بَکْرٍ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ کَاَنَّارَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَارَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَةَ وَنَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اَنَاکَذَالِکَ اِنْطَلِقْ بِنَااِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَکَ یَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَکُوْنُ عِنْدَکَ تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰی کَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَةَ وَنَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ فِیْ مَجَالِسِکُمْ وَعَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً

۲۳۲۷۔ حضرت ابوعثمان، رسول اللہ ﷺ کے کاتب حنظلہ اسیدیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابوبکرؓ کے پاس سے گزرے تو رو رہے تھے۔ ابوبکرؓ نے پوچھا: حنظلہ کیا ہوا؟ عرض کیا: ابوبکر، حنظلہ منافق ہوگیا! اس لئے کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ ہمیں جنت دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ہم اس طرح ہوتے ہیں گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ لیکن جب ہم آپ ﷺ کی مجلس سے لوٹتے، بیویوں اور سامان دنیا میں مشغول ہوتے ہیں تو ان نصائح میں سے اکثر کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میرا بھی یہی حال ہے چلو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چلتے ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے حنظلہ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ عرض کیا: میں منافق ہوگیا یا رسول اللہ! کیونکہ جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ جنت و دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب ہم اپنے گھر بار اور بیویوں میں مشغول ہوجاتے ہیں تو ان نصیحتوں کا اکثر حصہ بھول جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس حال پر باقی رہو جس پر میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہاری مجالس، تمہارے بستروں اور تمہاری راہوں میں تم لوگوں سے مصافحے کرنے لگیں۔ لیکن حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے اور کوئی کیسی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۲۸) حدثنا سویدنا عبدالرحمٰن عن شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

۲۳۲۸۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگوں میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۲۹) حدثنا احمد بن محمد بن موسیٰ نا عبداللّٰہ بن المبارك نا لیث بن سعد وابن سعدوابن لهيعة عن قيس بن الحجاج قال و ثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن نا ابو الوليد نا الليث بن سعد ثنی قيس بن الحجاج المعنی واحد عن حنش الصُّنعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنتُ خَلْفَ النَّبِيِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَاغُلَامُ إِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَواجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّم يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَاِن اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

۲۳۲۹۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا اور تم اسے اپنے آگے پاؤ گے۔ ❶ اگر مانگو تو ہمیشہ اسی سے اور اگر مدد طلب کرو تو بھی صرف اسی سے۔ اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہوجائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہوجائیں تو بھی اس سے زیادہ ضرر نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ اللہ رب العزت نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اس لئے کہ قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک ہوگئے۔ ❷

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۳۰) حدثنا ابو حفص عمرو بن علی ثنی یحیی بن سعید القطان نا المغيرة بن ابی قرة السدوسی قَالَ سَمِعْتُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ

۲۳۳۰۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: باندھو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ ❸

عمرو بن علی اور یحییٰ کے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث انس کی روایت سے صرف اسی سند سے معروف ہے۔پھر عمرو بن امیہ ضمری سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۳۳۱) حدثنا ابوموسیٰ الانصاری نا عبداللّٰہ بن ادریس نا شعبة عن برید بن اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَايُرِيْبُكَ اِلٰى

۲۳۳۱۔حضرت ابوحور سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کی کون سی حدیث یاد کی ہے؟ فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول یاد کر رکھا ہے کہ ایسی چیز جو تمہیں شک میں مبتلاء کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرلو، جو شک میں نہ ڈالے اس لئے کہ سچائی اطمینان قلب ہے جب کہ کذب اضطراب کا نام

❶ یعنی تم ذکر الٰہی میں مشغول رہو اللہ تعالیٰ تمہیں گناہوں سے بچائیں گے اور نیک کاموں کی توفیق بخشیں گے۔(مترجم) ❷ یہ تقدیر کے لکھے جانے سے کنایہ ہے۔(مترجم) ❸ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے مسبب الاسباب یعنی اللہ رب العزت پر بھروسہ کیا جائے۔(مترجم)


الله نور


الله نور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِیْ كُنْتُمْ عَلٰى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ فِیْ بُيُوْتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تَذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَیْ يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَآءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَآؤُهَا قَالَ لِبْنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَلِبْنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَآؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ وَ يَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَايُرَدُّدَعْوَتُهُمْ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَيَرْفَعُهَافَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

حال میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری زیارت کے لئے تمہارے گھروں تک آئیں اور اگر تم لوگ گناہ کرنا چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو پیدا کر دیں تا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ انہیں معاف کرے۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ فرمایا: پانی سے۔ میں نے پوچھا: جنت کس طرح سے بنی ہے؟ فرمایا اس طرح کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارا مشک، کنکریاں موتی اور یاقوت کی اور مٹی زعفران ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ کبھی تکلیف محسوس نہیں کرے گا۔ ہمیشہ اس میں رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے عادل حاکم، روزے دار جب روزہ افطار کرنے لگے اور مظلوم کی بددعا۔ چنانچہ جب مظلوم بددعا کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ اگر چہ تھوڑی دیر بعد ہی کروں۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں اور میرے نزدیک یہ غیر متصل ہے۔ ابو ہریرہؓ سے یہی حدیث دوسری سند سے بھی منقول ہے۔

باب ۱۳۲۸۔ مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۲۸۔ جنت کے کمرے۔

(۲۳۳۹) حدثنا علی بن حجرنا علی بن مسهر عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن النعمان بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَ بُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ هِیَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

۲۳۳۹۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جن کا اندرونی منظر باہر سے اور بیرونی منظر اندر سے نظر آئے گا۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا وہ کس کے لئے ہوں گے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھی باتیں کریں گے، لوگوں کو کھانا کھلائیں گے، ہمیشہ روزے رکھیں گے اور رات کو جب لوگ سو جاتے ہیں تو اللہ کے لئے نماز پڑھیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین عبدالرحمٰن بن اسحاق کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ کوفی ہیں جب کہ عبدالرحمٰن بن اسحاق قرشی مدنی ہیں اور وہ اثبت ہیں۔

(۲۳۴۰) حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد العزیز بن عبدالصمد العمی عن ابی عمران الجونی عن اَبِیْ

۲۳۴۰۔ حضرت عبداللہ بن قیسؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی

بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

ہوں گی جب کہ دوسرے دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔ پھر اہل جنت اور رویت باری تعالیٰ میں ایک اس کی کبریائی کی چادر کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی جو کہ جنت عدن میں اس کے چہرہ مبارک پر ہوگی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ جنت میں ایک ایسا خیمہ بھی ہوگا جو ساٹھ میل چوڑے موتی سے تراشا ہوا ہوگا اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی پھر ایک کونے والے دوسرے کونے والے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ مؤمن ان حوروں کے ساتھ جماع کرے گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب۔ اور ابوموسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ جب کہ ابوبکر بن موسیٰ کا نام معلوم نہیں۔

باب ۱۳۲۹۔ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۲۹۔ جنت کے درجات۔

(۲۳۴۱) حدثنا عباس العنبری نا یزید بن هارون ناشریك عن محمد بن جحادة عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ

۲۳۴۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۳۴۲) حدثنا قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا عبدالعزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن عطاء بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلٰوةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَالزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ اِنْ هَاجَرَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْمَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَبِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُبِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِالنَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَاِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا فَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُالْجَنَّةِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

۲۳۴۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، حج کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کی مغفرت کریں خواہ وہ ہجرت کرے یا جہاں پیدا ہوا ہو وہیں رہے۔ معاذ نے عرض کیا: کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: لوگوں کو عمل کرنے کے لئے چھوڑ دو کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ اور جنت الفردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ اور درمیان میں ہے اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے۔ جنت کی نہریں بھی اسی سے نکلتی ہیں۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔

یہ حدیث ہشام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاذ بن جبل سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ عطاء کی معاذ بن جبل سے ملاقات نہیں ہوئی وہ ان سے کافی مدت پہلے انتقال کر گئے تھے ان کا انتقال خلافت عمرؓ میں ہوا۔

(۲۳۴۳) حدثنا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

۲۳۴۳۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ ❶ فردوس اعلیٰ ترین جنت ہے۔ جنت کی چاروں نہریں اسی سے نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگا کرو۔

احمد بن منیع بھی یزید بن ہارون سے وہ ہمام سے اور وہ زید بن اسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۴۴) حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِىْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسَعَتْهُمْ

۲۳۴۴۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں سو درجے ہیں اگر ان میں سے ایک میں عالم کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں تب بھی وہ وسیع ہوگا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۳۰۔ مَاجَآءَ فِىْ صِفَةِ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۰۔ اہل جنت کی عورتیں۔

(۲۳۴۵) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن نافروة بن ابى المقراء نا عبيدة بن حميد عن عطاء بن السائب عن عمرو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهٗ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهٗ لَرَاَيْتَهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ

۲۳۴۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑے میں سے بھی نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈی کا گودا بھی دکھائی دے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "کانھن..... الایۃ" (یعنی گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں) اور یاقوت ایک پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو گے اور پتھر کو صاف کرو گے تو وہ دھاگا تمہیں اس کے اندر دکھائی دے گا۔

ہناد بھی عبیدہ سے وہ عطاء سے وہ عمرو سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

❶ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حافظ کو کہا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ چڑھتا جا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنت کے درجے سو سے بھی زیادہ ہوں گے اس میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ مذکورہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں جب کہ ان کے درمیان اور بھی اتنے درجات ہیں جن کی تعداد کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

پھر ہنادہی ابوالاحوص سے وہ عمرو بن میمون سے اور وہ ابن مسعودؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ غیر مرفوع اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔ جریر اور کئی راوی بھی اسے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع ہی نقل کرتے ہیں۔

(۲۳٤٦) حدثنا سفيان بن وكيع نا ابى عن فضيل بن مرزوق عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْ خُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَآءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُّرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا

۲۳۴۶۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ جب کہ دوسرے گروہ کے چہروں کی چمک آسمان کے سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی سی ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوگی۔ اور اس کی پنڈلی کا گودا ان جوڑوں میں سے بھی نظر آئے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳٤۷) حدثنا العباس بن محمد نا عبيدالله بن موسٰى نا شيبان عن فراس عن عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلٰى كَوْنِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِى السَّمَآءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُوْمُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآئِهَا

۲۳۴۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی سی ہوں گی جب کہ دوسرے گروہ کی آسمان کے بہترین ستارے کی سی (یعنی ان کی چمک ان کے مشابہ ہوگی) ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہونے کے باوجود اس کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا ان میں سے نظر آئے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳۱۔ مَاجَآءَ فِىْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۱۔ اہل جنت کے جماع کے متعلق۔

(۲۳٤۸) حدثنا محمود بن غيلان ومحمد بن بشآر قالا نا ابوداوٗد الطيالسى عن عمران القطان عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِى الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ

۲۳۴۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی قوت دی جائے گی۔ پوچھا گیا: کیا وہ اتنے کا تحمل کر سکے گا؟ فرمایا: اسے سو آدمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے اور اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔ ہم اسے قتادہ کی انس کی روایت سے صرف عمران بن قطان کی ہی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۳۲۔ مَاجَآءَ فِىْ صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۲۔ اہل جنت کی صفت۔

(۲۳۴۹) حدثنا سوید بن نصر نا ابن المبارك نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول زمرة تلج الجنة صورتهم علی صورة القمر لیلة البدر لایبصقون ولا یتمخطون ولایتغوطون انیتهم فیها من الذهب وامشاطهم من الذهب والفضة ومجامرهم من الالوة ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان یری مخ سوقهما من وراء اللحم من الحسن لااختلاف بینهم ولا تباغض قلوبهم قلب رجل واحد یسبحون الله بكرة وعشیا

۲۳۴۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے وہ لوگ تھوکیں گے، نہ ناک سنکیں گے اور نہ ہی انہیں حاجت کا تقاضا ہوگا۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے چاندی کی جب کہ ان کی انگیٹھیاں اگر کی لکڑی سے سلگائی جائیں گے۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور پھر ہر شخص کے لئے دو بیویاں ہوں گی جو اتنی حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا تک گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں بغض۔ نیز ان کے دل ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے جو صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۵۰) حدثنا سوید بن نصرنا عبدالله بن المبارك نا ابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب عن داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنة بدا لتزخرفت له ما بین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدا اساوره لطمس ضوء الشمس كما تطمس الشمس ضوء النجوم

۲۳۵۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن سے بھی کم مقدار دنیا میں ظاہر کر دی جائے تو آسمان وزمین کے کناروں تک ہر چیز روشن ہو جائے۔ اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص دنیا میں جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کی روشنی سے ماند پڑ جاتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن ایوب یہی حدیث یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہوئے "عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم" کہتے ہیں۔

باب ۱۳۳۳۔ ماجاء فی صفة ثیاب اهل الجنة

باب ۱۳۳۳۔ اہل جنت کے کپڑوں کے متعلق۔

(۲۳۵۱) حدثنا محمد بن بشار وابو هشام الرفاعی قالا نا معاذ بن هشام عن ابیه عن عامر الاحول عن شهر بن حوشب عن ابی هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الجنة جرد مرد كحلی لایفنی شبابهم ولاتبلی ثیابهم

۲۳۵۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی صفت یہ ہے کہ نہ ان کے جسم پر بال ہوں گے نہ ان کے زیر ناف بال ہوں گے نہ بغلوں میں، اور نہ ہی ان کی داڑھی مونچھیں ہوں گی اور سرگیں آنکھوں والے ہوں گے۔ ❶ ہمیشہ جوان رہیں گے یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

❶ کحلی سے مراد وہ شخص ہے جس کی پلکیں لمبی ہوں اور منبت سیاہ۔ بغیر سرمہ لگائے ہوئے ایسا معلوم ہو کہ سرمہ لگایا ہوا ہے۔ داڑھی مونچھیں نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ابھی ابھی جوانی میں قدم رکھے کہ اس کی داڑھی بھی نہ آگی ہو۔ واللہ اعلم۔ ❶

(۲۳۵۲) حدثنا ابو کریب نارشید بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

۲۳۵۲۔حضرت ابوسعیدؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''وفرش مرفوعۃ'' ❶ کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ان کے فرشوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنی آسمان وزمین کے درمیان مسافت ہے یعنی پانچ سو برس کی مسافت۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف رشیدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔بعض علماء کہتے ہیں کہ فرش سے مراد جنت کے درجات ہیں۔

باب ۱۳۳٤ ۔مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

باب۱۳۳۴۔جنت کے پھلوں کے متعلق۔

(۲۳۵۳) حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیرعن محمد بن اسحاق عن یحیی بن عباد بن عبداللّٰہ بن الزبیر عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّ الفنن مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيٰى فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ

۲۳۵۳۔حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال تک چل سکے گا یا فرمایا: کہ اس کے سائے میں ہو کر سو سوار چل سکیں گے۔یہ یحییٰ کا شک ہے۔اس کے پتے سونے کے اور پھل مٹکوں کے برابر ہوں گے۔❷

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۳۵ ۔ مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

باب۱۳۳۵۔جنت کے پرندوں کے متعلق۔

(۲۳۵٤) حدثنا عبد بن حمید نا عبداللّٰہ بن مسلمة عن محمد بن عبداللّٰہ بن مسلم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاالْكَوْثَرُ قَالَ ذٰلِكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَا عِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا

۲۳۵۴۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں عطا کی ہے۔وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یہ تو بڑی نعمت میں ہوں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ نعمت میں ہوں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اس سے مراد بچھونے ہیں۔مفسرین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ فرش سے مراد عورتیں ہیں جب کہ مرفوعہ سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی عورتوں سے حسن و جمال میں بہت آگے ہیں۔واللہ اعلم (مترجم) ❷ بعض علماء کہتے ہیں کہ طوبیٰ بھی اسی درخت کا نام ہے۔اس کی صفات متعدد احادیث میں مختلف انداز سے منقول ہے۔(مترجم)

یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

باب۱۳۳۶۔ جنت کے گھوڑوں کے متعلق۔

باب۱۳۳۶ ـ مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ خَیْلِ الْجَنَّةِ

(۲۳۵۵) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن نا عاصم بن علی نا المسعودی عن علقمة بن مرشد عن سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِی الْجَنَّةِ مِنْ خَیْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَآءُ اَنْ تُحْمَلَ فِیْهَا عَلٰی فَرَسٍ مِّنْ یَاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ تَطِیْرُ بِكَ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَه' رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِی الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ یَقُلْ لَه' مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اَنْ یُّدْ خِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ یَكُنْ لَكَ فِیْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ

۲۳۵۵۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے فرمایا: اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم جب چاہو گے ایسے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ گے جو سرخ یاقوت کا ہوگا وہ تمہیں لے کر جنت میں جہاں چاہو گے اڑتا پھرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے پوچھا کہ کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ لیکن آنحضرت ﷺ نے اسے پہلے کی طرح جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تمہیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی جو تم چاہو گے اور تمہاری آنکھیں اس سے متلذذ ہوں گی۔

سوید بھی عبداللہ بن مبارک سے وہ سفیان سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ عبدالرحمٰن بن بابسط سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ مسعودی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

(۲۳۵۶) حدثنا محمد بن اسمٰعیل بن سمرة الاحمسی نا ابو معاویة بن وائل بن السائب عَنْ اَبِیْ سَوْرَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّةِ خَیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِیْتَ بِفَرَسٍ مِنْ یَا قُوْتَةٍ لَه' جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَیْثُ شِئْتَ

۲۳۵۶۔ حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کیا جنت میں بھی ہوں گے؟ فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہو گئے تو ایسا گھوڑا دیا جائے گا جو یاقوت کا ہوگا اور اس کے دو پر ہوں گے۔ تم اس پر سواری کرو گے اور جہاں چاہو گے گھومتے پھرو گے۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابوایوب کے بھتیجے ہیں۔ انہیں یحییٰ بن معین ضعیف قرار دیتے ہیں۔ جب کہ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ یہ ایسی احادیث نقل کرتے ہیں کہ ان کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

باب۱۳۳۷۔ جنتیوں کی عمر کے متعلق۔

باب۱۳۳۷ ـ مَاجَآءَ فِیْ سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

(۲۳۵۷) حدثنا ابو هریرة محمد بن فراس البصریّ نا ابو داؤد نا عمران ابو العوام عن قتادة عن شهر بن حوشب عَنْ عَبْدِالرحمٰن بن غنم عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

۲۳۵۷۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اہل جنت اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے بدن بال نہیں ہوں گے نہ ہی ان کی داڑھی یا مونچھیں ہوں گی ان کی آنکھیں

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَآءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ سَنَةً

سرمگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس برس تک ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض قتادہ کے ساتھی اسے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

باب۱۳۳۸۔ مَاجَآءَ فِیْ کَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب۱۳۳۸۔اہل جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

(۲۳۵۸) حدثنا حسین بن یزید الطحان الکوفی نا محمد بن فضیل عن ضرار بن مرة عن محارب بن دِثَار عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

۲۳۵۸۔حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی اس امت کی اور چالیس باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔

یہ حدیث حسن ہے اسے علقمہ بن مرثد بھی سلیمان بن بریدہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔بعض اس طرح روایت کرتے ہیں کہ ''عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ پھر ابوسفیان کی محارب بن دثار سے منقول حدیث حسن ہے۔ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے جب کہ ابوسنان شیبانی: سعید بن سنان بصری ہیں۔نیز ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور یہ قسملی ہیں۔

(۲۳۵۹) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود انبأنا سعید عن ابی اسحاق قال سمعت عمر بن میمون یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّانَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِی الشِّرْکِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَآءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِالْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ

۲۳۵۹۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم تقریباً چالیس آدمی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے کہ فرمایا: کیا تم لوگ اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے چوتھائی لوگ تم ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔فرمایا: کیا تہائی ہونے پر بھی راضی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔پھر پوچھا کیا اس پر بھی راضی ہو کہ آدھے جنتی تم لوگ ہو؟ اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکیں گے اور تم لوگ تعداد میں مشرکین کی بہ نسبت اس طرح ہو جیسے کالے بیل کی کھال پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی کھال پر ایک کالا بال۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصینؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔

باب۱۳۳۹۔مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب۱۳۳۹۔جنت کے دروازوں کے متعلق۔

(۲۳۶۰) حدثنا الفضل بن الصباح البغدادی نا معن بن عیسیٰ القزاز عن خالد بن اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

۲۳۶۰۔سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس دروازے سے میری امت جنت میں داخل ہوگی

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْ خُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُه' مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوَّدِ ثَلَا ثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيَضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَمَنَا كِبُهُمْ تَزُوْلُ

اس کی چوڑائی اتنی ہوگی کہ ایک تیز رفتار سوار اس میں تین روز تک چلتا رہے۔ لیکن اس کے باوجود داخل ہوتے وقت دباؤ اتنا بڑھے گا کہ قریب ہوگا کہ ان کے بازو اتر جائیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: میں اسے نہیں جانتا۔ خالد بن ابوبکر، سالم بن عبداللہ کے حوالے سے بہت سے منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۴۰۔ جنت کے بازار کے متعلق۔

باب ۱۳۴۰۔ مَاجَآءَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

(۲۳۶۱) حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا هشام بن عمار نا عبد الحميد بن حبيب بن ابی العشرين نا الاوزاعی ثناحَسَّان بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّه' لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسَاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُه' وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَا قُوْتٍ وَمَنَا بِرُمِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُمِنْ فِضَّةٍ وَّيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَافِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَايُرَوْنَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَا رُوْنَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَاقَالَ كَذَالِكَ لَاتَتَمَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيُذَ كِّرُه' بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ

۲۳۶۱۔ حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میری ابوہریرہؓ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں جمع کر دے۔ میں نے عرض کیا: کیا وہاں بازار بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ مجھے آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اہل جنت جب اپنے اعمال کے مطابق جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ہر جمعے کے دن انہیں بلایا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے رب کی زیارت کر سکیں۔ چنانچہ عرش الٰہی ان کے سامنے ظاہر ہوگا اور یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہوگا۔ پھر ان کے لئے نور، موتی، زمرد، یاقوت، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ درجے کا جنتی۔ (اگرچہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا۔) ❶ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ کوئی ان سے اعلیٰ منبروں پر بھی ہے۔ (تاکہ وہ غمگین نہ ہوں) ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اللہ رب العزت کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں۔ کیا تم لوگوں کو سورج یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت یا تردد ہوتا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھنے میں بھی زحمت و تردد میں مبتلا نہیں ہوگے۔ بلکہ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو بالمشافہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو نہ کر سکے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی سے کہیں گے۔ اے فلاں بن فلاں تمہیں یاد ہے تم نے فلاں دن اس اس طرح کہا تھا۔ اور اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائیں گے۔ وہ عرض کرے گا۔ اے اللہ کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ اہل جنت میں سے کوئی خسیس نہیں ہوگا ان کے درجات ضرور متفاوت ہوں گے۔ (مترجم)

اَفَلَمْ تَغْفِرْلِیْ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَبِسِعَةِ مَغْفِرَتِیْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَیْنَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ غَشِیَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَیْهِمْ طِیْبًا لَمْ یَجِدُوْا مِثْلَ رِیْحِهٖ شَیْئًا قَطُّ وَیَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَیْتُمْ فَنَاْتِیْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِیْهِ مَالَمْ تَنْظُرِ الْعُیُوْنُ اِلٰی مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ یَخْطُرْ عَلَی الْقُلُوْبِ فَیُحْمَلُ اِلَیْنَا مَا اشْتَهَیْنَا لَیْسَ یُبَاعُ فِیْهَا وَلَا یُشْتَرٰی وَفِیْ ذٰلِكَ السُّوْقِ یَلْتَقِیْ اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَیُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَیَلْقٰی مَنْ هُوَدُوْنَهٗ وَمَا فِیْهِمْ دَنِیٌّ فَیَرُوْعُهٗ مَایَرٰی عَلَیْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا یَنْقَضِیْ اٰخِرُحَدِیْثِهٖ حَتّٰی یَتَخَیَّلُ عَلَیْهِ مَاهُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَایَنْبَغِیْ لِاَحَدٍاَنْ یَحْزَنَ فِیْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰی مَنَازِلِنَا فَتَلْقَانَا اَزْوَاجُنَا فَیَقُلْنَ مَرْحَبًا وَ اَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَ اِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّافَارَقْتَنَا عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْیَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارِ وَیُحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا

فرمائیں گے کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تم اس منزل پر پہنچے ہو۔ اس دوران ان لوگوں کو ایک بدلی ڈھانپ لے گی اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش کرے گی کہ انہوں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اٹھو اور میری کرامتوں (انعامات) کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لئے رکھے ہیں اور جو چاہو لے لو۔ پھر ہم لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے۔ فرشتوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہوگا۔ اور اس میں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔ چنانچہ ہمیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی۔ جس کی ہم خواہش کریں گے۔ وہاں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ پھر وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان میں ان سے اعلیٰ مرتبے والا جنتی اپنے سے کم درجے والے سے ملاقات کرے گا۔ حالانکہ ان میں کوئی بھی کم درجے والا نہیں ہوگا تو اسے اس کا لباس پسند آئے گا۔ ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوگی کہ اس کے بدن پر اس سے بھی بہتر لباس ظاہر ہو جائے گا۔ یہ اس لئے ہوگا کہ وہاں کسی کا غمگین ہونا جنت کی شان کے خلاف ہے۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ ہاں جب ہماری اپنی بیویوں سے ملاقات ہوگی تو وہ کہیں گی۔ مرحباً واھلاً۔ تم پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر لوٹے ہو۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب جبار کی مجلس میں بیٹھ کر آرہے ہیں۔ لہٰذا اسی حسن و جمال کے مستحق ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۳۶۲) حدثنا احمد بن منیع وھناد قال انا ابومعاویة ثنا عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًامَا فِیْهَا شِرًی وَّلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ فَاِذَا اشْتَهَی الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِیْهَا

۲۳۶۲۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی ہاں اس میں عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہوں گی جو جسے پسند کرے گا اسی کی طرح ہو جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۴۱۔ مَاجَآءَ فِیْ رُؤْیَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی

باب ۱۳۴۱۔ رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق۔

(۲۳۶۳) حدثنا هناد نا وكيع عن اسماعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَه كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَلَا تَضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

۲۳۶۳۔حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا جو کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور اسے اسی طرح دیکھ سکو گے جیسے یہ چاند دیکھ رہے ہو۔یعنی اسے دیکھنے میں بالکل زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی۔ لہٰذا اگر ہو سکے تو طلوع آفتاب اور غروب سے پہلے کی نمازیں ضرور پڑھا کرو۔❶ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''فسبح بحمد.....'' الخ یعنی تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو❷ سورج طلوع ہونے سے پہلے بھی اور بعد بھی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۶٤) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدي نا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

۲۳۶۴۔حضرت صہیبؓ، ارشاد باری تعالیٰ ''للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ''❸ کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تمہیں اللہ سے ایک اور چیز ملنے والی ہے۔وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ (یعنی اب ہمیں کس چیز کی حاجت باقی رہتی ہے) وہ کہیں گے کیوں نہیں۔پھر پردہ ہٹایا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم انہیں اس کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے مسنداً اور مرفوع کیا ہے۔سلیمان بن مغیرہ اسے ثابت بنانی سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۶۵) حدثنا عبد بن حميد اخبرني شبابة بن سوار عن اسرائيل عن ثوير قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَزَوْجَاتِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ

۲۳۶۵۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں نعمتوں خدمت گاروں اور تختوں کو ایک ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ان میں سے سب سے زیادہ اکرام والا وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے چہرے کی

❶ اس سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔خصوصی طور پر انہیں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان اوقات میں سستی غالب ہوتی ہے لہٰذا جماعت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔(مترجم) ❷ تسبیح سے مراد نماز ہے۔(مترجم) ❸ یعنی جن لوگوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے جنت ہے یعنی حسنیٰ اور اس پر مزید یہ کہ انہیں باری تعالیٰ کا دیدار کرایا جائے گا۔(مترجم)

وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

طرف دیکھے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''وجوہ''..... الآیہ اس روز بہت سے چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھیں گے۔

یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل ہی سے منقول ہے وہ ثویر سے اور وہ ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں عبدالملک بن ابجر بھی ثویر سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عبیداللہ اشجعی، سفیان سے وہ ثویر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں مرفوع نہیں کرتے۔ ابوکریب محمد بن علاء، عبیداللہ اشجعی سے وہ سفیان سے وہ ثویر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمر سے اسی کی مانند غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

(۲۳٦٦) حدثنا محمد بن طريف الكوفي ثنا جابر ابن نوح عن الاعمش عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تَضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ

۲۳٦٦۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو چودھویں کا چاند یا سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تم لوگ عنقریب اپنے رب کو اسی طرح دیکھ سکو گے جس طرح چودھویں کا چاند دیکھ سکتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی راوی اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس بھی اعمش سے وہ ابوسعید سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں پھر یہی ابوسعید سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔

باب ۱۳٤۲۔ مَاجَآءَ فِيْ رِضَى اللّٰهِ

باب ۱۳۴۲۔ رضائے الٰہی کے متعلق۔

(۲۳٦۷) حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك نا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا لَنَالَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا

۲۳٦۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جنتیوں سے کہیں گے کہ اے جنتیو! وہ جواب دیں گے لبیک وسعدیک یارب! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا تم لوگ راضی ہو؟ وہ لوگ کہیں گے کیا وجہ ہے کہ ہم راضی نہ ہوں جب کہ آپ نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا کروں گا۔ وہ پوچھیں گے کہ وہ کون سی چیز ہے جو اس سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تمہیں ایسی رضا عطا کرتا ہوں کہ اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳٤۳۔ مَاجَآءَ فِيْ تَرَائِيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۴۳۔ اہل جنت بالا خانوں سے ایک دوسرے کا نظارہ

کریں گے۔

(۲۳۶۸) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰہ نا فلیح بن سلیمان عن ھلال بن علی عن عطاء بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَ وْنَ فِی الْغُرْفَۃِ کَمَا یَتَرَآءَ وْنَ الْکَوْکَبَ الشَّرْقِیَّ اَوِ الْکَوْکَبَ الْغَرْبِیَّ الْغَارِبَ فِی الْاُفُقِ اَوِ الطَّالِعَ فِیْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُوْلٰئِکَ النَّبِیُّوْنَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَصَدَّقُوالْمُرْسَلِیْنَ

۲۳۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو کمروں (بالا خانوں میں اس طرح دیکھیں گے جیسے شرقی یا غربی ستارہ غروب یا طلوع کے وقت افق پر دیکھتے ہیں اور یہ سب تفاضل درجات میں ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ انبیاء ہوں گے؟ فرمایا: ہاں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ وہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں گے اور پیغمبروں کی تصدیق کریں گے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۴۔ جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔

باب ١٣٤٤ ـ مَاجَآءَ فِیْ خُلُوْدِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ

(۲۳۶۹) حدثنا قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا یَتْبَعُ کُلُّ اِنْسَانٍ مَاکَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فَیُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِیْبِ صَلِیْبُہٗ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِیْرِ تَصَاوِیْرُہٗ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُہٗ فَیَتْبَعُوْنَ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ وَ یَبْقَی الْمُسْلِمُوْنَ فَیَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا تَتْبَعُوْنَ النَّاسَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْکَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرٰی رَبَّنَا وَھُوَ یَاْ مُرُ ھُمْ وَ یُثَبِّتُھُمْ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطَّلِعُ فَیَقُوْلُ اَلَا تَتْبَعُوْنَ النَّاسَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْکَ نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْکَ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرٰی رَبَّنَا وَھُوَ یَاْمُرُھُمْ وَیُثَبِّتُھُمْ قَالُوْا وَھَلْ نَرَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ قَالُوْ الَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّکُمْ لَاتُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ تِلْکَ السَّاعَۃُ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطَّلِعُ فَیُعَرِّ فُھُمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ

۲۳۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کریں گے پھر ان کی طرف دیکھ کر فرمائیں گے کہ ہر شخص اپنے معبود کے ساتھ کیوں نہیں آتا۔ چنانچہ صلیب والے کے آگے صلیب کی، تصویر والے کے لئے اس کی تصویریں اور آگ والے کے لئے اس کی آگ کی صورت بن کر آئے گی تو وہ تمام لوگ اپنے معبودوں کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر مسلمان باقی رہ جائیں گے تو ان کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم لوگ ان کی اتباع میں کیوں نہیں گئے؟ وہ عرض کریں گے اے رب ہم تجھ ہی سے پناہ کے طلب گار ہیں۔ ہمارا رب تو اللہ ہے لہٰذا ہماری جگہ یہی ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں۔ پھر اللہ انہیں حکم دیں گے انہیں ثابت قدم کریں گے اور دوبارہ چھپ جائیں گے اس کے بعد پھر ظاہر ہوں گے اور پوچھیں گے کہ تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے وہ پھر وہی جواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ دوبارہ انہیں حکم دیں گے اور ثابت قدم کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم لوگ چودھویں کا چاند دیکھتے ہوئے شک میں مبتلا ہوتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح عنقریب تم لوگ اپنے رب (یقین کامل) کے

اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ فَيَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَيُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقَى اَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَاْتِ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا فِيْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهٗ فِيْهَا وَاُزْوِيَ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ. وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ اُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَااَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِاَهْلِ النَّارِهَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَالْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِثُمَّ يُقَالُ يَااَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ

ساتھ دیکھو گے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ چھپیں گے اور پھر ظاہر ہو کر انہیں اپنے متعلق بتائیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں لہٰذا میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ سب مسلمان کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پھر اس پر سے ایک گروہ عمدہ گھوڑوں اور ایک عمدہ اونٹوں کی طرح گزر جائے گا۔ وہ لوگ اس موقع پر یہ کہیں گے کہ "سلم سلم" یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ۔ پھر دوزخی باقی رہ جائیں گے چنانچہ ایک فوج اس میں ڈالی جائے گی اور پوچھا جائے گا کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کچھ اور ہے؟ پھر ایک اور فوج ڈال کر پوچھا جائے گا تو بھی اس کا یہی جواب ہوگا۔ یہاں تک کہ سب کے ڈالے جانے پر بھی یہی جواب دے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دیں گے جس سے وہ سمٹ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ: بس وہ کہے گی بس، بس۔ پھر جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا اور دونوں کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر اہل جنت کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اور دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو وہ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو؟ وہ سب کہیں گے جی ہاں یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی چنانچہ اسے لٹایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو تم ہمیشہ یہیں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۷۰) حدثنا سفيان بن وكيع ناابى عن فضيل بن مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَّاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْاَنَّ اَحَدًا مَّاتَ حَزَنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ۔

۲۳۷۰۔ حضرت ابوسعیدؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن موت کو چت کبری بھیڑ کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان ذبح کیا جائے گا وہ سب اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنت والے مر جاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مر جاتے۔

یہ حدیث حسن ہے اور آپ ﷺ سے بہت سی احادیث منقول ہیں جن میں دیدار الٰہی کا ذکر ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھیں گے۔ جہاں تک قدم کا تعلق ہے یا اسی طرح کی اور چیزوں کا تو سفیان ثوری، مالک، ابن عیینہ، وکیع، ابن مبارک اور کئی علماء کا مسلک یہ ہے کہ ہم ان حدیثوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کیفیت کے متعلق نہیں جانتے محدثین نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ ہم ان سب چیزوں پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح یہ مذکور ہیں ان کی تفسیر نہیں کی جاتی نہ ہی وہم کیا جاتا ہے اور اسی طرح ان کی کیفیت بھی نہیں پوچھی جاتی مذکورہ حدیث میں "فیعرفهم نفسه" کا مطلب یہ ہے کہ ان پر اپنی تجلی ظاہر کرے گا۔

باب ۱۳۴۷۔ مَاجَآءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب ۱۳۴۷۔ جنت شدائد سے پر ہی جب کہ دوزخ خواہشات سے پر ہے۔

(۲۳۷۱) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن انا عمرو بن عاصم انا حماد بن سلمة عن حميد وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۲۳۷۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جنت تکلیفوں اور مشقتوں کے ساتھ گھیری ❶ گئی ہے جب کہ دوزخ کا احاطہ شہوات نے کیا ہوا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۳۷۲) حدثنا ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرَئِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَآءَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّاللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَايَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَااَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّايَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَاهِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ اِرْجِعْ اِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ

۲۳۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت اور دوزخ بنائی تو جبرائیلؑ کو جنت اور اس میں موجود چیزیں دیکھنے کے لئے بھیجا۔ وہ گئے اور دیکھ کر واپس لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے متعلق سنے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تکلیفوں سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیلؑ کو دیکھنے کے لئے بھیجا۔ وہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اب دوزخ اور اس میں موجود عذاب کو دیکھو۔ انہوں نے دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے پر چڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ واپس آئے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم اس کا حال سننے کے بعد کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیلؑ کو بھیجا۔ اس مرتبہ وہ لوٹے اور عرض کیا اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی شخص نجات نہ پا سکے گا اور داخل

❶ یعنی جسے جنت میں داخل ہونا ہوگا اسے عبادت وغیرہ کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی کیونکہ جنت ان سے گھری ہوئی ہے جب کہ دوزخ اس کے برعکس شہوات نفسانی کی اتباع پر مقدر کی جاتی ہے۔ (مترجم)

خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَنْجُوْ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

ہو جائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۸ ۔ ماجآء فی احتجاج الجنة والنار۔

باب ۱۳۴۸۔ جنت اور دوزخ کے مابین تکرار کے متعلق۔

۲۳۷۳ ۔حدثنا ابو کریب ناعبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْ خُلُنِیْ الضُّعَفَآءُ وَ الْمَسَاكِيْنُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِی الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ

۲۳۷۳۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی دوزخ سے تکرار ہوئی تو جنت نے کہا: مجھ میں ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے۔ دوزخ نے کہا: مجھ میں ظالم اور متکبر داخل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو جس سے انتقام لینا چاہتا ہوں تمہارے ذریعے لیتا ہوں۔ پھر جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۹ ۔مَاجَآءَ مَالِاَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

باب ۱۳۴۹۔ادنیٰ درجے کے جنتی کے لئے انعامات۔

(۲۳۷۴) حدثنا سوید بن نصر نا ابن المبارك نا رشد ین بن سعد ثنی عمر و بن الحارث عن دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّ تُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰی صَنْعَآءِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍاَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلَاثُوْنَ فِی الْجَنَّةِ لَايَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَّكَذَا لِكَ اَهْلُ النَّارِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانُ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤٍ مِنْهَا لَتُضِیْءُ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

۲۳۷۴۔حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ جنتی وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لئے موتی، یاقوت اور زمرد سے اتنا بڑا خیمہ نصب کیا جائے گا جتنا کہ صنعاء اور جابیہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے ہر شخص کی عمر تیس سال کر دی جائے گی۔ خواہ موت کے وقت وہ اس سے زیادہ کا ہو یا کم کا۔ یہی حال دوزخیوں کا بھی ہوگا۔ پھر اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ ان کے سروں پر ایسے تاج ہوں گے جن کا ادنیٰ سے ادنیٰ موتی بھی مشرق و مغرب روشن کر دے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۳۷۵) حدثنا ابوبکر محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن عامر الاحول عن اَبِی

۲۳۷۵۔حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو صرف ایک گھڑے

اَلصِّدِّيْق النَّاجِيُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُه' وَوَضْعُه' وَسِنُّه' فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ .

میں حمل، پیدائش، اور اس کی عمر اس جنتی کی خواہش کے مطابق ہوجائے گی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ جنت میں صرف جماع ہوگا اولاد نہیں۔طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی بھی اسی کے قائل ہیں۔امام بخاری، اسحاق بن ابراہیم کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو ایک گھڑے میں وہ جس طرح چاہے گا ہوجائے گا۔لیکن وہ آرزو نہیں کرے گا۔پھر ابورزین عقیلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے بکر بن قیس بھی انہی کو کہتے ہیں۔

باب ۱۳۵۰۔ مَاجَآءَ فِيْ كَلَامِ حُوْرِالْعِيْنِ۔

باب ۱۳۵۰۔حوروں کی گفتگو کے متعلق۔

(۲۳۷۶) حدثنا هنادوا حمد بن منيع قالا نا ابومعاوية نا عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِالْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَآئِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَ كُنَّا لَه'

۲۳۷۶۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جنت میں حوریں جمع ہوتی ہیں اور اپنی ایسی آواز بلند کرتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی اور وہ کہتی ہیں: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ہم ناز ونعم میں رہنے والی ہیں کبھی کسی چیز کی محتاج نہیں ہوتیں۔ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ان سے ناراض نہیں ہوتیں۔مبارکباد ہے اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۵۱۔ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۵۱۔جنت کی نہروں کے متعلق۔

(۲۳۷۷) حدثنا محمد بن بشار نايزيد بن هارون نا الحريرى عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ وَ بَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ

۲۳۷۷۔حضرت معاویہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کے سمندر ہیں پھر ان میں سے نہریں نکل رہی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ، بہز کے والد ہیں۔

(۲۳۷۸) حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابى اسحٰق عن بريد بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۳۷۸۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگی جنت اس کے لئے دعا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

کرنے لگتی ہے کہ اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دے۔ اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ دوزخ اس کے لئے دعا کرتی ہے کہ اے اللہ اسے دوزخ سے بچا۔

یونس نے بھی ابواسحاق سے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔ وہ انس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ابواسحاق سے برید بن ابی مریم کے حوالے سے حضرت انسؓ ہی کا قول منقول ہے۔

(۲۳۷۹) حدثنا ابو كريب ناوكيع عن سفيان عن ابى اليقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُّنَادِىْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّرَجُلٌ يَّؤُمُّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ

۲۳۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے دن کا بھی تذکرہ کیا) ان پر پہلے اور بعد والے سب رشک کر رہے ہوں گے۔ ۱۔ مؤذن جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ ۲۔ ایسا امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں۔ ۳۔ ایسا غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو یقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے۔ انہیں ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

(۲۳۸۰) حدثنا ابو كريب نا يحيى ادم عن ابى بكر بن عياش عن الاعمش عن منصور عَنْ رِبْعِىٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَّرْفَعُهٗ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا قَالَ اُرَاهُ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ[1] فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

۲۳۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ ۱۔ وہ شخص جو رات کو کھڑا ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔ ۲۔ ایسا شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے چھپا کر صدقہ و خیرات کرتا ہے (میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ) اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ ۳۔ وہ شخص جس نے اپنے لشکر کے ساتھیوں کے شکست کھانے کے بعد دشمن کا اکیلے مقابلہ کیا۔

یہ حدیث غریب اور اس سند سے غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہ ہے جو شعبہ وغیرہ منصور سے وہ ربعی بن خراش سے وہ زید بن ظبیان سے وہ ابوذر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

(۲۳۸۱) حدثنا ابو سعيد الا شج نا عقبة بن خالد نا عبيد اللّٰه بن عمر عن حبيب بن عبدالرحمٰن عن جده حفص بن عاصم عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

۲۳۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب دریائے فرات ایک سونے کے خزانے کو منکشف کرے گا۔ تم میں سے جو اس وقت موجود ہو۔ وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

[1] سریہ ایک چھوٹے لشکر کو کہتے ہیں جس کی تعداد زیادہ سے زیادہ چار سو تک ہوتی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث صحیح ہے۔ابوسعید اشج، عقبہ بن خالد سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ ابوزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں کہ عنقریب دریائے فرات ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۸۲) حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنی قالا ثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور ابن المعتمر قال سمعت ربعی بن خراش یحدث عن زید بن ظبیان رَفَعَه' الی اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ یُبْغِضُهُمُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْماً فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَیْنَه' وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یَعْدِلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْیُفْتَحَ لَه' وَالثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَ الْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ

۲۳۸۲۔حضرت ابوذرؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ تین شخصوں سے اللہ رب العزت محبت اور تین سے بغض رکھتے ہیں۔ جن سے محبت کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔۱۔کوئی شخص کسی قوم سے خدا کے لئے کچھ مانگتا ہے نہ کہ اس قرابت داری کے لئے جو اس شخص اور اس قوم کے درمیان ہوتی ہے لیکن وہ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے۔ پھر انہی میں سے کوئی شخص الگ جا کر اسے اس طریقے سے دیتا ہے کہ اللہ اور اس سائل کے علاوہ کوئی شخص نہیں جانتا۔وہ دینے والا شخص اللہ کے نزدیک محبوب ہے۔۲۔دوسرا وہ شخص جو کسی جماعت کے ساتھ رات کو چلتا ہے یہاں تک کہ انہیں نیند کے مقابلے کی تمام چیزوں میں نیند پیاری ہوجاتی ہے اور وہ لوگ سر رکھ کر سوجاتے ہیں لیکن وہ شخص کھڑا ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑاتا ہے۔اور اس کے قرآن کی آیات کی تلاوت کرنے لگتا ہے۔۳۔تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں ہوتا ہے اور اس لشکر کو دشمن کے مقابلے میں شکست ہوجاتی ہے لیکن وہ شخص سینہ سپر ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔تاکہ یا تو قتل ہوجائے یا پھر فتح کر کے لوٹے۔(یہ تھے وہ تین جن سے اللہ محبت کرتے ہیں۔اب ان تین کا تذکرہ آتا ہے) جن سے اللہ بغض رکھتے ہیں وہ یہ ہیں۔بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم غنی۔

محمود بن غیلان، نضر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔شیبان بھی منصور سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔یہ ابوبکر بن عیاش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہنم کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے نقل کردہ احادیث کے ابواب

باب ۱۳۵۲۔ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ النَّارِ

باب۱۳۵۲۔جہنم کے متعلق۔

(۲۳۸۳) حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا عمر بن حفص بن غياث نا ابی عن العلاء بن خالد اَلْكَا هِلِيُ عَنْ شقيق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا

۲۳۸۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اس دن جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لائیں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ثوری کہتے ہیں کہ ابن مسعود اسے مرفوع نہیں کرتے۔ عبدالرحمٰن بن حمید، عبدالملک اور ابو عامر عقدی سے وہ سفیان سے اور وہ علاء سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ بھی مرفوع نہیں۔

(۲۳۸٤) حدثنا عبداللّٰه بن معاوية الجمحی نا عبدالعزيز بن مسلم عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّبِكُلِّ مَنْ دَعَامَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ

۲۳۸۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بات کرے گی وہ کہے گی: مجھے تین شخصوں کو نگلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۔ سرکش ظالم، ۲۔ مشرک، ۳۔ مصور۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۵۳۔ مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

باب ۱۳۵۳۔ جہنم کی گہرائی کے متعلق۔

(۲۳۸۵) حد ثنا عبد بن حميد نا حسين بن علی الجعفی عن فضيل بن عياض عن هشام بْنِ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِیْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِیْ اِلٰى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدَةٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ

۲۳۸۵۔ حضرت حسن کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے ہمارے اس بصری کے منبر پر آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کے کنارے سے ایک بڑا پتھر پھینکا جائے اور وہ ستر برس تک نیچے گرتا رہے تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ پھر عتبہ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا کہ جہنم کو بکثرت یاد کیا کرو۔ اس لئے کہ اس کی گرمی بہت شدید، اس کی گہرائی انتہائی بعید اور اس کے کوڑے حدید (لوہے) کے ہیں۔

ہمیں علم نہیں کہ حسن نے عتبہ بن غزوانؓ سے کوئی حدیث سنی ہو کیونکہ وہ بصرہ، حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں آئے تھے اور حسن، حضرت عمرؓ کی خلافت ختم ہونے سے صرف دو سال پہلے پیدا ہوئے۔

(۲۳۸٦) حدثنا عبد بن حميد نا حسن بن موسى عن ابى لهيعة عن دراج عن اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُفِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِىْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا

۲۳۸٦۔ حضرت ابوسعیدؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جہنم میں ایک آگ کا پہاڑ ہے جس کا نام صعود ہے۔ کافر اس پر ستر سال میں چڑھے گا اور پھر اتنی ہی مدت میں گرتا رہے گا۔ اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

باب ١٣٥٤ ـ مَاجَآءَ فِىْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ

باب ۱۳۵۴۔ دوزخیوں کی جسامت۔

(۲۳۸۷) حدثنا على بن حجر نا محمد بن عمارثنى جدى محمد بن عمار وصالح مَوْلَى التَّوْءَمَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَآءِ وَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبْذَةِ يَعْنِىْ بِهٖ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبْذَةِ وَالْبَيْضَآءُ جَبَلٌ

۲۳۸۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کی طرح، اس کی ران بیضاء پہاڑ کی طرح اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن تک کی مسافت ہوگی۔ "مثل الربذہ" یعنی مدینہ اور ربذہ کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہے جب کہ بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوکریب اسے مصعب بن مقدام سے وہ فضیل سے وہ ابوحازم سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابوحازم: اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزہ اشجعیہ کے مولی ہیں۔

(۲۳۸۸) حدثنا هناد نا على بن مسهر عن الفضل بن يزيد عَنْ اَبِى الْمَخَارِقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخ اَوْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ

۲۳۸۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک زمین پر گھسیٹے گا لوگ اسے روندتے پھریں گے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ فضل بن یزید کوفی سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور ابومخارق غیر مشہور ہیں۔

(۲۳۸۹) حدثنا العباس بن محمد الدورقى نا عبيدالله بن موسى ناشيبان عن الاعمش

۲۳۸۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہے۔ اس کی داڑھ احد کے برابر اور اس کے

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَّ اِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَّاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَابَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ

بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلے جتنی ہے۔ ❶

یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۵۵ ۔ مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ شَرَابِ اَهْلِ النَّارِ

باب ۱۳۵۵۔ دوزخیوں کے مشروبات۔

(۲۳۹۰) حدثنا ابو کریب نارشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ کَالْمُهْلِ قَالَ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰی وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِیْهِ

۲۳۹۰۔ حضرت ابوسعیدؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''کالمہل'' ❷ کے متعلق آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہوگی اور جب دوزخی (اسے پینے کے لئے) منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔

اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۲۳۹۱) حدثنا سوید بن نصرنا ابن المبارك نا سعید بن یزید عن ابی السمح عَنِ ابْنِ جَحِیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِهٖ فَیَسْلُتُ مَافِیْ جَوْفِهٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ

۲۳۹۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: گرم پانی (حمیم) ❸ ان کے سروں پر ڈالا جائے گا اور وہ ان کے جوف تک نفوذ کر جائے گا۔ اس سے اس کے گردے، کلیجہ اور آنتیں وغیرہ کٹ جائیں گی یہاں تک کہ وہ سب چیزیں اس کے قدموں میں سے نکل جائیں گی۔ قرآن کریم میں مذکورہ ''صہر'' ❹ سے بھی یہی مراد ہے اور پھر وہ دوبارہ ویسے ہی ہو جائے گا جیسے پہلے تھا۔

ابن جحیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن جحیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۳۹۲) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه بن المبارك نا صفوان بن عمرو عن عبید اللّٰه بن بُسْرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۳۹۲۔ حضرت ابوامامہؓ قرآن کریم کی آیت ''ویسقٰی من ماء صدید یتجرعه'' الآیة کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اسے اس کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو

❶ جلد اور اعضاء کی مقدار میں روایات کا اختلاف اعمال کے اختلاف پر محمول ہے چنانچہ جس قدر فساد و شر زیادہ ہوگا اس کا جسم بھی اسی قدر بڑا ہوگا گنا ہگار مؤمنوں کا بھی یہی حال ہوگا چنانچہ حارث بن قیس سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے کسی شخص کا جسم اتنا بڑا ہو جائے گا کہ جہنم کا ایک کونہ بھر جائے گا۔'' (مترجم) ❷ اس آیت سے مراد یہ آیت ہے۔ '' وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه'' (مترجم) ❸ حمیم اس پانی کو کہتے ہیں جس کی حرارت انتہا تک پہنچ گئی ہو۔ (مترجم) ❹ یہاں اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ '' یصب من فوق رؤوسهم الحمیم یصهر به مافی بطونهم والجلود'' (مترجم)

وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْهِ فَیَکْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْهُ شَوٰی وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا

وہ اس سے کراہت کرے گا۔ جب اور قریب کیا جائے گا تو اس کا منہ اس سے بھن جائے گا۔ اور اس کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی اور جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کر دبر سے نکل جائیں گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وسقوماءً الآیة یعنی انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔ پھر فرمایا: "وان یستغیثوا"..... الآیة یعنی اگر وہ لوگ فریاد کریں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ کی مانند پانی دیا جائے گا جو ان کے چہروں کو بھون دے گا کتنی بری ہے یہ پینے کی چیز اور یہ کتنی بری رہنے کی جگہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری بھی عبیداللہ بن بسرؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور یہ اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔ صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسرؓ سے اس کے علاوہ بھی کئی احادیث نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن بسرؓ کے ایک بھائی اور ایک بہن کا بھی آنحضرت ﷺ سے سماع ہے۔ عبیداللہ بن بسرؓ جن سے صفوان بن عمرو نے مذکورہ بالا حدیث نقل کی ہے شاید وہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

(۲۳۹۳) حدثنا سوید بن نصر نا عبدالله نارشدین بن سعد ثنی عمرو بن الحارث عن دراج عن اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَیْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِیْهِ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْاَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْیَا

۲۳۹۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے "کالمہل" کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے۔ جب وہ دوزخی کے قریب کی جائے گی تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سرادق نار (دوزخ کی) چار دیواریاں ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند سے منقول ہے کہ اگر غساق ● کی ایک بالٹی بھی دنیا میں ڈال دی جائے تو پورے اہل دنیا سڑ جائیں۔

اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

(۲۳۹٤) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود نا شعبة عن الاعمش عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ

۲۳۹۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "اتقوا الله حق تقاته"..... الآیة (ترجمہ) اللہ سے ڈ

● غساق دوزخیوں کے جسموں سے بہنے والی پیپ اور خون کا نام ہے۔ (مترجم)

عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوااللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِالدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامُهٗ

طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر مرو) اور پھر فرمایا: اگر زقوم ❶ کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی معیشت بگڑ جائے۔ تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی غذا ہی یہ ہوگی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵۶۔ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

باب ۱۳۵۶۔ دوزخیوں کے کھانے۔

(۲۳۹۵) حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن عاصم بن يوسف ناقطبة بن عبدالعزيز عن الاعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذَاغُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا اُدْنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَامَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَآئِهِمْ وَبَيْنَ

۲۳۹۵۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کو بھوک میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دوسرا عذاب اور بھوک برابر ہو جائیں گے۔ تو وہ لوگ فریاد کریں گے۔ چنانچہ انہیں ضریع ❷ کھانے کے لئے دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو ختم کرے گا۔ وہ دوبارہ کھانے کے لئے کچھ مانگیں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹکنے والا ہوگا۔ وہ لوگ یاد کریں گے کہ دنیا میں اٹکے ہوئے نوالے پر پانی پیا کرتے تھے اور پانی مانگیں گے تو انہیں کھولتا ہوا پانی لوہے کے کلالیب میں دیا جائے گا۔ وہ جب ان کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو وہ انہیں بھون دے گا اور جب پیٹ میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ کر رکھ دے گا وہ کہیں گے کہ جہنم کے داروغہ کو بلاؤ۔ وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں فرشتے کہیں گے: تو پھر پکارو اور کافروں کی پکار صرف گمراہی میں ہے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے: مالک کو پکارو اور عرض کریں گے کہ اے مالک آپ کے رب کو چاہئے کہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ وہ انہیں جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ تو ہو چکا۔ اعمش کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ایک ہزار سال کی مدت ہوگی۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ

❶ زقوم ایک درخت ہے جس کی جڑ دوزخ کی گہرائی میں ہے یہ سخت کڑوا ہے دوزخی اسے نہیں کھائیں گے تو زبردستی کھلایا جائے گا۔ (مترجم) ❷ ضریع ایک خشک کانٹے دار نباتات کا نام ہے جو بہت کڑوا ہوتا ہے۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ جہنم میں ایک ایسی چیز ہے جو ایلوے سے زیادہ کڑوی، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوتی ہے۔ (مترجم)

اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَ عِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ

اپنے رب کو بلاؤ اس لئے کہ اس سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر عرض کریں گے اے رب ہم پر بدبختی غالب آ گئی ہے ہم لوگ گمراہ تھے۔ اے ہمارے رب ہمیں اس عذاب سے نکال دیجئے اگر اب بھی ہم وہی کچھ کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے کہ دھتکارے ہوتم پر مجھ سے بات مت کرو۔ پھر وہ لوگ ہر خیر سے مایوس ہو جائیں گے اور گدھے کی طرح ڈینگیں مارنے لگیں گے۔ اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ راوی اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے نیز یہ اس سند سے بھی منقول ہے۔ **عن الا عمش عن شمر بن عطیه عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء.** پھر اسے انہی کا قول روایت کیا گیا۔ قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

(۲۳۹۶) حدثنا سويد نصرا نا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد ابى شجاع عن ابى السمح عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

۲۳۹۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے "وهم فيها كالحون" (ترجمہ: وہ اس میں بدشکل اور ترشرو ہو رہے ہیں) کی تفسیر میں فرمایا: اس کی حقیقت یہ ہے کہ ان کا اوپر کا ہونٹ آگ میں بھن کر اتنا سکڑ جائے گا کہ سر کے بیچ میں پہنچ جائے گا۔ جب کہ نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کے ساتھ لگنے لگے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوہیثم کا نام سلیمان بن عمر بن عبدالعتواری ہے۔ یہ یتیم تھے ان کی پرورش ابوسعید نے کی۔

(۲۳۹۷) حدثنا سويد بن نصرانا عبدالله انا سعيد بن يزيد عن ابى اسمح عن عيسى بن هلال الصَّدَفِيْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْاَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ

۲۳۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک اس کے برابر رصاص کا گولہ۔ اور آپ ﷺ نے سر کی طرف اشارہ کیا۔ آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ سو سال کی مسافت ہے تو وہ رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا لیکن اگر اسے زنجیر کے ایک سرے سے چھوڑ دیا جائے تو چالیس برس تک دن رات چلنے کے بعد اس کی گہرائی یا اس کی اصل تک پہنچے گا۔ ❶

❶ یہ آیت کی تفسیر ہے۔ "فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعاً فاسلكوه" الآیۃ اور گہرائی سے مراد جہنم کی گہرائی ہے اس لئے کہ زنجیر کی گہرائی نہیں ہوتی اگر زنجیر ہی مراد ہو تو اسکی لمبائی مراد ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا.

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵۷ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ

باب ۱۳۵۷۔ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا ستر واں (۷۰) حصہ ہے۔

(۲۳۹۸) حدثنا سوید بن نصرانا عبداللّٰه بن المبارك انامعمر عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ يُوْقِدُ بَنُوْادَمَ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّجَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

۲۳۹۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آگ جسے لوگ سلگاتے ہیں جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جلانے کے لئے تو یہی آگ کافی تھی۔ فرمایا: وہ آگ اس سے انہتر (۶۹) درجے زیادہ گرم ہے اور ہر درجہ اس کی گرمی کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں ان سے وہب نے روایت کی ہے۔

باب ۱۳۵۸ ۔ مِنْهُ

باب ۱۳۵۸۔ اسی کے متعلق۔

(۲۳۹۹) حدثنا عباس بن محمد الدوری انا عبیداللّٰه بن موسی انا شیبان عن فراس عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِجَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِّنْهَا حَرُّهَا

۲۳۹۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کا ستر واں (۷۰) حصہ ہے ہر حصہ اتنا ہی گرم ہے جتنی تمہاری یہ آگ۔

یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

(۲۴۰۰) حدثنا عباس بن محمد الدوری البغدادی نا یحیی بن بکیرنا شریك عن عاصم عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ

۲۴۰۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک سلگایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ کالی ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ سیاہ وتاریک ہے۔

سوید بن نصر، عبداللہ سے وہ شریک سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح یا کسی اور شخص سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ موقوف ہے اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ بھی کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔ وہ شریک سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۵۹ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

باب ۱۳۵۹۔ دوزخ کے لئے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکالے جانے کا تذکرہ۔

(۲٤۰۱) حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندى الكوفى نا المفضل بن صالح عن الاعمش عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِى الشِّتَآءِ وَنَفَسًا فِى الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفْسُهَا فِى الشِّتَآءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَاَمَّا نَفْسُهَا فِى الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ

۲۴۰۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ میرے بعض اجزاء بعض کو کھا گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دے دی ایک مرتبہ سردیوں میں دوسری مرتبہ گرمی میں۔ چنانچہ سردی میں اس کا سانس سخت سردی کی شکل میں اور گرمی میں سخت لو کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

(۲٤۰۲) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداود نا شعبة وهشام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَ قَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَايَزِنُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً

۲۴۰۲۔ حضرت انسؓ سے مرفوعاً (ہشام کی روایت) میں منقول ہے۔ کہ جنت سے نکلے گا۔ جب کہ شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حکم ہوگا کہ دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال دو جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے۔ پھر ہر اس شخص کو بھی نکال دو جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو۔ اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ نیز اس شخص کو بھی نکال دو جو لا الٰہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں جوار کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(۲٤۰۳) حدثنا محمد بن رافع نا ابوداود عن مبارك بن فضالة عن عبدالله بن اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِىْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِىْ مِنْ مَّقَامٍ

۲۴۰۳۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال دو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا مجھ سے کسی مقام پر ڈرا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲٤۰٤) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش

۲۴۰۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

● بضم الذال وخفة الراء وهو بالفارسية ارزن ۱۲۔

عن ابراهيم عن عبيدة السَّلْمَانِيُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذَ الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ الَّذِیْ تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةُ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا وہ گھسٹتا ہوا وہاں سے نکلے گا اور کہے گا کہ اے رب! لوگوں نے تو جنت کے سب گھر لے لئے ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو جا اور جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے جنت کے تمام گھر لے لئے ہیں۔ چنانچہ لوٹے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار! لوگوں نے سب گھر لے لئے ہیں پھر کہا جائے گا کہ کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم دوزخ میں تھے وہ کہے گا: جی ہاں۔ اس سے کہا جائے گا کہ پھر اپنی تمنا بیان کر۔ وہ تمنا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھے وہ بھی دیا جائے گا جس چیز کی تو نے تمنا کی ہے اور ساتھ ہی دس گنا دنیا بھی۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ آپ مالک ہوتے ہوئے میرا تمسخر کر رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پھر آنحضرت ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ کچلیاں مبارک نظر آنے لگیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۰۵) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن المعرور ابْنِ سُوَيْد عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَاَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ فَيُقَوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاَخْبِئُوْا كِبَا رَهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَآءَ مَارَاَيْنَاهَهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

۲۴۰۵۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے شخص کو جانتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کے بڑے گناہوں کو چھپا کر چھوٹے گناہوں کے متعلق پوچھو۔ اس سے کہا جائے گا تم نے فلاں دن اس اس طرح کیا تھا۔ فرمایا: پھر اس سے کہا جائے گا۔ تیرے تمام گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے گناہ کئے تھے جو یہاں نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس رہے ہیں یہاں تک کہ کچلیاں مبارک نظر آنے لگیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۰۶) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِی

۲۴۰۶۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر رحمت الٰہی ان کا تدارک کرے گی

النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَآءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَآءُ فِيْ حُمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

اور انہیں دوزخ سے نکال کر جنت کے دروازوں پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر جنت کے لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ اس طرح اگنے لگیں گے جیسے کوئی دانہ بہنے والے پانی کے کنارے اگتا ہے اور پھر جنت میں داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے منقول ہے۔

(۲۴۰۷) حدثنا سلمة بن شبيب نا عبد الرزاق نا معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

۲۴۰۷۔ حضرت ابوسعیدؓ خدری فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکال دیا جائے گا۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ جس کو شک ہو وہ یہ آیت پڑھے "ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرّہ" (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتے)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۰۸) حدثنا سويد بن نصر انا ابن المبارك انا رشدين بن سعد قال ثنى ابن انعم عن ابى عثمان اَنَّه، حَدَّثَه، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَه، فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَه، فَيَقُوْلُ لَه، الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَمَا اَخْرَجْتَنِيْ فَيَقُوْلُ لَه، الرَّبُّ

۲۴۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں میں سے دو شخص بہت زور زور سے چیخنے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ انہیں نکالو۔ انہیں نکالا جائے گا تو ان سے کہیں گے تم لوگ کیوں اتنا چیخ رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: تاکہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور ایک دوزخ میں چلا جائے گا جب کہ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دیں گے اور دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم کیوں نہیں گئے؟ وہ عرض کرے گا: میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے ساتھ تمہاری امید کے مطابق معاملہ ہوگا اور دونوں اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ❷

❶ اس آیت سے دوزخ کے نکلنے پر اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر کسی نے ایک ذرے کے برابر بھی نیکی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے ضرور جزاء دیں گے اور جزاء جنت ہی میں دی جائے گی کیونکہ دوزخ تو دار العذاب ہے لہٰذا اسے لازمی طور پر جنت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اس نیک عمل کو دگنا چوگنا کر دیا جائے گا۔ (مترجم) ❷ یعنی پہلے والا حکم کی تعمیل کی وجہ سے اور دوسرا اپنی نیک امید کی وجہ سے۔ (مترجم)

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَكَ رَجَآءُ لَكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ یہ رشدین بن سعد سے منقول ہے اور وہ ضعیف ہیں وہ ابن انعم افریقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ بھی ضعیف ہیں۔

(۲٤۰۹) حدثنا محمد بن بشارنا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفر وعبدالوهاب قالوانا عوف عن ابی رجاءِالْعَطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ

۲۴۰۹۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری شفاعت سے ایک قوم دوزخ سے نکلے گی۔ان کا نام جہنمی ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے۔انہیں ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

(۲٤۱۰) حدثنا سويد بن نصرانا بن المبارك عن يحيى ابن عبيداللّٰه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِنَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا

۲۴۱۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دوزخ کے برابر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے اور جنت کے برابر کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی کہ اس کا طلبگار سو جائے۔ ❶

اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبیداللہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔شعبہ ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۱۳٦۰۔ مَاجَآءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَآءُ

باب۱۳۶۰۔دوزخ میں عورتوں کی اکثریت ہوگی۔

(۲٤۱۱) حدثنا احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم نا ايوب عن ابی رجاء العطاردی قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ

۲۴۱۱۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں دیکھا تو جنتیوں کی اکثریت فقراء کی تھی اور جب دوزخ میں دیکھا تو وہاں عورتوں کی اکثریت تھی۔

(۲٤۱۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفرو عبدالوهاب قالوا نا عوف عن ابی رجاء اَلْعَطَارِدِيُّ عَنْ عِمْرَانَ

۲۴۱۲۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں جب کہ جنت میں فقراء کی اکثریت تھی۔ ❶

❶ یعنی جنت اور دوزخ جیسی چیزوں کے ہوتے ہوئے سونا اور غافل رہنا قابل تعجب ہے۔(مترجم) ❷ یہاں یہ جان لینا بھی ضروری (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بُنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے عوف بھی ابورجاء سے اور وہ عمران بن حصین سے اور ایوب، ابورجاء سے بحوالہ ابن عباس یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں سندیں صحیح ہیں ممکن ہے کہ ابورجاء نے دونوں سے سنا ہو۔ عوف کے علاوہ اور راوی بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۱۔

(۲٤۱۳) حدثنا محمود بن غيلان نا وهب بن جرير عن شعبة عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ

باب ۱۳۶۱۔

۲۴۱۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں خفیف ترین عذاب یہ ہوگا کہ ایک شخص کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ، عباس بن عبدالمطلب اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲٤۱٤) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو نعيم نا سفيان عن معبد بن خالد قَالَ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ

۲۴۱۴۔ حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل جنت میں ہر وہ ضعیف ہوگا جسے لوگ حقیر جانتے ہیں وہ اگر کسی چیز پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردیں اور کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل دوزخ میں ہر تند خو، بدمزاج، بخیل اور متکبر شخص ہوگا۔ ❷

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ہے کہ جس طرح دوزخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی اسی طرح جنت میں بھی ان کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوگی کیونکہ ہر جفتی کے لئے ایک سے زیادہ عورتیں ہوں گی اس کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ عورتوں کی مردوں کے مقابلے میں دنیا میں بھی کثرت ہو کیونکہ آخری زمانے میں ان کی نسبت کافی زیادہ ہوجائے گی یہاں تک کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ پچاس پچاس عورتوں کا ایک ہی مرد نگران ہوگا۔ واللہ اعلم (مترجم)

❶ اس شخص سے مراد ابوطالب ہیں کیونکہ بخاری نے اپنی روایت میں صراحت کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے کہ دوزخ میں انہیں سب سے کم عذاب ہوگا۔ (مترجم) ❷ آپ ﷺ کا یہ فرمانا اکثریت کے اعتبار سے ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان صفات کے نتائج بیان کرنا مقصود ہو۔

اَبْوَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایمان کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۳۶۳۔مَاجَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب ۱۳۶۳۔ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لاالٰہ الا اللّٰہ کہیں۔

(۲۴۱۵) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآئَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

۲۴۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لوگ "لاالٰہ الااللّٰہ" کہیں۔ اور اگر وہ لوگ اس کے قائل ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنی جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ کر لیں الا یہ کہ وہ ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں۔ ❶ نیز ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ❷

اس باب میں جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲۴۱۶) حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهری اخبرنی عبيد اللّٰه بن عبداللّٰه بن عتبة بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ

۲۴۱۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو عرب میں سے کچھ لوگوں نے دین کا انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا: آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے؟ جب کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا جب تک یہ "لاالٰہ الااللّٰہ" نہ کہیں۔ اور جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا ان کی جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہے الا یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو ان کی چیزوں کو حلال کر دے پھر ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا وظیفہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے ایک ایسی رسی بھی ❸ بطور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیں گے جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے اس کی عدم ادائیگی پر جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ جنگ کے لئے

❶ یعنی اگر یہ لوگ ایسے جرموں کا ارتکاب کریں جن سے ان کی جان و مال حلال ہو جاتی ہے۔ مثلاً کوئی قتل کرتا ہے یا کسی کا مال غصب کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ (مترجم) ❷ ان کا حساب اللہ پر ہے۔ یعنی اگر کوئی اس کا اقرار کر لے تو مجھے اس تفصیل کو جاننے کی ضرورت نہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ لہٰذا یہ اللہ کا کام ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) حصف سے مراد وہ شخص ہے جسے لوگ حقیر جانتے ہوں اور وہ رقیق القلب اور شیریں زبان ہو۔ واللہ اعلم (مترجم) ❸ رسی سے مراد اونٹ باندھنے والی رسی ہے۔ (مترجم)

مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

کھول دیا اور میں جان گیا کہ یہی حق ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ بھی اسے زہری سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن قطان بھی یہ حدیث معمر سے وہ زہری سے وہ انس بن مالک سے اور وہ ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں خطا ہے اس لئے کہ عمران کا معمر سے روایت کرنے میں اختلاف ہے۔

باب ١٣٦٤۔ مَاجَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

باب ۱۳۶۴۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب تک یہ "لا الہ الا اللہ" نہ کہیں اور نماز نہ پڑھیں۔

(٢٤١٧) حدثنا سعید بن یعقوب الطالقانی نا ابن المبارك نا حُمَیْد الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَیَاْکُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَیْنَا دِمَآئُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَالِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَاعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

۲۴۱۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک یہ لوگ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (رسول اللہ ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نیز ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں، ہماری ذبح کی ہوئی چیزیں کھائیں اور ہماری نماز کی سی نماز پڑھیں۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے مال اور جانیں ہم پر حرام ہو جائیں گی الا یہ کہ وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس کی وجہ سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں پھر ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے ہے اور ان پر بھی وہی حقوق واجب الادا ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔

اس باب میں معاذ بن جبل اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی حمید سے اور انہوں نے انسؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

باب ١٣٦٥۔ مَاجَآءَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ

باب ۱۳۶۵۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(٢٤١٨) حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان بن عیینة عن سعید بن الخمس التمیمی عن حبیب بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ

۲۴۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں۔ ۲۔ نماز پڑھنا۔ ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ ۵۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس باب میں عبداللہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے منقول ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سعید بن خمس ثقہ ہیں۔ ابوکریب بھی وکیع سے وہ حنظلہ بن سفیان سے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶۶۔ مَاوَصَفَ جِبْرَئِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانَ وَالْاِسْلَامَ

باب ۱۳۶۶۔ حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرت ﷺ سے ایمان واسلام کی کیا صفات بیان کیں۔

(۲۴۱۹) حدثنا ابوعمار الحسين بن الحريث الخزاعي ناوكيع عن كهمس بن الحسن عن عبدالله بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا اَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِيْنَاهُ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَوَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِيْ فَظَنَنْتُ يَاَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ وَ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَوَاَنَّ الْاَمْرَاُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيْتَ اُولٰئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَاَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَآءٌ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِلَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ

۲۴۱۹۔ حضرت یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ معبد جہنی پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے تقدیر کے متعلق گفتگو کی کہتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری مدینہ کی طرف نکلے تا کہ کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس نئے مسئلے کی تحقیق کریں۔ چنانچہ ہماری عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات ہوگئی وہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن بھی پڑھتے ہیں اور علم بھی سیکھتے ہیں ❶ لیکن اس کے باوجود تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک پہلے سے تقدیر کا اندازہ نہیں کیا گیا۔ ❷ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: جب ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں اس ذات کی قسم جس کی عبداللہ کھاتا رہتا ہے اگر یہ لوگ احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دیں تو ان سے اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک تقدیر خیر وشر پر ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال بالکل سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کے آثار دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کے اتنا قریب ہوا کہ اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے (یعنی بالکل ساتھ لگ کر بیٹھ گیا) پھر کہا: اے محمد ﷺ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور تقدیر خیر وشر پر ایمان لاؤ۔ اس نے پوچھا:

❶ اس سے مراد ان علوم کی گہرائی تک چھان بین کرنا ہے۔ (مترجم) ❷ اس سے مراد فرقہ قدریہ ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تخلیق سے پہلے تقدیر نہیں لکھی۔ اور اسے اشیاء کا علم اسی وقت ہوتا ہے جب وہ وقوع پذیر ہوتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا علم واقعات کے رونما پذیر ہونے تک محیط ہے یہ عقائد کفریہ ہیں کیونکہ اس قول سے اللہ تعالیٰ کی تجہیل لازم آتی ہے۔

وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَاالْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَمَا اَمَارَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَالْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّآئِلُ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَدِيْنِكُمْ

اسلام کیا ہے؟ فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے پوچھا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو (یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ) اس لئے کہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ہر بات پوچھنے کے بعد کہتا آپ ﷺ نے سچ کہا جس پر ہمیں حیرانگی ہوئی کہ پوچھتا بھی خود ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ ❶ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پوچھا جارہا ہے وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر کہنے لگا کہ اس کی کوئی نشانی بتایئے۔ فرمایا: باندھی اپنی مالکن کو جننے لگی ❷ اور تم دیکھو گے کہ ننگے پیر، برہنہ تن اور محتاج چرواہے لمبی لمبی عمارتیں بنانے لگیں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میری آنحضرت ﷺ سے تین دن بعد ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ عمر جانتے ہو وہ پوچھنے والا کون تھا؟ وہ جبرائیلؑ تھے جو تمہیں دینی امور سکھانے کے لئے آئے تھے۔

احمد بن محمد بن ابن مبارک سے وہ کہمس بن حسن سے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن مثنی بھی معاذ بن ہشام سے اور وہ کہمس سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں طلحہ بن عبیداللہؓ، انس بن مالکؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ پھر یہ ابن عمرؓ سے بھی آنحضرت ﷺ کے حوالے سے منقول ہے جب کہ صحیح یہی ہے کہ ابن عمر اپنے والد عمرؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۷۔ مَاجَآءَ فِيْ اِضَافَةِ الْفَرَآئِضِ اِلَى الْاِيْمَانِ

(۲۴۲۰) حدثنا قتيبة نا عباد بن عباد المهلبي عن اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ رَّبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي

باب ۱۳۶۷۔ فرائض ایمان میں داخل ہیں۔

۲۴۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبدقیس کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے راستے میں قبیلہ ربیعہ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم لوگ آپ کی خدمت میں صرف حرام ہی کے مہینوں میں حاضر

❶ حضرت جبرائیل کے اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کے متعلق سوال کرنے سے باز رہیں۔ (مترجم) ❷ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ اولاد کے بکثرت باندیوں سے پیدا ہونے سے کنایہ ہے۔ یعنی جب باندی سے اولاد ہوگی تو وہی اولاد اس کی مالک ہوگی۔ جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حکام کنیززادے ہوں گی چنانچہ ان کی ماں ان کی رعایا میں ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید۔ پھر بعض حضرات اس سے کثرت بیع ام ولد مراد ہے۔ یہاں تک کہ وہ بکتے بکتے اپنی اولاد کی ملکیت میں آجائے گی اور انہیں علم بھی نہیں ہوگا کہ یہ ان کی ماں ہے اور اس کی تعظیم وتکریم نہیں کریں گے۔ کچھ علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ اس سے مراد اولاد کا اپنی ماں سے باندیوں کی طرح خدمت کرانا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مِنْ وَّرَآءِ نَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ

ہو سکتے ہیں ❶ ہمیشہ نہیں آ سکتے لہٰذا ہمیں ایسی چیز کا حکم دیجئے کہ ہم بھی اس پر عمل کریں اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ ۱۔ اللہ پر ایمان لاؤ پھر آپ ﷺ نے اس کی تفسیر کی کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ۲۔ نماز قائم کرو۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ۴۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔

قتیبہ بھی حماد بن زید سے وہ ابوجمرہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ اسے ابو جمرہ سے نقل کرتے ہوئے اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: "اتدرون ما الایمان! شهادة ان لآاله الااللّٰه وانی رسول اللّٰه" فذکر الحدیث. یعنی کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ (ایمان یہ ہے کہ) گواہی دو..... الخ۔ قتیبہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان چار بزرگوں جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی۔ مزید کہتے ہیں کہ ہم اس بات پر راضی تھے کہ عباد سے روزانہ صرف دو۲ ہی حدیثیں سن کر لوٹیں۔ یہ مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد میں سے ہیں۔

باب ۱۳۶۸۔ فِی اسْتِكْمَالِ الْاِيْمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب ۱۳۶۸۔ ایمان میں کمی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا۔

(۲۴۲۱) حدثنا احمد بن منيع البغدادی انا اسمٰعيل بن عليَّة نا خالد الحذاء عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ

۲۴۲۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی رو سے کامل ترین مؤمن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا حامل اور اپنے اہل سے نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور مالکؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ہمیں ابو قلابہ کے حضرت عائشہؓ سے سماع کا علم نہیں۔ ابو قلابہ، حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی عبداللہ بن زید سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ ابن ابی عمرو، سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ابو ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا تو قسم کھا کر کہا کہ وہ فقہاء ذوی الالباب میں سے ہیں۔

(۲۴۲۲) حدثنا ابوعبداللّٰه هريم بن مسعر الازدی الترمذی نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا

۲۴۲۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا اور آخر میں عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عورتو! صدقہ دیا کرو اس لئے کہ اہل دوزخ میں تمہاری اکثریت ہوگی۔ ایک عورت نے عرض کیا: ایسا کیوں ہوگا یا رسول اللہ؟ فرمایا: اس کی وجہ تم لوگوں کا بکثرت

❶ اشہر الحرام سے مراد ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے مہینے ہیں۔ ان مہینوں میں حاضر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ عرب ان دنوں میں جنگ نہیں کرتے تھے۔ (مترجم)

مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنْ كُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِيْ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَارَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِى الْاَلْبَابِ وَذَوِى الرَّاْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ وَّمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَّ نُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضُ فَتَمْكُثُ اِحْدٰلكُنَّ الثُّلَثَ وَاَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ

لعنت بھیجنا اور شوہروں کی ناشکری کرنا ہے۔ پھر فرمایا: میں نے کسی ناقص عقل و دین کو عقلمند اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ غالب ہونے والی چیز نہیں دیکھی ایک عورت نے پوچھا کہ اس کے عقل و دین کا نقصان کیا ہے؟ فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے کہ جب کوئی حائضہ ہو جاتی ہے تو عموماً تین چار دن تک نماز نہیں پڑھ سکتی۔

اس باب میں ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۲۳) حدثنا ابو كريب ناوكيع عن سفيان عن سهيل بن ابى صالح عن عبدالله بن دينار عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ بَابًا فَاَدْنٰهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ اَرْفَعُهَا قَوْلُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۲۴۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ ادنیٰ ترین راستے میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور اعلیٰ ترین "لاالٰہ الااللہ" کہنا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سہیل بن ابی صالح بھی عبداللہ بن دینار سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عمارہ بن غزیہ، یہ حدیث ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ یہ حدیث قتیبہ بھی بکر بن نصر سے وہ عمارہ بن غزیہ سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۹۔ مَاجَآءَ الْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب ۱۳۶۹۔ حیاء ایمان سے ہے۔

(۲۴۲۴) حدثنا ابن ابى عمر و احمد بن منيع المعنى واحد قالا نا سفيٰن بن عيينة عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

۲۴۲۴۔ حضرت سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں آنحضرت ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان میں داخل ہے۔

احمد بن منیع اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے سنا..... الحدیث۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہ: سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۷۰۔ مَاجَآءَ فِىْ حُرْمَةِ الصَّلٰوةِ

باب ۱۳۷۰۔ نماز کی عظمت کے متعلق۔

(۲٤۲٥) حدثنا ابن ابی عمر نا عبداللّٰه بن معاذ الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ الَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَاتَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَ عَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَخَذَبِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا قُلْتُ يَانَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّالَمُوَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْعَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّاحَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ

۲۴۲۵۔حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ایک صبح میں آپ ﷺ کے قریب ہوگیا۔ ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتایئے جو مجھے دوزخ سے دور کردے اور جنت میں داخل کردے۔ فرمایا: تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے اور یہ اس کے لئے آسان ہے جس پر اللہ آسان کردیں۔ اور وہ یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا: کیا میں تمہیں خیر کا دروازہ نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ پھر آدھی رات کو نماز پڑھنا بھی اسی کام آتا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "تتجافٰی جنوبھم" سے "یعملون" ❶ تک (ترجمہ: یعنی ان کی کروٹیں ان کے سونے کی جگہوں (بستروں) سے الگ رہتی ہیں وہ لوگ اپنے رب کو خوف اور طمع (دونوں) سے یاد کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی شخص کو خبر نہیں کہ ایسے لوگوں کے لئے خزانہ غیب میں کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان موجود ہے۔ یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے) پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی جڑ اس کی بالائی چوٹی اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: اس کی جڑ: اسلام۔ اس کی بالائی چوٹی نماز اور اس کی ریڑھ کی ہڈی جہاد ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کی جڑ کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اسے اپنے اوپر روک رکھو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا باتوں پر بھی مؤاخذہ ہوگا؟ فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اے معاذ کیا لوگوں کو دوزخ میں منہ یا نتھنوں کے بل زبان کے علاوہ بھی کوئی چیز گراتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲٤۲٦) حدثنا ابن ابی عمر نا عبداللّٰه بن وهب

۲۴۲۶۔حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم

❶ سورۂ سجدہ آیت ۱۶۔۱۷ (مترجم)

عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ الآیة

لوگ کسی شخص کو مسجد میں حاضر ہوتے اور اس کی خدمت کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "انما یعمر.....الآیة." یقیناً اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۷۱۔مَاجَآءَ فِیْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ

باب ۱۳۷۱۔نماز ترک کرنے کی وعید۔

(۲۴۲۷) حدثنا قتیبة نا جریر وابومعاویة عن الاعمش عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

۲۴۲۷۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کفر وایمان کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

(۲۴۲۸) حدثنا هناد نا اَسْبَاطُ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

۲۴۲۸۔اعمش سے بھی مذکورہ بالا سند سے اسی طرح منقول ہے کہ بندے اور شرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

(۲۴۲۹) حدثنا هناد ناوکیع عن سفیان عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

۲۴۲۹۔حضرت جابرؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

(۲۴۳۰) حدثنا ابوعمار الحسین بن حریث ویوسف بن عیسٰی قالا نا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد حوثنا ابوعمار والْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ

۲۴۳۰۔حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے۔جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔

اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۴۳۱) حدثنا قتیبة نا بشر بن المفضل عَنِ

۲۴۳۱۔روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول خدا ﷺ

الْجَرِيْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ

کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوائے نماز کے۔

باب ۱۳۷۲ ۔ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

باب ۱۳۷۲۔ حلاوت ایمان کے بیان میں۔

(۲۴۳۲) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم بن الحارث عن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

۲۴۳۲۔ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جو شخص اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوا، اسلام کو دین جانا اور محمد (ﷺ) کو نبی مانا اس نے ایمان کی حلاوت چکھ لی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۳۳) حدثنا ابن ابی عمرنا عبد الوهاب الثقفی عن ايوب عن اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ اَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ

۲۴۳۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ پالے گا۔۱۔ ایسا شخص جو اللہ کے اور اس کے رسول کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔۲۔ جو شخص کسی سے دوستی صرف اللہ ہی کے لئے کرے۔۳۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کے کفر سے بچانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا وہ آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے قتادہ بھی انسؓ بن مالکؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۷۳ ۔ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب ۱۳۷۳۔ کوئی زانی زنا کرتے ہوئے حامل ایمان نہیں رہتا۔

(۲۴۳۴) حدثنا احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ

۲۴۳۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی مؤمن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا۔ اسی طرح کوئی چور مؤمن ہوتے ہوئے چوری نہیں کرتا۔ لیکن توبہ مقبول ہوتی ہے۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن ابی اوفیؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور اس پر سائے کی طرح رہتا ہے وہ جب اس گناہ سے نکلتا ہے تو ایمان واپس لوٹ آتا ہے۔ ابوجعفر محمد بن علی سے منقول ہے کہ اس حدیث سے مراد زانی کا ایمان سے

اسلام کی طرف جانا ہے۔ ❶ آپ ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ زنا اور چوری کرنے والوں پر حد جاری کی جائے۔ چنانچہ اگر حد جاری کر دی گئی تو یہ کفارہ ہو جاتی ہے اور اگر اس کی ستر پوشی ہو تو یہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے۔ چاہیں تو عذاب دیں ورنہ معاف کر دیں۔ یہ حدیث علی بن ابی طالب، عبادہ بن صامت ﷺ اور خزیمہ بن ثابت ؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

(۲۴۳۵) حدثنا ابو عبيدة بن ابى السفرنا احمد بن عبدالله الهمدانى نا الحجاج بن محمد عن يونس بن ابى اسحٰق عن ابى اسحٰق الهمدانى عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُه' فِى الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَه' عَلَيْهِ وَعَفٰى عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِىْ شَىْءٍ عَفٰى عَنْهُ

۲۴۳۵۔ حضرت علی بن ابی طالب ؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر کسی شخص پر حد جاری کر دی گئی تو اسے اس کی سزا دنیا میں ہی مل گئی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے بندے کو دوبارہ سزا دینے سے بہت درگزر کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا جس کی وجہ سے اس پر حد جاری ہوتی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپالیں اور اسے معاف کر دیں تو وہ ایک مرتبہ معاف کرنے کے بعد دوبارہ سزا دینے سے زیادہ کریم ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ ان میں سے کسی نے زنا یا چوری یا شراب پینے کے مرتکب کو کافر قرار دیا ہو۔

باب ۱۳۷۴ ۔ مَاجَآءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

باب ۱۳۷۴۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۲۴۳۶) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' سُئِلَ اَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

۲۴۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں۔ آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ پوچھا گیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا: جس کی زبان وہ ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث ابراہیم بن سعید جوہری، ابو اسامہ سے وہ برید بن عبداللہ سے وہ اپنے دادا ابردہ سے وہ ابو موسیٰ اشعری ؓ اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا: جس کی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس باب میں جابر ؓ، ابو موسیٰ ؓ اور عبداللہ بن عمر ؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۵ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ

باب ۱۳۷۵۔ اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی اور وہ عنقریب دوبارہ

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ زانی یا چور سے مؤمن کا نام سلب کر لینے سے اس کا کافر ہونا لازم نہیں آتا کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا بلکہ اس سے مراد کمال ایمان کی نفی ہے۔ اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا نہ ہی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ اور مؤمن سے مراد ناقص الایمان ہے نہ کہ کافر۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

غَرِيبًا

(۱٤۳۷) حدثنا ابو كريب نا حفص بن عياث عن الاعمش عن ابى اسحق عن اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَغَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ

غریب ہو جائے گا۔

۲۴۳۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی ابتداء بھی غربت سے ہوئی تھی، اور وہ عنقریب پھر غریب ہو جائے گا جیسے اس کی ابتداء ہوئی تھی۔ لہٰذا غرباء کے لئے مبارکباد دی ہے۔

اس باب میں سعدؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی اعمش سے روایت کے متعلق جانتے ہیں۔ ابواحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور حفص اس روایت میں متفرد ہیں۔

(۱٤۳۸) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن انا اسمٰعيل بن اَبِى اُوَيسٍ ثنى كَثِيْرُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُاِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِى الْحِجَازِ مَعْقَلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَغَرِيْبًا وَّيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَالنَّاسُ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ سُنَّتِىْ

۲۴۳۸۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن ملحہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا اور پناہ گزین ہوتا ہے۔ اور دین حجاز مقدس میں اس طرح پناہ گزین ہوگا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ نیز دین کی ابتداء بھی غریب سے ہوگی اور وہ غربت ہی کی طرف لوٹے گا۔ لہٰذا ان غریبوں کے لئے مبارک باد ہے۔ جو اس چیز کو صحیح کرتے ہیں جسے لوگوں نے میری سنت میں سے میرے بعد بگاڑ دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷٦۔ فِىْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب ۱۳۷٦۔ منافق کی علامت۔

(۲٤۳۹) حدثنا ابو حفص عمرو بن على نا يحيى بن محمد بن قيس عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

۲۴۳۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ۱۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ ۳۔ اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

یہ حدیث علماء کی روایت سے غریب ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ علی بن حجر اسماعیل بن جعفر سے وہ ابوسہل سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابوسہل، مالک، مالک بن انس کے چچا ہیں ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی الاصبحی ہے۔

(۲٤٤۰) حدثنا محمود بن غيلان نا عبيدالله بن

۲۴۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

موسیٰ عن سفیان عن الاعمش عن عبداللّٰہ بن مُرَّۃَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا وَّ اِنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَوَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ

چار چیزیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہوگا۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے ترک کرے۔ ایک یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسرے: ہمیشہ وعدہ خلافی کرے۔ تیسرے: اگر جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ چوتھے یہ کہ اگر عہد کرے تو دھوکہ دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس سے مراد نفاق عملی ہے۔ رہ گیا نفاق تکذیب تو وہ عہد نبوی ﷺ میں تھا۔ حسن بصری سے بھی اسی طرح کچھ منقول ہے۔ حسن بن علی خلال بھی عبداللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے اور وہ عبداللہ بن مرہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۴۱) حدثنا محمد بن بشارنا ابو عامر نا ابراھیم بن طھمان عن علی بن عبدالاعلیٰ عن ابی النعمان عَنْ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَعَدَالرَّجُلُ وَیَغْوِیْ اَنْ یَّفِیَ بِہٖ فَلَمْ یَفِ بِہٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ

۲۴۴۱۔ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس نیت سے وعدہ کرے کہ وہ اسے پورا کرے گا۔ لیکن پورا نہ کرسکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔ عبداللہ ثقہ جب کہ ابو وقاص اور ابو نعمان مجہول ہیں۔

باب ۱۳۷۷۔ مَاجَآءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ

باب ۱۳۷۷۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

(۲۴۴۲) حدثنا محمد بن عبداللّٰہ بن یزید نا عبدالحکیم بن منصور الواسطی عن عبد الملك بن عمیر عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاہُ کُفْرٌ وَسِبَابُہٗ فُسُوْقٌ

۲۴۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان بھائی کو جان سے مارنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے۔

اس باب میں سعدؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ محمود بن غیلان اسے وکیع سے وہ سفیان سے وہ زبید سے وہ ابووائل سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۸۔ فِیْمَنْ رَمٰی اَخَاہُ بِکُفْرٍ

باب ۱۳۷۸۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے۔

(۲۴۴۳) حدثنا احمدبن منیع نا اسحٰق بن یوسف الازرق عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

۲۴۴۳۔ حضرت ثابت بن ضحاکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے پر اس چیز میں نذر واجب نہیں ہوتی جس کی اس کے پاس ملکیت نہیں۔ مؤمن پر لعنت ... ۱۱۱ (گناہ میں) اس کے قاتل کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

طرح ہے۔ جس نے کسی مؤمن پر کفر کا الزام لگایا وہ اس کے قاتل کی مانند ہے اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب دیں گے۔

اس باب میں ابوذرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۴۴) حدثنا قتيبة عن مالك بن انس عن عبدالله ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَارَجُلٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا

۲۴۴۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک نہ ایک پر ضرور یہ وبال آپڑا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۹۔ فِيْ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب ۱۳۷۹۔ جس شخص کا خاتمہ توحید پر ہو۔

(۲۴۴۵) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن محمد بن يحيى بن حبان عن ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَاِنِ اسْتُشْهِدْتُّ لَا شْهَدَنَّ لَكَ وَلَاِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَاِ ن اسْتَطَعْتُ لَاَ نْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَامِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّ ثْتُكُمُوْهُ اِلَّاحَدِيْثًا وَّاحِدًا وَّسَاُحَدِّ ثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

۲۴۴۵۔ صنابحی کہتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا وہ فوت ہونے والے تھے۔ میں رونے لگا تو فرمایا: چپ رہو۔ کیوں رو رہے ہو۔ اگر مجھ سے تمہارے (ایمان کے متعلق) گواہی طلب کی گئی تو گواہی دوں گا، اگر شفاعت کی اجازت دی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا۔ اور اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکا تو ضرور پہنچاؤں گا۔ کوئی حدیث ایسی نہیں کہ اس میں تمہارے لئے خیر ہو اور میں نے آنحضرت ﷺ سے سن کر تم لوگوں کو نہ سنائی ہو۔ ہاں ایک حدیث ہے جو میں آج تمہیں سنا رہا ہوں۔ اس لئے کہ موت نے مجھے گھیر لیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں'' اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔ (یعنی اس کا دوام)۔

اس باب میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایت ہے صنابحی کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ زہری سے آپ ﷺ کے مذکورہ قول کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا: یہ حکم ابتدائے اسلام کا ہے۔ جب تک فرائض اور احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اہل توحید ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے صرف اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد نکال لئے جائیں گے۔ ابن مسعودؓ، ابوذرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، اور انسؓ سے منقول ہے کہ اہل توحید کی ایک جماعت دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوگی۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور کئی

حضرات ''ربما یودالذین کفرو الو کانوامسلمین'' کی تفسیر میں اس طرح کہتے ہیں کہ کفار ایک دن آرزو کریں گے کہ کاش مسلمان ہوتے اور یہ آرزو اس دن ہوگی جس دن اہل توحید دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اس وقت یہ کافر پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ اگر ہم مسلمان ہوتے تو ہمیں بھی آج یہاں سے نکلنا نصیب ہوتا۔

(۲٤٤٦) حدثنا سویدبن نصرانا ابن المبارك عن لیث بن سعد ثنی عامر بن یحیی عن ابی عبدالرحمٰن المعافری ثم الحبلی قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَنْشُرُ عَلَیْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّالْبَصَرِثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ هٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَكَ کَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ یَقُوْلُ لَایَارَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَیَقُوْلُ لَا یَارَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّه' لَا ظُلْمَ عَلَیْكَ الْیَوْمَ فَیُخْرِجُ بِطَاقَةً فِیْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه' وَرَسُوْلُه' فَیَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِیْ کِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا یَثْقُلُ مَعَ اِسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ

۲۴۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو تمام لوگوں کے سامنے لائیں گے اور اس کے گناہوں کے ننانوے (۹۹) رجسٹر کھولے جائیں گے۔ ہر رجسٹر منتہائے نظر تک بڑا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم اس میں کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے کاتبوں اور حفاظت کرنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں۔ اے پروردگار کوئی عذر نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی بھی ہے۔ اور آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پرچہ نکالیں گے جس میں لکھا ہوگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اسے حکم دیں گے کہ اپنے اعمال لاؤ۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ ان رجسٹروں کے سامنے اس پرچے کا کیا وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ وہ رجسٹر ایک پلڑے میں اور وہ ایک پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ اور وہ ایک پرچہ ان سب رجسٹروں کے مقابلے میں وزنی ہو جائے گا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) اور اللہ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے قتیبہ اسے ابن لہیعہ سے اور وہ عامر بن یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اور بطاقہ (کاغذ کے) ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

باب ۱۲۸۰ ۔ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

باب ۱۳۸۰۔ امت میں افتراق کے متعلق۔

(۲٤٤٧) حدثنا الحسین بن حریث ابوعمار نا الفضل بن موسٰی عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً اَوِاثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰی مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی

۲۴۴۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً

اس باب میں سعدؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عوف بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۴۸) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداود الحضرى عن سفيان عن عبدالرحمٰن بن زياد بن العُم الافريقى عن عبدالله بُنِ يَزِيْد عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِىْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَا النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِىْ اُمَّتِىْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةٍ كُلُّهُمْ فِى النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِىَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِىْ

۲۴۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر بھی وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا اور دونوں میں اتنی مطابقت ہوگی جتنی جوتیوں کے جوڑے میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اگر ان کی امت میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا۔ تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا آئے گا۔ اور بنو اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئی تھی لیکن میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی اور ان میں سے ایک کے علاوہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا: وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب اور مفسر ہے۔ ہم اس کے مثل حدیث اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

(۲۴۴۹) حدثنا الحسن بن عرفة نااسمٰعيل بن عياش عن يحيى بن ابى عمر و السيبانى عن عبدالله بن الدَّيلمى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِىْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ ذٰلِكَ النُّوْرُاهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ

۲۴۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نور ڈالا چنانچہ جس پر وہ نور پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہوگیا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ علم الٰہی پر قلم خشک ہوگیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴۵۰) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن ابى اسحاق عن عمرو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِىْ مَاحَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَفَتَدْرِىْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ

۲۴۵۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے پھر وہی جواب دیا تو فرمایا: یہ کہ وہ اپنے بندوں کو عذاب نہ دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔

(۲۴۵۱) حدثنا محمود بن غَیْلان نا ابو داود انبانا شعبة عن حبیب بن ابی ثابت وعبدالعزیز بن رفیع والا عمش کُلُّھُمْ سَمِعُوْا بْنَ وَھْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

۲۴۵۱۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

علم کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۳۸۱۔ اِذَا اَرَادَاللّٰہُ بِعَبْدِہٖ خَیْرًا فَقَّھَہٗ فِی الدِّیْنِ

باب ۱۳۸۱۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔

(۲۴۵۲) حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر اخبرنی عبداللّٰہ بن سعید بن ابی ھند عن اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّرِدِاللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

۲۴۵۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔

اس باب میں عمرؓ، ابوہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۲۔ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۸۲۔ طلب علم کی فضیلت۔

(۲۴۵۳) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابی صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ

۲۴۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم سیکھنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴۵۴) حدثنا نصر بن علی نا خالد بن یزید

۲۴۵۴۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ فقہ سے مراد حدیث میں کمال درجے کی بصیرت ناسخ ومنسوخ کو ماننا، جرح وتعدیل وغیرہ وغیرہ ہیں نہ کہ اس کے اصطلاحی معنی مراد ہیں جو آج کل معروف ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

العتکی عن ابی جعفر الرازی عن الربیع بن اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

جو شخص طلب علم کے لئے نکلا وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے مرفوع نہیں کرتے۔

(۲۴۵۵) حدثنا محمد بن حمید الرازی نا محمد بن المعلی نازیاد بن خیثمة عن ابی داوٗد عن عبداللّٰه بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى

۲۴۵۵۔ حضرت سخبرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں جس نے علم حاصل کیا وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابوداؤد کا نام نفیع اعمی ہے وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کی زیادہ احادیث معروف ہیں۔

باب ۱۳۸۳۔ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۸۳۔ علم کو چھپانا۔

(۲۴۵۶) حدثنا احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا عبداللّٰه بن نمیر عن عمارة بن زاذان عن علی بن الحکم عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ

۲۴۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے ایسا سوال کیا گیا جسے وہ جانتا ہے اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۸۴۔ مَاجَآءَ فِي الْاِسْتِيْصَآءِ بِمَنْ يَّطْلُبُ الْعِلْمَ

باب ۱۳۸۴۔ طالب علم کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔

(۲۴۵۷) حدثنا سفین بن وکیع نا ابوداوٗد الحضری عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَ اِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِنْ

۲۴۵۷۔ ابوہارون کہتے ہیں کہ ہم ابوسعیدؓ کے پاس (علم سیکھنے کے لئے) جایا کرتے تو فرماتے: مرحباً..... یعنی میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تمہارے تابع ہیں۔ اور دور دراز علاقوں سے (علم سیکھنے کے لئے) تمہارے پاس آئیں گے چنانچہ جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ

اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْابِهِمْ خَيْرًا

خیرخواہی کا برتاؤ کرنا۔

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ، ابو ہارون عبدی کو ضعیف کہتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابن عوف، ابو ہارون کی وفات تک ان سے روایت کرتے رہے۔ ان کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

(۲۴۵۸) حدثنا قتيبة نانوح بن قيس عن ابى هارون الْعَبَدِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْكُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْابِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۵۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے اگر وہ آئیں تو انہیں بھلائی کی وصیت کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعید جب ہمیں دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق ہمیں خوش آمدید (مرحبا) کہا کرتے تھے۔

اس حدیث کو ہم صرف ہارون بن عبدی کی ابوسعید خدری سے روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۸۵۔ مَا جَآءَ فِيْ ذَهَابِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۸۵۔ دنیا سے علم کا اٹھ جانا۔

(۲۴۵۹) حدثنا هرون بن اسحاق الهمدانى نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَالنَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا

۲۴۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو ایک ہی مرتبہ نہیں اٹھالیں گے بلکہ علماء کی وفات کے ساتھ ساتھ اٹھاتے جائیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ چنانچہ ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اس باب میں عائشہؓ اور زیاد بن لبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے زہری بھی عروہ سے وہ عبداللہ بن عمرو اور عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اسی کے مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

(۲۴۶۰) حدثنا عبداللّٰه بن عبد الرحمٰن نا عبداللّٰه بن صالح ثنى معوية بن صالح عن عبدالرحمٰن بن جبير بن نفير عن ابيه جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ

۲۴۶۰۔ حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں سے علم کھینچا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے کوئی چیز ان کے قابو میں نہیں رہے گی۔ زیاد بن لبید ناصری نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم سے کیسے علم سلب کیا جائے گا جب کہ ہم

بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَايَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدُ اَلْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهٗ وَ لَنُقْرِاَنَّهٗ نِسَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ نَا قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَازِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرٰةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَاتَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُوالدَّرْدَآءِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ قَالَ صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَالْجَامِعِ فَلَاتَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا

قرآن پڑھا ہے اور اللہ کی قسم ہم اسے پڑھیں گے اور اپنی اولاد اور عورتوں کو پڑھائیں گے۔ فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اے زیاد میں تو تمہیں مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا۔ کیا تورات اور انجیل یہود و نصاریٰ کے پاس نہیں ہے۔ لیکن ان کے کس کام آتی ہے؟ جبیر کہتے ہیں پھر میری عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ابودرداء کیا کہتے ہیں۔ پھر انہیں ان کا قول بتایا تو فرمایا: ابودرداء نے سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے گا؟ وہ خشوع ہے۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہوگے اور پوری مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن سعید کے علاوہ کسی نے ان کے متعلق اعتراض کیا ہو۔ معاویہ بن صالح بھی اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے وہ اپنے والد سے وہ عوف بن مالک سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۸۶ ۔ فِيْمَنْ يَّطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

باب ۱۳۸۶۔ جو شخص اپنے علم سے دنیا طلب کرے۔

۲۴۶۱ ۔ حدثنا ابوالاشعث احمد بن المقدام العجلی البصری نا امية بن خالد نا اسحاق بن يحيى بن طلحة نَبِّئْتُ اِبْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ وَيَصْرِفُ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

۲۴۶۱۔ حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس مقصد کے لئے علم سیکھا کہ اس کے ذریعہ سے علماء سے مقابلہ آرائی کرے، بے وقوفوں کے ساتھ بحث و تکرار کرے اور لوگوں کو اس سے اپنی طرف متوجہ کرے (تاکہ وہ اسے مال وغیرہ دیں) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کریں گے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ان کے اوپر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۲۴۶۲) حدثنا نصربن علی نا محمد بن عباد الهنائی نا علی بن المبارك عن ايوب السختيانی عن

۲۴۶۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے علم سیکھا یا اس سے غیر اللہ کا ارادہ کیا

خالد بن دُرَيك عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْاَرَادَبِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّا مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرے۔

باب ۱۳۸۷۔ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيْغِ السَّمَاعِ

باب ۱۳۸۷۔احادیث لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی فضیلت۔

(۲۴۶۳) حدثنا محمد بن غيلان نا ابوداوٗد نا شعبة اخبرني عمر بن سليمان من ولد عمر بن الخطاب قال سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا لَشَيْءٍ يَّسْاَلُهٗ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَآءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ

۲۴۶۳۔حضرت ابان بن عثمانؒ کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ، ایک مرتبہ مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت نکلے۔ہم نے سوچا کہ یقیناً انہیں مروان نے کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا۔ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو فرمایا: ہاں۔اس نے ہم سے کئی احادیث کے متعلق پوچھا جو ہم نے آنحضرت ﷺ سے سنی تھیں۔میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے۔جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی اور اسے اس وقت تک یاد رکھا جب تک کسی اور کو نہیں سنا دیا اس لئے کہ بہت سے فقہ کے حامل اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں اور بہت سے حاملینِ فقہ خود فقیہ ❶ نہیں ہوتے۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابودرداءؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴۶۴) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداوٗد انبانا شعبة عن سماك بن حَرْب قال سمعت عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَاللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ

۲۴۶۴۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچا دی جس طرح سنی تھی۔اس لئے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ سمجھ اور علم رکھتے ہوں گے۔❷

باب ۱۳۸۸۔ فِيْ تَعْظِيْمِ الْكِذْبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۸۸۔رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۴۶۵ حدثنا ابوهشام الرفاعي نا ابوبكر بن عياش نا عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا

۲۴۶۵۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرلے۔

❶ یہاں فقہ سے مراد حدیث نبوی ﷺ ہے۔نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے علوم پر دسترس رکھنے والا اور احادیث یاد کرنے والا فقیہ ہوتا ہے۔(مترجم) ❷اس حدیث میں آنے والے زمانے میں محدثین کی پیشین گوئی ہے کہ وہ لوگ اس ذخیرے کی بروقت حفاظت کریں گے۔واللہ اعلم (مترجم)

فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(۲٤٦٦) حدثنا اسمٰعيل بن موسى الفزارى بن ابنة السدى ناشريك بن عبدالله عن منصور ابن المعتمر عن رِبْعى بن خِرَاشَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ كَذِبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ

۲۴۶۶۔حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کیا کرو اس لئے کہ جس نے ایسا کیا وہ دوزخ میں جائے گا۔

اس باب میں ابوبکرؓ، عمرؓ عثمانؓ، زبیرؓ، سعد بن زیدؓ عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عمرو بن عبسہؓ، عقبہ بن عامرؓ، معاویہؓ، بریدہؓ، ابوموسیٰؓ، ابوامامہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، مغیرہؓ اور اوس ثقفی سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معتمر اہل کوفہ میں سے اثبت ہیں۔ وکیع کا کہنا ہے کہ ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

(۲٤٦٧) حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ

۲۴۶۷۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا (میرے خیال میں "قصداً" بھی فرمایا) وہ دوزخ میں اپنا گھر تلاش کرلے۔ ❶

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۳۸۹۔ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ

باب ۱۳۸۹۔موضوع احادیث بیان کرنا۔

(۲٤٦٨) حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدى نا سفيٰن عن حبيب بن ابى ثابت عن ميمون بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ

۲۴۶۸۔حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کرے اور اسے گمان ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

اس باب میں علی بن ابی طالبؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے شعبہ حکم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ سمرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ بھی اسے حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے میں نے ابومحمد عبداللہ بن

❶ یہ حدیث متواتر ہے اور اس کے درجہ تواتر تک کوئی حدیث نہیں پہنچتی۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس کے نقل کرنے والوں کی تعداد باسٹھ (۶۲) ہے جن میں عشرہ مبشرہ بھی داخل ہیں۔ (مترجم)

عبدالرحمٰن سے اس حدیث کی تفسیر پوچھی اور عرض کیا کہ اس وعید میں تو وہ بھی داخل ہیں جو غیر مرفوع حدیث کو مرفوع یا سند کو بدل دیتے ہیں نیز وہ لوگ بھی جو جانتے ہیں کہ کسی حدیث کی سند صحیح نہیں لیکن اسے بیان کرتے ہیں۔ یہ سب بھی اس وعید میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: نہیں میرے خیال میں وہ شخص اس وعید میں داخل ہوگا جو ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس کی کوئی اصل نہیں اور وہ اسے آپ ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

باب ۱۳۹۰۔ مَانُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۹۰۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث سنتے وقت جو بات کہنے سے منع کیا گیا۔

(۲۴۶۹) حدثنا قتيبة نا سفيٰن بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَغَيْرِهٖ رَفَعَهٗ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَاۤاُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَاۤ اَدْرِيْ مَاوَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

۲۴۶۹۔ حضرت محمد بن منکدر اور سالم ابونضر، عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد ابورافع سے اور ان کے علاوہ راوی اسے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں میں کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور میرا کوئی حکم اسے سنایا جائے تو یہ کہنے لگے کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ ہم تو جو چیز قرآن کریم میں پائیں گے اسی کی اتباع کریں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اسے سفیان سے وہ ابن منکدر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر سالم ابونضر، عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عیینہ یہ حدیث بیان کرتے تو اگر جمع کرتے تو اسی طرح بیان کرتے ورنہ دونوں کو الگ الگ نقل کرتے یعنی ابن منکدر اور سالم کو۔ اور ابورافع آنحضرت ﷺ کے مولیٰ ہیں ان کا نام اسلم ہے۔

(۲۴۷۰) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدى نا معاوية بن صالح عن الحسن بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَّبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَافِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

۲۴۷۰۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسی شخص کو میری کوئی حدیث پہنچے گی اور وہ تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر بیٹھے بیٹھے کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے چنانچہ ہم جو کچھ اس میں حلال پائیں گے اسے حلال کریں گے اور جو حرام پائیں گے حرام کریں گے (جب کہ حقیقت یہ ہے کہ) جسے اللہ کا رسول حرام کریں وہ بھی اسی چیز کی مانند ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۱۳۹۱۔ فِيْ كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۹۱۔ کتابت علم کی کراہت۔

(۲۴۷۱) حدثنا سفيان بن وكيع نا ابن عيينة عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ

۲۴۷۱۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے حدیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت

سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْ ذَنْ لَنَا

نہیں دی۔ ❶

یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے منقول ہے۔ ہمام اسے زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۲ ـ فِي الرُّخْصَةِ فِيْهِ

باب ۱۳۹۲۔ اس کی اجازت۔

(۲۴۷۲) حدثنا قتيبة نا الليث عن الخليل بن مرة عن يحيى بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهُ، وَلَا يَحْفَظُهُ، فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِيْ وَلَا اَحْفَظُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ الْخَطَّ

۲۴۷۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے اور احادیث سنتے تھے وہ انہیں بہت پسند آتیں لیکن یاد نہیں رہتیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے حدیثیں سنتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے مدد حاصل کرو اور ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ کیا۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس لئے کہ امام بخاری، خلیل بن مرہ کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔

(۲۴۷۳) حدثنا يحيى بن موسٰى ومحمود بن غيلان قالا نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن يحيى بن اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاهٍ اُكْتُبُوْلِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۲۴۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور پھر ایک قصہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ابو شاہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خطبہ میرے لئے لکھوا دیجئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابو شاہ کو لکھ دو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شیبان بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۴۷۴) حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن وهب بن منبه عن اَخِيْهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ

۲۴۷۴۔ حضرت ہمام بن منبہ حضرت ابو ہریرہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: صحابہ میں سے عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ کوئی صحابی مجھ سے زیادہ احادیث نہیں جانتا وہ بھی اس لئے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں

❶ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا تاکہ قرآن وحدیث ایک دوسرے میں مل نہ جائیں اور لوگ پورے کو ہی قرآن نہ سمجھنے لگیں۔ لیکن جب یہ خدشہ ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے کئی صحابہ کو احادیث لکھنے کی اجازت دے دی تھی۔ جیسے کہ آئندہ حدیث میں بھی مذکور ہے۔ (مترجم)

اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ

لکھتا تھا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۳۹۳ ـ مَاجَآءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ

باب ۱۳۹۳۔ بنواسرائیل سے روایت کرنا۔

۲۴۷۵ ـ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن عبد الرحمٰن بن ثوبان العابد الشامي عن حسان بن عطية عن ابى كَبْشَةَ السَّلُوْلِي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْاٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۲۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ غائبین کو میری باتیں پہنچاؤ خواہ وہ ایک ہی آیت ہو۔ ❶ نیز فرمایا کہ بنواسرائیل سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ❷ اور جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، ابو عاصم سے وہ اوزاعی سے وہ حسان بن عطیہ سے وہ ابو کبشہ سلولی سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۴ ـ مَاجَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

باب ۱۳۹۴۔ خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

(۲۴۷۶) حدثنا نصربن عبدالرحمٰن الكوفي نا احمد بن بشير عن شبيب بن بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَّسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَايَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

۲۴۷۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے سواری مانگنے کے لئے آیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس سواری نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اسے دوسرے کسی شخص کے پاس بھیج دیا اس نے اسے سواری دے دی تو وہ دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں یہ بتانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

❶ یہاں آیت پہنچانے سے مراد حدیث ہے کیونکہ قرآن کی حفاظت کا تو اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ کیا ہے اور بلا شک وشبہ محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا۔ لہٰذا حدیث کا پہنچانا بدرجۂ اولیٰ ضروری ہوا۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد ایسا کلام ہے جو جوامع الکلم میں سے ہو۔ چنانچہ معنی یہ ہوئے کہ مجھ سے ایک حدیث بھی پہنچاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی حفاظت کے وعدے کے بعد اس کی حفاظت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی اگر ان کے واقعات نقل کر کے ان سے عبرت حاصل کرو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں نہ کہ شریعت اور احکام کیونکہ وہ سب شریعت محمدی ﷺ سے منسوخ ہو چکے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲٤۷۷) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداوٗد انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا عمرو الشيباني يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْبَدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ

۲۴۷۷۔ حضرت ابومسعود بدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوا اور بتایا کہ اس کی ساری مرگئی ہے تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ فلاں کے پاس جاؤ۔ وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دے دی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی کو خیر کا راستہ بتائے اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا کرنے والے کے لئے یا فرمایا: جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے۔ ابومسعود بدریؓ کا نام عقبہ بن عمروؓ ہے۔ حسن بن علی خلال، عبداللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے وہ ابوعمرو شیبانی سے وہ ابومسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں راوی کو شک نہیں ہوا۔

(۲٤۷۸) حدثنا محمود بن غيلان والحسن بن علی الخلال وغير واحد قالوا نا أسامة عن بريد بن عبد اللّٰه بن ابی بردة عن جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِیَ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَاءَ

۲۴۷۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوسروں کے لئے سفارش کیا کرو تا کہ اجر حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابو بردہ ہے اور یہ ابوموسیٰ اشعری کے بیٹے ہیں ان سے ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

(۲٤۷۹) حدثنا محمود بن غيلان ناوكيع وعبدالرزاق عن سفيان عن الاعمش عن عبداللّٰه بن مرة عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ

۲۴۷۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ مظلوم ہوتے ہوئے قتل کیا جائے اور اس کا گناہ آدمؑ کے بیٹے کو نہ پہنچے۔ اس لئے کہ اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبدالرزاق ''اسن'' کی جگہ ''سن'' کا لفظ نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۵۔ فِیْ مَنْ دَعَا اِلَی هُدًی فَاتُّبِعَ

باب ۱۳۹۵۔ جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور اس کی تابعداری کی گئی۔

(۲٤۸۰) حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعيل بن

۲۴۸۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ يَّتْبَعُهٗ لَايَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ يَّتْبَعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا

شخص نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا ❶ اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اس کی تابعداری کرنے والوں کو ہوگا۔ اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جب کہ اگر کوئی شخص گمراہی کی طرف ❷ دعوت دے گا۔ تو اس پر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں پر اور اس میں بھی ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۸۱) حدثنا احمد بن منيع نايزيد بن هارون قال نا المسعودی عن عبد الملك بن عمير عَنِ ابْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا

۲۴۸۱۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا ❸ اور اس میں اس کی اتباع کی گئی تو اس کے لئے بھی اس کے متبعین کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جب کہ اگر کسی نے برائی کے کسی طریقے کو رواج دیا اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں کے لئے اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

اس باب میں حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جریر بن عبداللہ ہی سے مرفوعاً مروی ہے۔ پھر منذر بن جریر بن عبداللہ بھی اسے اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح عبیداللہ بن جریر بھی اسی سند سے بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۶۔ الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

باب ۱۳۹۶۔ سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا۔

(۲۴۸۲) حدثنا علی بن حجر نا بقية الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبدالرحمٰن بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً

۲۴۸۲۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد اتنی بلیغ نصیحت کی۔ کہ اس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی وصیت ہے آپ ﷺ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تقویٰ اور سننے اور ماننے کی

❶ ہدایت کی طرف بلانے سے مراد ایمان وتوحید اور اتباع سنت کی طرف دعوت دینا ہے اور اس میں دعوت دینے والے کو قیامت تک اس کی دعوت قبول کرنے والوں کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ (مترجم) ❷ اس سے مراد ہر برائی، بدعت اور ظلم وغیرہ ہے، اسے بھی قیامت تک اپنے ہر متبع کا گناہ ملتا رہے گا اور ان گناہ کرنے والوں کے گناہ میں بھی کمی نہیں آئے گی۔ (مترجم) ❸ اچھے طریقے سے مراد یہ ہے کہ کسی سنت کو زندہ کیا یا کسی اسلامی شعار کو جاری کیا یا کسی عمل کو مسنون طریقے کے مطابق جاری کرایا وغیرہ وغیرہ نہ کہ کوئی بدعت نکالی واللہ اعلم (مترجم)

ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَ اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔اس لئے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔خبردار نئی چیزوں سے بچنا۔کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔لہٰذا اگر کسی پر ایسا وقت آجائے۔تو اسے چاہئے کہ میرے اور خلفاء راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔(تم لوگ اسے) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑلو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ثور بن یزید اسے خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن سے وہ عرباض سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں پھر حسن بن علی خلال اور کئی راوی بھی اسے ابوعاصم سے وہ ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے وہ عرباض بن ساریہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔عرباض کی کنیت ابونجیح ہے۔پھر یہ حدیث حجر بن حجر سے بھی عرباض ہی کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۴۸۳) حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن نامحمد بن عيينة عن مروان بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اِعْلَمْ قَالَ اَعْلَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِاَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَالَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا

۲۴۸۳۔حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارثؓ سے فرمایا کہ جان لو۔انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جان لوں؟ فرمایا: یہ کہ جس نے میرے بعد میری کوئی ایسی سنت زندہ کی جو مرچکی تھی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لئے۔اس کے باوجود ان کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی جسے اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) پسند نہیں کرتے تو اس کے لئے اتنے ہی گناہ لکھے جائیں گے جتنے کہ اس بدعت پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھے جائیں گے اور اس سے ان کے گناہوں کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہیں۔جب کہ کثیر بن عبداللہ عمرو بن عوف مزنی کے بیٹے ہیں۔

(۲۴۸۴) حدثنا مسلم بن حاتم الانصاری البصری عن محمد بن عبداللّٰه الانصاری عن ابيه عن علی بن زيد عن سعيد بن الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ

۲۴۸۴۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بیٹے اگر تم اس حالت میں صبح اور شام کرسکو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کوئی برائی نہ ہو تو کرو۔پھر فرمایا: بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا۔وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحْيَانِي وَمَنْ اَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبداللہ انصاری اور ان کے والد ثقہ ہیں علی بن زید صدوق ہیں لیکن وہ ایسی اکثر روایات کو مرفوع کہہ دیتے ہیں جو دوسرے راوی موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار، ابوولید سے وہ شعبہ سے اور وہ علی بن زید سے نقل کرتے ہیں۔ سعید بن مسیب کی انسؓ سے اس کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ پھر عباد منقری یہ حدیث علی بن زید سے اور وہ انس سے نقل کرتے ہوئے سعید بن مسیب کا ذکر نہیں کرتے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں پہچانا۔ انس بن مالکؓ کا انتقال ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیبؒ کا ۹۵ء میں ہوا۔

باب ۱۳۹۷ - فِي الْاِنْتِهَآءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۴۸۵) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِي مَاتَرَكْتُكُمْ فَاِذَاحَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّي فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ

باب ۱۳۹۷۔ جن چیزوں سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنا۔

۲۴۸۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اسی پر چھوڑ دو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔ ● اور جب میں تمہارے لئے کوئی چیز بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لیا کرو کیونکہ تم سے پہلی امتیں زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۸ - مَاجَآءَ فِي عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

(۲۴۸۶) حدثنا الحسن بن الصباح البزار واسحق بن موسى الانصاري قال نا سفيان بن عيينه عن ابن جريج عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

باب ۱۳۹۸۔ مدینہ کے عالم کی فضیلت۔

۲۴۸۶۔ حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگ علم حاصل کرنے کے لئے (دور دراز سے) اونٹوں پر سفر کریں گے۔ وہ لوگ مدینہ کے عالم سے کسی کو علم میں زیادہ نہیں پائیں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ ہی سے منقول ہے کہ اس عالم سے مراد امام مالک بن انس ہیں۔ اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عمری زاہد ہیں۔ ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ نیز یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اس شخص سے مراد مالک بن انس ہیں۔

● یعنی بغیر ضرورت کے سوال نہ کیا کرو اور میں جو حکم دوں اسکی تعمیل کیا کرو نیز جن چیزوں سے منع کروں ان سے باز رہا کرو۔ کیونکہ زیادہ سوالات کرنے سے احکام زیادہ ہو جائیں گے اور پھر انہیں بجالانا مشکل ہو جائے گا۔ (مترجم)

باب ۱۳۹۹ ـ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَی الْعِبَادَةِ

(۲۴۸۷) حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابراهیم بن موسٰی نا الولید هوا بن مسلم ناروح بن جناح عَنْ مُجَاهِدٍعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْهٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

باب ۱۳۹۹ ـ علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۴۸۷ ـ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ، شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۴۸۸) حدثنا محمود بن خراش البغدادی نا محمد بن یزید الواسطی نا عاصم بن رجاء بن حیوة عن قیس بن کَثِیْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ وَهُوَبِدَ مِشْقَ قَالَ مَا اَقْدَمَكَ یَا اَخِیْ قَالَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ اِلَّا فِیْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَّبْتَغِیْ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًی لِّطَالِبِ وَ اِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی الْحِیْتَانِ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَبِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ

۲۴۸۸ ـ حضرت قیس بن کثیر فرماتے ہیں کہ مدینہ سے ایک شخص دمشق میں ابودرداءؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا: بھائی آپ کیوں آئے؟ (انہوں نے جواب دیا) مجھے خبر ملی ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کیا ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: کی آپ کو کوئی اور کام نہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا آپ تجارت کے لئے نہیں آئے؟ عرض کیا: میں صرف اس حدیث کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: اگر کوئی شخص علم کا راستہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیں گے۔ اور فرشتے طالب علم کی رضاء کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں نیز عالم کے لئے آسمان وزمین میں موجود ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مچھلیاں بھی پانی میں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ پھر عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے چاند کی ستاروں پر۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے بلکہ علم ہی ان کا ورثہ ہوتا ہے۔ جس نے اسے حاصل کیا اس نے انبیاء کی وراثت سے بہت سارا حصہ حاصل کرلیا۔

ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوۃ کی ہی سند سے جانتے ہیں۔ اس کی سند متصل نہیں۔ محمود بن خراش نے بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے پھر عاصم بن رجاء بن حیوۃ بھی داؤد بن قیس سے وہ ابودرداء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ محمود بن خراش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

(۲۴۸۹) حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن سعید بن مسروق عن بن اَشْوَعَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِیِّ

۲۴۸۹ ـ حضرت یزید بن سلمہ جعفیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ ﷺ سے بہت سی احادیث سنی ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُّنْسِیَ اَوَّلَه' اٰخِرُه' فَحَدِّثْنِیْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جَمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ

کہ میں بعد والی احادیث یاد کرتے کرتے پچھلی بھلا بیٹھوں لہٰذا آپ مجھے کوئی جامع سی چیز بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں کے متعلق جانتے ہو ان میں اللہ سے ڈرو۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میرے نزدیک یہ مرسل ہے کیونکہ ابن اشوع کی یزید بن سلمہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ان کا نام سعید بن اشوع ہے۔

(۲۴۹۰) حدثنا ابو كريب ناخلف بن ايوب عن عوفٍ عن ابن سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٍ فِی الدِّيْنِ

۲۴۹۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو منافق میں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ حسن اخلاق اور دین کی سمجھ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے عوف کی سند سے صرف خلف بن ایوب کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہم نے ان سے محمد بن علاء کے علاوہ کسی کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہمیں علم نہیں کہ وہ کیسے ہیں۔

(۲۴۹۱) حدثنا محمد بن عبد الاعلى نا سلمة بن رجاء نا الوليد بن جميل نا القاسم ابو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَه' وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةُ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتُ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

۲۴۹۱۔ حضرت ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے دو شخصوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ایک عابد اور دوسرا عالم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے میری تمہارے ادنیٰ ترین آدمی پر۔ پھر فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام اہل زمین و آسمان یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں تک، ایسے شخص کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے میں نے ابو عمار حسین بن حریث کو فضل بن عیاض کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا کہ ایسا عالم جو لوگوں کو علم سکھاتا ہے آسمان میں بڑا آدمی پکارا جاتا ہے۔

(۲۴۹۲) حدثنا عمر بن حفص الشيبانی البصری نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُه' حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ

۲۴۹۲۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن بھلائی اور خیر کی باتیں سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت پر ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۴۹۳) حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندى نا عبدالله بن نمير عن ابراهيم بن الفضل عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

۲۴۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمت کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لہٰذا اسے جہاں بھی پائے وہی اس کا مستحق ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ اور ابراہیم بن فضل مخزومی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

اَبْوَابُ الْاِسْتِيْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آداب اور اجازت لینے کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

بَاب ۱۴۰۰۔ مَاجَآءَ فِيْ اِفْشَآءِ السَّلَامِ

باب ۱۴۰۰۔ سلام کو رواج دینا۔

(۲۴۹۴) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاتَدْخُلُوالْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍاِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوالسَّلَامَ بَيْنَكُمْ

۲۴۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ اور اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم لوگ اسے کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو وہ چیز یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور رواج دو۔

اس باب میں عبداللہ بن سلامؓ، عبداللہ بن عمروؓ، براء، انسؓ، ابن عمرؓ اور شریح بن ہانیؒ سے بھی روایت ہے۔ شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۱۔ مَاذُكِرَ فِيْ فَضْلِ السَّلَامِ

باب ۱۴۰۱۔ سلام کی فضیلت۔

(۲۴۹۵) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن والحسن بن محمد الجريرى البلخى قالانا محمد بن كثير عن جعفر بن سليمان الضبعى عن عوف عن اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ وَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۴۹۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دس (۱۰) نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آیا اور کہا کہ ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے بیس (۲۰) نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے اس طرح سلام کیا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے تیس (۳۰) نیکیاں ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، علیؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۰۲۔ داخل ہونے کے لئے تین مرتبہ اجازت لینا۔

باب ۱۴۰۲ ـ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ الْاِسْتِيْذَانَ ثَلَاثٌ

(۲۴۹۶) حدثنا سفيان بن وكيع نا عبدالاعلى بن عبدالاعلى عن الجريرى عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَ اَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَ اَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَاصَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَاءَ ه' قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ اَلسُّنَّةُ قَالَ اَلسُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَ بَيِّنَةٍ اَوْلَاَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَ اِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَه' قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرُ فَاَخْبَرَه' ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا

۲۴۹۶۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰؓ نے عمرؓ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اور فرمایا: السلام علیکم کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ عمرؓ نے کہا کہ یہ ایک مرتبہ ہوا۔ پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے اور دوبارہ اجازت چاہی عمرؓ نے کہا: دو مرتبہ۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد تیسری مرتبہ اسی طرح اجازت مانگی۔ عمرؓ نے کہا۔ تین مرتبہ۔ پھر وہ واپس ہوگئے تو عمرؓ نے دربان سے پوچھا کہ انہوں نے کیا کیا؟ اس نے کہا: واپس چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو پوچھا کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ ابوموسیٰ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ عمرؓ نے فرمایا: سنت ہے؟ اللہ کی قسم تم مجھے کوئی دلیل پیش کرو اور گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں تنبیہ کروں گا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس پر ابوموسیٰ ہم انصاریوں کی ایک جماعت کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کیا تم لوگ احادیث رسول ﷺ کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ اجازت تین مرتبہ مانگی جائے اگر اجازت مل جائے تو داخل ہوجاؤ ورنہ لوٹ جاؤ۔ پھر لوگ ان سے مذاق کرنے لگے ابوسعید کہتے ہیں پھر میں نے سر اٹھایا اور کہا کہ اس معاملے میں آپ کو عمرؓ سے جو سزا ملے اس میں میں بھی آپ کا شریک ہوں۔ پھر ابوسعیدؓ، حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ابوموسیٰؓ کی بات کی تصدیق کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ مجھے معلوم نہیں تھا۔

اس باب میں علیؓ اور طارقؓ (جو سعد کے مولیٰ ہیں) سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس اور کنیت ابومسعود ہے۔ یہ حدیث کئی راوی ان کے علاوہ ابونضرہؒ سے بھی نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

(۲۴۹۷) حدثنا محمود بن غيلان نا عمرو بن

۲۴۹۷۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ

یونس عن عکرمة بن عمارثنی ابوزمیل ثنی ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِیْ

سے تین مرتبہ داخل ہونے کی اجازت مانگی اور آپ ﷺ نے مجھے اجازت دی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے۔حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰؓ پر اعتراض اس بات پر کیا تھا کہ تین مرتبہ میں اجازت نہ ملے تو لوٹ جانا چاہئے۔چنانچہ انہیں اس کا علم نہیں تھا کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ میں اجازت نہ ملنے پر لوٹ جانے کا حکم دیا ہے۔

باب ۱۴۰۳ ۔ کَیْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب۱۴۰۳۔سلام کا کس طرح جواب دیا جائے۔

(۲۴۹۸) حدثنا اسحق بن منصورنا عبداللّٰه بن نمیرنا عبیداللّٰه بن عمر عن سعید الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ

۲۴۹۸۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے کے بعد حاضر خدمت ہو کر سلام کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک۔ جاؤ دوبارہ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے یحییٰ بن سعید قطان بھی عبیداللہ بن عمر سے اور وہ سعید مقبریؒ سے نقل کرتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۴ ۔ فِیْ تَبْلِیْغِ السَّلَامِ

باب۱۴۰۴۔کسی کو سلام بھیجنا۔

(۲۴۹۹) حدثنا علی بن مندر الکوفی نا محمد بن فضیل عن زکریا بن ابی زائدہ عَنْ عَامِرٍ قَالَ نُبِّئْتُ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَئِیْلَ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

۲۴۹۹۔حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے مجھے کہا: کہ جبرائیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں۔میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے وہ ابن نمیر سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔زہری بھی اسے ابوسلمہؓ سے اور وہ عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۵ ۔ فِیْ فَضْلِ الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

باب۱۴۰۵۔سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت۔

(۲۵۰۰) حدثنا علی بن حجر نا قرّان بن تمام الاسدی عن ابی فروة الرهادی یزید بن سنان عن سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّهُمَا یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ

۲۵۰۰۔حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جب دو آدمیوں کی ملاقات ہو تو کون پہلے سلام کرے: جو اللہ کے زیادہ نزدیک ہوگا وہ سلام میں پہل کرے گا۔

اَوَلِهُمَا بِاللّٰهِ

یہ حدیث حسن ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ ابوفروہ رہادی مقارب الحدیث ہیں۔لیکن ان کے بیٹے ان سے منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ١٤٠٦ ـ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

(٢٥٠١) حدثنا قتيبة نا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ

باب ۱۴۰۶۔سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت۔۔

۲۵۰۱۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔یہودیوں کا سلام انگلیوں سے اور نصاریٰ کا ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔(یعنی تم ایسا نہ کرو۔)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ابن مبارک اسے ابن لہیعہ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

باب ١٤٠٧ ـ مَاجَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

(٢٥٠٢) حدثنا ابوالخطاب زياد بن يحيى البصرى نا ابو عتاب سهل بن حماد ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

باب ۱۴۰۷۔بچوں کو سلام کرنا۔

۲۵۰۲۔سیار کہتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ جارہا تھا کہ بچوں پر گزر ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں انسؓ کے ساتھ تھا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کیا اور فرمایا: کہ میں (انسؓ) آنحضرت ﷺ کے ساتھ جارہا تھا کہ بچوں پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے کئی حضرات نے ثابت سے نقل کیا ہے۔پھر یہ کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔قتیبہ بھی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ١٤٠٨ ـ مَاجَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى النِّسَآءِ

(٢٥٠٣) حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك نا عبد الحميد بن بهرام نه سمع شهربن حوشب يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَآءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَوْمٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ

باب ۱۴۰۸۔عورتوں کو سلام کرنا۔

۲۵۰۳۔حضرت اسماء: بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سے گزرے تو عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کیا پھر راوی عبدالحمید نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

یہ حدیث حسن ہے۔احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ عبدالحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے روایت میں کوئی مضائقہ نہیں امام بخاری کہتے ہیں کہ شہر بن حوشب کی احادیث حسن ہیں اور انہیں قوی قرار دیتے ہیں۔لیکن ابن عوف ان پر اعتراض کرتے ہیں پھر ہلال بن ابی زینب

سے شہر ہی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد، نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عوف سے سنا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ نضر کہتے ہیں: یعنی ان پر طعن کیا ہے۔

باب ۱۴۰۹۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔

باب ۱۴۰۹ ـ فِی التَّسْلِیمِ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ

۲۵۰۴۔ حضرت سعید بن مسیبؒ، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کیا کرو۔ اس سے تم پر بھی برکت ہوگی اور گھر والوں پر بھی۔

(۲۵۰۴) حدثنا ابوحاتم الانصاری البصری مسلم بن حاتم نا محمد بن عبداللّٰہ الانصاری عن ابیہ عن علی بن زید عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَابُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۱۰۔ کلام سے پہلے سلام کرنا۔

باب ۱۴۱۰ ـ السَّلَامِ قَبْلَ الْکَلَامِ

۲۵۰۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کلام سے پہلے کیا جانا چاہئے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی کو اس وقت تک کھانے کے لئے نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔

(۲۵۰۵) حدثنا الفضل بن الصباح نا سعید بن زکریا عن عنبسۃ بن عبدالرحمٰن عن محمد بن زاذان عن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ وَ بِھٰذَا لِاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْعُوْا اَحَدًا اِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ

یہ حدیث منکر ہے ہم اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ عنبسہ بن عبدالرحمٰن ضعیف اور ذاہب الحدیث ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

باب ۱۴۱۱۔ ذمی (کافر) کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

باب ۱۴۱۱ ـ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ التَّسْلِیْمِ عَلَی الذِّمِّیِّ

۲۵۰۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں پاؤ تو اسے تنگ راستے کی طرف سے گزرنے پر مجبور کردو۔

(۲۵۰۶) حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَ ھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۰۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ یہودی آنحضرت ﷺ کے

(۲۵۰۷) حدثنا سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی

ثنا سفیان عن الزهری عَنْ عروة عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ

پاس آئے اور کہا: السام علیک (یعنی تم پر موت آئے) آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: علیکم (تم پر ہو) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا تم ہی پر سام اور لعنت ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو ہی کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی۔ فرمایا: میں نے بھی تو انہیں ''علیکم'' کہہ کر جواب دے دیا تھا۔

اس باب میں ابوبصرہ غفاری، ابن عمرؓ انسؓ اور عبدالرحمٰن جہنی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۲۔ مَاجَآءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ۔

باب ۱۴۱۲۔ جس مجلس میں مسلمان اور کافر ہوں ان کو سلام کرنا۔

(۲۵۰۸) حدثنا یحیی بن موسٰی نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن عروة اَنَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

۲۵۰۸۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے۔ جس میں یہودی بھی تھے اور مسلمان بھی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۳۔ مَاجَآءَ فِيْ تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

باب ۱۴۱۳۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

(۲۵۰۹) حدثنا محمد بن المثنی وابراهیم بن یعقوب قالا نا روح بن عبادة عن حبیب بن شهید عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَ الْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ

۲۵۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار، پیدل چلنے والے کو۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑی تعداد زیادہ کو سلام کرے ابن مثنی اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ ''چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔''

اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبلؓ، فضالہ بن عبیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔ ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید کہتے ہیں کہ حسن کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

(۲۵۱۰) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه نا حیوة بن شریح اخبرنی ابوهانئ الخولانی عن ابی عَلِی الْجُهَنِیْ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۵۱۰۔ حضرت فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھڑ سوار پیدل چلنے والے کو، چلنے والا کھڑے کو اور تھوڑی تعداد والے زیادہ کو سلام کریں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعلی جہنی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

(۲۵۱۱) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك نا معمر عن همام بن مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

۲۵۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، چلنے والے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۴۔ التَّسْلِيْمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ

باب ۱۴۱۴۔ مجلس میں بیٹھتے یا اٹھتے وقت سلام کرنا۔

(۲۵۱۲) حدثنا قتيبة نا الليث من ابن عجلان عن سعيد المَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمُ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

۲۵۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر اگر جی چاہے تو بیٹھے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلی اور آخری مرتبہ سلام کرنا دونوں ہی ضروری ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے عجلان بی سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۱۵۔ الِاسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

باب ۱۴۱۵۔ گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا۔

(۲۵۱۳) حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن عبيدالله بن ابى جعفر عن ابى عبدالرحمٰن الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَلَهٗ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

۲۵۱۳۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی کا پردہ ہٹا کر اجازت لینے سے پہلے اندر جھانکا گویا کہ اس نے گھر کی چھپی ہوئی چیز دیکھ لی اور اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لئے حلال نہیں تھا۔ پھر اگر اس دوران کسی نے اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں تو میں اس کا بدلہ نہیں دلاؤں گا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی ایسے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ نہیں تھا اور وہ بند بھی نہیں تھا پھر۔ اس کی گھر والوں پر نظر پڑ گئی تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں بلکہ گھر والوں کی غلطی ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کے مثل صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوعبدالرحمٰن حُبُلِیّ کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

باب ۱۴۱۶۔ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب ۱۴۱۶۔ بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا۔

(۲۵۱٤) حدثنا بندارنا عبدالوهاب الثقفی عَنْ حُمَید عن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَیْتِهٖ فَاطَّلَعَ عَلَیْهِ رَجُلٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهِ لِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ

۲۵۱۴۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ ایک شخص نے آپ کے گھر میں جھانکا تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں تیر لے کر اس کی طرف لپکے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۱۵) حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عَنِ الزُّهْرِی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِالسَّاعِدِیِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ حُجْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاۃٌ یَحُکُّ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَافِیْ عَیْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۲۵۱۵۔حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے حجرہ مبارک کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا۔آپ ﷺ کے پاس ایک برش تھا جس سے آپ ﷺ سر کو کھجا رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔اجازت لینا اسی لئے شروع کیا گیا ہے کہ پردہ تو آنکھ ہی سے ہوتا ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱٤۱۷۔ التَّسْلِیْمِ قَبْلَ الْاِسْتِیْذَانِ

باب ۱۴۱۷۔اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا۔

(۲۵۱٦) حدثنا سفیان بن وکیع نا روح بن عبادة عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن ابی سفیان ان عمرو بن عبداللّٰه بْنِ صَفْوَان اَخْبَرَه' اَنَّ کَلْدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ بَعَثَه' بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اُمَیَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُه' مِنْ کَلْدَةَ

۲۵۱۶۔حضرت کلدہ بن حنبلؓ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہؓ نے انہیں دودھ، پیوسی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔آپ ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر داخل ہو گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا۔واپس جاؤ اور سلام کر کے اجازت مانگو۔اور یہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں۔مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے سنائی اور کلدہ کا ذکر نہیں کیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔ابو عاصم بھی ابن جریج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۵۱۷) حدثنا سوید بن نصرانا عبداللّٰہ بن المبارك انا شعبة عن محمد ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ

۲۵۱۷۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد پر آنحضرت ﷺ کے قرض کے متعلق بات کرنے کے لئے آپ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔فرمایا: میں میں۔گویا کہ یہ جواب پسند نہیں کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۸۔ فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ اَهْلَهٗ لَيْلًا

۱۴۱۸۔سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

(۲۵۱۸) حدثنا احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قیس عن نبیح الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَآءَ لَيْلًا

۲۵۱۸۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سفر سے رات کو واپس آنے پر عورتوں کے پاس داخل ہونے سے منع فرمایا۔

اس باب میں انسؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رات کو سفر سے واپسی پر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا۔لیکن دو شخصوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور داخل ہو گئے تو دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔یہ آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کا وبال تھا۔

باب ۱۴۱۹۔ مَاجَآءَ فِيْ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

باب ۱۴۱۹۔مکتوب کو خاک آلود کرنا۔

۱۴۱۹ حدثنا محمود بن غیلان ناشبابة عن حمزة عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهٗ اَنْجَعُ لِلْحَاجَةِ

۲۵۱۹۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کچھ لکھے تو اسے خاک آلود کر لینا چاہئے کیونکہ اس میں انجاح مرام کی امید ہے۔

یہ حدیث منکر ہے۔ہم اسے ابوزبیر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔حمزہ: عمرو نصیبی کے بیٹے ہیں۔یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

باب ۱۴۲۰۔

باب ۱۴۲۰۔

(۲۴۲۰) حدثنا قتیبة نا عبیداللّٰہ بن الحارث عن عنبسة عن محمد بن زاذان عن اُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِيْ

۲۵۲۰۔حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ اس سے کہہ رہے تھے کہ قلم کو کان پر رکھو اس لئے کہ یہ املاء کرانے والے کو زیادہ یاد کراتا ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہے کیونکہ محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

باب ١٤٢١ ـ فِيْ تَعْلِيْمِ السُّرْيَانِيَّةِ

(٢٥٢١) حدثنا علی بن حجر نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیه عن خارجة بن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِّنْ كِتَابِ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ

باب ۱۴۲۱۔ سریانی زبان کی تعلیم۔

۲۵۲۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنے لئے یہودیوں کی کتاب سے کچھ کلمات سیکھنے کا حکم دیا۔ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم مجھے بالکل اطمینان نہیں کہ وہ میرے لئے صحیح لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر آدھا ماہ بھی نہیں گذرا تھا کہ میں نے سریانی زبان سیکھ لی۔ چنانچہ جب میں سیکھ گیا تو آپ ﷺ اگر یہودیوں کو کچھ لکھواتے تو میں لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی چیز آتی تو اسے بھی پڑھ کر سناتا۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ اعمش، ثابت بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن ثابت نے فرمایا: مجھے آنحضرت ﷺ نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

باب ١٤٢٢ ـ فِيْ مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

(٢٥٢٢) حدثنا یوسف بن حماد البصری نا عبد الاعلی عن سعید عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهٖ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَّدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ

باب ۱۴۲۲۔ مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے متعلق۔

۲۵۲۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے وفات سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر حاکم کو خطوط لکھوائے جن میں انہیں اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس پر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٤٢٣ ـ مَاجَآءَ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ

(٢٥٢٣) حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰه بن المبارك نا یونس عن الزهری قال اخبرنی عبیداللّٰه بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ

باب ۱۴۲۳۔ مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے۔

۲۵۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابو سفیانؓ بن حرب نے انہیں بتایا کہ ہرقل نے انہیں کچھ لوگوں کے ساتھ تجارت کے لئے شام جانے کے موقع پر پیغام بھیجا تو سب اس کے دربار میں حاضر ہوئے پھر ابو سفیان نے حدیث ذکر کی اور کہا کہ: ہرقل نے آنحضرت ﷺ کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا اس میں لکھا ہوا تھا۔ بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم یہ تحریر اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف

❶ یہ حدیث کسی بھی زبان کے سیکھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ (مترجم)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَافِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

سے ہرقل کی طرف بھیجی گئی ہے جو روم کا بڑا حاکم ہے۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کے راستے کی اتباع کرے۔ امام بعد!

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

باب ٢٠٢٤ ـ مَاجَآءَ فِيْ خَتْمِ الْكِتَابِ

(٢٠٢٤) حدثنا اسحق بن منصور اخبرنا معاد بن هشام ثنى ابى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اَنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ

باب ۱۴۲۴۔ خط پر مہر لگانا۔

۲۵۲۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا یہ لوگ بغیر مہر کے کوئی چیز قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا کہ میں آپ ﷺ کی ہتھیلی میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ جس میں آپ ﷺ کی مہر تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٤٢٥ ـ كَيْفَ السَّلَامُ

(٢٠٢٥) حدثنا سويد انا عبداللّٰه ابن المبارك انا سليمان بن المغيرة نا ثابت البنانى نا ابن اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجُهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلٰثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ وَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهٗ وَيَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهٗ فَيَشْرَبُهٗ

باب ۱۴۲۵۔ سلام کی کیفیت۔

۲۵۲۵۔ حضرت مقداد بن اسودؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی مدینہ میں آئے۔ ہمارے کان اور آنکھیں فاقے کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھیں۔ ہم خود کو صحابہؓ کے سامنے پیش کرتے تو کوئی ہمیں قبول نہ کرتا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ ہمیں لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں ان کا دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہر شخص دودھ دوہنے کے بعد اپنا حصہ پی لیتا اور آپ ﷺ کا حصہ رکھ دیتا۔ آنحضرت ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا سن لیتا۔ پھر مسجد جاتے اور نماز پڑھتے پھر واپس آتے اور اپنے حصے کا دودھ پیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢٢٦ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلَى مَنْ يَّبُوْلُ

باب۱۲۲۶۔پیشاب کرتے ہوئے شخص کوسلام کرنا مکروہ ہے۔

(٢٥٢٦) حدثنا بندار ونصر بن على قالانا ابواحمد الزبيرى عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

۲۵۲۶۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا۔آپ ﷺ پیشاب کررہے تھے لہٰذا اسے جواب نہیں دیا۔

محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے اور وہ ضحاک بن عثمان سے اس سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔اس باب میں علقمہ بن فغواءؓ جابرؓ، براءؓ اور مہاجرین بن قُنفذؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٤٢٧ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِيًا

باب۱۴۲۷۔ابتداء میں علیک السلام کہنا مکروہ ہے۔

(٢٥٢٧) حدثنا سويد نا عبدالله نا خالد الْحَذَّاء عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَفِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَ هُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ رَدَّ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۲۵۲۷۔حضرت ابوتمیمہ ہجیمی اپنے قوم کے ایک شخص کا قول نقل کرتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تو آپ ﷺ کو نہ پا کر ایک جگہ بیٹھ گیا اتنے میں چند لوگ آئے آنحضرت ﷺ بھی انہی میں تھے۔میں آپ ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا۔آپ ﷺ ان کے درمیان صلح کرا رہے تھے۔جب فارغ ہوئے تو ان میں سے بعض آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! میں نے جب یہ دیکھا تو میں بھی کہنے لگا علیک السلام یارسول اللہ (تین مرتبہ اسی طرح کہا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میت کی دعا ہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملے تو کہے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا۔(تین مرتبہ)

ابوغفار یہ حدیث ابوتمیمہ ہجیمی سے اور وہ ابی جری جابر بن سلیم ہجیمی سے نقل کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا.....الحدیث ابوتمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔حسن بن علی خلال بھی ابواسامہ سے وہ ابوغفار ثمیٰ سے وہ ابوتمیمہ ہجیمی سے اور وہ جابر بن سلیم سے نقل کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: علیک السلام۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(٢٥٢٨) حدثنا اسحق بن منصور نا عبد الصمد

۲۵۲۸۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سلام

بن عبد الوارث نا عبدالله بن المثنى نا شمامة بن عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَا ثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا

کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب بات کرتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۲۸

باب ۱۴۲۸۔

(۲۵۲۹) حدثنا الانصاری نامعن نا مالك عن اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحة عن اَبِیْ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذَا قَبِلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰی اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰی فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۵۲۹۔حضرت ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ لوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو تو آنحضرت ﷺ کی طرف آ گئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں جب وہاں کھڑے ہوئے تو ایک نے لوگوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا جب کہ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا تھا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف ٹھکانہ بنانا چاہا تو اللہ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے شرم کی (اور پیچھے بیٹھ گیا) تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ: ام ہانیؓ بنت ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ ان کا نام یزید ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔

(۲۵۳۰) حدثنا علی بن حجر ناشریك عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِیْ

۲۵۳۰۔حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب آنحضرت ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے زبیر بن معاویہ، سماک سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۲۹۔ مَاجَآءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِی الطَّرِيْقِ

باب ۱۴۲۹۔راستے میں مجلس لگا کر بیٹھنے والوں پر کیا واجب ہے۔

(۲۵۳۱) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداو، د

۲۵۳۱۔حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کچھ انصار کے پاس سے

عن شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ وَلَمْ یَسْمَعْهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِیْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِیْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِیْلَ

گزرے جو راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہاں بیٹھنا ضروری ہوتو ہر سلام کرنے والے کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابوشریح خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۳۰۔مَاجَاءَ فِی الْمُصَافَحَةِ

باب ۱۴۳۰۔مصافحے کے متعلق۔

(۲۵۳۲) حدثنا سوید نا عبداللّٰه نا حنظلة بن عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ اَوْ صَدِیْقَهُ اَیَنْحَنِیْ لَهُ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُهُ وَیُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدِهِ وَیُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ

۲۵۳۲۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی یا دوست کو ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہیں۔عرض کیا: تو کیا اس سے لپٹ جائے اور بوسہ دے۔فرمایا: نہیں۔عرض کیا: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵۳۳) حدثنا سوید نا عبداللّٰه نَاهَمَّام عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

۲۵۳۳۔حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا صحابہ میں مصافحہ مروج تھا؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۳٤) حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا یحیی بن سلیم الطائفی عن سفیان عن منصور عن خیثمة عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّةِ الْاَخْذُ بِالْیَدِ

۲۵۳۴۔حضرت ابن مسعودؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا تحیہ کو پورا کرنا ہے۔

یہ حدیث غریب ہم اسے صرف یحیی بن سلیم کی۔سفیان سے روایت سے جانتے ہیں۔میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے محفوظ احادیث میں نہیں شمار کیا۔اور کہا: کہ شاید یحیٰی نے سفیان کی منصور سے مروی حدیث کا ارادہ کیا ہو جو خیثمہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ابن مسعودؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنی ہے کہ فرمایا: رات کو صرف اس شخص کے لئے باتیں کرنا جائز ہے جس کا نماز پڑھنے کا ارادہ ہو یا وہ مسافر ہو۔امام بخاری کہتے ہیں: منصور، ابواسحاق سے وہ عبدالرحمن یا کسی اور سے نقل کرتے ہیں کہ مصافحہ کرنا تحیہ کو پورا کرنا ہے۔

(۲۵۳۵) حَدَّثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰہ نا یحیی بن ایوب عن عبیداللّٰہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم ابی عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہ، عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْقَالَ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَةُ۔

۲۵۳۵۔حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریض کی پیشانی یا فرمایا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور اس سے اس کی کیفیت پوچھنا پوری عیادت ہے اور تمہارے درمیان مصافحہ پوری تحیہ ہے۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں۔امام بخاری کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف۔قاسم: قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔یہ ثقہ ہیں اور یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ اور شامی ہیں۔

(۲۵۳۶) حدثنا سفیان بن وکیع واسحٰق بن منصور قالانا عبداللّٰہ بن نمیر عن الاجلح عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُّسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا

۲۵۳۶۔حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دو مسلمان ایسے نہیں جو ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت نہ کردی جائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔اسے ابواسحاق، براء سے نقل کرتے ہیں اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ۱۴۳۱۔ مَاجَآءَ فِی الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

۱۴۳۱۔بوسے اور معانقے کے متعلق۔

(۲۵۳۷) حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابراھیم بن یحیی بن محمد بن عبادالمدینی ثنی ابی یحیی بن محمد عن محمد بن اسحاق عن محمد بن مسلم الزھری عن عروة بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہ، وَاللّٰہِ مَارَاَیْتُہ، عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہ، فَاَعْتَنَقَہ، وَقَبَّلَہ،

۲۵۳۷۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زید بن حارثہؓ ❶ مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تھے۔وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ برہنہ ❷ کپڑے کھینچتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔اللہ کی قسم میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے یا بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا۔پھر آپ ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے زہری کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۴۳۲۔ مَاجَاءَ فِیْ قُبْلَةِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ

۱۴۳۲۔ہاتھ اور پیر کو بوسہ دینا۔

❶ زید بن حارثہؓ آنحضرت ﷺ کے متبنیٰ تھے۔آپ ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی اور یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔(مترجم)۔ ❷ برہنہ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی تھی اور خوشی کی شدت کی وجہ سے اسے اوڑھا بھی نہیں اور جلدی ان سے معانقے کے لئے دوڑے (مترجم)

(۲۵۳۸) حدثنا ابو کریب نا عبداللّٰہ بن ادریس وابو اسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰہ بن سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَاالٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْابِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَاتَسْرِقُوْا وَلَاتَزْنُوْاوَلَا تَقْتُلُوالنَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰو وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَيَوْمَ الزَّحْفِ وَ عَلَيْكُمْ خَاصَّةَ الْيَهُوْدِ اَلَّاتَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَ اِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ تَقْتُلْنَا الْيَهُوْدُ

۲۵۳۸۔ حضرت صفوان بن عسالؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو۔ اس کے ساتھی نے کہا: نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ وہ دونوں آئے اور نو نشانیوں کے متعلق پوچھا۔ ❶ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، ایسے شخص کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنا حرام ہے، بے قصور شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کرے (یعنی تہمت وغیرہ لگا کر) جادو مت کرو، سود مت کھاؤ، پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ، کافروں سے مقابلہ کرتے وقت پیٹھ مت پھیرو اور خصوصاً یہودیوں کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ ہفتے کے دن ظلم و زیادتی نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پیر چومے لئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے؟ کہنے لگے کہ یہودی کہتے ہیں کہ داؤدؑ نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ ﷺ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل نہ کر دیں۔ ❷

اس باب میں یزید اسودؓ، ابن عمرؓ اور کعب بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۳۳۔ مَاجَآءَ فِيْ مَرْحَبًا

باب ۱۴۳۳۔ مرحبا کے متعلق۔

(۲۵۳۹) حدثنا اسحٰق بن موسٰی الانصاری نا معن نا مالك عن ابی النضر ان ابامرة مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ قَالَ

۲۵۳۹۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ غسل کر رہے تھے اور فاطمہؓ نے ایک کپڑے سے آڑ کر رکھی تھی۔ میں نے سلام کیا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام ہانی مرحبا۔ اور پھر ایک طویل قصہ ذکر کیا ہے۔

❶ یہ نو چیزیں توریت کے شرع میں لکھی جاتی تھی۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ مذکورہ بالا دونوں بابوں کی حدیثوں میں بالجملہ بوسہ کا تذکرہ آیا ہے جب گذشتہ باب مصافحہ میں حضرت انسؓ کی حدیث میں بوسہ کی ممانعت ہے۔ ممانعت اور فعل نبی ﷺ میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ بوسہ ممنوع ہے جو موجب ریا شہوت کا اس میں شائبہ ہو اور وہ بوسہ جائز ہے جو بطور اعزاز و اکرام ہو۔ پھر حدیث عائشہؓ میں مطلق بوسہ کا ذکر ہے جو معانقہ کے ساتھ ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ پیشانی یا سر کا بوسہ ہے۔ جب کہ صفوان بن عسال کی حدیث میں ہاتھوں اور پیروں کے بوسہ کا صراحۃً ذکر ہے۔ پیشانی وغیرہ کے بوسہ کا ذکر و حکم اوپر گذر چکا۔ رہا ہاتھ پاؤں چومنے کا مسئلہ تو ہاتھ چومنا مکروہ ہے۔ الا یہ کہ متأخرین نے عظماء کا ہاتھ چومنے کی رخصت رکھی ہے باقی پاؤں چومنا بالاتفاق مکروہ اور درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

مَرْحَبًا يَاأُمَّ هَانِئٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۵٤۰) حدثنا عبد بن حميد وغير واحد قالوا نا موسى بن مسعود عن سفيان عن ابى اسحاق عن مصعب بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

۲۵۴۰۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل فرماتے ہیں کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مہاجر سوار کو مرحبا۔

اس باب میں بریدہؓ، ابن عباسؓ اور ابوجحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور ہم اسے موسیٰ بن مسعود کی سفیان سے روایت کے علاوہ نہیں پہچانتے اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمٰن بن مہدی بھی سفیان سے اور وہ ابواسحاق سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کرتے۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ میں نے محمد بن بشار کو کہتے ہوئے سنا کہ موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ میں نے ان سے بہت سی احادیث لکھی تھیں لیکن بعد میں ان کے ضعف کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا۔

باب ۱٤۳٤۔ مَاجَاءَ فِيْ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ۔

باب ۱۴۳۴۔ چھینک کا جواب دینا۔

۲۵٤۱۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابى اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۲۵۴۱۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: ۱۔ اگر اسے ملے تو سلام کرے۔ ۲۔ اگر وہ اسے دعوت دے تو وہ قبول کرے۔ ۳۔ اگر وہ چھینک مار کر الحمدللہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ ۴۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔ ۵۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔ ۶۔ اس کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ نیز ابومسعود اور ابوایوب بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ بعض محدثین حارث اعور پر کلام کرتے ہیں۔

(۲۵٤۲) حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن موسى المخزومى المدينى عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ

۲۵۴۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے مومن پر چھ حقوق ہیں۔ ۱۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔ ۲۔ اس کی تجہیز و تکفین میں موجود ہو۔ ۳۔ اس کی دعوت قبول کرے۔ ۴۔ اگر اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔ ۵۔ وہ چھینک مار کر الحمدللہ کہے تو یہ یرحمک اللہ کہے۔ ۶۔ اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کی خیرخواہی کرے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہیں۔ ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک روایت کرتے ہیں۔

باب ١٤٣٥ ـ مَايَقُوْلُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ۔

باب۱۴۳۵۔ جب چھینک آئے تو کیا کہے۔

٢٥٤٣ ـ حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا حضرمي مولى ال الْجَارُوْدِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَّقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

۲۵۴۳۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی موجودگی میں ایک شخص نے چھینک ماری اور "الحمدللّٰہ والسلام علٰی رسول اللّٰہ" کہا۔ انہوں نے فرمایا: میں کہتا ہوں "الحمدللّٰہ والصلوٰۃ علٰی رسول اللّٰہ" لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیں الحمدللہ علی کال حال" سکھلایا ہے یعنی ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٤٣٦ ـ مَاجَآءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب۱۴۳۶۔ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے؟

(٢٥٤٤) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدي نا سفيان عن حكيم بن ديلم عن اَبِىْ بردة بن اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۲۵۴۴۔ حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس چھینکتے اور امید رکھتے کہ آپ ﷺ "یرحمکم اللّٰہ" کہیں۔ لیکن آپ ﷺ انہیں کہتے "یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم" یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

اس باب میں علیؓ، ابوایوبؓ، سالم بن عبیدؓ، عبداللہ بن جعفرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٥٤٥) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيٰن عن منصور عن هلال بن يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِىْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَفِىْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّىْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَاقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُ كُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

۲۵۴۵۔ حضرت سالم بن عبید ایک جماعت کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک شخص نے چھینک ماری تو کہنے لگا "السلام علیکم" انہوں نے جواب دیا کہ تم پر بھی سلام اور تمہاری ماں پر بھی۔ ❶ یہ بات اس کے دل پر گراں گزری تو سالم نے فرمایا: جان لو کہ میں نے وہی جواب دیا ہے جو آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے چھینک مار کر "السلام علیکم" کہنے پر دیا تھا۔ پھر فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "الحمدللّٰہ رب العالمین" کہے اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ۔ پھر پہلا کہے "یغفر اللّٰہ لی ولکم" یعنی اللہ میری اور تمہاری مغفرت کرتے۔

❶ شاید اس میں اس طرف اشارہ ہو کہ تمہاری ماں نے تمہیں آداب شرعی کی تعلیم نہیں دی۔ واللہ اعلم (مترجم)

وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ۔

اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض راوی ہلال اور سالم کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔

(۲۵٤٦) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة اخبرني ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى عن عبدالرحمن بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۲۵۴۶۔ حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "الحمدلله على كل حال" کہے۔ اسے جواب دینے والا "يرحمك الله" کہے اور وہ اسے "يهديكم الله ويصلح بالكم" کہہ کر جواب دے۔

محمد بن مثنی، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ کبھی اسے ابن ابی لیلیٰ سے وہ ابوایوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں اضطراب ہے۔ اس لئے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی ابوایوبؓ سے اور کبھی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ دونوں یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱٤۳۷۔ مَاجَآءَ فِيْ اِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ۔

باب ۱۴۳۷۔ اگر چھینک مارنے والا الحمدللہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے۔

(۲۵٤۷) حدثنا بن ابي عمر نا سفيان عن سليمان التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَ هُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ

۲۵۴۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی محفل میں دو شخصوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں۔ اس پر دوسرے نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اسے جواب دیا اور مجھے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ اس نے "الحمدلله" کہا اور تم نے نہیں کہا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱٤۳۸۔ مَاجَآءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب ۱۴۳۸۔ کتنی مرتبہ جواب دینا چاہئے۔

(۲۵٤۸) حدثنا سويد اخبرنا عبدالله انا عكرمة بن عمار عن اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ

۲۵۴۸۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں آپ ﷺ کے پاس ایک شخص چھینکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "يرحمك الله" پھر وہ دوبارہ چھینکا تو فرمایا: اس شخص کو زکام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے یحییٰ بن سعید سے وہ عکرمہ سے وہ ایاس سے وہ اپنے والد سلمہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ چھینکنے پر فرمایا کہ اسے زکام ہے۔ اور یہ ابن مبارک کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ بھی عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے احمد بن حکم نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اور انہوں نے عکرمہ بن عمار سے نقل کیا ہے۔

(۲۵۴۹) حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسحٰق بن منصور السلولیؒ الکوفی عن عبد السلام بن حرب عن یزید بن ابی خالد الدالانی عن عبد الرحمٰن ابی خالد عن عُمَرِو بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِیْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَاِذَا زَادَفَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا

۲۵۴۹۔ حضرت عمرو بن اسحاق بن ابی طلحہؒ اپنی والدہ سے اور وہ ان کے والد سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینکنے والوں کو تین مرتبہ جواب دو۔ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینکے تو تمہیں اختیار ہے چاہو تو جواب دو، ورنہ نہ دو۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

باب ۱۴۳۹۔ مَاجَآءَ فِیْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِیْرِالْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ۔

باب ۱۴۳۹۔ چھینکتے وقت آواز پست رکھنا اور چہرہ چھپانا۔

(۲۵۵۰) حدثنا محمد بن وزیرالواسطی نایحیی بن سعید عن محمد بن عجلان عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ

۲۵۵۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو اپنے مبارک ہاتھوں یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز پست کرتے

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۴۰۔ مَاجَآءَ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

باب ۱۴۴۰۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۵۵۱) حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن ابی عجلان عنِ الْمَقْبُرِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَ اِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاوَبَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ

۲۵۵۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینک اللہ کی طرف سے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لئے کہ جب جمائی لینے والا آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر سے ہنستا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں چنانچہ جب کوئی جمائی لیتے وقت آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے اندر سے (اس کی غفلت پر) ہنستا ہے۔ (یعنی اگر ہاتھ نہ رکھے تو)۔

يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۵۲) حدثنا الحسن بن علی الخلال نایزید بن هارون اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید الْمَقْبُرِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُ کُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّهٗ مَااسْتَطَاعَ وَلَا یَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَکُ مِنْهُ

۲۵۵۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی چھینکے تو ''الحمدللہ'' کہے اور ہر سننے والے پر حق ہے کہ جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہے۔ جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو اگر کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع اسے روکنے کی کوشش کرے اور ''ہاہ ہاہ'' نہ کرے کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔

یہ حدیث صحیح اور ابن عجلان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی روایت کو اچھی طرح یاد رکھتے ہیں۔ نیز ابن عجلان سے اثبت ہیں۔ ابوبکر عطاء بصری، علی بن مدینی سے وہ یحییٰ سے اور وہ ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں کہ سعید مقبری کی حدیثیں سعید کبھی ابو ہریرہؓ سے بلاواسطہ اور کبھی ایک شخص کی وساطت سے نقل کرتے ہیں اور مجھے بھول گیا ہے کہ کون سی بلاواسطہ ہیں اور کون سی بالواسطہ۔ لہٰذا میں نے سب اسی طرح روایت کی ہیں ''عن سعید عن ابی هریرةؓ''۔

باب ۱۴۴۱۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّیْطَانِ

باب ۱۴۴۱۔ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۲۵۵۳) حدثنا علی بن حجر نا شریك عن ابی الْیَقْظَانِ عَنْ عَدِیٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوةِ وَالْحَیْضُ وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّیْطَانِ

۲۵۵۳۔ حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نماز کے دوران چھینک، اونگھ، حیض، قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی ابوالیقظان سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

باب ۱۴۴۲۔ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ یُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ

باب ۱۴۴۲۔ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے۔

۲۵۵۴۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ابی ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایُقِیْمُ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ

۲۵۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسن بن علی خلال اسے عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ جب ابن عمرؓ کو دیکھتے تو ان کے لئے جگہ خالی کر دیتے لیکن وہ اس ممانعت کی وجہ سے وہاں نہ بیٹھتے۔

باب ۱۴۴۳۔ اگر کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے۔

باب ١٤٤٣ ـ مَاجَاءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

۲۵۵۵۔ حضرت وہب بن حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ چنانچہ وہ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

(۲۵۵۵) حدثنا قتيبة نا خالد بن عبدالله الواسطيّ عن عمرو بن يحيٰى عن محمد بن يحيٰى بن حبان عن عمّه واسع بن حبّان عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَفَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ

یہ حدیث صحیح غریب ہے اور اس باب میں ابوبکرہؓ، ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۴۴۔ دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے۔

باب ١٤٤٤ ـ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ اِذْنِهِمَا

۲۵۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے۔

(۲۵۵۶) حدثنا سويدانا عبدالله انا اسامة بن زيد ثنى عمرو بن شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

یہ حدیث حسن ہے۔ عامر احول اسے عمرو بن شعیب سے بھی نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۴۵۔ حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت۔

باب ١٤٤٥ ـ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

۲۵۵۷۔ حضرت ابومجلز کہتے ہیں کہ ایک شخص حلقے کے بیچ میں بیٹھا تو حذیفہؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے قول کے مطابق حلقے کے درمیان بیٹھنے والا ملعون ہے۔ ❶

(۲۵۵۷) حدثنا سويد نا عبدالله انا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

باب ۱۴۴۶۔ کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت۔

باب ١٤٤٦ ـ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

❶ اس حدیث کی تفسیر میں کہا جاتا ہے کہ اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو پھلانگ کر انہیں اذیت دیتے ہوئے درمیان میں جائے گا لہٰذا اس سے منع کر دیا گیا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو خود کو تضحیک اور مذاق وغیرہ کے لئے پیش کرے تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ہنسیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۵۵۸ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن نا عفان نا حماد بن سلمة عَنْ حُمَيْد عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَةِ لِذٰلِكَ

۲۵۵۸۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا۔لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ اسے برا مانتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۵۹) حدثنا محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفيٰن عن حَبِيْبِ بْنِ شَهِيْد اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَئَاهُ فَقَالَ اِجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۲۵۵۹۔حضرت ابومجلزؒ فرماتے ہیں کہ معاویہؓ نکلے تو عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انہیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسے لوگوں کا اس کے سامنے تصویروں کی طرح کھڑے رہنا پسند ہو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرلے۔

اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ہناد بھی ابواسامہ سے وہ حبیب سے وہ ابومجلز سے وہ معاویہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۴۷۔ مَاجَآءَ فِیْ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

باب ۱۴۴۷۔ناخون تراشنا۔

(۲۵۶۰) حدثنا الحسن بن على الحلوانى وغير واحدقا لوانا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن سعيدبن الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ

۲۵۶۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔زیرناف بال صاف کرنا،ختنہ،مونچھیں کترنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۶۱) حدثنا قتيبة وهناد قالا نا وكيع عن زكريا بن ابى زائدة عن مصعب بن شيبة عن طلق بن حبيب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزبير عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ

۲۵۶۱۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں۔مونچھیں کترنا۔داڑھی بڑھانا،مسواک کرنا،ناک میں پانی ڈالنا،ناخن تراشنا،انگلیوں کے پشت کو دھونا،بغل کے بال اکھاڑنا،زیرناف بال مونڈنا،پانی سے استنجا کرنا۔زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے فرمایا: میں دسویں چیز بھول گیا لیکن وہ کلی کرنا ہی ہوگا۔

الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ

اس باب میں عمار بن یاسرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۴۸۔ مَاجَآءَ فِی تَوْقِیْتِ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَ اَخْذِ الشَّارِبِ

باب ۱۴۴۸۔ مونچھیں کترنے اور ناخن ترا شنے کی مدت۔

(۲۵۶۲) حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبدالصمد نا صدقة بن موسٰی ابومحمد صاحب الدقیق نا اَبُوْعِمْرَان الْجَوْنِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً تَقْلِیْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَالشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

۲۵۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ناخن تراشنے، مونچھیں کترنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز مقرر کی۔

(۲۵۶۳) حدثنا قتیبة نا جعفر بن سلیمان عن ابی عمران الجونی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً

۲۵۶۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس لئے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال مونڈنے اور بغل کے بال اکھاڑنے کے متعلق حکم دیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ گزرنے پائیں۔

یہ حدیث گزشتہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی صدقہ بن موسیٰ ضعیف ہیں۔

باب ۱۴۴۹۔ مَاجَآءَ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ

باب ۱۴۴۹۔ مونچھیں کترنا۔

(۲۵۶۴) حدثنا محمد بن عمر بن الولید الکوفی الکندی نا یحیی بن اٰدم عن اسرائیل عن سماكؒ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَصُّ وَیَاْخُذُمِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَكَانَ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِیْمُ یَفْعَلُهٗ

۲۵۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے اور فرماتے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۵۶۵) حدثنا احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن حمید عن یوسف بن صهیب عن حبیب بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَیْسَ مِنَّا

۲۵۶۵۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مونچھیں نہیں کترتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار بھی یحییٰ سے وہ یوسف بن صہیب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ١٤٥٠ ـ مَاجَآءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب ۱۴۵۰۔ داڑھی میں سے کچھ بال کاٹنا۔

(٢٥٦٦) حدثنا هناد نا عمر بن هارون عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْد عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَا خُذُمِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا

۲۵۶۶۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی دونوں جانب سے تراشا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری، عمر بن ہارون کو مقارب الحدیث کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ مجھے ان کی ایسی کسی حدیث کا علم نہیں جس کی کوئی اصل نہ ہو یا اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث میں وہ متفرد ہوں۔ اسے میں صرف انہی کی روایت سے جانتا ہوں یعنی وہ ان کے متعلق اچھی رائے رکھتے ہیں۔ قتیبہ انہیں صاحب حدیث کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ قتیبہ، وکیع سے وہ ایک شخص سے اور وہ ثور بن یزید سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کئے الخ قتیبہ نے وکیع سے پوچھا یہ شخص کون ہیں؟ فرمایا: یہ آپ کے ساتھی عمر بن ہارون ہیں۔

باب ١٤٥١ ـ مَاجَآءَ فِيْ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔

باب ۱۴۵۱۔ داڑھی بڑھانا۔

(٢٥٦٧) حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبدالله بن نمير عن عبيدالله بن عُمَرَ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللُّحٰى

۲۵۶۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کترنے میں مبالغہ کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(٢٥٦٨) حدثنا الا نصاری نا معن نا مالك عن ابی بكر بن نافع عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَ اِعْفَاءِ اللُّحٰى

۲۵۶۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھوں کو اچھی طرح کترنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ کے مولی ابوبکر بن نافع اور عمر بن نافع ثقہ ہیں۔ جب کہ عبداللہ بن نافع ضعیف ہیں۔

باب ١٤٥٢ ـ مَاجَآءَ فِيْ وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى مُسْتَلْقِيًا

باب ۱۴۵۲۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا۔

(٢٥٦٩) حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن المخزومی وغير واحد قالوانا سفيٰن عَنِ الزُّهْرِی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

۲۵۶۹۔ عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں۔

باب ۱۴۵۳ ـ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةٍ فِیْ ذٰلِكَ

(۲۵۷۰) حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا سلیمان التیمی عن خداش عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّ اَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ

باب ۱۴۵۳۔ اس کی کراہت کے متعلق۔

۲۵۷۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں ہاتھوں اور جسم کو لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھنے سے منع فرمایا۔ نیز اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔

اس حدیث کو کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے۔ خداش کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہیں سلیمان تیمی ان سے کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ، لیث سے وہ ابوزبیر سے وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۵۴ ـ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَی الْبَطْنِ

باب ۱۴۵۴۔ پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت۔

(۲۵۷۱) حدثنا ابو کریب نا عبدة بن سلیمان وعبد الرحیم عن محمد بن عمرو نا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ

۲۵۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کو پسند نہیں کرتے۔

اس باب میں طہفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر یہ حدیث ابوسلمہ سے وہ یعیش بن طہفہؓ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں طخفہ بھی کہتے ہیں جب کہ صحیح طہفہ ہی ہے بعض طفغہ بھی کہتے ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں۔ صحیح طخفہ ہے۔

باب ۱۴۵۵ ـ مَاجَآءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

باب ۱۴۵۵۔ ستر کی حفاظت۔

(۲۵۷۲) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سَعِیْدٍ نَا بَهْزُبْنُ حَکِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَکُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا یَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ یَکُوْنُ خَالِیًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْهُ۔

۲۵۷۲۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ فرمایا: بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ عرض کیا: اگر کوئی کسی مرد کے ساتھ ہو تو؟ فرمایا: جہاں تک ہو سکے اپنے ستر کی حفاظت کرو کہ کوئی نہ دیکھ پائے۔ عرض کیا: بعض اوقات آدمی اکیلا ہی ہوتا ہے۔ فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اسے جریری بھی بہز کے والد حکیم بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۵۶ ـ مَاجَآءَ فِی الْاِتِّکَآءِ۔

باب ۱۴۵۶۔ تکیہ لگانا۔

۲۵۷۳۔حدثنا عباس بن محمد الدوری البغدادی نا اسحق بن منصور نا اسرئیل عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ

۲۵۷۳۔حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنی بائیں جانب تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔کئی راوی اسے اسرائیل سے وہ سماک سے اور وہ جابرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔لیکن اس میں بائیں جانب کا ذکر نہیں۔یوسف بن عیسیٰ بھی اسے وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ سماک بن حرب سے اور وہ جابرؓ سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۴۵۷۔

باب ۱۴۵۷۔

(۲۵۷۴)حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن اسماعيل بن رجاء عن اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَؤُمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَجْلِسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۲۵۷۴۔حضرت ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے نیز کسی کو اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر نہ بٹھایا جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۵۸۔مَاجَآءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ۔

باب ۱۴۵۸۔سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے۔

(۲۵۷۵) حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث نا على بن الحسين بن واقدثنی ابی ثنی عبدالله بن بريدة قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِیْ اِذْجَآءَ هٗ رَجُلٌ وَّمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِیْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ

۲۵۷۵۔حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ پیدل چل رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔اس کے پاس گدھا تھا۔اس نے عرض کیا:یارسول اللہ! سوار ہو جایئے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:نہیں تم آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو۔الا یہ کہ اپنا حق مجھے دے دو۔اس نے عرض کیا:میں نے آپ ﷺ کو حق دے دیا۔پھر آپ ﷺ سوار ہوئے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۵۹۔مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب ۱۴۵۹۔انماط ❶ کے استعمال کی اجازت

(۲۵۷۶)حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيٰن عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ

۲۵۷۶۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس انماط ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس کہاں سے آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط ہوں

❶ انماط قالین کی ایک قسم ہے جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ ایک نرم قالین ہوتا ہے جسے ہودج پر بھی ڈالتے ہیں اور کبھی پردے بھی بناتے ہیں۔اس حدیث میں پیشین گوئی ہے کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس اس طرح کی چیزیں ہوں گی یعنی اللہ تعالیٰ اس امت پر رزق کو وسیع کر دیں گے۔واللہ اعلم (مترجم)

اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِيْ اَخِّرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا۔

گے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی بیوی سے کہتا کہ اپنے انماط کو مجھ سے دور کرو تو وہ کہتی: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں اسے چھوڑ دیتا اور کچھ نہ کہتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٤٦٠ ـ مَاجَآءَ فِيْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

(٢٥٧٧) حدثنا عباس بن عبدالعظيم العنبرى نا النضر بن محمد ثنا عكرمة بن عمار عن اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَآءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ

باب ۱۴۶۰۔ ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا۔

۲۵۷۷۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے خچر شہباء کو کھینچا۔ اس پر آنحضرت ﷺ اور حسنؓ و حسینؓ سوار تھے۔ یہاں تک کہ اسے آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں لے گیا۔ ایک آپ ﷺ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے پیچھے۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ١٤٦١ ـ مَاجَآءَ فِيْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

(٢٥٧٨) حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا يونس بن عبيد عن عمرو بْنِ سعيد عن ابى زرعة بن عمرو بن جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ

باب ۱۴۶۱۔ اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق۔

۲۵۷۸۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو فرمایا: اپنی نگاہ پھیر لو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوزرعہ کا نام عمرو ہے۔

(٢٥٧٩) حدثنا على بن حجر انا شريك عن ابى ربيعة عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

۲۵۷۹۔ حضرت بریدہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی ایک مرتبہ نگاہ پڑنے کے بعد دوبارہ اس پر نگاہ مت ڈالو اس لئے کہ پہلی تو اچانک پڑ جانے کی وجہ سے قابل معافی ہے جب کہ دوسری قابل مؤاخذہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٤٦٢ ـ مَاجَآءَ فِيْ اِحْتِجَابِ النِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

۱۴۶۲۔ عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔

(۲۵۸۰)حدثنا سوید نا عبداللّٰہ نا یونس بن یزید عن ابن شہاب عن نبہان مولٰی ام سلمة اَنَّہ، حَدَّثَہ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّھَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَةَ قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَہ، اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَامِنْہُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَاَعْمٰی لَایُبْصِرُنَا وَلَایَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہ

۲۵۸۰۔حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ ابن ام مکتومؓ (نابینا صحابی) داخل ہوئے۔ یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:اس سے پردہ کرو۔میں نے عرض کیا:یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ نابینے نہیں ہیں؟ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی جانتے ہیں۔فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھیاں ہو؟ کیا تم بھی اسے نہیں دیکھ سکتیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب۱۴۶۳۔شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے پاس جانے کی ممانعت۔

باب۱۴۶۳۔ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَآءِ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِھِنَّ۔

۲۵۸۱۔ذکوان،عمرو بن عاصؓ کے مولٰی سے نقل کرتے ہیں کہ عمروؓ نے انہیں علیؓ کے پاس بھیجا کہ عمرو کے لئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی اجازت لے کر آئیں۔انہوں نے اجازت دے دی (وہ ان کے شوہر تھے) جب عمرو اپنے کام سے فارغ ہوئے تو ان کے مولٰی نے اس اجازت کے طلب کرنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے ہاں جانے سے منع فرمایا۔

(۲۵۸۱) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰہ بن المبارك نا شعبة عَنِ الْحَکَمِ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ مَّوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَہ، اِلٰی عَلِیٍّ یَّسْتَاذِنُہ، عَلٰی اَسْمَآءَ ابْنَةِ عُمَیْسٍ فَاَذِنَ لَہ، حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِہٖ سَاَلَ الْمَوْلٰی عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَوْ نَھٰی اَنْ نَّدْ خُلَ عَلَی النِّسَآءِ بِغَیْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِھِنَّ

اس باب میں عتبہ بن عامرؓ،عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب۱۴۶۴۔عورتوں کے فتنے سے تحذیر۔

باب۲۵۶۴۔مَاجَآءَ فِیْ تَحْذِیْرِ فِتْنَةِ النِّسَآءِ

۲۵۸۲۔حضرت اسامہ بن زیدؓ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے اپنے بعد تم لوگوں میں عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر ضرر پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

(۲۵۸۲)حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا معتمر بن سلیمان عن ابیہ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَّ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے کئی ثقہ راوی سلیمان تیمی سے وہ ابوعثمان سے وہ اسامہ بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں سعید بن زید کا ذکر نہیں۔ ہمیں معتمر کے علاوہ کسی راوی کے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

ب ١٤٦٥ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

(٢٥٨٣) حدثنا سويد نا عبدالله نا يونس عن الزهری نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّه' سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ يَااَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْاِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَآءُهُمْ

باب ۱۴۶۵۔ بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت۔

۲۵۸۳۔ حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو مدینہ میں خطاب کرتے ہوئے سنا۔ فرمایا: اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے آنحضرت ﷺ کو بالوں کے اس طرح گچھے بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنواسرائیل بھی اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال بنانے شروع کئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاویہؓ سے منقول ہے۔

باب ١٤٦٦ ـ مَاجَآءَ فِی الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

(٢٥٨٤) حدثنا احمد بن منيع نا عبيد بن حميد عن منصور عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ۔

باب ۱۴۶۶۔ گودنے والی، گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے متعلق۔

۲۵۸۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گودنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت وحسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٥٨٥) حدثنا سويد انا عبدالله بن المبارك عن عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ۔

۲۵۸۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ، معقل بن یسارؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں نافع کا قول نہیں ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ گودنا شاید اس زمانے میں صرف مسوڑھوں پر ہوتا ہوگا اس لئے صرف اسی کا تذکرہ کیا ہے ورنہ جسم کے کسی بھی حصہ پر گودنا گودوانا حرام ہے۔ جیسے بعض عورتیں رخساروں پر گودوا کر تل بنواتی ہیں یا کلائیوں پر گودواتی ہیں یہ سب اسی حرمت میں داخل ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۴۶۷۔ مَاجَآءَ فِی الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

باب ۱۴۶۷۔ جو عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

(۲۵۸۶) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود الطیالسی نا شعبة وهمام عن قتادة عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

۲۵۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت بھیجی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۸۷۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبدالرزاق انا معمر عن یحیی بن ابی کثیر و ایوب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ

۲۵۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنیوالے مردوں اور مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی۔

باب ۱۴۶۸۔ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

باب ۱۴۶۸۔ عورت کا خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲۵۸۸) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان عن ثابت بن عمارة الحنفی عن غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ كَذَا وَكَذَا اَیْ عَنِیْ زَانِيَةٌ

۲۵۸۸۔ حضرت ابوموسیٰؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور وہ عورت جو خوشبو لگا کر کسی (مردوں کی) مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

باب ۱۴۶۹۔ مَاجَآءَ فِیْ طِيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ۔

باب ۱۴۶۹۔ عورتوں اور مردوں کی خوشبو کے متعلق۔

(۲۵۸۹) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الحفری عن سفیان عن الجریری عن ابی نضرة عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِيْحُهٗ

۲۵۸۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو۔ اور عورتوں کے لئے وہ خوشبو ہے جس کی رنگت تیز اور خوشبو کم ہو۔

علی بن حجر بھی اسماعیل سے وہ جریری سے وہ ابونضرہ سے وہ طفاوی سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن ہم طفاوی کو صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ہمیں ان کا نام بھی معلوم نہیں۔ اسماعیل بن ابراہیم

کی حدیث زیادہ مکمل اور طویل ہے۔اس باب میں عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲۵۹۰) حدثنا محمد بن بشار اخبرنا ابوبکر الحنفی ثنا سعید عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ طِيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُه' وَخَفِيَ لَوْنُه' وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَآءِ مَاظَهَرَ لَوْنُه' وَخَفِيَ رِيْحُه' وَنَهٰى عَنِ الْمَيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ۔

۲۵۹۰۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: مردوں کے لئے بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ اور خوشبو تیز ہو اور عورتوں کے لئے بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ ظاہر ہو۔نیز آپﷺ نے سرخ یعنی ریشمی زین پوش سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۷۰۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيْبِ

باب ۱۴۷۰۔خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے۔

(۲۵۹۱) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی ناعَزْرَةَ بْن ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

۲۵۹۱۔حضرت ثمامہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انس کبھی خوشبو سے انکار نہیں کرتے تھے۔نیز فرماتے کہ آنحضرتﷺ بھی کبھی خوشبو لگانے سے انکار نہیں کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲۵۹۲) حدثنا قتيبة نا ابن ابی فديك عن عبدالله بن مسلم عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ

۲۵۹۲۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: تین چیزوں سے انکار نہیں کیا جاتا۔تکیہ،خوشبو اور دودھ۔

یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم،جندب کے بیٹے اور مدائن کے رہنے والے ہیں۔

(۲۵۹۳) حدثنا عثمان بن مهدی نا محمد بن خليفة نا يزيد بن زريع عن حجاج الصواف عَنْ حَنَانٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّه' فَاِنَّه' خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

۲۵۹۳۔حضرت ابوعثمان نہدیؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو خوشبو دی جائے تو انکار نہ کرے کیونکہ جنت سے نکلی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم حنان کی اس کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔ انہوں نے عہد نبویﷺ پایا۔لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے۔

باب ۱۴۷۱۔ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ

باب ۱۴۷۱۔مباشرت ممنوعہ کے متعلق۔

(۲۵۹٤) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن شقيق بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْءَ ةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّه' يَنْظُرُاِلَيْهَا۔

۲۵۹۴۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ملاقات کو اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۹۵) حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیادنا زید بن حباب اخبرنی الضحاك یعنی ابن عثمان اخبرنی زید بن اسلم عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِى الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِى الْمَرْأَةُ اِلَى الْمَرْأَةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ۔

۲۵۹۵۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اسی طرح کوئی عورت دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔ نیز دو مرد یا دو عورتیں برہنہ ہو کر ایک ہی کپڑے (چادر) میں نہ لیٹیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱٤۷۲ ۔ مَاجَآءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

باب ۱۴۷۲۔ستر کی حفاظت۔

(۲۵۹٦) حدثنا احمد بن منیع نا معاذ ویزید بن هارون قَالَا نَا بَهْزُبْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَانَبِىَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِىْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّامِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِىْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَاتَرَ يَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَانَبِىَّ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُ نَا خَالِياً قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ النَّاسُ۔

۲۵۹۶۔حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی (ﷺ) ہم کس سے ستر کو چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ فرمایا: اپنے ستر کو اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ میں نے عرض کیا: اگر لوگ آپس میں مباشرت میں باہم شریک ہوں تو؟ فرمایا: اگر ہو سکے تو تمہاری شرم گاہ کو کوئی نہ دیکھے تو ضرور ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر کوئی اکیلا ہو تو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ اس کا حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱٤۷۳ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

باب ۱۴۷۳۔ران ستر میں داخل ہے۔

(۲۵۹۷) حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابی النضرمولی عمر بن عبید اللّٰه عن زرعة بن مسلم بن جرهد الْاَسْلَمِىِّ عَنْ جَدِّهٖ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّالنَّبِىُّ صَلَّى

۲۵۹۷۔حضرت جرہدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران منکشف تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ران ستر میں داخل ہے۔

❶ یعنی یہ حکم اس لئے ہے کہ اس میں فتنے کا ڈر ہے کہ کہیں اس کا شوہر زنا میں نہ پڑ جائے یعنی یہ ذرائع کو ختم کرنے کی قبیل سے ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ، فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

یہ حدیث حسن ہے لیکن اس کی سند متصل نہیں۔

(۲۵۹۸)حدثنا الحسن بن علی ناعبدالرزاق نامعمر عن ابی الزناد قال اَخبَرَنِی ابْنُ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

۲۵۹۸۔حضرت جرھدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی ران کھولے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ران کو ڈھانپ دو۔یہ ستر میں داخل ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵۹۹) حدثنا واصل بن عبدالاعلی نا یحیی بن ادم عن الحسن بن صالح عن عبداللّٰه بن محمد بن عقیل عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

۲۵۹۹۔حضرت جرہد اسلمیؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ران ستر میں داخل ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۶۰۰)حدثنا واصل بن عبدالاعلی الکوفی نا یحییٰ بن ادم نا اسرائیل عن ابی یحییٰ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

۲۶۰۰۔حضرت ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ران ستر میں داخل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحشؓ سے بھی روایت ہے۔عبداللہ بن جحشؓ اور ان کے بیٹے صحابی ہیں۔

باب ۱۴۷۴۔ماجَاءَ فِی النَّظَافَةِ

باب ۱۴۷۴۔پاکیزگی کے متعلق۔

(۲۶۰۱) حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا خالد بْنُ الْيَاسِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطِّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِبْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔

۲۶۰۱۔صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن میتب سے نقل کر ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، وہ صاف ہ اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں وہ ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہٰذا تم لوگ پاک صاف کرو۔میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو (وہ لوگ اپنے صحنوں میں کو اکٹھا کرتے ہیں) صالح کہتے ہیں میں نے یہ حدیث مہاجر بن مس کے سامنے بیان کی تو فرمایا: مجھے یہ حدیث عامر بن سعد کے حوالے سنائی، وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نق

کرتے ہیں۔الا یہ کہ اس میں ''گمان کرتا ہوں'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف ہیں انہیں ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

باب ١٤٧٥ ـ مَاجَآءَ فِي الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

(٢٦٠٢) حدثنا احمد بن محمد بن نيزك البغدادی ناالا سود بن عامر نا ابو محياة عن ليث عن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ۔

باب ۱۴۷۵۔ جماع کے وقت پردہ کرنا۔

۲۶۰۲۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ لوگ بھی ہیں جو تم سے قضائے حاجت اور تمہارے اپنی بیویوں سے جماع کرنے کے اوقات کے علاوہ جدا نہیں ہوتے۔لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کی تکریم کرو۔ ❶

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ابو محیاۃ کا نام یحییٰ بن یعلی ہے۔

باب ١٤٧٦ ـ مَاجَآءَ فِيْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

(٢٦٠٣)حدثنا القاسم بن دينار الكوفی نامصعب بن المقدام عن الحسن بن صالح عن ليث بن سليم عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَايَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ

باب ۱۴۷۶۔حمام میں جانے کے متعلق۔

۲۶۰۳۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے۔ ❷ اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ برہنہ ہو کر حمام میں داخل نہ ہو۔نیز اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والا شخص ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف طاؤس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں لیکن اکثر وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

(٢٦٠٤) حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن عبدالله بن شبدادالا عرج عن ابی غَدْرَةَ وكان قدادرك البنی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ

۲۶۰۴۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور مردوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا۔لیکن بعد میں مردوں کو تہ بند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔

❶ ان لوگوں سے مراد فرشتے ہیں جو نامۂ اعمال لکھتے ہیں۔(مترجم) ❷ اس حمام سے مراد وہ حمام ہے جس میں عورتیں برہنہ غسل کرتی ہیں۔واللہ اعلم (مترجم)

رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

(۲۶۰۵) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن منصور قال سمعت سالم بن ابی الجعد يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ اِنَّ نِسَاءً مِّنْ اَهْلِ حِمْصٍ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْ خُلْنَ نِسَآءُ كُمُ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا

۲۶۰۵۔ حضرت ابوملیح ہذیلی فرماتے ہیں کہ حمص یا شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: تم وہی عورتیں ہو جو حماموں میں داخل ہوتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت ایسی نہیں کہ جس نے اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے اتارے اور اپنے اور رب کے درمیان حائل رہنے والا پردہ پھاڑنے سے پیچ ہوگئی ہو۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۷۷۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ اوكَلْبٌ

باب ۱۴۷۷۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو۔

(۲۶۰۶) حدثنا سلمة بن شبيب والحسن بن علی الخلال وعبد بن حميد وغير واحد واللفظ للحسن قالوانا عبدالرزق نا معمر عن الزهری عن عبيدالله بن عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَصُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ

۲۶۰۶۔ حضرت ابن عباسؓ، ابوطلحہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۰۷) حدثنا احمد بن منيع نا روح بن عبادة نامالك بن انس عن اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة ان رافع بن اسحاق اخبره' قال دخلت انا وعبدالله بن ابی طلحة علی ابی سعيد الخدری نَعُوْده فقال اَبُوْسَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَا ثِيْلُ اَوْ صُوْرَةٌ شَكَّ اِسْحٰقُ لَا يَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَ

۲۶۰۷۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ جس گھر میں مجسمہ یا تصویریں (راوی کو شک ہے) ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۰۸)حدثنا سویدنا عبداللّٰہ بن المبارك نایونس بن ابی اسحاق نَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ عَلَیْكَ الْبَیْتَ الَّذِیْ كُنْتَ فِیْهِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فِیْ بَابِ الْبَیْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ بِالْبَابِ فَلْیُقْطَعْ فَیَصِیْرُ كَهَیْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ وَیُجْعَلُ مِنْهُ وِسَادَتَیْنِ مُنْتَبَذَتَیْنِ تُوْطَیَانِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَیُخْرَجُ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَیْنِ اَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَّهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ

۲۶۰۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ میں کل رات آپ ﷺ کے پاس آیا تھا مجھے آپ ﷺ کے پاس داخل ہونے سے اس گھر کے دروازے پر موجود مردوں کی تصویروں نے روک دیا جس گھر میں آپ تھے اس گھر میں ایک پردہ تھا۔جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر وہاں ایک کتا بھی تھا۔لہذا حکم دیجئے کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔ پردے کے متعلق حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنائے جائیں جو پڑے رہیں اور (پیروں) میں روندے جائیں۔ پھر کتے کو نکال دینے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔اور وہ کتا ایک کتے کا بچہ تھا۔ جو حسنؓ یا حسینؓ کا تھا اور آپ کے پلنگ کے نیچے تھا پھر آپ ﷺ کے حکم سے نکال دیا گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب۱۴۷۸۔مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب۱۴۷۸۔کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کے لئے ممانعت۔

(۲۶۰۹) حدثنا عباس بن محمد البغدادی نا اسحٰق بن منصورنا اسرائیل عن ابی یحیٰی عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّرَجُلٌ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

۲۶۰۹۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے گزرا اور آنحضرت ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔علماء کے نزدیک اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ کسی کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کو پہننا مکروہ ہے۔لیکن اگر مدر وغیرہ سے رنگا گیا ہو اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ کسم کا نہ ہو۔

(۲۶۱۰) حدثنا قتیبة نا ابوالاحوص عن ابی اسحٰق عن هبیرة بن یریم قَالَ قَالَ عَلِیٌّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْمِیْثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ

۲۶۱۰۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی زین پوش اور جعہ سے منع فرمایا۔ابواحوص کہتے ہیں کہ جعہ مصر کی ایک شراب ہے جو جو سے بنتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبُو الْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ

(۲۶۱۱) حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر وعبدالرحمٰن بن مهدی قال نا شعبة عن الاشعث بن سليم عن مُعْوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ

۲۶۱۱۔حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا: جن چیزوں کا حکم دیا وہ یہ ہیں۔۱۔جنازے کے ساتھ چلنا۔۲۔مریض کی عیادت کرنا۔۳۔چھینکنے والے کو جواب دینا۔۴۔دعوت قبول کرنا۔۵۔مظلوم کی مدد کرنا۔۶۔قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا ۔۷۔سلام کا جواب دینا۔ جن چیزوں سے منع کیا وہ یہ ہیں۔۱۔سونے کی انگوٹھی یا چھلہ پہننا (مردوں کے لئے) ۲۔چاندی کے برتن استعمال کرنا۔۳۔مردوں کا ریشمی لباس۔۴۔ دیباج۔۵۔استبرق۔۶۔قسی کے کپڑے پہننا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اشعث بن سلیم: ابوشعثاء سلیم بن اسود کے بیٹے ہیں۔

باب ۱۴۷۹۔ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الْبَيَاضِ

باب۱۴۷۹۔سفید کپڑے پہننا۔

(۲۶۱۲) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن حبيب بن ابی ثابت عن ميمون بن اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْيَبُ وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۲۶۱۲۔حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۸۰۔ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب۱۴۸۰۔مردوں کے لئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت۔

(۲۶۱۳) حدثنا هناد نا عبثر بن القاسم عن الاشعث وهو ابن سوار عن اَبِيْ اِسْحٰق عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اَضْحِيَانَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ فَاِذَا هُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

۲۶۱۳۔حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف۔آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے جانتے ہیں۔شعبہ اور ثوری اسے ابواسحاق سے اور وہ براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔(یعنی اس پر سرخ لکیریں تھیں نہ کہ پورا سرخ تھا)

محمود بن غیلان بھی وکیع سے وہ سفیان سے اور وہ ابواسحاق سے۔ پھر محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابواسحاق سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ براءؓ کی حدیث زیادہ صحیح ہے یا جابر بن سمرہؓ کی فرمایا: دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں براءؓ اور ابوجحیفہؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔

باب ١٤٨١ ـ مَاجَآءَ فِي الثَّوْبِ الْاَ خْضَرِ

باب ۱۴۸۱۔ سبز کپڑے پہننے کے متعلق۔

(٢٦١٤) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا عبیداللّٰه بن ایاد بن لقیط عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

۲۶۱۴۔ حضرت ابورمثہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دو سبز کپڑوں میں دیکھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن ایاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

باب ١٤٨٢ ـ فِي الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

باب ۱۴۸۲۔ کالے کپڑے پہننا۔

(١٦١٥) حدثنا احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ اخبرنی ابی عن مصعب بن شیبة عن صفیة اِبْنَةِ شَيْبَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ

۲۶۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک صبح نکلے تو آپ ﷺ کے جسم پر ایک سیاہ بالوں والی چادر تھی (کالی کملی)۔

باب ١٤٨٣ ـ مَاجَآءَ فِي الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ

باب ۱۴۸۳۔ زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق۔

٢٦١٦ ـ حدثنا عبد بن حمید نا عفان بن مسلم الصفار ابوعثمان نا عبداللّٰه بن حسان انه حدثته جدتا ه صفیة حَدَّثَتْنَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ وَقَدِ تَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالٌ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانَ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهٗ عُسَيْبُ نَخْلَةٍ

۲۶۱۶۔ حضرت قیلہ بنت مخرمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر طویل حدیث بیان کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ فرماتی ہیں: ایک شخص سورج بلند ہونے کے بعد آیا اور عرض کیا: "السلام علیک یارسول اللّٰه" آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیک السلام ورحمة اللّٰه" اور آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک پر اس وقت دو پرانے بغیر سلے ہوئے کپڑے تھے جو زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان کا رنگ اڑ گیا تھا۔ نیز آپ ﷺ کے پاس ایک کھجور کی شاخ بھی تھی۔

قیلہ کی حدیث کہ ہم صرف عبداللہ بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٤٨٤ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ

باب۱۴۸۴۔مردوں کے لئے زعفران یا خلوق بطور خوشبو استعمال کرنے کی کراہت۔

(٢٦١٧)حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد حدثنا اسحق بن منصور نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حماد بن زيد عن عبدالله بن صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

۲۶۱۷۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مردوں کو زعفران بطور خوشبو لگانے سے منع فرمایا:

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔شعبہ اسے اسماعیل بن علیہ سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے (مردوں کو) زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن، آدم کے حوالے سے اور وہ شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔شعبہ کہتے ہیں کہ تزعفر سے مراد زعفران کو خوشبو کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

(٢٦١٨) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد الطيالسی عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عُمر يُحَدِّثُ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ

۲۶۱۸۔حضرت یعلی بن مرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: جاؤ اور اسے دھوؤ پھر دوبارہ دھوؤ اور آئندہ نہیں لگانا۔

یہ حدیث حسن ہے۔بعض حضرات نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے جو عطاء بن سائب سے مروی ہے۔یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ جس نے عطاء سے شروع عمر میں احادیث سنیں وہ صحیح ہیں۔شعبہ اور سفیان کا بھی ان سے سماع صحیح ہے۔البتہ دو حدیثیں جو عطا زاذان سے روایت کرتے ہیں صحیح نہیں۔کیونکہ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیثیں ان کی عمر کے آخری ایام میں سنی تھیں۔کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔اس باب میں عمارؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ١٤٨٥ ـ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

باب۱۴۸۵۔ریشم اور دیباج کی کراہت۔

(٢٦١٩)حدثنا احمد بن منيع نا اسحق بن يوسف الازرق ثنی عبد الملك بن ابی سليمان ثَنِيْ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۲۶۱۹۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا۔وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔

اس باب میں علیؓ، حذیفہؓ، انسؓ اور کئی حضرات سے روایت ہے جن کا ذکر ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عمرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کے مولی کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعمر ہے۔ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں۔

❶ خلوق ایک خوشبو ہے اور یہ دونوں خوشبوئیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں مردوں کے لئے انہیں استعمال کرنے کی ممانعت آئی ہے۔(مترجم)

باب ١٤٨٦ ـ

(٢٦٢٠) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن ابى مليكة عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِيَةً وَّ لَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قُبَآءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَاْتُ لَكَ هٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

باب ۱۴۸۶۔

۲۶۲۰۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ نے مجھے کہا کہ بیٹے چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا۔ وہاں پہنچے تو مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور آنحضرت ﷺ کو بلاؤ۔ آپ ﷺ نکلے تو آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ان میں سے ایک قبا تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمہارے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ مخرمہ نے اس کی طرف دیکھا اور رضامندی کا اظہار کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

باب ١٤٨٧ ـ مَاجَآءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

باب ۱۴۸۷۔ اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی نعمت کا اظہار دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

(٢٦٢١) حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا همام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔

۲۶۲۱۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اظہار پسند کرتے ہیں۔

اس باب میں عمران بن حصین، ابن مسعود اور ابوالاحوص سے بھی روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ١٤٨٨ ـ مَاجَآءَ فِي الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

باب ۱۴۸۸۔ سیاہ موزوں کے متعلق۔

(٢٦٢٢) حدثنا هناد نا وكيع عن دلهم بن صالح عن حجير بن عبدالله عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذِجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

۲۶۲۲۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں نجاشی نے موزوں کا ایک سیاہ جوڑا بھیجا جو غیر منقوش تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف دلہم کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ بھی اسے دلہم سے روایت کرتے ہیں۔

باب ١٤٨٩ ـ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب ۱۴۸۹۔ سفید بال نکالنا۔

(٢٦٢٣) حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن محمد بن اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ

۲۶۲۳۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سفید بال نکالنے سے منع فرمایا: نیز فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔اسے عبدالرحمٰن بن حارث اور کئی راوی عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۸۹ ۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب ۱۴۸۹۔مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے۔

۲۶۲۴) حدثنا ابو کریب نا وکیع عن داوٗد بن ابی عبداللّٰہ عن ابن جدعان عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

۲۶۲۴۔حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ امانت کو ملحوظ رکھے اور راز فاش نہ کرے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ،ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے غریب ہے۔

(۲۶۲۵)حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن موسیٰ نا شیبان عن عبدالملك بن عمیر عن ابی سلمة بْنِ عَبْدِالرحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

۲۶۲۵۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتداری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

اس حدیث کو کئی راوی شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے نقل کرتے ہیں۔شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں۔ان کی کنیت ابو معاویہ ہے پھر عبدالجبار بن علاء عطار نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔سفیان،عبدالملک کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اسے حرف بہ حرف بیان کرتا ہوں۔

باب ۱۴۹۰ ۔ مَاجَآءَ فِی الشُّؤْمِ

باب ۱۴۹۰۔نحوست کے متعلق۔

(۲۶۲۶)حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عن سالم وَحَمْزَةَ اِبْنَیْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِیْ ثَلٰثَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ

۲۶۲۶۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہے۔عورت،گھر اور جانور میں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض زہری کے ساتھی اس حدیث کی سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کرتے۔یہ اس طرح روایت کرتے ہیں۔"عن سالم عن ابیه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم" ابن ابی عمر بھی اسے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔وہ سفیان سے و زہری سے وہ سالم اور حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے وہ دونوں اپنے والد ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔سعید بن عبدالرحمٰن بھی سفیان سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔اس میں یہ تذکرہ نہیں کہ سعید بن عبدالرحمٰن،حمزہ سے روایت کرتے ہیں اور سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے۔اس لئے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں سفیان سے روایت کرتے ہیں جب کہ زہری نے یہ حدیث صرف سالم سے روایت کی ہے۔پھر مالک بن انس بھی اسے زہری سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زہری،سالم اور حمزہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔اس باب میں سہل بن سعدؓ،عائشہؓ اور انس سے بھی احادیث منقول ہیں۔آنحضرت ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا:اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت،گھر اور جانور میں ہوتی

یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں۔ حکیم بن معاویہ، رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: نحوست کسی چیز میں نہیں ہوتی۔ ہاں کبھی گھر، عورت اور گھوڑے میں برکت ضرور ہوتی ہے۔ یہ حدیث علی بن بحر، اسماعیل بن عیاش سے وہ سلیمان سے وہ یحییٰ بن جابر سے وہ معاویہ سے وہ اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۹۱۔ تیسرے شخص کی موجودگی میں دو کے سرگوشی کرنے کی ممانعت۔

باب ۱۴۹۱ ـ مَاجَآءَ لَايَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

(۲۶۲۷) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش ح وحدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن الاعمش عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَايَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَايَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُه'

۲۶۲۷۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ (سفیان اپنی حدیث میں لا یتناجی کے الفاظ بیان کرتے ہیں) اس لئے کہ یہ اسے غمگین کر دے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: دو شخص تیسرے کی موجودگی میں آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو تکلیف ہوتی ہے اور مومن کو تکلیف دینا اللہ کو پسند نہیں۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۹۲۔ وعدے کے متعلق۔

باب ۱۴۹۲ ـ مَاجَآءَ فِي الْعِدَةِ

(۲۶۲۸) حدثنا واصل بن عبدالاعلى الكوفي نا محمد بن فضيل عن اسماعيل بن اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُه' وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُه' فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَه' عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُه' فَاَمَرَلَنَا بِهَا

۲۶۲۸۔ حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ گورے تھے اور بڑھاپا آنے لگا تھا۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے تیرہ جوان اونٹنیوں کا حکم دیا تھا۔ ہم انہیں لینے کے لئے گئے تو آپ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ہمیں کچھ نہیں دیا۔ پھر جب ابوبکرؓ نے خلافت سنبھالی تو فرمایا: اگر کسی کا آنحضرت ﷺ کے ساتھ کوئی وعدہ ہو تو وہ آئے۔ میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے وعدے کے متعلق بتایا تو انہوں نے ہمیں وہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ اسے اپنی سند سے ابوجحیفہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ کئی راوی ابوجحیفہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ یہ حدیث یہیں تک ہے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن یحییٰ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اور وہ ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ کئی راوی اسماعیل سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس پر جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوجحیفہؓ کا نام وہب سوائی ہے۔

باب ۱۴۹۳۔ ''میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان'' کے الفاظ کہنا۔

باب ۱۴۹۳ ـ مَاجَآءَ فِيْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

(۲۶۲۹) حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ

۲۶۲۹۔ حضرت علی: فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کے لئے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرے ماں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ

باپ تم پر قربان۔

(۲۶۳۰) حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفيان عن ابى جدعان ويحيى بْنُ سَعِيْد سَمِعَا سَعِيْدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِبْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

۲۶۳۰۔ حضرت سعید بن مسیب حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کو اس طرح نہیں کہا: کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ چنانچہ جنگ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: تیر مار و تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ پھر یہ بھی فرمایا: اے جوان پہلوان تیر چلاؤ۔

اس باب میں زبیرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ کئی راوی اسے یحییٰ بن سعید بن مسیب سے اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر مجھ سے فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

باب ١٤٩٤ ـ مَاجَآءَ فِيْ يَابُنَيَّ

باب ۱۴۹۴۔ کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا۔

(۲۶۳۱) حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى الشوارب نا ابوعوانة نا ابوعثمان شَيْخٌ لَهُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ

۲۶۳۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے بیٹا کہہ کر مخاطب کیا۔

اس باب میں مغیرہؓ اور عمر بن ابی سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور دوسری سند سے بھی انسؓ ہی سے منقول ہے۔ ابوعثمان شیخ کا نام جعد بن عثمان ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں یہ بصری ہیں ان سے یونس بن عبید، شعبہ اور کئی ائمہ حدیث، احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ١٤٩٥ ـ مَاجَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ اِسْمِ الْمَوْلُوْدِ

باب ۱۴۹۵۔ نومولود کا نام جلدی رکھنا۔

(۲۶۳۲) حدثنا عبيدالله بن سعد بن ابراهيم بن سعد بن ابراهيم بْن عبدالرحمٰن بن عوف ثنى عمى يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا شريك من محمد بْنِ اِسْحَاق عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعِقِّ

۲۶۳۲۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نومولود کا نام پیدائش کے ساتویں دن رکھنے کا حکم دیا۔ نیز یہ بھی حکم دیا کہ اسی دن اس کے بال بھی مونڈے جائیں اور عقیقہ بھی کیا جائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ١٤٩٦ ـ مَاجَآءَ يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَآءِ

باب ۱۴۹۶۔ مستحب ناموں کے متعلق۔

(۲۶۳۳) حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود ابوعمرالوراق البصری نا معمر بن سلیمان الرقی عن علی بن صالح الزنجی عن عبداللّٰہ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

۲۶۳۳۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۹۷۔مَاجَآءَ مَايُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَآءِ۔

باب ۱۴۹۷۔مکروہ ناموں کے متعلق۔

(۲۶۳۴) حدثنا محمد بن بشار نا ابواحمد نا سفیان عن ابی الزبیر عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُهَيَنَّ اَنْ يُّسَمّٰى رَافِعٌ وَبَرَكَةٌ وَ يَسَارٌ۔

۲۶۳۴۔حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو رافع، برکت اور یسار جیسے نام رکھنے سے منع کرتا ہوں۔

یہ حدیث غریب ہے۔ابواحمد بھی سفیان سے وہ ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ابواحمد ثقہ اور حافظ ہیں۔مشہور حضرات کے نزدیک یہ حدیث جابرؓ سے روایت ہے اس سند میں عمرؓ نہیں ہیں۔

(۲۶۳۵) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن منصور عن هلال بن یساف عن الربیع بن عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا اَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيْحَ يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا

۲۶۳۵۔حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے بچے کے لئے یہ نام تجویز کرنے سے منع فرمایا: رباح، یسار، افلح اور نجیح۔اس لئے کہ کبھی اس کے متعلق پوچھا جائے گا کہ وہ ہے یا نہیں تو کہا جائے گا نہیں۔❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۳۶) حدثنا محمد بن میمون المکی نا سفیٰن ابن عیینة عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ

۲۶۳۶۔حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین نام ''ملک الاملاک'' ہے۔سفیان کہتے ہیں یعنی شہنشاہ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنی قبیح ترین کے ہیں۔

❶ یعنی اگر کبھی اس نام والا موجود نہ ہو تو کہنا پڑتا ہے کہ وہ نہیں ہے مثلاً برکت کے لئے کہیں گے برکت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ (مترجم)

باب ١٤٩٨ ـ مَاجَآءَ فِیْ تَغْیِیْرِ الْاَسْمَآءِ

باب ۱۴۹۸۔ نام بدلنے کے متعلق۔

(٢٦٣٧) حدثنا یعقوب بن ابراهیم الدورقی وابو بکر بندار وغیرواحد قالوا نا یحیی بن سعید القطان عن عُبَیْدَاللّٰهِ بن عُمَر عن نَافع عن ابن عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیَّرَ اِسْمَ عَاصِیَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِیْلَةٌ

۲۶۳۷۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان اسے عبیداللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اسی سند سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، عبداللہ بن سلامؓ، عبداللہ بن مطیعؓ، عائشہؓ، حکیم بن سعیدؓ مسلمؓ، اسامہ بن اخدریؓ اور شریح بن ہانیؒ سے بھی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ خیثمہ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

(٢٦٣٨) حدثنا ابو بکر بن نا فع البصری نا عمر بن علی المقدمی عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ

۲۶۳۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

ابوبکر بن علی راوی حدیث کہتے ہیں کہ کبھی عمر بن علی، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کرتے

باب ١٤٩٩ ـ مَاجَآءَ فِیْ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۴۹۹۔ رسول اللہ ﷺ کے اسماء

(٢٦٣٩) حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزهری عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یَمْحُوااللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ

۲۶۳۹۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بہت سے نام ہیں۔ میں احمد بھی ہوں محمد بھی ہوں اور اسی طرح الماحی بھی ہوں یعنی جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتے ہیں۔ میں حاشر ہوں قیامت کے دن لوگ میدان حشر میں میرے پیچھے ہوں گے اور میں عاقب بھی ہوں یعنی پیچھے رہ جانے والا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٥٠٠ ـ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْجَمْعِ بَیْنَ اِسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُنْیَتِهٖ

باب ۱۵۰۰۔ کسی کے لئے آنحضرت ﷺ کا نام اور کنیت ایک ساتھ تجویز کرنا۔

(۲٦٤٠) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمّٰى مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ

۲٦٤٠۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔یعنی اپنا نام اس طرح رکھے۔محمد ابوالقاسم ﷺ۔دونوں میں سے ایک نام رکھنے کی اجازت ہے یا نام یا کنیت۔

اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲٦٤١) حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسٰى عن الحسين بن واقد عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكْنُوْنِيْ

۲٦٤١۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اگر میرا نام رکھو تو کنیت نہ رکھو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔بعض علماء آپ ﷺ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا مکروہ قرار دیتے ہیں۔بعض حضرات اسے کراہت تنزیہی کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم آپ ﷺ کی حیات طیبہ تک مخصوص تھا۔آپ ﷺ نے بازار میں ایک شخص کو ابوقاسم کہہ کر پکارتے ہوئے سنا تو اس کی طرف متوجہ ہوئے۔اس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا۔تب آپ ﷺ نے اپنی کنیت رکھنے سے منع فرمایا: یہ حدیث حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے وہ حمید سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔اس حدیث سے ابوقاسم کنیت رکھنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔

(۲٦٤٢) حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا فطر بن خليفة ثنى منذر وهو الثورى عن محمد وهو ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَّ اُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّيْ

۲٦٤٢۔حضرت علی بن ابی طالبؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ کے بعد میرے ہاں کوئی بیٹا ہو تو اس کی آپ ﷺ کی کنیت اور نام بھی محمد رکھ لوں۔فرمایا: ہاں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے لئے اس کی اجازت تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰۱۔مَاجَآءَ فِي الشِّعْرِ

باب ۱۵۰۱۔شعروں کے متعلق۔

(۲٦٤٣) حدثنا ابو سعيد الاشج نا يحيى بن عبد الملك بن ابى غنية ثنى ابى عن عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۲٦٤٣۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے صرف ابوسعید اشج نے ابن عیینہ کی روایت سے مرفوع کیا ہے۔دوسرے راوی اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔پھر یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔اس باب میں ابی بن کعبؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ، بریدہؓ

اور کثیر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

(۲٦٤٤) حدثنا قتيبة نا ابوعواتة عن سماك بن حرب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۲۶۴۴۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔

حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰۲۔ شعر پڑھنے کے متعلق۔

باب ۱۵۰۲ ـ ماجاء فِيْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ

(۲٦٤٥) حدثنا اسمٰعيل بن موسى الفزارى وعلى حجر المعنى واحد قالا نا ابن ابى الزناد عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِى الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَايُفَاخِرُ اَوْيُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۴۵۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ حسان کے لئے منبر رکھا کرتے تھے جس پر کھڑے ہو کر حسان آپ ﷺ کی طرف سے فخریہ اشعار کہا کرتے تھے یا فرمایا: جس پر کھڑے ہو کر حسان آنحضرت ﷺ کی طرف سے اعتراضات کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ جب حسان فخر کرتے یا اعتراضات کا رد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ کے ذریعے ان کی مدد کرتے ہیں۔

اسماعیل اور علی بن حجر بھی ابن ابی زناد سے وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲٦٤٦) حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبدالرزاق نا جعفر بن سليمان نا ثابت عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِىْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِىْ وَهُوَيَقُوْلُ

خَلُّوْا بَنِى الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا

۲۶۴۶۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عمرے کی قضاء ادا کرنے کے لئے مکہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے آگے یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔

خلّو بنی الکفار عن سبیله
الیوم نضربکم علی تنزیله
ضرباً یزیل الهام عن مقیله
ویذهل الخلیل عن خلیله

(ترجمہ: اے کفار کی اولاد آپ ﷺ کا راستہ خالی کر دو آج کے دن ان کے آنے پر ہم تمہیں ایسی مار ماریں گے جو دماغ کو اس کی جگہ سے ہلا کر رکھ دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی) حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے آگے اور اللہ کے حرم میں تم

عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

شعر پڑھ رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر اسے چھوڑ دو۔ یہ کافروں کے لئے تیروں سے بھی زیادہ اثر انداز ہوگا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرزاق اسے معمر سے وہ زہری سے اور وہ انسؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں ایک حدیث میں منقول ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ داخل ہوئے تو کعب بن مالکؓ آپ ﷺ کے آگے تھے اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ عبداللہ بن رواحہ غزوۂ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا۔ ❶

(۲۶۴۷) حدثنا علی بن حجر انا شریك عن المقدام بن شریح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

۲۶۴۷۔ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں ابن رواحہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ "ویاتیک بالاخبار من لم تزود" (ترجمہ: یعنی تمہارے پاس وہ لوگ خبریں لائیں گے جن کو تم نے زادراہ فراہم نہیں کیا)۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۴۸) حدثنا علی بن حجر نا شریك عن عبدالملك بن عمیر عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

۲۶۴۸۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: عرب شعراء کے بہترین کلام میں سے لبید کا یہ قول ہے۔ الاکل الخ (ترجمہ) جان لو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے یعنی فنا ہونے والی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ثوری، عبدالملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

(۲۶۴۹) حدثنا علی بن حجر انا شریك عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهٗ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ

۲۶۴۹۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا۔ چنانچہ صحابہؓ اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ خاموش رہتے ہاں کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سماک سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۳۔ مَاجَاءَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

۱۵۰۳۔ کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے۔

(۲۶۵۰) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبة عن قتادة عن یونس بن جبیر عَنْ مُحَمَّدٍ

۲۶۵۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لے یہ اس سے بہتر

❶ لیکن حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ عمرۂ قضاء کو غزوہ موتہ کے بعد کہنا صریح غلطی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

بُنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ہے کہ شعروں سے بھرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۵۱) حدثنا عیسٰی بن عثمان بن عیسٰی بن عبدالرحمن الرملی نا عمی یحیی بن عیسٰی عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا یَرِیْهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۲۶۵۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے جو اس کے پیٹ کو خراب کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر لے۔

اس باب میں سعدؓ، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ اور ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰۴۔ مَاجَآءَ فِی الْفَصَاحَةِ وَالْبَیَانِ

۱۵۰۴۔ فصاحت اور بیان کے متعلق۔

(۲۶۵۲) حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا عمربن علی المقدمی نا نافع بن عمر المجمعی عن بشر بن عاصم سمعه یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ الرَّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ

۲۶۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص سے بغض رکھتے ہیں جو اپنی زبان سے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے جیسے گائے چارے کو۔ (یعنی بے فائدہ اور بہت زیادہ باتیں کرتا ہے۔)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۰۵۔ فِیْ تَخْمِیْرِ الْاٰنِیَةِ

باب ۱۵۰۵۔ برتنوں کو ڈھکنا۔

(۱۶۵۳) حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن کثیر بن شنطیر عن عطاء بن ابی رباح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَةَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِؤُا الْمَصَابِیْحَ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِیْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَیْتِ

۲۶۵۳۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ (سونے سے پہلے) برتنوں کو ڈھک دو، مشک کا منہ باندھ دو، دروازے بند کرلو اور چراغ بجھا دو۔ اس لئے کہ اکثر چوہیا بتی کو کھینچ کر لے جاتا ہے۔ جس سے گھر کو آگ لگ جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر سے کئی سندوں سے مروی ہے وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۶۔

باب ۱۵۰۶۔

(۲۶۵۴) حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن

۲۶۵۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم

سهيل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَاسَافَرْتُمْ فِى الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِى السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نَقِيَهَا وَاِذَاعَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

سبزے کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور اگر خشک سالی کے دنوں میں سفر کرو تو اس کی قوت باقی رہنے تک جلدی جلدی سفر مکمل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر جب رات کے آخری حصے میں آرام کے لئے اترو تو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اس لئے کہ وہ جانوروں کے راستے اور کیڑے مکوڑوں کا ٹھکانہ ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں انسؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۵۰۷۔

باب ۱۵۰۷۔

۲۶۵۵۔حدثنا اسحق بن موسى الانصارى نا عبدالله بن وهب عن عبدالجبار بن عمر عن محمدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ

۲۶۵۵۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا۔ جس کے گرد دیوار نہ ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے محمد بن منکدر کی جابرؓ سے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور عبدالجبار ایلی ضعیف ہیں۔

(۲۶۵۶) حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد نا سفيٰن عن الاعمش عَنْ ابى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِى الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

۲۶۵۶۔حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں نصیحت کے ساتھ ساتھ فرصت بھی دیا کرتے تھے تاکہ ہم ملول نہ ہو جائیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ سلیمان سے وہ شقیق بن سلمہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۸۔

باب ۱۵۰۸۔

(۲۶۵۷) حدثنا ابوهشام الرفاعى نا ابن فضيل عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَىُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَادِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ

۲۶۵۷۔حضرت ابوصالحؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک کون سا عمل سب سے محبوب تھا۔ فرمایا: جس پر مداومت کی جائے۔ خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام اپنے والد عروہؒ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر مداومت کی جائے۔ ہارون بن اسحاق بھی عبدہ سے وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الْاَمْثَالِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مثالوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۵۰۹۔ مَاجَآءَ فِیْ مِثْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهٖ

باب ۱۵۰۹۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے مثل۔

(۲۶۵۸) حدثنا علی بن حجر السدی نابقیة بن الولید عن بحیربن سعد عن خالد بن معدان عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَهُمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَّدَاعٍ يَدْعُوْا عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُوْا فَوْقَهٗ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِالسَّلَامِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَالْاَبْوَابُ الَّتِىْ عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ اَحَدٌ فِىْ حُدُوْدِاللّٰهِ حَتّٰى يَكْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِىْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ

۲۶۵۸۔ حضرت نواس بن سمعان کلابی کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جابجا دروازے لگے ہوئے ہیں اور ان پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر کھڑا ہو کر اور ایک اس کے اوپر کھڑا ہو کر بلا رہا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "واللہ یدعوا..... الآیة" (یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں سیدھی راہ پر چلا دیتے ہیں) اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود (حرام کی ہوئی چیزیں) ہیں۔ ان میں سے اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے یعنی صغیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو زکریا بن عدی کے حوالے سے ابواسحاق فزاری کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ بقیہ بن ولید کی وہی روایتیں جو وہ ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل بن عیاش کی کسی روایت کا اعتبار نہ کرو خواہ ثقہ سے یا غیر ثقہ سے۔

(۲۶۵۹) حدثنا قتیبة نا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی هِلَالٍ اِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرَائِيْلَ عِنْدَ رَاْسِىْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَىَّ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ اِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ

۲۶۵۹۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرائیلؑ میرے سرہانے اور میکائیلؑ میری پائینتی کھڑے ہیں اور آپس میں کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے لئے مثال بیان کرو۔ دوسرے نے کہا: (اے نبی) سنئے آپ ﷺ کے کان ہمیشہ سنتے رہیں اور سمجھئے، آپ ﷺ کا دل ہمیشہ سمجھتا رہے۔ ❶ آپ ﷺ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنا

❶ یعنی اس مثال کو سمجھنے کے لئے اچھی طرح دماغ کو حاضر کیجئے اور کانوں سے سنیے اور آنکھوں سے ادھر ادھر نہ دیکھئے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اُمِّتَكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَآئِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُوالنَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهٗ فَاللّٰهُ هُوَالْمَلِكُ وَالدَّارُالْاِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَاَنْتَ يَامُحَمَّدُ رَسُوْلٌ مَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْاِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْاِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَافِيْهَا

پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دسترخوان لگوا کر ایک پیغامبر کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے۔ چنانچہ بعض نے اس کی دعوت قبول کی اور بعض نے نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں وہ بڑا مکان اسلام ہے اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ ﷺ اے محمد پیغامبر (رسول) ہیں جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ سعید بن ہلال نے جابر بن عبداللہ کو نہیں پایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ وہ سند اس سے زیادہ صحیح ہے۔

(۲۶۶۰) حدثنا محمد بشار نا محمد بن ابی عدی عن جعفر بن میمون عن ابی تمیمة العجیمی عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى خَرَجَ بِهٖ اِلٰى بَطْحَآءَ مَكَّةَ فَاَجْلَسَهٗ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَاتَبْرَحَنَّ خَطَّكَ سَيَنْتَهِيْ اِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّكَلِّمُوْكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادَ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ خَطِّيْ اِذَاتَانِيْ رِجَالٌ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ وَاَجْسَامُهُمْ لَااَرٰى عَوْرَةً وَلَا اَرٰى قُشْرًا وَيَنْتَهُوْنَ اِلَيَّ وَلَايَجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ نِيْ وَاَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ اَرَانِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اَللّٰهُ

۲۶۶۰۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اور عبداللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں لے کر بطحاء کی طرف نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط کھینچ کر فرمایا: تم اس خط سے باہر نہ نکلنا۔ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہیں کرنا (اگر تم نہیں کرو گے تو) وہ بھی تم سے بات نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاں کا ارادہ کیا تھا چلے گئے۔ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس کچھ لوگ آئے ❶ گویا کہ وہ زط ہیں۔ ❷ ان کے بال اور بدن نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ہی ڈھکے ہوئے۔ وہ میری طرف آتے لیکن اس خط سے تجاوز نہ کر سکتے پھر آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ ہو گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں پوری رات نہیں سو سکا پھر میرے خط میں داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لینے لگتے تھے میں اسی حال میں تھا اور آنحضرت ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے۔ جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے حسن و جمال کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ مجھ تک آئے پھر ایک جماعت آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئی اور دوسری آپ ﷺ کے پیروں کے پاس۔ پھر کہنے لگے: ہم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جسے وہ کچھ دیا

❶ یہ جن تھے۔ (مترجم)۔ ❷ زط مراد جٹ لوگ ہیں واللہ اعلم (مترجم)

اَعْلَمُ مَابِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَآئِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَارَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِيَ مِثْلَ مَااُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهٗ يَقْظَانُ اِضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَآئِدَةً فَدَعَا النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ فَمَنْ اَجَابَهٗ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْقَالَ عَذَّبَهٗ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَاقَالَ هٰؤُلَآءِ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَتَدْرِيْ مَاالْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعٰى اِلَيْهَا عِبَادَهٗ فَمَنْ اَجَابَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْعَذَّبَهٗ

گیا ہو جو اس نبی ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ ان کے لئے مثال بیان کرو کہ ایک سردار نے ایک محل تعمیر کرایا اور اس میں دستر خوان لگوا کر لوگوں کو کھانے پینے کے لئے بلایا۔ پھر جس نے اس کی دعوت قبول کی اس نے کھایا پیا اور جس نے قبول نہیں کیا اس نے اسے سزا دی یا فرمایا: عذاب دیا۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے۔ اور آنحضرت ﷺ جاگ گئے۔ اور فرمایا: تم نے سنا ان لوگوں نے کیا کہا؟ جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ فرشتے تھے۔ جو مثال انہوں نے بیان کی جانتے ہو وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے جو مثال دی وہ یہ ہے کہ رحمٰن نے جنت بنائی اور لوگوں کو بلایا۔ جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے انکار کیا اسے عذاب دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ اور سلیمان تیمی طرخان کے بیٹے ہیں۔ وہ قبیلہ بنی تمیم میں جایا کرتے تھے اس لئے تیمی مشہور ہو گئے۔ علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو سلیمان سے زیادہ اللہ سے ڈرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

باب ۱۵۱۰۔ مَاجَآءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْاَنْبِيَآءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۵۱۰۔ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال۔

۲۶۶۱۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا محمد بن سنان ناسلیم بن حیان نا سعید بْنُ مَيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

۲۶۶۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاءؑ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے اچھی طرح مکمل کر کے اس کی آرائش وتزئین کی۔ لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی۔ ❶

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں جس کی وجہ سے انبیاء کا وہ محل مکمل ہو گیا جیسے کہ صحیحین کی روایت میں بھی ہے کہ وہ اینٹ میں ہی ہوں۔ مجھ سے ہی وہ عمارت مکمل ہوئی اور انبیاء کا خاتمہ ہوا۔ چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم الانبیاء ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۱۱ ـ مَاجَآءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ۔

۲۶۶۲ ـ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا موسٰی ابن اسمٰعیل نا ابان بن یزیدنا یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام ان اباسلام حَدَّثَهٗ اِنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِيَعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ كَادَاَنْ يُّبْطِئَ بِهَا قَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنَا اٰمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِیْ بِهَا اَنْ يُّخْسَفَ بِیْ اَوْاُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا لِلّٰهِ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْوَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِیْ وَهٰذَا عَمَلِیْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَیَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّیْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ وَاٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِیْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجِبُ اَوْيُعْجِبُهٗ رِيْحُهَا وَاِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اُفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ

باب ۱۵۱۱۔ نماز، روزے اور صدقے کی مثال۔

۲۶۶۲۔ حضرت حارث اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنو اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن یحییٰ علیہ السلام نے انہیں پہنچانے میں تاخیر کی تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ نے آپؑ کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنو اسرائیل سے ان پر عمل کرانے کا حکم دیا ہے لہٰذا یا تو آپؑ انہیں حکم دیجئے ورنہ میں حکم دیتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپؑ انہیں پہنچانے میں سبقت لے گئے تو مجھے دھنسا دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ یہاں تک کہ وہ جگہ بھر گئی اور لوگ اونچی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ ۱۔ تم صرف اللہ ہی کے عبادت کرو اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے یا چاندی کے مال سے کوئی غلام خریدا اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے لہٰذا اسے اختیار کرو اور مجھے کما کر دو لیکن وہ کام کرتا اور اس کا منافع کسی اور کو دے دیتا۔ چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا۔ لہٰذا جب نماز پڑھو تو کسی اور جانب التفات نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف منہ کئے رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ کسی اور طرف التفات نہ کرے۔ ۳۔ اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔ چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ۴۔ میں تمہیں صدقہ دینے کا بھی حکم دیتا ہوں اس کی

تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذَالِكَ الْعَبْدُ لَايُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِاللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهٗ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ إِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا جائے اور وہ لوگ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل کرنے کے لئے لے کر چل دیں جب وہ اس کی گردن اتارنے لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو جو کچھ تھوڑا زیادہ میرے پاس ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لے۔ میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن اس کے تعاقب میں ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعے میں گھس جائے اور ان لوگوں سے اپنی جان بچا لے۔ اسی طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ ۱۔ بات سننا۔ ۲۔ اطاعت کرنا۔ ۳۔ جہاد کرنا۔ ۴۔ ہجرت کرنا۔ ۵۔ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لئے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی الا یہ کہ وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ التزم کرے اور جس نے زمانہ جاہلیت والی برائیوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اگرچہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے؟ فرمایا: ہاں۔ لہٰذا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ۔ جس نے تمہیں مسلمین ومؤمنین اللہ کے بندوں کا نام دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں۔ ان کی اس کے علاوہ بھی احادیث ہیں۔ محمد بن بشار بھی ابوداؤد طیالسی سے وہ ابان بن یزید سے وہ یحییٰ سے وہ زید بن سلام سے وہ ابوسلام سے وہ حارث اشعری سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسلام کا نام ممطور ہے۔ نیز علی بن مبارک یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱۲۔ مَاجَآءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِالْقَارِئِ

باب ۱۵۱۲۔ قرآن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال۔

(۲۶۶۳) حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عن قتادة عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ

۲۶۶۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔

الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَایَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَارِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَایَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِیْحُهَا مُرٌّ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ

پھر قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس میں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن وہ کڑوا ہوتا ہے۔ نیز قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اسے قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۶۶۴۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبدالرزاق انا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مثل المؤمن یصیبه بلاء ومثل المنافق کمثل شجرة الارز لاتهتز حتی تستحصد

۲۶۶۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ ہوا اسے ہمیشہ جھکاتی رہتی ہے کبھی دائیں کبھی بائیں۔ پھر مؤمن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۶۵۔ حدثنا اسحق بن موسی نا معن نا مالك من عبداللّٰه بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال ان من الشجرة شجرة لایسقط ورقها وهی مثل المؤمن حدثونی ماهی قال عبداللّٰه فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انها النخلة فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم هی النخلة فاستحییت یعنی ان اقول قال عبداللّٰه فحدثت عمر بالذی وقع فی نفسی فقال لان تکون قلتها احب الی من ان یکون لی کذا وکذا

۲۶۶۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا درخت بھی ہے کہ موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوسکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہتے ہوئے شرم آرہی تھی۔ پھر میں نے اپنے والد عمرؓ سے اپنے دل میں آنے والے خیال کا تذکرہ کیا تو فرمایا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے ایسا ایسا مال ہونے کے مقابلے میں زیادہ محبوب تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۳۔ ماجاء مثل الصلوات الخمس

باب ۱۵۱۳۔ پنجگانہ نماز کی مثال۔

۲۶۶۶۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال ارأیتم لو ان نهرا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمس مرات هل یبقی من درنه قالوا لایبقی

۲۶۶۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی؟ عرض کیا گیا: نہیں بالکل نہیں۔ فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو بالکل مٹا دیتے ہیں۔

مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ يَمْحُوااللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ اسے بکر بن مضر سے اور وہ ابن ہاد سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱۴۔

۲۶۶۷۔ حدثنا قُتَيْبَةُ نا حماد بن يحيىٰ الابح عن ثابت البُنَانِيْ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَايُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ

باب ۱۵۱۴۔

۲۶۶۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ معلوم نہیں اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

اس باب میں عمارؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن یحییٰ کو ثبت کہتے ہیں۔ نیز انہیں اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱۵۔ مَاجَآءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاَجَلِهٖ وَاَمَلِهٖ

۲۶۶۸۔ حدثنا محمد بن اسماعيل ناخلاد بن يحيى نا بشير بن المهاجر انا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَامَثَلُ هٰذَا وَهٰذَا وَرَمٰى بِحَصَتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَاكَ الْاَجَلُ

باب ۱۵۱۵۔ انسان، اس کی موت اور امید کی مثال۔

۲۶۶۸۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے؟ اور دو کنکریاں ماریں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ امید ہے اور یہ موت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۶۶۹۔ حدثنا الحسن بن على الخلال وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن سالم عن ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَايَجِدُالرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً

۲۶۶۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ (کسی کے پاس) سو (۱۰۰) اونٹ ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے اسے سعید، سفیان کے حوالے سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۶۷۰۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا المغيرة بن عبدالرحمٰن عن ابى الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَاتَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً اَوَلَا تَجِدُ فِيْهَا اِلَّا رَاحِلَةً

۲۶۷۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی مثال سو (۱۰۰) اونٹوں کی سی ہے کہ تم ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ یا فرمایا کہ ان میں سے صرف ایک اونٹ سواری کے قابل پاؤ۔ ❶

۲۶۷۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيدنا المغيرة بن عبدالرحمٰن عن ابى الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ

۲۶۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی۔ چنانچہ

❶ یعنی سو میں سے ایک بھی کام کا نہیں یا کبھی ایک کام کا نکل آتا ہے یہ تو آنحضرت ﷺ کے زمانے کا حال ہے جسے خیر القرون کہا گیا تو پھر آج کل کا کیا حال ہوگا۔ (مترجم)

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کیڑے مکوڑے اور پروانے (یا تتلیاں) اس پر گرنے لگیں۔ چنانچہ میں پیچھے کی طرف گھسیٹ کر تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم ہو کہ آگے بڑھ کر اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔ ❶

۲۶۷۲۔ حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری نامعن نا مالك عن عبداللّٰه بن دينارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کی عمریں پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا اور ان سے کہا کہ کون میرے لئے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے اس وقت کام کیا۔ پھر اب تم لوگ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود و نصاریٰ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں: نہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔ ❷

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن کے فضائل کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب۔

باب ۱۵۱۶۔ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب ۱۵۱۶۔ سورۂ فاتحہ کی فضیلت

۲۶۷۱۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن

۲۶۷۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ابی

❶ یعنی تم لوگ گناہوں میں پڑتے جا رہے ہو جو آگ (دوزخ) میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ (مترجم) ❷ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اس کی امت کی عمریں کی چھوٹی ہیں لہٰذا عمل بھی قلیل ہے لیکن اجر زیادہ ہے اور وہ اس کا فضل ہے۔ (مترجم)

العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااُبَیُّ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَالْتَفَتَ اُبَیٌّ فَلَمْ یُجِبْ وَصَلّٰی اُبَیٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ مَامَنَعَكَ یَااُبَیُّ اَنْ تُجِیْبَنِیْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِیْمَا اَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ اَنِ اسْتَجِیْبُوْ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ قَالَ بَلٰی وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ یُنْزَلْ فِی التَّوْرٰةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تَقْرَأُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَآ اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرٰةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ اُعْطِیْتُهٗ

بن کعب کے پاس گئے اور انہیں پکارا۔ اے ابی۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے لہٰذا مڑ کر دیکھا اور جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے نماز مختصر کی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے مجھے جواب دینے سے روکا۔ عرض کیا یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: کیا تم نے میرے اوپر نازل ہونے والی وحی میں یہ حکم نہیں پڑھا "استجیبو اللّٰہ..... الآیة" (یعنی جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس چیز کے لئے پکاریں جو تمہیں حیات بخشے تو انہیں جواب دو) عرض کیا: جی ہاں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں جو نہ توریت میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت ہے؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے ام القرآن (سورت فاتحہ) پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ توریت، زبور، انجیل حتیٰ کہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۷۔ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰیَةِ الْکُرْسِیِّ

باب ۱۵۱۷۔ سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کے متعلق۔

۲۶۷۴۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِیْهِ لَایَدْخُلُهُ الشَّیْطَانُ

۲۶۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۷۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا حسین

۲۶۷۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چ

الجعفی عن زائدة عن حکیم بن جبیر عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْئٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِیْهَا اٰیَةٌ هِیَ سَیِّدَةُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ

ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے اس میں ایک آیت ایسی بھی ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

۲۶۷۶۔ حدثنا یحیی ابن المغیرة ابوسلمة المخزومی المدینی نا ابن ابی فدیك عن عبدالرحمٰن الملیکی عن زرارة بْنِ مَصْعَبَ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنُ اِلَی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَةَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ

۲۶۷۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت حم المؤمن سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھی تو ان آیات کی برکت سے اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جو شام کو پڑھے گا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

یہ حدیث غریب ہے بعض علماء عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۲۶۷۷۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابواحمد نا سفیان عن ابن ابی لیلی عن اخیه عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ کَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمْرٌ فَکَانَتْ تَجِیْئُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذْهَبْ اِذَا رَاَیْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ قَالَ کَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْکَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ فَقَالَ کَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْکَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَاانَا بِتَارِکِکِ حَتّٰی اَذْهَبَ بِکِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ

۲۶۷۷۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک طاق تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ ایک جنی آتی اور اس میں سے کھجوریں لے جاتی۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی تو فرمایا: جاؤ اور جب وہ آئے تو کہنا۔ بسم اللہ اور پھر کہنا کہ اللہ کے رسول کے حکم کی تعمیل کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوایوب نے اسے پکڑ لیا تو وہ جنی قسم کھانے لگی کہ واپس نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ عرض کیا: قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا وہ پھر آئے گی۔ انہوں نے دوبارہ اسے پکڑ لیا تو اس نے پھر قسم کھائی اور ابوایوب نے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہی سوال وجواب ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پھر آئے گی ابوایوبؓ نے تیسری مرتبہ بھی اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تمہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا: میں تمہیں ایک چیز بتاتی ہوں وہ یہ کہ تم گھر میں

ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اِقْرَأْهَا فِيْ بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهٗ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوْبٌ

آیۃ الکرسی پڑھا کرو تو شیطان یا کوئی اور چیز تمہارے قریب نہیں آئے گی وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کے قول کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا: اس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۶۷۸۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا ابواسامة نا عبدالحمید بن جعفر عن سعید المقبری عن عَطَاءٍ مَوْلٰی اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْعَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَ هُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَعْنِيْ مَامَعَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَامَعَكَ يَافُلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَامَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَأُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَأَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ

۲۶۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ایک لشکر روانہ کیا۔ اس میں گنتی کے لوگ تھے ان سب سے قرآن پڑھوایا تو ہر شخص کو جتنا یاد تھا اتنا پڑھا۔ پھر آپ ﷺ ان میں سے سب سے کم عمر شخص کے پاس سے گزرے اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورت اور سورۂ بقرہ یاد ہے آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں سورۂ بقرہ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: تو پھر جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ چنانچہ ان کے اشراف میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں نے اسے صرف اس اندیشے سے یاد نہیں کیا میں اسے تہجد میں نہیں پڑھ سکوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اسے پڑھو اس لئے کہ جس نے قرآن کو سیکھا اور پھر اسے تہجد وغیرہ میں پڑھا اس کی مثال ایک مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی رہتی ہے اور جس نے اسے یاد کیا اور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے جیسے مشک کی تھیلی کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید مقبری بھی ابواحمد کے مولیٰ عطاء سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ اسے لیث بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ عطاء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی مرسلاً نقل کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۸۔ مَاجَآءَ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب ۱۵۱۸۔ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

۲۶۷۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا جریر بن عبدالحمید عن منصور بن المعتمر عن ابراهیم بن یزید عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

۲۶۷۹۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قیام شب میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہی اس کے لئے کافی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۸۰۔حدثنا بندارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن اشعث بن عبدالرحمٰن الجرمی عن ابی قلابة عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الْجَرْمِیْ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِاَلْفَیْ عَامٍ اُنْزِلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خُتِمَ بِهَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَایُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ

۲۶۸۰۔حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں نازل کر کے سورۂ بقرہ کو ختم کیا گیا۔اگر یہ آیتیں کسی گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۵۱۹۔ مَاجَآءَ فِیْ الِ عِمْرَانَ

باب۱۵۱۹۔سورۂ آل عمران کی فضیلت۔

۲۶۸۱۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا هشام بن اسمٰعیل ابوعبدالملك العطارنا محمد بن شعیب ناابراهیم بن سلیمان بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ نَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهٗ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَانَسِیْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ یَاْتِیَانِ کَاَنَّهُمَا غَیَابَتَانِ وَبَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْکَاَنَّهَا ظُلَّةٌ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

۲۶۸۱۔حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے اس طرح آئیں گے کہ آگے سورۂ بقرہ اور پھر سورۂ آل عمران ہوگی۔پھر آنحضرت ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں میں اس کے بعد انہیں کبھی نہیں بھولا۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور ان کے درمیان ایک فرجہ ہے یا اس طرح آئیں گی جیسے دو کالی بدلیاں یا پھر صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی کی طرف سے شفاعت کرتے ہوئے آئیں گی۔

اس باب میں ابوامامہؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ سورتوں کے آنے سے مراد ان کا ثواب ہے۔بعض علماء اس حدیث اور اس سے مشابہ احادیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔حضرت نواسؓ کی حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کے آنے سے مراد اس پر عمل کرنے والوں کے اعمال کا اجر وثواب ہے۔امام بخاری، حمیدی سے اور وہ سفیان بن عیینہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کہ ''اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین میں آیۃ الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی'' کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آیۃ الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ اس کے پیدا کئے ہوئے آسمان وزمین سے بہت عظیم ہے۔

باب ۱۵۲۰۔ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْکَهْفِ

باب۱۵۲۰۔سورۂ کہف کی فضیلت۔

۲۶۸۲۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة

۲۶۸۲۔حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا

عن ابی اسحٰق قال سمِعتُ البَرَآءَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْکَهْفِ اِذْرَای دَابَّتَهٗ تَرْکُضُ فَنَظَرَ فَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَوِ السَّحَابَةِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّکِیْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْنَزَلَتْ عَلَی الْقُرْاٰنِ

کہ اس نے اپنی سواری کو کودتے ہوئے دیکھا۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا تو وہاں ایک بدلی تھی۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سکینہ تھا جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا یا فرمایا: قرآن کے اوپر نازل ہوا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

۲۶۸۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۲۶۸۳۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھیں۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔

محمد بن بشار، معاذ بن ہشام سے اور وہ اپنے والد سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۲۱۔ مَاجَآءَ فِیْ یٰسٓ

باب ۱۵۲۱۔ سورۂ یٰسین کی فضیلت۔

۲۶۸۴۔ حدثنا قتیبة وسفیان بن وکیع نا قالا نا حمید بن عبد الرحمٰن الرواسی عن الحسن بن صالح عن هارون ابی محمد عن مقاتل بن حیان عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

۲۶۸۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر لکھ دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے جانتے ہیں اہل بصرہ اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون ابومحمد مجہول ہیں۔ ابوموسیٰ بھی یہ حدیث احمد بن سعید سے وہ قتیبہ سے اور وہ حمید بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں اس باب میں ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۵۲۲۔ مَاجَآءَ فِیْ حٰمٓ الدُّخَانِ

باب ۱۵۲۲۔ سورۂ دخان کی فضیلت۔

۲۶۸۵۔ حدثنا سفیٰن بن وکیع نا زید بن حباب عن عمر بن ابی خثعم عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

۲۶۸۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ دخان رات کو پڑھی وہ اس حالت میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت مانگ رہے ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔عمر بن خثعم ضعیف ہیں۔امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۲۶۸۶۔ حدثنا نصربن عبدالرحمٰن الكوفي نازيد بن حباب عن هشام ابى المقدام عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَه'

۲۶۸۶۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شب جمعہ کوسورۂ دخان پڑھی۔اس کی مغفرت کردی گئی۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہشام ابومقدام ضعیف ہیں۔ان کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔ایوب یونس بن عبید اور علی بن زید تینوں یہی کہتے ہیں۔

باب ۱۶۲۳۔ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

باب ۱۵۲۳۔سورۂ ملک کی فضیلت۔

۲۶۸۷۔حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابى الشوارب نا يحيى بن عمرو بن مالك النكرى عن ابيه عَنْ اَبِی الْجَوْزَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَآءَ ةً عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَايَحْسِبُ اَنَّه' قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُالْاِنْسَانِ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَآئِیْ عَلٰى قَبْرٍ وَاَنَا لَااَحْسِبُ اَنَّه' قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۲۶۸۷۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگادیا انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے۔لیکن وہ قبر تھی جس میں ایک شخص سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے مکمل کیا۔ وہ شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عذاب قبر کو روکنے اور اس سے نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس سے بچاتی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۶۸۸۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبة عن قتادة عن عَبَّاسٍ الْجَشْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَه' وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

۲۶۸۸۔حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور اسے بخش دیا گیا۔وہ سورۂ ملک ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۸۹۔حدثنا هريم بن مسعرنا الفضيل بن عياض عن ليث عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايَنَامُ حَتّٰى يَقْرَءَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ

۲۶۸۹۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

الَّذِی بِیَدِهِ الْمُلْكُ

اس حدیث کو راوی لیث بن ابی سلیم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بھی ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابوزبیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث جابر سے سنی ہے تو فرمایا: مجھے یہ صفوان یا ابن صفوان نے سنائی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اسے روایت کرنے سے انکار کر دیا کہ میں نے نہیں روایت کی ہناد بھی ابوالاحوص سے وہ لیث سے وہ ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں پھر ہریم بن مسعر بھی فضیل سے وہ لیث سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک قرآن کی ہر سورۃ سے ستر درجے فضیلت رکھتی ہیں۔

باب ۱۵۲۴۔ مَاجَآءَ فِیْ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب ۱۵۲۴۔ سورۂ زلزال کی فضیلت۔

۲۶۹۰۔ حدثنا محمد بن الجرشیّ البصری نا الحسن بن سلم بن صالح العجلی نا ثَابِتُ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ عَدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ

۲۶۹۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ زلزال پڑھی اس کے لئے آدھے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے۔ جس نے سورۂ کافرون پڑھی اس کے لئے چوتھائی قرآن کا اور جس نے سورۂ اخلاص پڑھی اس کے لئے تہائی قرآن کا ثواب ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن سلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۶۹۱۔ حدثنا عقبة بن مكرم العمی البصری ثنی ابن ابی فديك اخبرنی سلمة ابن وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَافُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاعِنْدِیْ مَاتَزَوَّجُ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ

۲۶۹۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے اپنے کسی صحابی سے پوچھا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں کی یارسول اللہ! اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے شادی کروں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ تہائی قرآن ہوا۔ پھر پوچھا سورۂ نصر! عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ چوتھائی قرآن ہے۔ پھر پوچھا: سورۂ کافرون؟ عرض کیا: یہ بھی یاد ہے۔ فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر پوچھا: کیا سورۂ زلزال بھی یاد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے پھر فرمایا: تم نکاح کرو نکاح کرو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۲۵۔ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِیْ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب ۱۵۲۵۔ سورۂ اخلاص اور سورۂ زلزال کی فضیلت۔

۲۶۹۲۔ حدثنا علی بن حجر نا یزید بن

۲۶۹۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ

هارون نا یمان بن المغیرة العنزی نا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتِ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ

زلزال نصف قرآن کے برابر۔سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر اور سورۂ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۲۶ ۔ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

باب ۱۵۶۲۔سورۂ اخلاص کی فضلیت۔

۲۶۹۳ ۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا زائدة عن منصور عن هلال بن یساف عن ربیع بن خیثم عن عمرو ین میمون عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن امرأة اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِیْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَأَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

۲۶۹۳۔حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے کیونکہ جس نے سورۂ اخلاص پڑھی۔گویا کہ اس نے تہائی قرآن پڑھا۔

اس باب میں ابودرداءؓ، ابوسعیدؓ، قتادہ بن نعمانؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ، ابن عمرؓ اور ابومسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ہمیں علم نہیں کہ اسے کسی نے زائدہ سے بہتر بیان کیا ہو۔اسرائیل اور فیاض بھی ان کی متابعت کرتے ہیں۔پھر شعبہ اور کئی ثقہ راوی اسے منصور سے نقل کرتے ہوئے اضطراب کرتے ہیں۔

۲۶۹۴ ۔ حدثنا ابو کریب نا اسحٰق بن سلیمان عن مالك بن انس عن عبیداللّٰه بن عبدالرحمٰن عن ابی حنین مولیٰ لِاٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَاوَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ

۲۶۹۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے کسی کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔میں نے پوچھا: کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جنت۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں۔اور ابوحنین: عبد بن حنین ہیں۔

۲۶۹۵ ۔ حدثنا محمد بن مرزوق البصری ناحاتم بن میمون ابوسهل عن ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِاَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

۲۶۹۵۔حضرت انس بن مالکؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جس شخص نے روزانہ دوسو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ہاں البتہ اگر اس پر قرض ہوگا تو وہ معاف نہیں ہوگا۔اسی سند سے منقول ہے کہ فرمایا: جس شخص نے سونے کا ارادہ کیا اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹا۔پھر سومرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے

عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ فَاِذَا كَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَاعَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ

اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوجا۔

یہ حدیث ثابت کی روایت سے غریب ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں پھر یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۲۶۹۶۔حدثنا محمدبن بشارنا یحیی سعید نا یزید بن کیسان ثنی اَبُوْحَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّیْ لَاَرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَاءَ ہٗ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ سَاَقْرَأُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ

۲۶۹۶۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمع ہوجاؤ میں تم لوگوں کے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ جو لوگ جمع ہوسکے جمع ہوگئے پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سورۂ اخلاص پڑھی پھر واپس چلے گئے۔ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ تہائی قرآن پڑھیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ آسمان سے کوئی نئی چیز نازل ہونے کی وجہ سے اندر گئے ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ میں تہائی قرآن پڑھوں گا۔ جان لو کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابوحازم اشجعی کا نام سلیمان ہے۔

۲۶۹۷۔ حدثنا العباس بن محمد الدوری ناخالد بن مخلد نا سلیمان بن بلال ثنی سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۲۶۹۷۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۹۸۔حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا اسمٰعیل ابی اویس ثنی عبدالعزیز بن محمد عن عبیداللّٰه بن عمر عن ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَؤُمُّهُمْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَا فَكَانَ كُلُّ مَاافْتَتَحَ سُوْرَةً یَقْرَأُ لَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ یَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ یَقْرَأُ سُوْرَةً اُخْرٰی ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَاتَرٰی اِنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰی

۲۶۹۸۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ انصاری شخص مسجد قباء میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کیا آپ سورۂ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ سوچتے ہیں کہ یہ کافی نہیں جو دوسری سورت بھی پڑھتے ہیں۔ یا تو آپ یہ سورت پڑھ لیا کریں یا پھر کوئی اور سورت۔ انہوں نے فرمایا: میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو

تَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى فَإِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهٗ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يُؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَافُلَانُ مَايَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

کہ میں تمہاری امامت کروں تو ٹھیک ہے ورنہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ انہیں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے لہٰذا کسی اور کی امامت پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: اے فلاں تمہیں اپنے دوستوں کی تجویز پر عمل کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورت پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سورت کی محبت یقیناً جنت میں داخل کرے گی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی عبیداللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے روایت سے۔ مبارک بن فضالہ بھی اسے ثابت بنانی سے اور وہ انسؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں یعنی سورۂ اخلاص۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی محبت تمہیں جنت میں داخل کردے گی۔

باب ۱۵۲۷۔ مَاجَآءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

باب ۱۵۲۷۔ معوذتین کی فضیلت۔

۲۶۹۹۔ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد نا اسمٰعيل بن ابى خالد اخبرنى قيس بن ابى حازم عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

۲۶۹۹۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل کی ہیں کہ کسی نے ان کے مثل آیات نہیں دیکھیں۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰۰۔ حدثنا قتيبة نا ابولهيعة عن يزيد بن ابى حبيب عن على بن رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۷۰۰۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۲۸۔ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

باب ۱۵۲۸۔ قاری کی فضیلت۔

۲۷۰۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد الطيالسى نا شعبة وهشام عن قتادة عن زرارة بن اوفى

۲۷۰۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہے وہ شخص ایسے لکھنے


الله نور

وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَالَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعٰى اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَااَعْوَرُ

نہیں ہو سکتے۔ یہ بار بار دوہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سن کر جن بھی کہہ اٹھے کہ ''ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے۔'' جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو بلایا اسے صراط مستقیم پر چلا دیا گیا۔ اے اعور اس حدیث کو یاد کر لو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمزہ زیات کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور اس کی سند مجہول ہے۔ نیز حارث کی روایت میں مقال ہے۔

باب ۱۵۳۰۔ مَاجَآءَ فِيْ تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ

باب ۱۵۳۰۔ قرآن کی تعلیم کی فضیلت۔

۲۷۰۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد انبانا شعبة اخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عَنْ اَبِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ

۲۷۰۴۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کے راوی ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے اس جگہ بٹھایا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰۵۔ حدثنا محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن علقمة بن مرثد عن ابي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

۲۷۰۵۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین یا فرمایا افضل ترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا پھر اور لوگوں کو بھی قرآن سکھایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی راوی اسے سفیان ثوری سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ ابوعبدالرحمٰن سے وہ عثمانؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان بھی یہ حدیث سفیان سے وہ شعبہ سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابوعبدالرحمٰن سے وہ عثمان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ بات یحییٰ بن سعید سے اور وہ سفیان اور شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ سفیان اور شعبہ سے ایک سے زیادہ مرتبہ وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعید بن ابی عبیدہ سے وہ ابوعبدالرحمٰن سے وہ عثمان سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ سفیان کے ساتھی اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کو زیادہ ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث اشبہ ہے۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک ثقاہت میں کوئی شعبہ

کے برابر نہیں اور جب شعبہ کی سفیان مخالفت کرتے ہیں تو میں ان کا قول لے لیتا ہوں۔ ابوعمار وکیع سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ میں نے ان سے حدیث سننے کے بعد کئی مرتبہ اس شخص سے پوچھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں تو ویسے ہی پایا جیسے سفیان نے روایت کیا تھا۔ اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۷۰۶۔ حدثنا قتيبة نا عبدالواحد بن زياد عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن النعمان بن سعد عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن وعلمه

۲۷۰۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

اس حدیث کو ہم علی بن ابی طالبؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۳۱۔ ماجاء في من قرأ حرفا من القرآن ماله من الاجر

باب ۱۵۳۱۔ قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر۔

۲۷۰۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوبكر الحنفي نا الضحاك بن عثمان عن ايوب بن موسى قال سمعت محمد بن كعب القرظي يقول سمعت عبدالله بن مسعود يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ولكن الف حرف ولام حرف وميم حرف

۲۷۰۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کریم میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ''الم'' حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ محمد بن کعب قرظی حیات نبی (ﷺ) میں پیدا ہوئے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی ابن مسعودؓ سے منقول ہے۔ ابوحوص اسے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے مرفوع اور بعض موقوف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

۲۷۰۸۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا عبدالصمد بن عبدالوارث نا شعبة عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجيء صاحب القرآن يوم القيامة فيقول يارب حله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يارب زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يارب ارض عنه فيرضى عنه فيقال اقرأ وارق ويزاد بكل اية حسنة

۲۷۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا اور قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا۔ یا اللہ اسے جوڑا پہنا پھر اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ (قرآن) عرض کرے گا: یا اللہ اسے زیادہ دیجئے چنانچہ اسے کرامت کا جوڑا بھی پہنا دیا جائے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: یا اللہ اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور سیڑھیاں (درجات) چڑھتے جاؤ اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن بشار اسے محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عاصم بن بہدلہ سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی

کی مانند نقل کرتے ہیں۔لیکن یہ غیر مرفوع ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۵۳۲۔

۲۷۰۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابونضر نا بکر بن خنیس عن لیث بن ابی سلیم عن دید بن اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَااَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَاخَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ

باب ۱۵۳۲۔

۲۷۰۹۔حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کسی چیز کو اتنے غور سے نہیں سنتے جتنا کہ اس کی (قرأت والی) دو رکعتوں کو سنتے ہیں اور جتنی دیر وہ نماز پڑھتا رہتا ہے نیکی اس کے سر پر چھڑکی جاتی ہے نیز بندوں میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کا اتنا قرب حاصل نہیں کرسکتا جتنا کہ اس کے پاس سے نکلی ہوئی چیز سے۔ ابونضر کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔بکر بن خنیس پر ابن مبارک اعتراض کرتے ہیں۔کہ انہوں نے آخر میں ان سے نقل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

۲۷۱۰۔حدثنا احمد بن منیع نا جریر عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ

۲۷۱۰۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الحفری وابونعیم عن سفیان عن عاصم بن ابی النجود عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ یَعْنِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَأُ بِهَا

۲۷۱۱۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن (حافظ) سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور منزلیں چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔تمہاری منزل وہی ہے جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسے محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے اور وہ عاصم سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۳۳۔

۲۷۱۲۔ حدثنا عبدالوهاب الوراق البغدادی نا عبدالمجید بن عبدالعزیز عن ابن جریج عن المطلب بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ

باب ۱۵۳۳۔

۲۷۱۲۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔یہاں تک کہ اگر کسی نے مسجد سے تنکا بھی نکالا تھا تو وہ بھی۔پھر مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے۔چنانچہ میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کسی

أُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةَ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

نے قرآن کریم کی کوئی آیت یا سورۃ یاد کرنے کے بعد بھلا دی ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری بھی اسے غریب کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے کسی صحابی سے سماع کے متعلق نہیں جانتا۔ ہاں ان ہی کا ایک قول ہے کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے روایت کی ہے جو خود آنحضرت ﷺ کے خطبے میں موجود تھا۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ علی بن مدینی مطلب کے انسؓ سے سماع کا انکار کرتے ہیں۔

باب ١٥٣٤۔

باب ۱۵۳۴۔

٢٧١٣۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد نا سفيٰن عن الاعمش عن خيثمة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۲۷۱۳۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے ان سے کچھ مانگا (بھیک مانگی) تو عمرانؓ نے "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اور ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ اللہ سے سوال کرے اس لئے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔ محمود کہتے ہیں کہ خیثمہ بصری جن سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں وہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور خیثمہ بصری کی کنیت ابونصر ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کئی احادیث روایت کی ہیں اور ان سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں۔

٢٧١٤۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل الواسطي نا وكيع نا ابوفروة يزيد بن سنان عن اَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ

۲۷۱۴۔ حضرت صہیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیا وہ اس پر ایمان نہیں لایا۔

محمد بن یزید بن سنان یہ حدیث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اس کی سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد، سعید بن مسیب سے اور وہ صہیب سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی روایت کا کوئی متابع نہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ ابومبارک بھی مجہول ہیں لہٰذا اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ وکیع کے نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ زید بن سنان رہادی کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن ان کے بیٹے ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

٢٧١٥۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن

۲۷۱۵۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح

كثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

اور آہستہ پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن آہستہ پڑھنا زور سے پڑھنے سے افضل ہے۔ اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینا اعلان کر کے دینے سے افضل ہے اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینے میں آدمی لوگوں کے تعجب سے محفوظ رہتا ہے۔

باب ۱۵۳۵۔

باب ۱۵۳۵۔

۲۷۱۶۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ

۲۷۱۶۔ حضرت ابولبابہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت: سورۂ اسراء اور سورۂ زمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابولبابہ بصری ہیں ان سے حماد بن زید کئی احادیث نقل کرتے ہیں ان کا نام مروان ہے۔ یہ امام بخاری نے اپنی کتاب التاریخ میں نقل کیا ہے۔

۲۷۱۷۔ حدثنا علی بن حجرنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبداللّٰه بْنِ اَبِیْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّه' حَدَّثَه' اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ

۲۷۱۷۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ سونے سے پہلے وہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ جو سبح یا یسبح سے شروع ہوتی ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۵۳۶۔

باب ۱۵۳۶۔

۲۷۱۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد الزبيری نا خالد بن طهمان ابوالعلاء الخفاف ثنی نافع عن ابن اَبِیْ نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِه سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِیَ وَاِنْ مَّاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِیْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

۲۷۱۸۔ حضرت معقل بن یسارؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے صبح کے وقت "**اعوذ باللّٰه السميع العليم من الشيطان الرجيم**" تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو اس کے لئے شام تک مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اس دن مرجائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے نیز اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۳۷۔ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵۳۷۔ آنحضرت ﷺ کی قراءت کی کیفیت۔

۲۷۱۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عبدالله بن عبيدالله بن اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكَ اَنَّه' سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتُه' وَكَانَ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَانَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَاصَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنَعَّتُ قِرَآءَتَه' فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

۲۷۱۹۔ یعلی بن مملک کہتے ہیں کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے آنحضرت ﷺ کی نماز میں قرأت اور آپ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: تمہاری آپ ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جتنی دیر (رات کو) سوتے اتنی دیر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے یہاں تک کہ اسی طرح صبح ہو جاتی۔ پھر حضرت ام سلمہؓ نے آپ ﷺ کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ پڑھتے تو ہر حرف جدا جدا ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہؓ سے۔ پھر ابن جریج بھی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی قراءت میں ہر حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۲۰۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن معاوية بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سِعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُه' اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَوْيَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سِعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سِعَةً

۲۷۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے۔ شروع رات میں یا آخر میں۔ انہوں نے فرمایا: دونوں وقتوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی آخر میں۔ میں نے کہا الحمدللہ..... یعنی تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کی قرأت کی کیفیت کیا ہوتی تھی یعنی زور سے پڑھتے تھے یا آہستہ یعنی دل میں انہوں نے فرمایا دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی زور سے پڑھتے اور کبھی دل ہی میں۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ اور حالت جنابت میں ہوتے تو کیا سونے سے پہلے غسل کرتے یا غسل اٹھ کر کرتے؟ انہوں نے فرمایا: دونوں طرح سے کیا کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے ہی سو جاتے۔ میں نے کہا: الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں وسعت رکھی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۷۲۱۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا محمد بن

۲۷۲۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خود کو عرفات

كثيرا نا اسرائيل انا عثمان بن المغيرة عن سالم بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يُعْرِضُ نَفْسَه' بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَّحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور فرماتے کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں اس لئے کہ قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا ہے۔

باب ۱۵۳۸۔

باب ۱۵۳۸۔

۲۷۲۲۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا شهاب بن عباد العبدی نا محمد بن الحسن بن ابی يزيد الهمدانی عن عمر بن قيس عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُه' اَفْضَلَ مَااُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِالْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۷۲۲۔ حضرت ابوسعیدؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: جسے قرآن نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا۔ ❶ میں اسے ان لوگوں سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح خود اللہ کی اس کی تمام مخلوقات پر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرأت کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۲۷۲۳۔ حدثنا علی بن حجر نا يحيى بن سعيد الاموی عن ابن جريج عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَه' يَقْرَاُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَاُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

۲۷۲۳۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے الحمدللہ رب العالمین پھر رکتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر رکتے اور پھر پڑھتے، مالک یوم الدین (اور پھر رکتے).....

❶ یعنی وہ صرف قرآن ہی پڑھنے میں مشغول ہے جس کی وجہ سے اسے کسی اور وظیفے کی فرصت ہی نہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنا افضل ترین وظیفہ ہے واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے ابوعبیدہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے اور یہی قرأت پڑھتے تھے یعنی "مالک یوم الدین" کی جگہ "ملک یوم الدین" نہیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس کی سند متصل نہیں۔ اس لئے کہ لیث بن سعد ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے اور وہ ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ "مالک یوم الدین" پڑھتے تھے۔

۲۷۲۴۔ حدثنا ابوبکر بن محمد بن ابان نا ایوب بن سوید الرملی عن یونس بن یزید عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانُ کَانُوْا یَقْرَءُوْنَ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ

۲۷۲۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ (اور میرا خیال ہے کہ انسؓ نے) عثمانؓ (کا نام بھی لیا) یہ سب حضرات "مالک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے زہری کی انسؓ سے روایت سے صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے جانتے ہیں۔ زہری کے بعض ساتھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ سب "مالک یوم الدین" پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق بھی معمر سے وہ زہری سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ "مالک یوم الدین" پڑھتے تھے۔

۲۷۲۵۔ حدثنا ابو کریب نا ابن المبارك عن یونس بن یزید عن ابی علی بن یزید عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ قَالَ سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

۲۷۲۵۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی۔ "ان النفس بالنفس و العین بالعین" سوید بن نصر بھی ابن مبارک سے اور وہ یونس بن یزید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ یونس بن یزید سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اور ابوعلی بن یزید یزید بن یونس کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن مبارک اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ابوعبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں یہ آیت اسی طرح پڑھی ہے۔

۲۷۲۶۔ حدثنا ابو کریب نا رشد ین بن سعد عن عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم عن عتبة بن حمید عن عبادة بن نسی عن عبدالرحمٰن بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ

۲۷۲۶۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پڑھا "هل تستطیع ربک" یعنی کیا تم اپنے رب سے مانگنے کی طاقت رکھتے ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی بھی ضعیف ہیں۔ لہٰذا اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۷۲۷۔ حدثنا حسین بن محمد البصری نا عبداللّٰه بن حفص نا ثابت البنانی عن شهر بْنِ

۲۷۲۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پڑھا کرتے تھے "انه عمل غیر صالح" یعنی اس نے غیر صالح عمل کیا۔

حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ هَا اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

اس حدیث کو کئی راوی ثابت بنانی سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔شہر بن حوشب بھی اسے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں۔عبد بن حمید کہتے ہیں کہ یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے نقل کی ہیں وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتی ہیں۔

۲۷۲۸۔ حدثنا ابوبكر بن نا فع البصری نا امية بن خالد نا ابوالحارية العبدی عن شعبة عن ابی اسحٰق عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا مُّثَقَّلَةً

۲۷۲۸۔حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے "قد بلغت من لد نی عذرا" میں ذال پر پیش پڑھا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔امیہ بن خالد ثقہ اور ابو جاریہ عبدی مجہول ہیں۔

۲۷۲۹۔ حدثنا يحيیٰ بن موسیٰ نا معلیٰ بن منصور عن محمد بن دينار عن سعد بن اوس عن مصدع ابی يحيیٰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔

۲۷۲۹۔حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی۔"فی عين حمئة"

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو ابن عباس سے منقول ہے چنانچہ ابن عباس اور عمرو بن عاص کے درمیان اس حدیث کی قرأت میں اختلاف ہے۔اور وہ اس اختلاف کو کعب احبار کے سامنے پیش کیا۔لہٰذا اگر اس بارے میں کوئی حدیث ہوتی تو وہ کافی ہوتی۔

۲۷۳۰۔حدثنا نصربن علی الجهضمی نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن سليمان الاعمش عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ

۲۷۳۰۔حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر (خبر ملی کہ) اہل روم فارس والوں پر غالب ہوگئے ہیں۔مسلمانوں کو یہ بات بہت پسند آئی چنانچہ "الم غلبت الروم" سے "يفرح المؤمنون" تک آیات نازل ہوئیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔"غلبت" دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہوگئے تھے پھر غالب ہوئے۔لہٰذا غلبت میں ان کے غالب ہونے کی خبر بیان کی گئی ہے۔نضر بن علی نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۲۷۳۱۔ حدثنا محمد بن حميد الرازی نا نعيم بن ميسرة النحوی عن نفيل بن مرزوق عن عَطِيَّةَ الْعَوْفِیْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۲۷۳۱۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے پڑھا۔"خلقكم من ضعف" تو فرمایا "من ضُعف" پڑھو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ

عبد بن حمید بھی یزید بن ہارون سے اور وہ فضیل بن مرزوق سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۳۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد الزبيرى ناسفيٰن عن ابى اسحٰق عن الاسود بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۲۷۳۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے۔ فهل من مدكر۔ یعنی دال کے ساتھ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۳۳۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصرى نا جعفر بن سليمان الضبعى عن هارون الاعور عن بديل عن عبدالله بن شقيق عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ

۲۷۳۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا "فروح وريحان وجنة نعيم" یعنی راء پر پیش۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہارون اعور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۳۴۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُوالدَّرْدَآءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَّقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَاللّٰهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهٰؤُلَآءِ يُرِيْدُوْنَنِيْ اَنْ اَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ

۲۷۳۴۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں ہم شام گئے تو ابودرداءؓ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت سے قرآن پڑھ سکتا ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تم نے عبداللہ کو یہ آیت کس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے "والليل اذا يغشى" میں نے عرض کیا وہ اس طرح پڑھا کرتے تھے "والليل اذا يغشى والذكر والانثى" ابودرداءؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے آنحضرت ﷺ کو بھی اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں "وما خلق الذكر والانثى" پڑھوں لیکن میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت اسی طرح ہے " والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى"

۲۷۳۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيدالله عن اسرائيل عن ابى اسحٰق عن عبدالرحمٰن بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

۲۷۳۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی "انى انا الرزاق ذوالقوة المتين."

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۳۶۔ حدثنا ابوزرعة والفضل بن ابی طالب وغیر واحد قالو انا الحسن بن بشرعن الحکم بن عبدالملك عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَاهُمْ بِسُكَارٰى

۲۷۳۶۔حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی"وتری الناس سکاریٰ وماھم بسکاریٰ"

یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم بن عبدالملک قتادہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ہمیں قتادہ کے ابوطفیلؓ اور انسؓ کے علاوہ کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں اور یہ روایت مختصر ہے اس کی صحیح سند اس طرح ہے کہ قتادہ، حسن سے اور وہ عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی" یاایھا الناس اتقوا ربکم" الآیۃ۔میرے خیال میں یہ حدیث اس حدیث سے مختصر ہے۔

۲۷۳۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن منصور قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْلِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِالرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ

۲۷۳۷۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ شخص ان میں سے کسی کے لئے یا فرمایا تم لوگوں کے لئے جو کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ اسے تو بھلا دیا گیا۔لہٰذا قرآن کو یاد کرتے رہا کرو۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن لوگوں کے دلوں سے اس سے بھی زیادہ بھاگنے والا ہے جس طرح چوپایہ اپنی باندھنے کی رسی سے بھاگتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۳۹۔مَاجَآءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

باب۱۵۳۹۔قرآن سات قراتوں پر نازل ہوا۔

۲۷۳۸۔حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن موسٰی نا شیبان عن عاصم عن زرّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَاجِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

۲۷۳۸۔حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی جبرائیل سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے جبرائیلؑ میں ایسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جو امی ہے ان میں بوڑھے بھی ہیں عمر رسیدہ بھی ہیں بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی۔پھر ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی جبرائیلؑ نے کہا: اے محمد (ﷺ) قرآن کو سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔

اس باب میں عمرؓ، حذیفہ بن یمانؓ اور ام ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ام ایوب، ابوایوب کی بیوی ہیں۔نیز سمرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوجہم بن حارث بن صمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابی بن کعب ہی سے منقول ہے۔

۲۷۳۹۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبدالرزاق انا معمر عن الزهری

۲۷۳۹۔مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں عہد نبوی ﷺ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس

عن عروة بن الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمِعْتُ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِأْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ اَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَأَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَأُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِأْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ يَاعُمَرُ اِقْرَأْ يَاهِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَاعُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِيْ اَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ

سے گزرا تو وہ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ ایسی قراءت پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان کے نماز پڑھتے ہوئے ہی ان سے لڑ پڑوں لیکن میں نے انتظار کیا کہ سلام پھیریں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر ان کے گردن پر ڈال دی اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی؟ جو تم ابھی پڑھ رہے تھے۔ کہنے لگے: رسول اللہ (ﷺ) نے۔ میں نے کہا: جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم آپ ﷺ نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے انہیں سورۂ فرقان ان قرأت کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائیں اور آپ ﷺ نے مجھے سورۂ فرقان بھی پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو پھر فرمایا: ہشام پڑھو۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو پہلے پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ تم پڑھو۔ میں نے پڑھی تو فرمایا: اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قرآن سات قرأت میں نازل ہوا ہے لہٰذا جس میں آسانی ہو اس میں پڑھا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس اسے زہری سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۱۵۴۰۔

۲۷۴۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواسامة نا الاعمش عن ابی صالح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

باب ۱۵۴۰۔

۲۷۴۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے کوئی دنیاوی مصیبت دور کردی اللہ تعالیٰ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَمُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَعَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِىْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کردیں گے۔ جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دنیا وآخرت میں پردہ پوشی کریں گے، جو کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا وآخرت میں آسانیاں پیدا کردیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اس وقت تک مدد کرتے رہیں گے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، جس نے علم حاصل کرنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کردیتے ہیں اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم تلاوت یا آپس میں، ایک دوسرے کو قرآن سنتے سناتے سیکھتے سکھاتے ہوں اور ان پر اللہ کی مدد نازل نہ ہو اور اس کی رحمت ان کا احاطہ نہ کرلے اور فرشتے انہیں گھیر نہ لیں اور جس نے عمل میں سستی کی اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

اسے کئی راوی اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابساط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ مجھے ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہؓ سے ایک حدیث پہنچی ہے اور پھر اس میں سے تھوڑی سی بیان کی۔

باب ۱۵۴۱۔

۲۷۴۱۔ حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي قال ثني ابي عن مطرف عن ابي اسحق عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ كَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِىْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِىْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِىْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِىْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِىْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِىْ

باب ۱۵۴۱۔

۲۷۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کتنے دنوں میں قرآن ختم کرلیا کروں؟ فرمایا: ایک ماہ میں۔ میں نے عرض کیا میں اس سے کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا تو پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی کم میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا پھر پندرہ دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا اس سے بھی کم میں پڑھ سکتا ہوں۔ فرمایا دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا اس سے بھی کم میں پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پھر پانچ دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا مجھ میں اس سے کم مدت میں بھی پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ ﷺ نے اس سے کم مدت میں پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔

یہ حدیث ابوبردہ کی عبداللہ بن عمروؓ سے روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے عبداللہؓ ہی سے منقول ہے۔ انہی سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ اسے نہیں سمجھا۔ نیز یہ بھی انہی سے منقول ہے کہ چالیس دن میں قرآن کریم ختم کیا کرو۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص چالیس دن میں بھی قرآن کو ختم نہ کرے۔ بعض

علماء کہتے ہیں کہ تین دن سے کم میں قرآن نہ پڑھا جائے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمروؓ ہی کی حدیث ہے۔ لیکن بعض علماء جن میں عثمان بن عفانؓ بھی ہیں تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ ہی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر سے منقول ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ میں دو رکعتوں میں قرآن ختم کیا۔ لیکن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

۲۷۴۲۔ حدثنا ابوبکر بن ابی النضر البغدادی نا علی بن الحسن عن عبداللّٰہ بن المبارك عن معمرعن سماك بن الْفَضْلِ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَا الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِيْنَ

۲۷۴۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ قرآن کو چالیس دن میں ختم کیا کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات اسے معمر سے وہ سماک سے وہ وہب بن منبہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو کو چالیس روز میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا۔

۲۷۴۳۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا الهیثم بن الربیع ثنی صالح المری عن قتادة عن زرارة بن اَبِیْ اَوْفٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ

۲۷۴۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا بن جائے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں، محمد بن بشار، مسلم بن ابراہیم سے وہ صالح مری سے وہ قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۴۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا شعبة عن قتادة عن یزید بن عبداللّٰہِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

۲۷۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑا وہ اسے سمجھ نہیں سکا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن کی تفسیر کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۵۴۱۔ مَاجَآءَ فِی الَّذِیْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ

باب ۱۵۴۱۔ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے۔

۲۷۴۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا بشر بن السری

۲۷۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

نا سفیان عن عبدالاعلی عن سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرلے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۴۶۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا سوید بن عمرو الکلبی نا ابوعوانة عن عبدالاعلی عن سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَاعَلِمْتُمْ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۲۷۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری طرف سے کوئی بات اس وقت تک نقل کرو جب تک تمہیں یقین نہ ہو کہ یہ میرا ہی قول ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اور ایسا شخص جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے دونوں جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرلیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۴۷۔ حدثنا عبد بن حمید ثنی حبان بن هلال نا سهیل بن عبدالله وهو ابن ابی حزم اخوحزم القطعی ثنا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِیْ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ

۲۷۴۷۔ حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی اور وہ صحیح تھی تب بھی اس نے غلطی کی۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین سہیل بن ابی حزم کو ضعیف کہتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اور بعد کے علماء سے یہی منقول ہے کہ وہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والے کی مذمت کرتے ہیں۔ نیز جو روایات مجاہد اور قتادہ سے منقول ہیں کہ انہوں نے تفسیر کی ان پر یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی اس لئے کہ حسین بن مہدی عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر میں میں نے کوئی نہ کوئی روایت نہ سنی ہو۔ پھر ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر میں ابن مسعودؓ کی قرأت پڑھتا تو مجھے ابن عباسؓ سے بہت سی ایسی باتوں کے متعلق نہ پوچھتا جو میں نے ان سے پوچھیں۔

باب ۱۵۴۲۔ وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ

باب ۱۵۴۲۔ سورۂ فاتحہ کی تفسیر۔

۲۷۴۸۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ یَااَبَاهُرَیْرَةَ اِنِّیْ اَحْیَانًا

۲۷۴۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے نامکمل ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے ابوہریرہؓ کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کیا کروں؟ فرمایا: اے فارسی کے بیٹے دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے سنا کہ


الله نور

الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَیْرِ اَمَانٍ وَلَا کِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَیْهِ اَخَذَ بِیَدِیْ وَقَدْ کَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ یَدَهٗ فِیْ یَدِیْ قَالَ فَقَامَ بِیْ فَلَقِیَتْهُ اِمْرَاَةٌ وَصَبِیٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَیْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰی قَضٰی حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ حَتّٰی اَتٰی بِیْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِیْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَیْهَا وَجَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا یُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَی اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَیْئًا اَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْیَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَیْهِمْ وَاَنَّ النَّصَارٰی ضَلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ حَنِیْفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَاَیْتُ وَجْهَهٗ تَبْسُطُ فَرَحًا ثُمَّ اَمَرَنِیْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتُ اَغْشَاهُ طَرَفَیِ النَّهَارِ قَالَ فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِیَّةً اِذْ جَآءَهٗ قَوْمٌ فِیْ ثِیَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰی وَقَامَ فَحَثَّ عَلَیْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَةً وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ یَقِیْ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِالنَّارَ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاتِی اللّٰهَ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَّكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَیْنَ مَاقَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَیَنْظُرَ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَایَجِدُ شَیْئًا یَقِیْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّجَهَنَّمَ لَیَقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْهُ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ فَاِنِّیْ لَااَخَافُ عَلَیْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِیْكُمْ حَتّٰی تَسِیْرَ الظَّعِیْنَةُ فِیْمَا بَیْنَ یَثْرِبَ وَالْحِیْرَةَ اَكْثَرَ مَایُخَافُ عَلٰی مُطَیَّتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ فَاَیْنَ

لیا۔ آپ ﷺ پہلے ہی صحابہؓ سے کہہ چکے تھے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں گے۔ پھر آپ ﷺ مجھے لے کر کھڑے ہوئے تو ایک عورت اور بچہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آپ ﷺ سے کام ہے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ ہو لئے اور ان کا کام کر کے دوبارہ میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے آپ ﷺ کے لئے بچھونا بچھا دیا جس پر آپ بیٹھ گئے اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ تمہیں "لآالٰہ الااللہ" کہنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ کیا تم اللہ کے علاوہ کسی معبود کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر فرمایا: تم اس لئے اللہ اکبر کہنے سے راہ فرار اختیار کرتے ہو کہ تم اس سے بڑی کوئی چیز جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب ہے اور نصاریٰ گمراہ ہیں۔ میں راستباز اور دین اسلام کی طرف مائل ہوں۔ کہتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے یہاں رہنے لگا اور صبح و شام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ ایک دن میں رات کے وقت آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک قوم آئی انہوں نے اون کے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیتے ہوئے انہیں صدقہ دینے کی ترغیب دی اور فرمایا: اگرچہ ایک صاع ہو یا نصف ہو یا مٹھی ہو یا اس سے بھی کم ہو۔ تم میں ہر ایک (کو چاہئے کہ) اپنے چہرے کو جہنم کی آگ کی گرمی یا اس کی آگ سے بچانے کی کوشش کرے خواہ وہ ایک کھجور یا آدھی کھجور دے کر ہی ہو۔ اس لئے کہ ہر شخص کو اللہ سے ملاقات کرنی ہے چنانچہ وہ تم سے یہی پوچھے گا جو میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ کیا میں نے تمہیں مال و اولاد نہیں دی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو پھر کہاں ہے جو تم نے اپنے لئے آگے بھیجا تھا۔ پھر وہ اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا اور اپنے چہرے کو آگ کی گرمی سے بچانے کے لئے کوئی چیز نہیں پائے گا۔ تم لوگوں کو چاہئے کہ ہر شخص اپنے چہرے کو آگ سے بچائے خواہ آدھی

لُصُوصُ طَيِّ

کھجور (اللہ کی راہ میں) خرچ کر کے ہو یا کلمہ خیر کہہ کر۔ اس لئے کہ میں تم لوگوں کے متعلق فاقے سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اللہ تمہارا مددگار اور تمہیں دینے والا ہے۔ یہاں تک کہ (عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ) ایک اکیلی عورت مدینہ سے حیرہ تک جائے گی اور اسے اپنی سواری کی چوری کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ ❶ عدی کہتے ہیں کہ میں دل میں سوچنے لگا کہ اس وقت قبیلہ بنوطی کے چور کہاں ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سماک سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن ابی حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہود مغضوب علیہم اور نصاریٰ گمراہ ہیں پھر طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۴۳۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب ۱۵۴۳۔ سورۂ بقرہ سے۔

۲۷۵۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا ابی عدی و محمد بن جعفر و عبدالوهاب قالوا نا عوف بن ابی جمیلة الاعرابی عن قِسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحُزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

۲۷۵۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا۔ اس لئے اولاد آدمؑ میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے تو کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان۔ اسی طرح کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی خبیث اور کوئی طیب۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۲۔ حدثنا عبد بن حمیدنا عبدالرزاق عن معمر عن همام بن مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَیْ مُنْحَرِفِيْنَ

۲۷۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے "ادخلوا الباب سجدًا" ❶ کی تفسیر میں فرمایا: کہ بنو اسرائیل اپنے کولہوں پر گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے یعنی انحراف کرتے ہوئے۔

اسی سند سے "فبدل الذين ظلموا قولاً غير الذين قيل لهم کی ❸ تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے کہا: "حبة فی شعيرة"

۲۷۵۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا

۲۷۵۳۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات

❶ یعنی دین اسلام کی بالادستی ہوگی اور اس قدر امن وامان ہوگا کہ وہ اکیلی سفر کرتے ہوئے بھی نہیں گھبرائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ۔" (مترجم) ❸ یعنی ان لوگوں نے اس قول کو بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا۔ (مترجم)

اشعث السمان عن عاصم بن عبيدالله عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں سے کسی کو قبلے کی سمت معلوم نہیں تھی لہٰذا جس کا جدھر منہ تھا۔ اسی طرف نماز پڑھ لی۔ صبح ہوئی تو ہم نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "فاینما تو لوا فثم وجه الله" (یعنی تم جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث بن سمان ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

۲۷۵۴۔ حدثنا عبد بن حميدنا يزيد بن هارون نا عبدالملك بن ابى سليمان قال سمعت سعيد بن جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَاتَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَآءٍ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَاَ بْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

۲۷۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف بھی ہوتا۔ اور آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے پھر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑھی "ولله المشرق والمغرب" اور فرمایا: یہ آیت اسی باب میں نازل ہوئی۔ (ترجمہ: اور مشرق ومغرب اللہ ہی کے لئے ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قتادہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت " وللّٰه المشرق"..... الآية "فول وجهك شطر المسجد الحرام" (یعنی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے) سے منسوخ ہے۔ یہ قول محمد بن عبدالملک بن ابی شوارب، یزید بن زریع سے وہ سعید سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ مجاہد اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف قبلہ ہے یعنی تمہاری نماز قبول ہوگی۔ یہ قول ابو کریب، وکیع سے وہ نضر بن عربی سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۵۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا الحجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن حميد عَنْ اَنَسٍ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْصَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

۲۷۵۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کاش کہ ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "واتخذو امن مقام ابراهيم مصلّى" یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کردو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن منیع، ہشیم سے وہ حمید طویل سے اور وہ انسؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۷۵۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابومعاوية الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا

۲۷۵۶۔ حضرت ابوسعیدؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے "وكذلك جعلنٰكم امة وسطًا" کی تفسیر میں فرمایا کہ وسطاً سے مراد "عدلاً" یعنی نہ افراط ہے نہ تفریط دونوں کے درمیان۔ (ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا جعفر بن عون نا الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْعٰی نُوْحٌ فَیُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُدْعٰی قَوْمُهٗ فَیُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ وَمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَیُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ قَالَ فَیُؤْتٰی بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا وَالْوَسِطُ الْعَدْلُ

۲۷۵۷۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوحؑ کو بلایا اور پوچھا جائے گا کہ کیا آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں! پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا۔ اور پوچھا جائے گا کہ کیا نوحؑ نے تمہیں پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں کوئی ڈرانے والا یا کوئی اور نہیں آیا۔ پھر نوحؑ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کے گواہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے "وکذلک جعلنکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدًا" (اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں۔) ❶ نیز وسط سے مراد عدل ہے۔

حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار بھی جعفر بن عون سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۲۷۵۸۔ حدثنا هناد نا وکیع عن اسرائیل عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ صَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ اَنْ یُّوَجَّهَ اِلَی الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ نَحْوَالْقِبْلَةِ وَكَانَ یُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰی رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ یَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَی الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ

۲۷۵۸۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن چاہتے تھے کہ انہیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "قدنری تقلب.....الآیة" (یعنی ہم آپ کا چہرہ (بار بار) آسمان کی طرف اٹھتا دیکھ رہے ہیں۔ ہم آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے (مسجد حرام) چنانچہ آپ ﷺ کا رخ اسی قبلے کی طرف کر دیا گیا۔ جسے آپ ﷺ پسند کرتے تھے۔ پھر ایک شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد اس کا گزر انصار کی ایک جماعت پر سے ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے آپ ﷺ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے

❶ یعنی امت گواہی دے گی اور رسول اللہ ﷺ اس کی توثیق وتصدیق کریں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

بھی رکوع ہی میں اپنے چہرے قبلے کی طرف پھیر لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔سفیان ثوری اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔ ہناد بھی وکیع سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: وہ لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔اس باب میں عمرو بن عوف مزنیؓ، ابن عمرؓ، عمارہ بن اوسؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۹۔حدثنا هناد وابوعمارة قالا نا وكيع عن اسرائيل عن سماك عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ الاية

۲۷۵۹۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف چہرے کر کے نماز پڑھتے تھے اور اس حکم سے پہلے فوت ہوگئے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما كان الله..... الآية" (یعنی اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کردے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۰۔حدثنا ابن ابی عمرنا سفيٰن قال سمعت الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَاارٰى عَلٰى اَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا اُبَالِيْ اَنْ لَّااَطُوْفَ بِيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَاابْنَ اُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَايَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْكَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّايَطُوْفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهٗ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّايَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۷۶۰۔حضرت عروہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا۔ میں صفامروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والے پر اس عمل میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا۔نیز میرے نزدیک اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ان کے درمیان سعی نہ کروں۔انہوں نے فرمایا: بھانجے تم نے کتنی غلط بات کہی ہے۔آنحضرت ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر اس کے بعد مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ہاں زمانہ جاہلیت میں جو سرکش مناۃ (مشرکین کا معبود جو مشلل میں تھا) کے لئے لبیک کہتا تھا وہ صفا اور مروہ کے مابین سعی نہیں کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فمن حج البيت" الآية (جو حج بیت اللہ کرے یا عمرہ ادا کرے اس پر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے پر کوئی گناہ نہیں) اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے "فلا جناح عليه ان لا يطوف بهما" (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ صفا و مروہ کی سعی نہ کرے) زہری کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا اور فرمایا: اس میں بڑا علم ہے۔میں نے کچھ علماء کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرب میں سے جو لوگ صفا و مروہ کے مابین سعی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا امور

فَاَنْزَلَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِیْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

جاہلیت میں سے ہے۔ اور انصار میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صفا و مروہ کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ان الصفا والمروة من شعائر اللّٰه"..... الآیة (یعنی صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔) ابوبکر ابن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت انہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن ابی حکیم عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ كَانَ مِنْ شَعَآئِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

۲۷۶۱۔ حضرت عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ بن مالک سے صفا و مروہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھے جب اسلام آیا تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ان الصفا والمروة"..... الآیة۔ انسؓ نے فرمایا: ان کے درمیان سعی کرنا نفل عبادت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَاللّٰهُ بِهٖ وَقَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِاللّٰهِ

۲۷۶۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ تشریف لے گئے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر یہ آیت پڑھی "واتخذوا من مقام"..... الآیة اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر فرمایا: ہم بھی وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے اور یہ آیت پڑھی "ان الصفا والمروة من..... شعائر اللّٰه"..... الآیة۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۳۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبداللّٰه بن موسیٰ عن اسرائیل بن یونس عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَالْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ

۲۷۶۳۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے اگر کوئی روزے سے ہوتا اور افطار کے وقت بغیر افطار کئے سو جاتا تو آئندہ رات اور دن بھی کچھ نہ کھاتا یہاں تک کہ دوسرے دن افطار کا وقت ہو جاتا۔ قیس بن صرمہ انصاری بھی ایک مرتبہ روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا

يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْاِفْطَارُ اَتٰى اِمْرَاَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ اِمْرَاَتُهُ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَّكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

تو بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور کہیں سے لے کر آتی ہوں۔ انہوں نے سارا دن کام کیا تھا لہٰذا نیند غالب آ گئی اور وہ سو گئے جب ان کی بیوی آئیں تو دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں کہنے لگیں ہائے تمہاری محرومی۔ پھر جب دوسرے دن دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے چنانچہ اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ "احل لکم الآیة" (تم لوگوں کے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا حلال کر دیا گیا) اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وکلوا واشربوا..... الآیة" یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم لوگوں کے لئے سفید خط سیاہ خط سے متمیز ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷٦٤۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن زرّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ اِلٰى قَوْلِهٖ دَاخِرِيْنَ

۲۷۶۴۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ آنحضرت ﷺ نے "وقال ربکم الآیة" (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کی تفسیر میں فرمایا: دعا ہی اصل عبادت ہے اور یہ آیت "داخرین" تک پڑھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷٦٥۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم انا حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ

۲۷۶۵۔ شعبی، عدی بن حاتمؓ سے نقل کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "حتی یتبین" تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے مراد رات کی تاریکی میں سے دن کی روشنی کا ظاہر ہونا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن منیع، ہشیم سے وہ مجالد سے وہ شعبہ سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷٦٦۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن مجالد عن الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى

۲۷۶۶۔ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو یہ آیت پڑھی۔ "حتی یتبین لکم الخیط" الآیة چنانچہ میں نے دو رسیاں رکھ لیں ایک سفید اور

يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

ایک کالی اور رات کے آخر میں انہیں دیکھنے لگتا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ کہا۔ لیکن یہ بات سفیان کو یاد نہیں رہی۔ چنانچہ فرمایا کہ اس سے مراد رات اور دن تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا الضحاك عن مخلد ابو عاصم النبيل عن حَيْوة بن شريح عن يزيد بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ اَوْاَكْثَرُ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فُضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدِهٖ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْاَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتُاَوِّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّاْوِيْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّاللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَنَا صِرْوُهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّالْاِسْلَامَ وَكَثُرَنَا صِرْوُهُ فَلَوْ قُمْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَامَاضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَاقُلْنَا وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةُ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاِصْلَاحُهَا وَتَرَكْنَا الْغَزْوَ فَمَازَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ

۲۷۶۷۔ حضرت اسلم ابوعمران تجیبی کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے لئے روم گئے ہوئے تھے کہ رومیوں کی فوج میں سے ایک بڑی صف مقابلے کے لئے نکلی جن سے مقابلے کے لئے مسلمانوں میں سے بھی اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ آدمی نکلے۔ ان دنوں مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور لشکر کے فضالہ بن عبید امیر تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روم کی صف پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ ان کے اندر چلا گیا۔ اس پر لوگ چیخنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ خود کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ ابوایوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر کرتے ہو ❶ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت ہم انصار لوگوں کے متعلق نازل ہوئی اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ تو ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور اس کی مدد کرنے والے بہت ہیں اور ہمارے اموال (کھیتی باڑی وغیرہ) ضائع ہوگئے ہیں۔ ہمارے لئے بہتر ہوگا کہ ہم ان کی اصلاح کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی "وانفقوا فی سبیل اللّٰہ....." الآیۃ. (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) چنانچہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم اپنے اموال اور کھیتی باڑی کی اصلاح میں لگ جائیں اور جنگ و جہاد کو ترک کر دیں راوی کہتے ہیں کہ ابوایوب ہمیشہ جہاد ہی میں رہے یہاں تک کہ دفن بھی روم ہی کی سرزمین پر ہوئے۔

❶ اس آیت سے مراد یہ آیت ہے " ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" یعنی خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۷۶۸۔حدثنا علی بن حجر انا ھشیم انا مُغِیْرَۃَ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قَالَ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَفِیَّ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلِاِیَّایَ عَنٰی بِھَا فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْبِہٖ اَذًی مِّنْ رَّأْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْصَدَقَۃٍ اَوْنُسُکٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَیْبِیَّۃِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِکُوْنَ وَکَانَتْ لِیْ وَفْرَۃٌ فَجَعَلَتِ الْھَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰی وَجْھِیْ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ ھَوَامُّ رَأْسِکَ تُؤْذِیْکَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قَالَ مُجَاھِدٌ الصِّیَامُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالنُّسُکُ شَاۃٌ فَصَاعِدًا۔

۲۷۶۸۔حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی۔"فمن کان منکم..... الآیۃ"(ترجمہ:یعنی اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزے، خیرات یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرو۔) کہتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے۔ہمیں مشرکین نے روک دیا۔میرے بال کانوں تک لمبے تھے اور جوئیں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں۔اتنے میں آنحضرت ﷺ میرے پاس سے گزرے اور دیکھا تو فرمایا: لگتا ہے کہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں خاصی اذیت دے رہی ہیں۔میں نے عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: تو پھر بال منڈوادو۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔مجاہد کہتے ہیں، روزے تین دن کے، کھانا کھلائے تو چھ مسکینوں کو اور اگر قربانی کرے تو ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

علی بن حجر بھی ہشیم سے وہ ابوبشر سے وہ مجاہد سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ کعب بن عجرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے علی بن حجر نے ہشیم سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے اور انہوں نے کعب بن عجرہؓ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔عبدالرحمٰن بن اصبہانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔پھر علی بن حجر، اسماعیل سے وہ ایوب سے وہ مجاہد سے وہ عبدالرحمٰن سے اور وہ کعب بن عجرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میری پیشانی پر جھڑ رہی تھیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تو سر کے بال منڈوادو اور قربانی کردو یا تین روزے رکھ لو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۹۔حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن بن عیینۃ عن سفیان الثوری عن بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمُرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَیَّامُ مِنٰی ثَلٰثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ اَدْرَکَ عَرَفَۃَ قَبْلَ اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْحَجَّ

۲۷۶۹۔حضرت عبدالرحمٰن بن یعمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حج عرفات میں حاضر ہونے کا نام ہے۔اور منیٰ کا قیام تین دن تک ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دن میں ہی چلا گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور اگر تین دن تک قیام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔نیز جو شخص عرفات میں طلوع فجر سے پہلے پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔

ابن عمر، سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثوری کی بیان کردہ یہ حدیث بہت عمدہ ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے شعبہ نے بھی بکیر سے نقل کیا ہے لیکن اس حدیث کو ہم صرف بکیر ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۷۰۔حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن ابن جریج عن ابن اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ اَلَدُّ الْخَصِمُ

۲۷۷۰۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سخت جھگڑا لو آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں میں زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۷۱۔ حدثنا عبد بن حمید ثنی سلیمان بن حرب ناحماد بن سلمة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتِ الْیَهُوْدُ اِذَا حَاضَتْ اِمْرَأَةٌ مِّنْهُمْ لَمْ یُؤَا کِلُوْهَا وَلَمْ یُشَارِبُوْهَا وَلَمْ یُجَامِعُوْهَا فِی الْبُیُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًی فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤَاکِلُوْهُنَّ وَیُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ وَاَنْ یَّفْعَلُوْا کُلَّ شَیْءٍ مَاخَلَا النِّکَاحَ فَقَالَتِ الْیَهُوْدُ مَایُرِیْدُ اَنْ یَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْهِ فَجَآءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَنْکِحُهُنَّ فِی الْمَحِیْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ غَضِبَ عَلَیْهِمَا فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِیَّةٌ مِّنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهٗ لَمْ یَغْضَبْ عَلَیْهِمَا

۲۷۷۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگر یہودیوں میں سے کوئی عورت ایام حیض میں ہوتی تو وہ لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ میل جول رکھتے چنانچہ آنحضرت ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔"ویسئلونک.....الآیة"(یعنی یہ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں تو (آپ فرمادیجئے) کہ یہ ناپاک ہے) پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ کھایا پیا جائے اور انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھا جائے نیز ان کے ساتھ جماع کے علاوہ سب کچھ کرنا (بوس وکنار وغیرہ) جائز ہے۔اس پر یہودی کہنے لگے کہ یہ ہمارے ہر کام کی مخالفت کرتے ہیں چنانچہ عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر آئے اور آپ ﷺ کو یہود کے اس قول کی خبر دینے کے بعد عرض کیا: کیا ہم حیض کے ایام میں جماع بھی نہ کرنے لگیں تاکہ ان کی مخالفت پوری ہوجائے۔ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ کا چہرہ غصے سے متغیر ہوگیا۔ ❷ یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ ﷺ ان سے ناراض ہوگئے ہیں اور پھر اٹھ کر چل دیئے۔اسی وقت ان دونوں کے لئے دودھ بطور ہدیہ آیا تو آپ ﷺ نے انہیں بھیج دیا۔اور انہوں نے پیا۔اس طرح ہمیں علم ہوا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔محمد بن عبدالاعلیٰ اسے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ حماد بن سلمہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۷۷۲۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی نا عبدالرحمٰن بن مهدی عن حماد بن سلمة نحوه بمعناه حدثنا ابن ابی عمر نَاسُفْیٰنَ وعَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا

۲۷۷۲۔ابن منکدر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: یہود کہا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے اس طرح صحبت کرے کہ دخول قبل (آگے ہی) میں ہو تو اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔اس

❶ امام ترمذی یہ حدیث بیان کرکے اس آیت کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔"ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیوة الدنیا ویشهد الله علی مافی قلبه وهو الدالخصام" یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ دنیاوی زندگی میں آپ اس کی بات کو پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ (مترجم) ❷ آپ ﷺ کے غصے میں آنے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے کفار کی مخالفت کرنا کس طرح درست ہوسکتا ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ

پر یہ آیت نازل ہوئی "نساء کم حرث"..... الآیۃ یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ لہٰذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو داخل ہو۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمان بن مهدی نا سفیٰن عن ابی خثیم عن ابن سابط عن حفصة بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِيْ صَمَامًا وَّاحِدًا

۲۷۷۳۔ حضرت ام سلمہؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت "نساء کم حرث"..... الآیۃ کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک ہی سوراخ (میں دخول کرنا) ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم کا نام عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط: عبدالرحمٰن بن عبداللہ جمحی مکی ہیں اور حفصہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ بعض روایات میں "فی صمام واحد" وارد ہوا ہے اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۲۷۷۴۔ حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ نا یعقوب بن عبداللّٰه الاشعری عن جعفر بن ابی المغیرة عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ

۲۷۷۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کس طرح؟ عرض کیا: میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی۔ ❷ آپ ﷺ خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی "نساء کم حرث لکم"..... یعنی جس طرف سے چاہو قبل میں صحبت کرو۔ البتہ دبر اور ایام حیض سے اجتناب کرو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یعقوب: عبداللہ اشعری کے بیٹے ہیں اور یہ یعقوب قمی ہیں۔

۲۷۷۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا هاشم بن القاسم عن المبارك بن فضالة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ زَوَّجَ اُخْتَهٗ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ مَاكَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى

۲۷۷۵۔ حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عہد رسالت ﷺ میں اپنی بہن کا کسی مسلمان سے نکاح کیا۔ تھوڑا عرصہ وہ ساتھ رہے پھر اس نے اسے ایک طلاق دے دی اور عدت گزر جانے تک رجوع نہیں کیا۔ عدت گزر گئی تو اسے اس کی خواہش ہوئی اور اسے اس کی۔ چنانچہ اس نے بھی دوسرے پیغام بھیجنے والوں کے ساتھ نکاح کا

❶ کھیتی وہی ہوتی ہے جہاں بیج بونے پر وہ اگ جائے لہٰذا اس آیت سے دبر میں جماع کرنے پر استدلال کرنا ناممکن ہے۔ واللہ اعلم۔ ❷ یعنی اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے اگلے حصے میں صحبت کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ شاید اس میں گناہ ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

اِنْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهٗ يَالُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَاتَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرَ مَاعَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهٗ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعٌ لِرَبِّيْ وَطَاعَةٌ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ

پیغام بھیجا تو میں نے اس سے کہا: کمینے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت افزائی کی تھی اور تم نے اسے طلاق دے دی۔ اللہ کی قسم وہ کبھی تمہاری طرف رجوع نہیں کرے گی لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ایک دوسرے کی ضرورت جانتا تھا۔ چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں۔ "واذا طلقتم النساء..... سے وانتم لا تعلمون" تک (ترجمہ: اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو بشرطیکہ وہ قاعدے کے مطابق اور باہم رضامند ہوں۔ اس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ صفائی اور پاکی کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے) جب معقلؓ نے یہ آیات سنیں تو فرمایا: اللہ ہی کے لئے سمع واطاعت ہے پھر اسے بلایا اور فرمایا: میں اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہارا اکرام کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے منقول ہے۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ اس لئے کہ معقلؓ کی بہن مطلقہ تھیں چنانچہ اگر انہیں نکاح کا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتیں اور معقلؓ کی محتاج نہ ہوتیں۔ اس آیت میں خطاب بھی اولیاء ہی کے لئے ہے کہ انہیں نکاح سے مت روکو۔ لہٰذا آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نکاح کا اختیار عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ان کے اولیاء کو ہے۔ ❶

۲۷۷۶۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن زيد بن اسلم عن الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَّقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۷۶۔ حضرت عائشہؓ کے مولیٰ ابو یونسؒ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) لکھوں اور جب اس آیت حافظوا اعلى الصلوٰت"..... الآیۃ پر پہنچوں تو انہیں بتاؤں چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہیں بتایا۔ انہوں نے حکم دیا کہ یہ آیت اس طرح لکھو "حافظوا علَى الصلوٰت والصلوٰة الوسطٰى وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتين" (ترجمہ) نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔ نیز عصر کی نماز کی بھی۔ اور اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے رہا کرو) پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے یہ آیت آنحضرت ﷺ سے اسی طرح سنی ہے۔

(۱) اس مسئلے کی تفصیل ابواب النکاح میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

اس باب میں حفصہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۷۔ حدثنا حمید بن مسعدة ثنا یزید بن زریع عن سعید عن قتادة نَاالْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ

۲۷۷۷۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۸۔ حدثنا هناد نا عبدة عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی حسان الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَیْدَةَ السَّلْمَانِیِّ اَنَّ عَلِیًّا حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمُ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ امْلَاْ قُبُوْرَهُمْ وَبُیُوْتَهُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ

۲۷۷۸۔ عبیدہ سلمانی حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین کے لئے بددعا کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ! ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز پڑھنے سے غروب آفتاب تک مشغول کر دیا (یعنی عصر کی نماز)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۲۷۷۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوالنضر وابوداؤد عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبید عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ

۲۷۷۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا۔ ❶

اس باب میں زید بن ثابتؓ، ابوہاشم بن عتبہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۸۰۔ حدثنا احمد بن منیع نامروان بن معاویة ویزید بن هارون ومحمد بن عبید عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو الشیبانی عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ۔

۲۷۸۰۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کر لیا کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی "وقوموا للّٰه قانتین" یعنی اللہ کے لئے باادب کھڑے ہوا کرو۔ چنانچہ ہمیں نماز کے دوران خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

احمد بن منیع بھی ہشیم سے اور وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں۔ "ونهینا عن الکلام" یعنی اور ہمیں بات کرنے سے روک دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

❶ ان تمام احادیث کے ذکر سے اس آیت کی تفسیر مقصود ہے کہ حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰة الوسطی۔ یعنی نمازوں اور بیچ کی نماز کی حفاظت کرو۔ درمیانی نماز کی تفسیر اکثر علماء عصر کی نماز ہی سے کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۲۷۸۱۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا عبیداللّٰہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن السُّدِیِّ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَآءِ لَاتَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِیْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ كُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْ مِنْ نَخْلِهٖ عَلٰی قَدْرِ كَثْرَتِهٖ وَقِلَّتِهٖ وَكَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَیْنِ فَیُعَلِّقُهٗ فِی الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاعَ اَتَی الْقِنْوَ فَضَرَبَهٗ بِعَصَاهُ فَیَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَیَاْكُلُ وَكَانَ اُنَاسٌ مِمَّنْ لَایَرْغَبُ فِی الْخَیْرِ یَاْتِی الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِیْهِ الشِّیْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِانْكَسَرَ فَیُعَلِّقُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَاكَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِیَ مِثْلَ اَعْطٰی لَمْ یَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰی اِغْمَاضٍ اَوْحَیَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ یَاْتِیْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَاعِنْدَهٗ

۲۷۸۱۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ لایتمموا الخبیث..... الآیۃ ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ ہم لوگ کھجوروں والے تھے اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوتا۔ کچھ لوگ گچھا یا دو گچھے لا کر مسجد میں لٹکا دیتے پھر اصحاب صفہؓ کے لئے کہیں سے کھانا مقرر نہیں تھا اگر ان میں سے کسی کو بھوک لگتی تو وہ گچھے کے پاس آتا اور اپنی لاٹھی مارتا جس سے کچی اور پکی ہوئی کھجوریں گر جاتیں اور وہ کھالیتا۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسا گچھا لاتا جس میں خراب کھجوریں زیادہ ہوتیں یا ٹوٹا ہوا گچھا لا کر لٹکا دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یٰاَیھا الذین..... الآیۃ۔ اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز خرچ کرو۔ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے اور ردی چیزوں کو خرچ کرنے کی نیت نہ کیا کرو۔ حالانکہ تم خود کبھی ایسی چیز کو نہیں لیتے الا یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور تعریف کے لائق ہیں۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ابو مالک کا نام غزوان ہے وہ قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے ہیں سفیان ثوری بھی سدی سے کچھ اس قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸۲۔ حدثنا ھناد نا ابوالاحوص عن عطاء ابن السائب عن مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةٌ فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّیْطَانِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِاللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَرَءَ الشَّیْطَانُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ الاٰیۃ

۲۷۸۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: انسان پر شیطان کا بھی ایک اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب ہے جب کہ فرشتے کا اثر خیر کا وعدہ اور حق کی تصدیق ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کی تعریف بیان کرے اور جو پہلے والا اثر پائے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "الشیطان یعدکم" الآیۃ۔ یعنی شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوالاحوص کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۲۷۸۳۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابونعیم نا فضیل بن مرزوق عن عن عدی بن ثابت عن ابی حازم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ وَلَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَالْمُؤْمِنِیْنَ بِمَآ اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَهٗ اِلَى السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

۲۷۸۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزہ ل چیز ہی کو قبول کرتے ہیں پھر اس نے مؤمنوں کو اسی چیز کا حکم دیا جس کا رسولوں کو دیا اور فرمایا: "یٰٓاَیھا الرسل....." (یعنی اے پیغمبرو تم عمدہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لئے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر (مؤمنوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: "یٰٓاَیھاالذین آمنوا کلوا..... الآیة" (یعنی اے ایمان والو ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب اے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا، پینا، پہننا سب حرام چیزوں سے ہیں اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

۲۷۸۴۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللّٰه بن موسٰی عن اِسْرَائِیْلَ عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ الاٰیة اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا یُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ فَیُحَاسِبُ بِهٖ لَانَدْرِیْ مَایُغْفَرُ مِنْهُ وَمَالَا یُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَایُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَااكْتَسَبَتْ

۲۷۸۴۔ سدی کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث سنائی جس نے حضرت علیؓ سے سنی کہ جب یہ آیت "ان تبدوا مافی....." الآیة (یعنی خواہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ اللہ اس کا حساب کریں گے پھر جسے چاہیں گے بخش دیں گے اور جسے چاہیں گے عذاب دیں گے) نازل ہوئی تو اس نے ہمیں غمگین کر دیا۔ ہم سوچنے لگے کہ اگر کوئی دل میں گناہ کا خیال کرے اور اس پر حساب ہونے لگا تو ہمیں کیا معلوم کہ اس میں سے کیا معاف کیا جائے گا۔ اور کیا نہیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا "لایکلف اللّٰه....." الآیة۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتے اسے ثواب بھی اسی کا ہوگا جو وہ ارادہ سے کرے گا اور گناہ بھی اسی کا ہوگا جو ارادے سے کرے گا) یعنی خیال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

۲۷۸۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسٰی وروح بن عبادة عن حماد بن سلمة عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اُمَیَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِهٖ

۲۷۸۵۔ حضرت امیہ نے حضرت عائشہؓ سے "ان تبدوا مافی" الآیة۔ اور "من یعمل سوء یجزبه" کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: میں نے جب سے ان آیات کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے پوچھی ہے اس وقت سے کسی نے مجھ سے ان کے متعلق نہیں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے مثلاً

فَقَالَتْ مَاسَأَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنُّكْبَةِ حَتَّى الْبَضَاعَةَ يَضَعُهَافِیْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُالْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ

بخار یا کوئی غمگین کر دینے والا حادثہ یہاں تک کہ کبھی اپنے کرتے کے بازو (جیب) وغیرہ میں کوئی چیز رکھنے کے بعد اسے گم کر دیتا ہے اور پھر اس کے متعلق پریشان ہوتا ہے تو اس پریشانی پر بھی اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے سونا سرخ انگیٹھی سے۔ ❶

یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۸۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن آدم بن سليمان عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْئٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْئٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْاَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ الْاٰيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

۲۷۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت ''ان تبدوا'' الآیۃ نازل ہوئی تو صحابہؓ کے دلوں میں اس سے اتنا خوف بیٹھ گیا کہ کسی اور چیز سے نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس خوف کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا تو فرمایا: کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان داخل کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی ''اٰمن الرسول بما انزل'' الآیۃ (ترجمہ: رسول اس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اسی طرح مؤمنین بھی۔ یہ سب اللہ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور سب نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتے۔ اسے ثواب بھی اس کا ہوتا ہے جو وہ ارادے سے کرتا ہے اور گناہ بھی۔ اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ کیجئے۔ (اس دعا پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے قبول کی (پھر وہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر سخت حکم نہ بھیجئے جیسے کہ آپ نے پہلی امتوں پر بھیجے تھے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔ (پھر وہ لوگ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالئے جسے سہنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف کر دیجئے ہماری مغفرت کر دیجئے ہم پر رحم فرمایئے اس لئے کہ آپ ہی

❶ یعنی ان آیتوں میں مذکور ہر بدی کی سزا سے مراد عذاب دنیوی ہے نہ کہ اخروی۔ حاصل یہ کہ اس صورت میں آیت ''ان تبدوا مافی انفسکم'' الآیۃ کو منسوخ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم (مترجم)

ہمارے کارساز ہیں۔لہٰذا ہمیں کافر لوگوں پر غالب کردیجئے۔) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے۔اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔آدم بن سلیمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ یحییٰ کے والد ہیں۔

باب ١٥٤٤۔ومن سورة آل عمران

باب۱۵۴۴۔سورۂ آل عمران

۲۷۸۷۔ حدثنا عبد بن حميد انا ابوالوليد نا يزيد بن ابراهيم نا ابن ابى مليكة عن القاسم بن مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَالَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

۲۷۸۷۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "هوالذی انزل علیک" ❶ الآیۃ کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات متشابہات کی اتباع کرتے ہیں۔وہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پرہیز کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایوب اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸۸۔حدثنا محمد بن بشارنا ابوداؤد الطيالسى نا ابوعامرو هوالخزاز ويزيد بن ابراهيم كلاهما عن ابن ابى مليكة قال يزيد عن ابن ابى مليكة عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۷۸۸۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔"فاما الذين فى قلوبهم".....الآیۃ (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ کی اتباع کرتے ہیں ان کی غرض فتنہ پیدا کرنا اور اس کی غلط تفسیر کرنا ہوتا ہے) تو آپ ﷺ نے

❶ پوری آیت یہ ہے "هوالذى انزل عليك الكتاب منه ايات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ماتشابه منه ابتغآء الفتنة وابتغآء تأويله..... الاية (ترجمہ: وہ وہ ہے جس نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی جس کا ایک حصہ وہ آیات ہیں جو کہ مشتبہ المراد سے محفوظ ہیں اور انہی آیات پر کتاب کا اصل مدار ہے اور دوسرا حصہ وہ ہے جس میں ایسی آیات ہیں جو مشتبہ المراد ہیں۔چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہیں۔ان کی غرض فتنے ہی کی ہوتی ہے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی۔حالانکہ اس کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔(سورۂ آل عمران، آیت ۷)

متشابہ کی تعریف یہ ہے کہ اس کی مراد صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) جس کا لغوی معنی بھی کسی کو معلوم نہ ہو۔انہیں مقطعات کہا جاتا ہے۔(۲) کہ اس کا مدلول لغوی تو معلوم ہو لیکن کسی عقلی یا نقلی محذور کی وجہ سے مراد نہ لے سکیں۔پھر اس آخری قسم کی دو قسمیں ہیں۔ایک یہ کہ ان معانی وجوہ میں کسی دلیل سے کسی ایک کو ترجیح نہ دی گئی ہو دوسرے یہ کہ کسی ایک کو ترجیح دی گئی ہو خواہ دلیل قطعی یا ظنی ہو۔

چنانچہ مقطعات کا حکم یہ ہے کہ ان میں اس قید کے ساتھ تفسیر جائز ہے کہ ان کی کیفیت مجہول ہے۔اسی طرح اگر زیادہ معنی والے میں سے کسی ایک کو ترجیح نہ دی گئی ہو تو اس میں بھی سکوت واجب ہے۔لیکن اگر کسی ایک معنی کو ترجیح دی گئی ہو تو اگر اس لفظ کو لفظ منصوص ہی سے تعبیر کریں تو کوئی اختلاف نہیں (یعنی لفظ کا نہ ترجمہ کیا جائے اور نہ ہی اس سے اشتقاق) اور اگر لفظ غیر منصوص سے تفسیر کی جائے تو اس میں دو مسلک ہیں۔ایک سلف کا اور وہ یہ کہ اس کو معنی حقیقی ہی پر محمول کیا جائے، خواہ اس معین کی تعیین دلیل قطعی سے ہو یا ظنی سے۔دوسرا مسلک خلف کا ہے۔وہ یہ کہ اصل مسلک تو سلف ہی کا ہے لیکن ضعفاء العقول کے سمجھنے اور ان کی تشویش دور کرنے کی مصلحت کی بناء پر مجاز کنایہ پر محمول کرلیا جائے گا۔واللہ اعلم (مترجم)

سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاوِيْلِهٖ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِيْهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا

فرمایا: جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ یزید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ جب تم لوگ ان کو دیکھو تو پہچان لو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طرح کئی حضرات اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کرتے۔ ان کا ذکر صرف یزید بن ابراہیم کرتے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے ان کا حضرت عائشہؓ سے سماع ثابت ہے۔

۲۷۸۹۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو احمد نا سفيٰن عن ابيه عن ابى الضحىٰ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِنَّ وَلِيِّ اَبِيْ وَخَلِيْلِيْ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ

۲۷۸۹۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے نبیوں میں سے دوست ہوتے ہیں۔ میرے دوست میرے والد اور میرے رب کے دوست (ابراہیمؑ) ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ان اولی الناس بابراھیم....." الآیۃ (ترجمہ: ابراہیمؑ کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی تابعداری کی اور یہ نبی اور جو اس پر ایمان لائے اور اللہ مؤمنوں کے دوست ہیں۔)

محمود بھی ابونعیم سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوضحیٰ سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں مسروق کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے پھر ابوکریب بھی وکیع سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوضحیٰ سے وہ عبداللہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ابونعیم کی روایت کے مطابق نقل کرتے ہیں اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷۹۰۔ حدثنا هناد ابومعاوية عن الاعمش عن شقيق بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

۲۷۹۰۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی جھوٹی قسم کھائی جس سے وہ کسی مسلمان کا مال دبانا چاہتا ہے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوں گے۔ اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میرے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ مشترک زمین تھی اس نے میری شراکت کا انکار کر دیا تو میں اسے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے گواہ لانے کے لئے کہا تو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے یہودی کو حکم دیا کہ قسم کھاؤ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال لے جائے گا اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ان

إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ

الذين يشترون بعهدالله"..... الآیۃ (یعنی جو لوگ اللہ سے کئے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیتے ہیں آخرت میں ان لوگوں کے لئے کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔) (سورۂ آل عمران: ۷۷)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں علی ابن اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

۲۷۹۱۔حدثنا اسحق بن منصورنا عبدالله بن بكرالسهمي نا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اَوْمَنْ ذَاالَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِىْ لِلّٰهِ وَلَوِاسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِىْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرِبِيْكَ

۲۷۹۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔"لن تنالوا البر"..... الآیۃ "من ذالذی یقرض"..... الآیۃ۔تو ابوطلحہ کے پاس ایک باغ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا یہ باغ اللہ کے لئے وقف ہے۔ اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسے اپنے قرابتداروں میں تقسیم کردو۔ راوی کو شک ہے کہ "قرابتک" فرمایا، یا "اقربیک."

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ اسے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبدالرزاق نا ابراهيم بن يزيد قال سمعت محمد بن عباد بن جعفر يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَىُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَاالسَّبِيْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

۲۷۹۲۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! کونسا حاجی اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! کونسا حج افضل ہے؟ فرمایا: جس میں بلند آواز سے لبیک کہا جائے اور زیادہ قربانیاں کی جائیں پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ "وللّٰه على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا" میں سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: توشہ اور سواری۔

اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن خوزی مکی کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۲۷۹۳۔حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسمٰعيل عن بكير بن مسمار عن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ

۲۷۹۳۔حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناء ناوابناء کم" الآیۃ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر کہا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ ❶

❶ یہ آیات نصاریٰ نجران کے آنحضرت ﷺ سے سوال جواب کرنے اور اپنے شبہات دور کرنے کے بعد نازل ہوئی کہ اگر اب بھی کوئی تسلیم نہ کرے تو انہیں مباہلے کی دعوت دیجئے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ، ہم بھی اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ، پھر ہم خود بھی آتے ہیں اور تم بھی آؤ اور دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ لیکن نصاریٰ نے مباہلے سے انکار کر دیا۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْاٰيَةِ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۷۹۴۔ حدثنا ابو کریب ناوکیع عن ربیع وھو ابن صبیح و حمادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ رَاٰی اَبُوْاُمَامَةَ رُءُوْسًا مَّنْصُوْبَةً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْاُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا اَوْاَرْبَعًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَاحَدَّثْتُكُمُوْهُ

۲۷۹۴۔ابوغالب کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہؓ نے کچھ سروں کو دمشق کی سیڑھی پر لٹکے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ دوزخ کے کتے اور آسمان کی چھت کے نیچے کے بدترین مقتول ہیں۔اور بہترین مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھوں قتل ہوئے پھر یہ آیت پڑھی"یوم تبیض وجوہ" الآیة. (یعنی جس دن کچھ چہرے اور کچھ چہرے سفید ہوں گے) راوی کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ آنحضرت ﷺ سے سنا؟ فرمایا: اگر میں نے ایک دو یا تین یا چار یہاں تک کہ سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو ہرگز تم لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا۔یعنی کئی مرتبہ سنا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابوغالب کا نام حزوّر ہے جب کہ ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے وہ قبیلہ باہلہ کے سردار ہیں۔

۲۷۹۵۔ حدثنا عبد بن حمید انا عبدالرزاق عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تَتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ

۲۷۹۵۔حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا۔"کنتم خیر امة".....الآیة کہ تم لوگ ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو اور ان سب میں بہتر اور اکرم ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے کئی راوی بہز بن حکیم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں اس آیت کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۷۹۶۔ حدثنا احمد بن منیع انا حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهٗ شَجَّةً فِیْ جَبْهَتِهٖ حَتّٰی سَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ اِلٰی اٰخِرِهَا

۲۷۹۶۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔سر میں زخم آیا اور پیشانی بھی زخمی ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر خون بہنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا اور وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی"لیس لک من الا مرشئ".....الآیة(آپ ﷺ کا اس میں کوئی اختیار نہیں اللہ چاہیں تو انہیں معاف کر دیں اور چاہیں تو عذاب دیں۔)

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۹۷۔حدثنا احمد بن منیع وعبد بن حمید قالا

۲۷۹۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو

نا یزید بن هارون اَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِیْ وَجْهِهٖ وَکُسِرَتْ رُبَاعِیَتُهٗ وَرُمِیَ رَمْیَةً عَلٰی کَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ یَسِیْلُ عَلٰی وَجْهِهٖ وَهُوَ یَمْسَحُهٗ وَیَقُوْلُ کَیْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِیِّهِمْ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئٌ اَوْیَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْیُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ

گیا، دندان مبارک شہید ہو گئے اور شانہ مبارک پر ایک پتھر مارا گیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ اسے صاف کرتے اور کہتے کہ وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا جب کہ وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لیس لک من الامر شیءٌ".....الآیة.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۹۸۔ حدثنا ابوالسائب سلم بن جنادة بن سلم الکوفی نا احمد بن بشر عن عمر بن حمزة عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَاسُفْیَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئٌ اَوْیَتُوْبَ عَلَیْهِمْ فَتَابَ عَلَیْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ

۲۷۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا: اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج، اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "لس لک من الا مرشیء".....الآیة. پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے عمر بن حمزہ نے سالم سے نقل کیا ہے۔ پھر زہری بھی سالم سے اور وہ اپنے والد ابن عمرؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۹۹۔ حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی البصری نا خالد بن الحارث عن محمد بن عجلان عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا عَلٰی اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِشَیْئٌ اَوْیَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَهَدَا هُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ

۲۷۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ چار آدمیوں کے لئے بددعا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "لیس لک من الا مر".....الآیة. پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت دی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب سمجھی جاتی ہے یعنی نافع کی ابن عمرؓ سے روایت سے۔ نیز یحییٰ بن ایوب بھی اسے ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۰۰۔ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن عثمان بن المغیرة عن عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بْنِ الْحَکَمِ الْفَزَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اِنِّیْ کُنْتُ رَجُلًا اِذَا

۲۸۰۰۔ حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ آنحضرت ﷺ سے جو حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے اس سے فائدہ پہنچتا

سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ رَّجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُاللّٰهَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ

اور اگر کوئی صحابی مجھ سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا۔ اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھ سے بیان کیا اور وہ سچے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کریں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ "والذین اذا فعلو فاحشة اوظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر الذنوب الاالله ولم يصروا على مافعلوا وهم يعلمون." (اور وہ لوگ جو اگر کبھی کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں خود پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اللہ کے علاوہ کون گناہ بخشتا ہے اور اپنے کئے جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہ کریں۔)

اس حدیث کو شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے اور ہم اسماء کی صرف یہی حدیث جانتے ہیں۔

۲۸۰۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ مَامِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجْفَتِهٖ مِنَ النُّعَاسِ فَذَالِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا

۲۸۰۱۔ حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس روز ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کی اونگھ کی وجہ سے نیچے کو نہ جھکا جاتا ہو۔ ❶ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی اونگھ مراد ہے۔ "ثم انزل عليكم من بعد الغم امنة نعاسا"..... الآية (پھر تم لوگوں پر تنگی (غم) کے بعد اونگھ نازل کی گئی تم میں سے ایک جماعت کو گھیر رہی تھی۔ اور دوسری جماعت کو صرف اپنی فکر تھی۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبادہ اسے روح بن عبادہ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۲۔ حدثنا يوسف بن حماد نا عبدالاعلى عن سعيد عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاطَلْحَةَ قَالَ غُشِيْنَا وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَنْ

۲۸۰۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے فرمایا: غزوہ احد کے موقع پر میدان جنگ میں ہم پر غشی طاری ہوگئی تھی۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جن لوگوں پر اس روز اونگھ طاری ہوگئی تھی۔ چنانچہ میرے

❶ غزوۂ احد میں جب مسلمانوں پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا وہ شہید ہو گئے جنہوں نے راہِ فرار اختیار کرنی تھی انہوں نے راہ فرار اختیار کیا تو میدان جنگ میں باقی رہ جانے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ طاری کر دی تا کہ دہشت اور خوف زائل ہو جائے۔ چنانچہ اس کے بعد دوبارہ مسلمان ہوئے اور دوبارہ جنگ کی۔ (مترجم)

غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَالطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى الْمُنَافِقُوْنَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ اَجْبَنَ قَوْمٍ وَاَرْعَبَهٗ وَاَخْذَلَهٗ لِلْحَقِّ

تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگی۔ میں اسے پکڑتا پھر گرنے لگتی۔ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی جانوں کی فکر تھی یہ لوگ انتہائی بزدل، مرعوب اور حق کو چھوڑنے والے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۳۔ حدثنا قتيبة نا عبدالواحد بن زياد عن خُصَيْفٍ نَامِقْسَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَاكَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَآءَ اُفْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَاكَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

۲۸۰۳۔ حضرت مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: "وما كان لنبی ان يغل" الآیۃ یعنی اور (مال غنیمت میں) خیانت کرنا نبی کا کام نہیں اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا) یہ آیت ایک سرخ روئی دار چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر گم ہوگئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ شاید آنحضرت ﷺ نے لے لی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالسلام بھی خصیف سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں بعض اسے خصیف سے اور وہ مقسم سے نقل کرتے ہوئے ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۸۰۴۔ حدثنا يحيى بن حبيب بن عربى نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصارى قال سمعت طلحة ابْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَاجَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَاكَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَآءِ حِجَابَةٍ وَاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا وَّقَالَ يَاعَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِيْكَ قَالَ يَارَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَايُرْجَعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ

۲۸۰۴۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میری آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: جابر کیا بات ہے؟ میں تمہیں شکستہ حال کیوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد شہید ہوگئے اور قرض اور عیال چھوڑ گئے۔ فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ رب العزت نے تمہارے والد سے ملاقات کی۔ عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے علاوہ ہر شخص سے پردے کے پیچھے سے بات کی لیکن تمہارے والد کو زندہ کر کے ان سے بالمشافہ گفتگو کی، اور فرمایا: اے میرے بندے تمنا کر۔ تو جس چیز کی تمنا کرے گا میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: یہ میں طے کر چکا ہوں کہ کوئی دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تحسبن الذين قتلوا الآیۃ (یعنی تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے الخ)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر علی بن عبداللہ مدینی اور کئی راوی بھی اسے کبار محدثین سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ نیز عبداللہ بن محمد بن عقیل بھی جابر سے اس کا کچھ مضمون نقل کرتے ہیں۔

۲۸۰۵۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن الاعمش عن عبداللّٰہ بن مرة عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرْنَا اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَ تْ وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِی الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اَطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَايُتْرَكُوْنَ قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَی الدُّنْيَا فَنُقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی

۲۸۰۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آیت "ولاتحسبن الذین قتلوا"..... الآیة کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا: کہ ہم نے بھی اس کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے پوچھی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی روحیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں پھرتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جھانکا اور پوچھا کہ کیا تم لوگ کچھ اور بھی چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا، یا اللہ ہم اس سے زیادہ کیا چاہیں گے ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ انہی سے اسی طرح سوال کیا تو ان شہداء نے سوچا کہ ہم اس وقت تک نہیں چھوٹیں گے جب تک کوئی فرمائش نہیں کریں گے تو انہوں نے تمنا ظاہر کی کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں واپس کر دی جائیں تاکہ ہم دنیا میں جائیں اور دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو کر آئیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۶۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عطاء بن السائب عن ابی عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهٗ اَنْ قَدْ رَضِيَنَا وَرَضِیَ عَنَّا

۲۸۰۶۔ حضرت ابن مسعودؓ سے بھی اسی اسناد سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے سلام پہنچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۰۷۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن جامع وھو ابن ابی راشد و عبدالملك بن اعين عن اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يُبْلِغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ لَّايُؤَدِّیْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِیْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَاَ رَسُوْلُ

۲۸۰۷۔ حضرت عبداللہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدھا بنا دیں گے پھر آپ ﷺ نے اس کے مطابق آیت پڑھی۔ "**لاتحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللّٰہ من فضلہ ھو خیر لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامة.**" (ترجمہ: جو لوگ اللہ کی اپنے فضل سے دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ الاٰية

لئے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے کیونکہ عنقریب قیامت کے دن جس چیز سے انہوں نے بخل کیا تھا وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی۔) پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی۔"سیطوقون مابخلوابه یوم القیامة" اور فرمایا جس کسی نے کسی مسلمان بھائی کا جھوٹی قسم کھا کر حق لے لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوں گے پھر اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی۔"ان الذین یشترون بعهدالله وایمانهم ثمنًا قلیلًا."

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شجاع اقرع سے مراد سانپ ہے جو گنجا ہوگا۔شدت زہر کی وجہ سے اس کے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں گے۔

۲۸۰۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن هارون وسعید بن عامر عن محمد بن عمر عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

۲۸۰۸۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔لہٰذا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔"فمن زحزح عن النار".....الآیة(یعنی پھر جو جہنم سے کھسکا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۹۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابن ابی مُلَيْكَةَ اِنَّ حُمَيْدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اذْهَبْ يَارَافِعُ لِبَوَّابِهٖ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَّهٗ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِءٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذِّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَالَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ فِیْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَالَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمْ

۲۸۰۹۔حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اپنے محافظ کو حکم دیا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر دنیا کی حاصل شدہ نعمتوں پر خوش ہونے والا اور بلا کیے تعریف کی خواہش کرنے والا ہر آدمی مبتلائے عذاب ہو جائے تو ہم سب کو عذاب دیا جائے۔انہوں نے فرمایا: تم لوگوں کو اس آیت سے کیا مطلب پھر یہ آیت پڑھی"واذاخذ الله میثاق الذین اوتواالکتاب لتبیننه للناس ولا تکتمونه فنبذوه ورآء ظهورهم واشتروابه ثمنا قلیلافبئس مایشترون ولا تحسبن الذین یفرحون بمآ اتواویحبون ان یحمدُ وابِما لم یفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب ولهم عذاب الیم." الآیة(یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب ❶ سے اقرار لیا کہ اسے لوگوں کے لئے بیان کرو

❶ اہل کتاب سے مراد یہودی ہیں۔(مترجم)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَآ اَتَوْا مِنْ كِتَابِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ

اور چھپاؤ مت لیکن انہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیا یہ کتنی بری خریداری کرتے ہیں جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور بن کئے کی تعریف چاہتے ہیں ان لوگوں کے متعلق یہ نہ سوچئے کہ انہیں عذاب سے چھٹکارا مل جائے گا ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے کوئی چیز پوچھی تو انہوں نے اسے چھپا کر کسی اور چیز کے متعلق بتا دیا۔ پھر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ پر یہی ظاہر کیا کہ جو آپ ﷺ نے پوچھا تھا وہی بتایا ہے۔ پھر اپنی تعریف کے خواہش مند اور خوش ہوئے اس چیز پر بھی جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بتائی تھی اور اس چیز پر بھی جو آپ ﷺ نے پوچھی تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

سورۂ نساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۱۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا يحيى بن ادم نا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

۲۸۱۰۔ محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا تو آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ مجھ پر بیہوشی طاری تھی۔ جب افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ دوں آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" الآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے کئی لوگ محمد بن منکدر سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ فضل بن رباح کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

❶ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکہ کا دو تہائی مال دیا جائے گا اور اگر اکیلی لڑکی ہو تو آدھا مال اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ) اس کی اولاد ہو۔ لیکن اگر اولاد نہ ہو تو اس کی والدین ہی اس کے وارث ہوں گے۔ اس صورت میں اس کی والدہ کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو (میت) کی ماں کو وصیت پوری کرنے کے بعد چھٹا حصہ ملے گا۔ بشرطیکہ اس نے وصیت دی ہو یا قرض (ادا ہو تو ادا کرنے کے بعد) تمہارے اصول و فروع سے تم نہیں جانتے کہ کون تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔ النساء (مترجم)

۲۸۱۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا حبان بن هلال ناهمام بن یحیی نا قتادة عن ابی الخلیل عن ابی علقمة الهاشمیّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَآءً لَّهُنَّ اَزْوَاجٌ فِی الْمُشْرِکِیْنَ فَکَرِهْنَّ رِجَالٌ مِّنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

۲۸۱۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہم لوگوں نے مال غنیمت کے طور پر ایسی عورتیں پائیں جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے صحبت (جماع) کرنا مکروہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "والمحصنات" الآیة. ❶

۲۸۱۲۔ حدثنا احمد بن منیع انا هشیم نا عثمان البتی عن اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَایَا یَوْمَ اَوْطَاسٍ لَّهُنَّ اَزْوَاجٌ مِّنْ قَوْمِهِنَّ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

۲۸۱۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اوطاس میں ہمیں غنیمت کے طور پر کچھ عورتیں ملیں جن کے شوہر بھی اپنی قوم میں موجود تھے۔ چنانچہ صحابہؓ نے اس کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری بھی اسے عثمان بتی سے وہ ابوخلیل سے وہ ابوسعید خدریؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس میں ابوعلقمہ کا ذکر نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ ابوعلقمہ کا ذکر ہمام کے علاوہ کسی اور نے بھی کیا ہو۔ وہ ابوقتادہؒ سے روایت کرتے ہیں ابوخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

۲۸۱۳۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا خالد بن الحارث عن شعبة نا عبیدالله بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَبَآئِرِ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ

۲۸۱۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کبیرہ گناہوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا، قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ روح بن عبادہ، شعبہ سے اور وہ عبداللہ بن ابی بکر سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

۱۸۱٤۔ حدثنا حمید بن مسعدة نا بشر بن المفضل نا الحریری عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۸۱۴۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا۔ آپ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات اور اسے اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

❶ ان آیات کا ترجمہ: اور وہ شوہروں والی عورتیں بھی (حرام) ہیں الا یہ کہ وہ تمہاری ملکیت میں آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے۔ (النساء ۲۴) (مترجم)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۱۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا یونس بن محمد نا لیث بن سعد عن هشام بن سعد عن محمد بن زید مهاجر بن قنفد التیمی عن ابی امامة بْنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغُمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۸۱۵۔ حضرت عبداللہ بن انیس جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے گناہوں میں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا۔ کوئی قسم کھانے والا اگر قسم کھائے اور فیصلہ اسی قسم پر موقوف ہو پھر وہ اس قسم میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ شامل کردے تو اس کے دل پر ایک نکتہ بنادیا جاتا ہے جو قیامت تک رہے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوامامہ انصاری ثعلبہ کے بیٹے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے بہت سی احادیث آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہیں۔

۲۸۱۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن فراس عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْقَالَ الْيَمِيْنُ الْغُمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ

۲۸۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ، آنحضرت ﷺ سے کبیرہ گناہ نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا یا فرمایا جھوٹی قسم۔ (یہ شعبہ کا شک ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن ابی نجیح عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَاتَغْزُوالنِّسَآءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَاُنْزِلَ فِيْهَا اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً

۲۸۱۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: مرد جہاد کرتے ہیں اور عورتیں جہاد نہیں کرتیں۔ پھر ہم عورتوں کے لئے وراثت میں سے بھی مرد سے آدھا حصہ ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ولاتتمنوا ما فضل الله"..... الآیة (یعنی اس چیز کی تمنا مت کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے) مجاہد کہتے ہیں کہ "ان المسلمین والمسلمات"..... الآیا بھی انہی (ام سلمہؓ) کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ پہلی عورت ہیں جو مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آئیں۔

یہ حدیث مرسل ہے بعض راوی اسے ابونجیح سے اور وہ مجاہد سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے اس طرح فرمایا۔

۲۸۱۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیٰن عن عمرو بن

۲۸۱۸۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ

دینار عن رجل من ولد اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَااَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَالنِّسَآءَ فِي الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنِّيْ لَااُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا ہجرت کے متعلق ذکر کیا ہو چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "انی لااضیع".....الآیة (میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض بعض سے ہیں۔)

۲۸۱۹۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا غَمَزَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ

۲۸۱۹۔ حضرت ابراہیم، علقمہ سے اور وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرآن پڑھوں آپ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جئنا".....الآیة تو آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف نظر ڈالی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (ترجمہ: یعنی پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا بلائیں گے اور پھر آپ ﷺ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے بلائیں گے۔)

ابواحوص بھی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ سند اس طرح ہے کہ ابراہیم، عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۲۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا معاوية بن هشام نا سفيان عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

۲۸۲۰۔ حضرت ابراہیم بن عبیدہ حضرت عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کے سامنے پڑھوں؟ یہ آپ ﷺ ہی پر تو نازل ہوا ہے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کی جب اس آیت "وجئنا بک علی".....الآیة تک پہنچا تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

یہ روایت ابواحوص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اسے سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے اور وہ معاویہ بن ہشام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۲۱۔ حدثنا سويد بن نصرانا ابن المبارك عن سفيان عن الاعمش نحو حديث معاوية بن هشام حدثنا عبد بن حميدنا عبدالرحمٰن بن سعد عن ابی جعفر الرازی عن عطاء بن السائب عن ابی

۲۸۲۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن عوف نے ہماری دعوت کی اور اس میں شراب پلائی۔ ہم مدہوش ہو گئے تو نماز کا وقت آ گیا سب نے مجھے امامت کے لئے آگے کر دیا۔ تو میں نے پڑھا "قل یٰاَیھا الکافرون لااعبد ماتعبدون ونحن

عبدالرحمٰن السلمی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِیْ فَقَرَاْتُ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَاتَقُوْلُوْنَ

نعبدما تعبدون'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' الآیۃ۔ (یعنی اے ایمان والو! نشے کے حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ جان لو کہ کیا کہہ رہے ہو۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۸۲۲۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِهِ النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَآءَ یَمُرُّ فَاَبٰی عَلَیْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَازُبَیْرُ وَاَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَازُبَیْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ

۲۸۲۲۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری کا ان سے پانی پر جھگڑا ہوگیا۔ جس سے وہ اپنے کھجوروں کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے انصاری نے کہا کہ پانی کو چلتا ہوا چھوڑ دو لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے زبیرؓ سے فرمایا کہ تم پانی دے کر اسے اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دیا کرو۔ اس فیصلے سے انصاری ناراض ہوگئے اور کہنے لگے آپ ﷺ یہ فیصلہ اس لئے دے رہے ہیں کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور پھر فرمایا: زبیر تم پانی دے کر اسے روک لیا کرو یہاں تک کہ منڈیر پر واپس لوٹ جائے۔ زبیر کہتے ہیں اللہ کی قسم میرے خیال میں یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ''فلا وربک''.....الآیۃ (یعنی قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی یہ لوگ اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہوسکتے جب تک آپس کے جھگڑوں میں آپ کو منصف نہ ٹھہرائیں اور پھر آپ کے فیصلے کو تہہ دل سے قبول نہ کرلیں کہ ان کے دلوں میں کوئی کدورت باقی نہ رہے۔

امام بخاری کہتے ہیں۔ ابن وہب یہ حدیث لیث بن سعد سے وہ یونس سے وہ زہری سے وہ عروہؓ سے اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ شعیب بن حمزہ اسے زہری سے اور وہ عروہ بن زبیر سے نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۸۲۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت

۲۸۲۳۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے ''فما لکم فی المنافقین فئتین''.....الآیۃ ❶ کی تفسیر میں فرمایا: عُرَنہ

❶ آیت کا ترجمہ: پھر تم کو کیا ہوا کہ ان منافقین کے متعلق دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے اعمال کی وجہ سے الٹا پھیر دیا۔ کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو ہدایت دو جنہیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کردیا ہے۔ جسے اللہ گمراہی میں ڈال دیں اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔ (مترجم)

عبدالله بن يَزِيْدُ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّه' قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَّقُوْلُ لَافَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَقَالَ اِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

احد کے موقع پر صحابہ میں سے کچھ لوگ میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے ان کے متعلق لوگوں کے دو فریق بن گئے ایک کا کہنا تھا کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور دوسرا فریق کہتا تھا نہیں چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا مدینہ پاک ہے اور یہ ناپاکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۲۴۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا شبابة نا ورقاء بن عمر عن عمرو بن دينار عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْئُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُه' وَرَاْسُه' بِيَدِهٖ وَاَوْدَاجُه' تَشْخَبُ دَمًا يَّقُوْلُ يَارَبِّ قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَه' مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُ ه' جَهَنَّمُ قَالَ مَانُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ

۲۸۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن مقتول، قاتل کے پیشانی کے بال اور سر پکڑ کر لائے گا۔ قاتل کے گلے میں خون بہہ رہا ہوگا پھر مقتول عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس نے قتل کیا ہے یہاں تک کہ اسے عرش کے قریب لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ کیا اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی "**ومن يقتل مؤمنًا متعمدًا فجزآؤه جهنم خالدًا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعدله عذابًا عظيمًا**..... الآية (ترجمہ: جو شخص کسی مؤمن کو قصداً قتل کرے گا اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے) پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: کہ یہ آیت منسوخ ہوئی اور نہ بدل گئی تو پھر اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ ❷

یہ حدیث حسن ہے بعض حضرات اسے عمرو بن دینار سے اور وہ ابن عباسؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

۲۸۲۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالعزيز بن ابي رزمة عن اسرائيل عن سماك بن حرب عَنْ عِكْرِمَةَ

۲۸۲۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص کا صحابہؓ کے پاس سے گزر ہوا اس کے ساتھ بکریاں تھیں اس نے صحابہؓ کو

❶ جمہور علماء اہل سنت کے نزدیک یہ عذاب اس کے لئے ہے جس نے قتل کو حلال جان کر اس کا ارتکاب کیا یا پھر ہمیشہ دوزخ میں رہنے سے مراد طویل مدت ہے۔ اس لئے کہ بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مؤمنین ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد ہے۔ "**واني لغفار لمن تاب**" جو توبہ کرے میں اسے معاف کرنے والا ہوں۔
ایک اور جگہ ارشاد ہے "**ان الله لايغفران يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاء**" یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتے اور اس کے علاوہ جسے چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ان آیات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ قَالُوْا مَاسَلَّمَ عَلَیْکُمْ اِلَّا لِیَتَعَوَّذَ مِنْکُمْ فَقَامُوْا وَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

سلام کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ اس نے ہم سے بچنے کے لئے سلام کیا ہے۔لہٰذا اٹھے اور اسے قتل کر کے اس کی بکریاں لیں اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا" (ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں نکلو تو دریافت کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کرے اسے یہ مت کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو۔)

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

۲۸۲۶۔حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیٰن عن ابی اسحاق عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْاٰیَةَ جَآءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ ضَرِیْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَاْمُرُنِیْ اِنِّیْ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْتُوْنِیْ بِالْکَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ

۲۸۲۶۔حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "لا یستوی القاعدون" الآیة (کہ بیٹھنے والے جہاد کرنے والے مؤمنین کے برابر نہیں ہو سکتے) تو عمرو بن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غیر اولی الضرر" یعنی سوائے ان لوگوں کے جنہیں کوئی عذر ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شانے کی ہڈی اور دوات لاؤ یا فرمایا تختی اور دوات۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم ہے جب کہ بعض روایات میں عبداللہ بن ام مکتوم ہے اور وہ عبداللہ زائدہ کے بیٹے ہیں ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

۲۸۲۷۔حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا الحجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی عبدالکریم سمع مقسما مولی عبداللّٰه بن الحارث یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ اِلٰی بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَیَانِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَّنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً فَهٰؤُلَآءِ الْقَاعِدُوْنَ

۲۸۲۷۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت "لا یستوی" الآیة سے مراد اہل بدر اور اس میں شریک نہ ہونے والے ہیں اس لئے کہ جب غزوہ بدر ہوا تو عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دونوں اندھے ہیں کیا ہمارے لئے اجازت ہے؟ چنانچہ "لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللّٰه المجاهدین علی القٰعدین درجة" (یعنی جہاد نہ کرنے والے اور کرنے والے برابر نہیں الا یہ کہ جو بیمار یاں معذور ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو نہ کرنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔) نازل ہوئی پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: یہ جہاد نہ کرنے والے معذور اور بیمار لوگ نہیں بلکہ

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ

ویسے ہی جہاد نہ کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "فضل اللّٰه المجاهدين على القاعدين اجرًا عظيمًا." یعنی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو جہاد نہ کرنے والوں پر کئی درجے فضیلت دی۔ پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: کہ یہاں بھی مراد اہل اعذار اور مریض لوگ نہیں ہیں۔ ❶

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ مقسم بعض محدثین کے نزدیک عبداللہ بن حارث کے اور بعض کے نزدیک عبداللہ بن عباس کے مولیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

۲۸۲۸۔ حدثنا عبد بن حميد ثنى يعقوب بن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن صالح بن كيسان عن ابن شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدِالسَّاعِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَا عَلَيْهِ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمْلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوَاسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

۲۸۲۸۔ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو خود بھی آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اس نے ہمیں زید بن ثابت کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے زید کو یہ آیت لکھوائی "لا يستوى القاعدون" الآیۃ زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم آ گئے اور عرض کیا یارسول اللہ اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا وہ نابینا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر وحی نازل کی آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی وہ بھاری ہوگئی اور قریب تھا کہ میری ران کچلی جاتی تو آپ کی طبیعت کھل گئی اور آپ ﷺ نے یہ الفاظ بتائے۔ "غير اولى الضرر"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ایک صحابی نے تابعی سے روایت کیا ہے یعنی سہل بن سعد نے مروان سے اور مروان تابعی ہیں۔

❶ یہ آیات اس طرح ہیں: لايستوى القاعدون من المؤمنين غير اولى الضرر والمجاهدون فى سبيل اللّٰه باموالهم وانفسهم فضل اللّٰه المجاهدين باموالهم وانفسهم على القاعدين درجة وكلا وعداللّٰه الحسنىٰ وفضل اللّٰه المجاهدين على القاعدين اجرًا عظيمًا درجات منه ومغفرة ورحمة وكان اللّٰه غفورًا رحيمًا۔ ترجمہ: وہ مؤمنین جو اہل عذر نہیں، اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو غیر مجاہدین پر ایک درجہ فضیلت دی ہے اور دونوں کے ساتھ اچھائی کا وعدہ کیا ہے اور مجاہدین کو غیر مجاہدین پر کئی درجے زیادہ فضیلت ہے۔ اپنی طرف سے کئی درجات اور رحمت و مغفرت اور اللہ بخشنے والے مہربان ہیں۔ ابن عباسؓ کے قول کا مفہوم یہ ہے کہ فضیلت ان لوگوں کے لئے جو بغیر عذر جہاد میں شریک نہیں ہوتے اور اہل اعذار کو مجاہدین کے برابر اجر و ثواب ہے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ پہلی آیت میں مراد اہل اعذار ہوں۔ کیونکہ اس میں ایک درجہ فضیلت کا ذکر ہے اور دوسری میں مراد غیر اہل اعذار ہوں۔ کیونکہ اس میں زیادہ درجات کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۸۲۹۔ حدثنا عبد بن حميدانا عبدالرزاق نا ابن جريج قال سمعت عبدالرحمٰن بن عبدالله بن ابی عمار يحدث عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ.

۲۸۲۹۔حضرت یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرؓ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم" (یعنی اگر تمہیں خوف ہوتو قصر نماز پڑھ لیا کرو۔) اور اب تو لوگ امن میں ہیں۔اب قصر کس طرح جائز ہے؟ فرمایا: مجھے بھی اس طرح تعجب ہوا تھا پھر میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے عنایت کردہ صدقہ ہے اسے قبول کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۳۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالصمد ابن الوارث نا سعيد بن عبيدالهنائی نا عبدالله بن شقيق قَالَ نَا اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَآءِ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَبَآئِهِمْ وَاَبْنَآئِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى وَرَآئَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَاْخُذُ هٰؤُلَآءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

۲۸۳۰۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ یہ لوگ عصر کی نماز کو اپنے باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں لہٰذا تم لوگ جمع ہوکر ان پر ایک ہی مرتبہ دھاوا بول دو۔ چنانچہ جبرائیلؑ آئے اور آپؐ کو حکم دیا کہ اپنے صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں اور نماز پڑھائیں ایک جماعت آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھے اور دوسری ان کے پیچھے کھڑی ہوکر اپنے ہتھیار اور ڈھالیں وغیرہ ہاتھ میں لیں اور پہلی جماعت آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے۔ پھر وہ لوگ ہتھیار وغیرہ لے کر کھڑے ہوجائیں اور دوسری جماعت آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اس طرح آپ ﷺ کی دو اور ان کی ایک رکعت ہوگی۔

یہ حدیث عبداللہ بن شقیق کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ اور ابوعیاش زرقیؓ، ابن عمرؓ، ابوبکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ابوعیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔

۲۸۳۱۔ حدثنا الحسن بن احمد بن ابی شعيب ابومسلم الحرانی نا محمد بن سلمة الحرانی نا محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن

۲۸۳۱۔حضرت قتادہ بن نعمانؓ فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے ایک گھر والے تھے جنہیں بنوابیرق کہا جاتا تھا۔ وہ تین بھائی تھے۔ بشر بشیر اور مبشر۔ بشیر منافق تھا اور صحابہؓ کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا پھر ا

جده عَنْ اَبِيْهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْاُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَّبُشَيْرٌ وَّمُبَشِّرٌ وَّكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُوْلُ الشِّعْرَ يَهْجُوْا بِهٖ اَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهٗ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَايَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ اِلَّا هٰذَا الْخَبِيْثُ اَوْكَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْاُبَيْرِقِ قَالَهَا قَالَ وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتٍ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ اِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهٗ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الشَّامِ وَمِنَ الدَّرْمَكِ اِبْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهٗ وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّيْ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِّنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهٗ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ وَفِي الْمَشْرُبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَّسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِّبَتِ الْمَشْرُبَةُ وَاُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَابْنَ اَخِيْ اَنَّهٗ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَنُقِّبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَاَلْنَا فَقِيْلَ لَنَا قَدْرَاَيْنَا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ اِسْتُوْقِدُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَانَرٰى فِيْمَا نَرٰى اِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُوْاُبَيْرِقٍ قَالُوْا وَنَحْنُ نَسْاَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَانَرٰى صَاحِبَكُمْ اِلَّا لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِّنَّا لَهٗ صَلَاحٌ وَاِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيْدٌ اِخْتَرَطَ سَيْفَهٗ وَقَالَ اَنَا اَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ اَوْلَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا اِلَيْكَ عَنَّا اَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا اَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَاَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ اَنَّهُمْ

شعروں کو بعض عرب شعراء کی طرف منسوب کر دیتا اور کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے فلاں نے اس طرح کہا ہے۔ جب صحابہؓ یہ اشعار سنتے تو کہتے کہ اللہ کی قسم یہ شعر اسی خبیث کے ہیں۔ یا جیسا راوی نے فرمایا۔ صحابہ کہتے کہ یہ شعر ابن ابیرق ہی نے کہے ہیں۔ وہ لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں محتاج اور فقیر تھے۔ مدینہ میں لوگوں کا طعام کھجور اور جو ہی تھا پھر اگر کسی آدمی کے پاس کچھ ہوتا تو اگر کوئی بنجارہ شام سے میدہ وغیرہ لاتا تو وہ اس سے خرید لیا کرتا اور وہ صرف اسی کے ساتھ مخصوص ہوتا باقی گھر والے تو جو اور کھجور ہی پر گزارہ کرتے۔ ایک مرتبہ ایک بنجارہ آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے اس سے میدے کی گون خریدی اور اسے ایک جھرو کے میں رکھ دیا۔ وہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی رکھی ہوئی تھی۔ کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے۔ صبح ہوئی تو چچا رفاعہ آئے اور کہنے لگے: بھتیجے آج رات ہم پر ظلم کیا گیا اور جھرو کے سے کھانا اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے گئے۔ چنانچہ ہم نے اہل محلہ سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ آج رات بنوابیرق نے آگ جلائی تھی۔ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ وہ تمہارے ہی کھانے پر ہوگی ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ بنوابیرق کہنے لگے کہ ہمارے خیال میں تمہارا چور لبید بن سہل ہی ہے جو تمہارا دوست ہے۔ وہ صالح شخص تھا اور مسلمان تھا جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار نکال لی اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم یا تو تم چوری کے متعلق بتاؤ گے یا پھر یہ تلوار ہوگی اور تم۔ بنوابیرق کہنے لگے تم اپنی تلوار تک رہو تم نے چوری نہیں کی۔ پھر ہم محلے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ یقین ہوگیا کہ چور بنوابیرق ہی ہیں۔ اس پر میرے چچا نے کہا: بھتیجے اگر تم آنحضرت ﷺ کے پاس جاتے اور ذکر کرتے (تو شاید چیز مل جاتی) چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم میں سے ایک گھر والے نے میرے چچا پر ظلم کیا اور نقب لگا کر ان کا غلہ اور ہتھیار وغیرہ لے گئے۔ جہاں تک غلے کا تعلق ہے تو اس کی تو ہمیں حاجت نہیں لیکن ہمارے ہتھیار واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب اس کا فیصلہ

اَصْحَابُهَا فَقَالَ لِیْ عَمِّیْ یَاابْنَ اَخِیْ لَوْ اَتَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَ بَیْتٍ مِّنَّا اَهْلَ جَفَآءٍ عَمَدُوْا اِلٰی عَمِّیْ رِفَاعَةَ بْنِ زَیْدٍ فَنَقَّبُوْا مَشْرُبَةً لَهٗ وَاَخَذُوْا سِلَاحَهٗ وَطَعَامَهٗ فَلْیَرُدُّوْا عَلَیْنَا سِلَاحَنَا فَاَمَّا الطَّعَامُ فَلَاحَاجَةَ لَنَا فِیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَمُرُ فِیْ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ اُبَیْرِقٍ اَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ یُقَالُ لَهٗ اُسَیْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَکَلَّمُوْهُ فِیْ ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَ فِیْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهٗ عَمَدَ اِلٰی اَهْلِ بَیْتٍ مِّنَّا اَهْلَ اِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ یَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَیْرِ بَیِّنَةٍ وَّلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمْتُهٗ فَقَالَ عَمَدْتَّ اِلٰی اَهْلِ بَیْتٍ ذُکِرَ مِنْهُمْ اِسْلَامٌ وَّصَلَاحٌ تَرْمِیْهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰی غَیْرِ ثَبَتٍ وَّلَا بَیِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِیْ وَلَمْ اُکَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ فَاَتَانِیْ عَمِّیْ رِفَاعَةُ فَقَالَ یَاابْنَ اَخٍ مَاصَنَعْتَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْكَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰاكَ اللّٰهُ وَلَاتَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا بَنِیْ اُبَیْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِاللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَایُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَایَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ رَحِیْمًا اَیْ لَوِاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ لَغَفَرَلَهُمْ وَمَنْ یَّکْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا یَکْسِبُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاِثْمًا مُّبِیْنًا

کروں گا۔ جب بنوابیرق نے یہ سنا تو اپنی قوم کے ایک شخص اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس معاملے میں بات کی پھر اس کے لئے محلے کے بہت سے لوگ جمع ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! قتادہ بن نعمان اور اس کے چچا ہمارے گھر والوں پر بغیر دلیل اور بغیر گواہ کے چوری کے تہمت لگا رہے ہیں جب کہ وہ لوگ نیک اور مسلمان ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات کی تو فرمایا: تم نے کسی مسلمان اور نیک گھرانے پر بغیر کسی گواہ اور دلیل کے چوری کے تہمت لگائی ہے؟ مجھے تمنا ہوئی کہ کاش میرا کچھ مال چلا جاتا اور میں آنحضرت ﷺ سے اس معاملے میں بات نہ کرتا۔ اسی دوران میرے چچا آئے اور پوچھا کہ کیا کیا؟ میں نے انہیں بتادیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے انہوں نے کہا: اللہ مددگار ہے۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ قرآن نازل ہوا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: انا انزلنا الیك الکتاب.....الآیة یعنی ہم نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں نہ کہ خیانت کرنے والوں کی طرف سے ہی جھگڑا کریں۔ ان سے مراد بنوابیرق ہیں۔ اور اللہ سے اس بات کے لئے استغفار کیجئے جو آپ (ﷺ) نے قتادہ سے کہی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے مہربان ہیں۔ پھر فرمایا "ولا تجادل عن الذین..... سے رحیمًا" تک۔ یعنی اگر مغفرت مانگیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا اور جو گناہ کا مرتکب ہوگا اس کا عذاب اسی کو ہوگا۔ (ومن یکسب اثمًا سے "اثمًا مبینًا" تک) اس سے بنوابیرق کا لبید کو کہا جانے والا قول ہے پھر "ولولا فضل اللّٰه" سے "نوتیه اجرًا عظیمًا" تک۔ پھر جب قرآن نازل ہوا تو وہ لوگ ہتھیار لائے اور آپ ﷺ کو دے دیئے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ جب میں ہتھیار لے کر چچا کے پاس آیا۔ (ابوعیسیٰ کو شک ہے کہ عشی فرمایا، یا عسی) ان کی بینائی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہوگئی تھی اور وہ بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں ان کے ایمان میں کچھ خلل کا گمان کیا کرتا تھا۔ لیکن جب میں ہتھیار وغیرہ لے کر ان کے پاس گیا تو کہنے لگے کہ بھتیجے یہ اللہ کی راہ میں دے دیئے

قَوْلُهُمْ لِلْبَيْدِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا○ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَاحِ فَرَدَّهُ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا اَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسَّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشِيَ اَوْعَسِيَ الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ عِيْسٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ اُرٰى اِسْلَامَهُ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا اَتَيْتُهُ بِالسَّلَاحِ قَالَ يَاابْنَ اَخِيْ هِيَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِّنْ شِعْرٍ فَاَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانٍ مَاكُنْتَ تَاْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ

ہیں۔ چنانچہ مجھے ان کے ایمان کا یقین ہوگیا۔ جب قرآن نازل ہوا تو بشیر مشرکین کے ساتھ مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس ٹھہرا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدیٰ"..... سے بعیداً تک (یعنی جو ہدایت کا راستہ واضح ہوجانے کے بعد رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور مؤمنین کے علاوہ دوسرے راستے پر چلے گا اسے ہم ادھر ہی پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور جہنم میں داخل کر دیں گے، اور وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جو گناہ جسے چاہتے ہیں بخش دیتے ہیں لیکن اگر کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑتا ہے) جب وہ سلافہ کے پاس ٹھہرا تو حسان نے اس کی اشعار میں ہجو کی۔ چنانچہ سلافہ نے اس کا سامان اٹھا کر سر پر رکھا اور اسے باہر جا کر میدان میں پھینک دیا۔ پھر اس سے کہنے لگی کہ کیا تو حسان کے شعر میرے لئے ہدیے میں لایا ہے تجھ سے مجھے کبھی خیر نہیں مل سکتی۔

یہ حدیث غریب ہے ہمیں علم نہیں کہ اسے محمد بن سلمہ حرانی کے علاوہ کسی اور نے مرفوع کیا ہو۔ یونس بن بکیر اور کئی راوی اسے محمد بن اسحاق سے اور وہ عاصم بن قتادہ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اس میں عاصم کے اپنے والد سے اور ان کے ان کے دادا سے روایت کرنے کا تذکرہ نہیں اور قتادہ بن نعمان، ابوسعید خدریؓ کے اخیافی بھائی ہیں ابوسعید کا نام مالک بن سنان ہے۔

۲۸۳۲۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شمیل عن اسرئیل عن ثویر وهو ابن ابی فاختة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَافِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

۲۸۳۲۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیات میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ آیت ہے "ان اللّٰه لایغفران یشرك به..... الآیة.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے یہ کوفی ہیں ان کا ابن عمرؓ اور زبیرؓ سے سماع ہے۔ ابن مہدی ان پر طعن کرتے ہیں۔

۲۸۳۳۔ حدثنا ابن ابی عُمر و عبداللّٰہ بن ابی زیاد المعنی واحد قالا ناسفیان ابن عیینة عن ابن مُجَیْصِیْنَ عن محمد بن قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَشَکَوْا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فِیْ کُلِّ مَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ کَفَّارَةٌ حَتّٰی الشَّوْکَةَ تُشَاکُهَا اَوِ النَّکْبَةَ یُنْکِبُهَا

۲۸۳۳۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب "من یعمل سوء یجز بہ" (یعنی جو شخص برا کرے گا اسے ضرور سزا ملے گی) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق گزری انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا اظہار کیا تو فرمایا: تمام امور میں افراط وتفریط سے بچو اور استقامت کی دعا کرو۔ مؤمن کی ہر آزمائش میں اس کے گناہوں کا کفارہ ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا چبھ جائے یا کوئی مشکل پیش آجائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن مجیصن کا نام عمر بن عبدالرحمٰن بن مجیصن ہے۔

۲۸۳۴۔ حدثنا یحیی بن موسٰی وعبد بن حمید قالا ناروح بن عبادة عن موسٰی بن عبیدة قال اخبرنی مولی بن سباع قال سمعت عبداللّٰہ بن عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِهٖ وَلَا یَجِدْلَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَبَابَکْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰیَةً اُنْزِلَتْ عَلَیَّ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَأَنِیْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّیْ وَجَدْتُّ فِیْ ظَهْرِیْ اِقْتِصَامًا فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاشَانُكَ یَااَبَابَکْرٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاَیُّنَا لَمْ یَعْمَلْ سُوْءً ا وَّاِنَّا لَمَجْزِیُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ یَااَبَابَکْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی تَلْقَوُاللّٰهَ وَلَیْسَ لَکُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَیُجْتَمَعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰی یُجْزَوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۲۸۳۴۔حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھا۔ کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءً ا یجزبہ ولایجدلہ من دون اللہ ولیاً ولا نصیراً" (یعنی جو برائی کرے گا اسے سزا ملے گی وہ اللہ کے سوا کوئی حمایتی یا مددگار نہیں پائے گا۔) چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ پڑھاؤں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ پھر آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت پڑھائی پھر مجھے کچھ معلوم نہیں ہے الا کہ میں نے اپنی کمر ٹوٹتی ہوئی محسوس کی اور انگڑائی لی تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا ابوبکرؓ؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان جائیں ہم میں سے کون ہے جو برائی نہیں کرتا۔ تو کیا ہمیں تمام عملوں کی سزا دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر جہاں تک تمہارا اور مؤمنین کا تعلق ہے تو تم لوگوں کی سزا دنیا ہی میں ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت گناہوں سے پاک ہو۔ لیکن دوسرے لوگوں کی برائیاں جمع کی جائیں گی تاکہ انہیں قیامت کے دن بدلہ دیا جائے۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور امام احمد نے موسیٰ بن عبیدہ کو ضعیف قرار دیا۔ جب کہ ابن سباع کے مولیٰ مجہول ہیں پھر یہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت ابوبکرؓ ہی سے منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۳۵۔ حدثنا محمد بن المثنّٰی نا ابوداوٗد الطیالسی نا سلیمان بن معاذ عن سماك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَاتُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَلَمَّا اصطلحا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

۲۸۳۵۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سودہؓ کو خدشہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ انہیں طلاق نہ دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا اکہ مجھے طلاق نہ دیجئے اپنے نکاح میں رہنے دیجئے اور میری باری عائشہؓ کو دے دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی"فلاجناح علیهما ان یصلحا بینهما والصلح خیر"..... الآیة (یعنی اگر دونوں آپس میں صلح کرلیں تو کوئی گناہ نہیں بلکہ صلح تو بہتر ہے) لہٰذا جس چیز پر ان کی صلح ہو وہ جائز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۳۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابونعیم نا مالك بن مغول عَنْ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ اَوْاٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

۲۸۳۶۔حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آخری آیت یہ نازل ہوئی "یستفتونك قل الله یفتیكم فی الكلالة".....الآیة.

یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے بعض انہیں ابن یحمد ثوری کہتے ہیں۔

۲۸۳۷۔حدثنا عبد بن حمید نا احمد بن یونس عن ابن بکر بن عیاش عن ابی اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ

۲۸۳۷۔حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اس آیت کی تفسیر کیا ہے "یستفتونك قل الله یفتیكم".....الآیة آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی۔ ❶

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

سورۂ مائدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۳۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیٰن عن مسعرو غیره عن قیس بن مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ

۲۸۳۸۔حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت "الیوم اكملت لكم دینكم".....الآیة. (یعنی آج کے دن ہم نے تم پر اپنا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت بھی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کیا۔'' ہم پر نازل ہوتی تو ہمارے لئے وہ دن عید کا دن ہوتا جس دن یہ نازل ہوتی۔حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب

❶ یعنی اس آیت کی تفسیر وہی ہے جو آیت میں مذکور ہے۔ یستفتونك قل الله یفتیكم.....الآیة النساء ۱۷۶۔ بغوی کہتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے لئے جاتے ہوئے نازل ہوئی۔ لہٰذا اسے آیۃ الصیف یعنی گرمیوں کی آیت کا نام دیا گیا۔ کلالہ کی تفسیر ابواب الفرائض میں گزر چکی ہے۔

اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَیَّ یَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اُنْزِلَتْ یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفات کے دن جمعہ کے روز نازل ہوئی۔ (یعنی یہ تو نازل ہی عید کے دن ہوئی اس لئے اسے عید کا دن بنانے کی ضرورت ہی نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۳۹۔ عبد بن حمید نا یزید بن هارون نا حماد بن سلمة عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا وَّعِنْدَهٗ یَهُوْدِیٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَیْنَا لَاتَّخَذْنَا یَوْمَهَا عِیْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَیَوْمِ عَرَفَةَ

۲۸۳۹۔ حضرت عمار بن ابوعمار کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت "الیوم اکملت"..... پڑھی تو ان کے پاس ایک یہودی تھا کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ جس دن یہ نازل ہوئی اسی دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں عرفات کے دن کی اور جمعہ کے دن کی۔

یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۴۰۔ حدثنا احمد بن منیع نایزید بن هارون انا محمد بن اسحاق عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ الرَّحْمٰنِ مَلَاٰیٰ سَحَّآءَ لَایُغِیْضُهَا اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَیْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَغِضْ مَافِیْ یَمِیْنِهٖ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ بِیَدِهِ الْاُخْرٰی الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ

۲۸۴۰۔ حضرت ابوہریرہ: کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے اور دن و رات میں سے کسی وقت بھی اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب سے اس نے آسمانوں کو پیدا کیا ہے اس نے کیا خرچ کیا ہے؟ اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئی اس کا عرش (آسمانوں کو پیدا کرنے کے وقت) سے لے کر اب تک پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک میزان ہے جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس آیت کی تفسیر ہے۔ **"وقالت الیهود یداللّٰه مغلولة غلت ایدیهم ولعنوا بما قالوا بل یداه مبسوطتان"..... الآیة** ● (یعنی یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی ہمیں کچھ نہیں دیتا) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہاتھ تو ان کے بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس قول پر لعنت ہے اور اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔)

۲۸۴۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا مسلم بن ابراهیم • نا الحارث بن عبید عن سعید الجریری عن عبداللّٰه بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۲۸۴۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پہلے حفاظت کی جاتی تھی پھر یہ آیت نازل ہوئی "واللّٰه یعصمك"..... الآیة (یعنی لوگوں کے شر سے اللہ آپ کی حفاظت کریں گے) اور آپ ﷺ

● یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ

نے خیمے سے سر نکال کر فرمایا: لوگو چلے جاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ کرلیا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے بعض اسے جریری اور وہ عبداللہ بن شقیق سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۲۸۴۲۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا يزيد بن هرون انا شريك عن علي بن بذيمة عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْاِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَوْهُمْ عُلَمَآءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا وَّقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا

۲۸۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنواسرائیل گناہوں میں پڑ گئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیئے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی۔ یہ اس لئے تھا کہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حدود سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پہلے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاؤ گے جب تک تم ظالم کو ظلم سے نہ روکو گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن، یزید سے اور وہ سفیان ثوری سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے بھی علی بن بذیمہ کے حوالے سے منقول ہے وہ ابوعبید سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند نقل کرتے ہیں جب کہ بعض ابوعبیدہ کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدي ناسفيٰن عن علي بن بُذَيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَارَاٰى مِنْهُ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى

۲۸۴۳۔ حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بنواسرائیل کے ایمان میں کمی آ گئی تو ان میں سے اگر کوئی اپنے بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اسے روکتا۔ پھر دوسرے دن اگر وہ باز نہ آتا تو اسے نہیں روکتا اور اس کا اس گناہ کا ارتکاب اس روکنے والے کو اس کے ساتھ اٹھنے اور کھانے پینے سے نہ روکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک دوسرے سے جوڑ دیئے ان کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لعن الذين كفروا من بني اسرائيل".....الآية (یعنی بنواسرائیل میں سے کفار پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ

لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَااتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَاحَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِى الظَّالِمِ فَتَاطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا

کی زبان سے لعنت بھیجی گئی۔) یہ سزا انہیں اس لئے دی گئی کہ یہ لوگ گناہ کرتے اور حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات ''لو کانوا یؤمنون'' سے آخر تک پڑھیں۔ (ترجمہ: اگر وہ لوگ اللہ اور اس کے نبی پر ایمان رکھتے ہوتے اور اس پر بھی ایمان لاتے جو اس نبی پر نازل کیا گیا تو کبھی ان گناہ گاروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔) راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: تم لوگ بھی عذاب الٰہی سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتے جب تک ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف بخوبی مائل نہ کر دو گے۔

محمد بن بشار بھی ابوداؤد سے وہ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے وہ علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۴۔ حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا ابوعاصم نا عثمان بن سعد نَا عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَآءِ وَاَخَذَتْنِيْ شَهْوَتِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَاتَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا

۲۸۴۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں جب گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کے لئے پریشان پھرنے لگتا ہوں اور میری شہوت غالب ہو جاتی ہے لہٰذا میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''یٰاَیُّھا الذین اٰمنوا لاتحرموا''.....الآیۃ (یعنی اے ایمان والو: اللہ کی حلال کی ہوئی حرام نہ کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ حلال اور عمدہ رزق میں سے کھاؤ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے عثمان بن سعد کی سند کے علاوہ اور سند سے بھی روایت کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے اور اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں۔ پھر خالد حذاء بھی عکرمہ سے یہی مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۵۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبد الرحمٰن نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا ابواسحٰق عن عمرو بن شُرَحْبِيْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَّنَا فِى الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَآءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِى الْبَقَرَةِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ الْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَّنَا فِى

۲۸۴۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ! ہمارے لئے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ''یسئلونک عن الخمر''.....الآیۃ (یعنی یہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ انمیں گناہ بھی بڑا ہے اور ان کے فائدے بھی ہیں۔ اور گناہ فائدوں سے بہت بڑا ہے) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی۔ پھر

الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَآءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی النِّسَآءِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَّنَا فِی الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَآءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْمَآئِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا

انہوں نے دوبارہ وہی دعا کی تو سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ"..... الآية (یعنی اے ایمان والو نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ) پھر عمرؓ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی۔ لیکن انہوں نے اس مرتبہ بھی وہی دعا کی اور پھر سورہ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی "انما يريد الشيطان"..... الآية (یعنی شیطان تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے عداوت اور بغض ڈالنا چاہتا ہے اس کی چاہت ہے کہ تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک رکھے کیا اب تم لوگ باز رہو گے) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو فرمایا: ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔

یہ حدیث اسرائیل سے بھی مرسلاً منقول ہے۔ محمد بن علاء، وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ ابواسحاق سے اور وہ ابومیسرہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے کہا: یا اللہ ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف بیان فرما اور پھر اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيدالله بن موسٰی عن اسرائيل عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

۲۸۴۶۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے ایک شخص تحریم خمر سے پہلے فوت ہو گیا۔ جب شراب حرام کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا وہ لوگ تو شراب پیتے ہوئے مرے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "ليس على الذين اٰمنوا"..... الآية (جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان پر ایسی چیزوں میں کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے حرمت سے پہلے کھائیں بشرطیکہ اللہ سے ڈرتے رہے، ایمان لائے اور نیک اعمال کئے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ بھی ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ حدیث محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ براء بن عازبؓ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے چنانچہ جب حرمت نازل ہوئی تو لوگوں نے سوچا کہ ان کا کیا حال ہوگا؟ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۷۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبدالعزيز بن ابی رزمة عن اسرائيل عن سماك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو صحابہؓ نے ان لوگوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا جو شراب پیتے ہوئے فوت ہو گئے تھے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "ليس على الذين"..... الآية.

۲۸۴۸۔حدثنا سفیان بن وکیع نا خالد بن مخلد عن علی بن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَاالتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۸۔حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "لیس علی الذین".....الآیة نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم بھی انہی میں ہو۔

۲۸۴۹۔ حدثنا ابوسعید نا منصور بن وردان عن علی بن عبدالاعلی عن ابیه عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِیْ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَاوَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ

۲۸۴۹۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "وللّٰه علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً".....الآیة، اتری (ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کے لئے حج بیت اللہ کرنا فرض ہے بشرطیکہ اس کے سفر کی طاقت رکھتا ہو) تو صحابہؓ نے پوچھا کہ کیا ہر سال یارسول اللہ! آپ ﷺ خاموش رہے۔ لوگوں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو فرمایا: نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "یٰاَیها الذین اٰمنوا لاتسألوا"..... الآیة۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہاری ناگواری کا سبب ہوں۔

۲۸۵۰۔ حدثنا محمد بن معمر ابوعبداللّٰه البصری نا روح بن عبادة نا شعبة اخبرنی موسٰی بن انس قَالَ سَمِعْتُ..... اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۵۰۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "یٰاَیها الذین اٰمنوا لاتسئلوا عن اشیآء"..... الآیة۔

۲۸۵۱۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّیْ

۲۸۵۱۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو "یٰاَیها الذین اٰمنوا علیکم انفسکم".....الآیة (یعنی اے ایمان والو! تم اپنے آپ کی فکر کرو۔ اگر تم ہدایت یافتہ ہو گئے تو تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا) جب کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ ظالم کو ظلم سے نہیں روکیں گے تو قریب

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ

ہے کہ سب کے سب اللہ کے عتاب کے زمرے میں آ جائیں۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی راوی اسے اسماعیل بن خالد سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ لیکن بعض حضرات اسماعیل سے وہ قیس سے اور وہ ابوبکرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۲۸۵۲۔ حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا عبدالله بن المبارك نا عقبة بن ابى حكيم نا عمرو بن جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَاثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنَّا اَوْمِنْهُمْ قَالَ لَابَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ

۲۸۵۲۔ حضرت ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خشنیؓ کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا: "یٰاَیُّھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم" الآیۃ۔ فرمایا: جان لو کہ میں نے اس کی تفسیر بڑے علم رکھنے والے سے پوچھی تھی میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: بلکہ نیک اعمال کا حکم دو اور برائی سے منع کرو یہاں تک کہ تم ایسا بخیل دیکھو جس کی اطاعت کی جائے، ہوائے نفسانی کی اتباع کی جانے لگے، دنیا کو آخرت پر مقدم کیا جانے لگے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرنے لگے تو تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو اس لئے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا اس طرح ہوگا جیسے چنگاری ہاتھ میں لینا۔ اس زمانے میں سنت پر عمل کرنے والے شخص کو تم جیسے پچاس آدمیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ دوسرے راوی یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر یا ان میں سے پچاس کے برابر؟ فرمایا: تم میں سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵۳۔ حدثنا الحسن بن احمد بن ابى شعيب الحرانى نا محمد بن سلمة الحرانى نا محمد بن اسحاق عن ابى النصر عن باذان مولى ام هانى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَغَيْرُ عَدِيِّ بْنِ بَدَّآءٍ

۲۸۵۳۔ حضرت تمیم داریؓ اس آیت "یٰاَیُّھا الذین امنوا شھادۃ بینکم" الآیۃ (یعنی اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی مرنے لگے تو اس کی وصیت کے لئے دو گواہوں کی گواہی معتبر ہے) کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ وہ سب لوگ بری ہو گئے۔ یہ دونوں اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے اور شام آتے جاتے رہتے تھے ایک مرتبہ وہ دونوں تجارت کے لئے شام گئے تو بنو سہم

❶ اس حدیث کی تفسیر پچھلے ابواب میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

وَّكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهٗ بُدَيْلُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَّمَعَهٗ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهٖ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يَّبْلِغَا مَاتَرَكَ اَهْلَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا اِلٰى اَهْلِهٖ رَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَاكَانَ مَعَنَا وَفَقَدَ الْجَامُ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَاتَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَاَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يَعْظُمُ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهٖ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْيَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِّنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ

مولیٰ بدیل بن ابی مریم ان کے پاس تجارت کی غرض سے آیا۔ان کے پاس چاندی کا ایک جام تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ پیالہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرے وہ اس کے مال میں بڑی چیز تھی۔پھر وہ بیمار ہوگیا اور دونوں کو وصیت کی اس کا ترکہ اس کے گھر والوں کو پہنچا دیں۔تمیم کہتے ہیں: جب وہ مرگیا تو ہم نے وہ جام ایک ہزار درہم کے بدلے میں فروخت کردیا اور رقم میں نے اور عدی بن بداء نے آپس میں تقسیم کرلی۔جب ہم واپس آئے تو اس کے گھر والوں کو اس کی چیزیں لوٹا دیں ان لوگوں نے جام نہیں پایا تو ہم سے اس کے متعلق پوچھا۔ہم نے جواب دیا کہ اس نے یہی کچھ چھوڑا تھا اور ہمیں ان چیزوں کے علاوہ کوئی چیز نہیں دی۔تمیم کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی آمد کے بعد میں مسلمان ہوگیا تو اس گناہ کا خوف دل میں اٹھا اور میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا انہیں قصہ سنایا اور پانچ سو درہم ادا کردیئے پھر انہیں بتایا کہ میرے ساتھی کے پاس بھی اتنی ہی رقم ہے۔وہ لوگ عدی کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے گواہ طلب کئے جو کہ ان کے پاس نہیں تھے پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ عدی سے اس کے دین کی عظیم ترین چیز کی قسم لیں اس نے قسم کھالی اور پھر یہ آیات نازل ہوئیں۔یٰاَیھا الذین امنوا شھادۃ بینکم..... سے ''ان ترد ایمان بعد ایمانھم'' تک۔چنانچہ عمرو بن عاصؓ اور ایک اور شخص کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی جھوٹا ہے تو عدی بن براء سے پانچ سو درہم چھین لئے گئے۔

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح نہیں۔محمد بن اسحاق سے نقل کرنے والے راوی ابونضر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔علماء نے ان سے احادیث نقل کرنا ترک کردیا ہے۔تفسیر میں مشہور کلبی یہی ہیں۔امام بخاری کہتے ہیں کہ محمد بن سائب کی کنیت ابونضر ہے ہم سالم بن ابی نضر کی ام ہانیٔ کے مولی ابوصالح سے منقول کوئی حدیث نہیں جانتے۔اس روایت سے ابن عباس سے مختصراً تھوڑی سی حدیث منقول ہے۔

۲۸۵۴۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن اٰدم عن ابن ابى زائدة عن محمد بن ابى القاسم عن عبدالملك بن سعيد بن جبير عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ

۲۸۵۴۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنوسہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا اور ایسی جگہ مرگیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔جب وہ دونوں اس کا مال لے کر آئے تو اس میں سے سونے کے جڑاؤ والا چاندی کا پیالہ غائب پایا گیا۔پھر آنحضرت ﷺ نے تمیم اور

وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّآءَ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَّعَدِيٍّ فَقَامَا رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَآءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَاَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ

عدی کو قسم کھلائی تھوڑے عرصے بعد وہی پیالہ مکہ میں پایا گیا اور ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ عدی اور تمیم سے خریدا ہے پھر بدیل سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور یہ کہ جام ان کے آدمی کا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی۔ "یٰاَیھا الذین اٰمنوا شھادۃ بینکم".....الآیۃ ❶

یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ ابن ابی زائدہ کی حدیث ہے۔

۲۸۵۵۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصری نا سفیان بن حبیب ثنا سعید عن قتادة عن خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَايَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ۔

۲۸۵۵۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آسمان سے ایسا دسترخوان نازل کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا پھر انہیں حکم دیا گیا کہ اس میں خیانت نہ کریں اور کل کے لئے نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور کل کے لئے بھی رکھا۔ چنانچہ ان کے چہرے مسخ کر کے بندروں اور خنزیروں کی صورتیں بنادی گئیں۔

اس حدیث کو ابوعاصم اور کئی راوی سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ خلاس سے اور وہ عمار سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اسے حسن بن قزعہ کی سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ حمید بن مسعدہ بھی یہ حدیث سفیان بن حبیب سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔ مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۲۸۵۶۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَلْقٰى عِيْسٰى حُجَّتَهٗ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِيْ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ يَاعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحٰنَكَ مَايَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَالَيْسَ لِيْ

۲۸۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے حجت سکھائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اسی کی تعلیم دی ہے کہ "واذ قال اللّٰہ یا عیسٰی ابن مریم" الآیۃ (یعنی اور جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھیں گے کہ کیا آپ نے ہی لوگوں کو حکم دیا تھا کہ آپ اور آپ کی والدہ کو معبود بنائیں ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

❶ یہ آیت سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۱۰۶ ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: اے ایمان والو! اگر تم میں سے کسی کی موت کا وقت آپہنچے تو تم میں سے اس کی وصیت کے بارے میں دو شخصوں کی گواہی معتبر ہے۔ وہ دو شخص دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا پھر کسی اور قوم کے دو شخص ہیں (اور یہ جب ہے کہ) تم کسی سفر میں ہو اور تم پر موت کی مصیبت آپڑے۔ پھر اگر تمہیں شبہ ہو تو انہیں نماز کے بعد روک لو اور پھر وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگرچہ کوئی قرابتدار بھی ہو تا اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہیں کریں گے اور ایسا کرنے میں سخت گناہگار ہوں گے۔ (مترجم)

بِحَقِّ الْآيَةَ كُلَّهَا

انہیں اس کا جواب اس طرح سکھایا کہ وہ عرض کریں گے ''سبحانک''.... الآیۃ (یعنی پاک ہے تیری ذات میں کیسے ان لوگوں کو ایسی چیز کا حکم دے سکتا ہوں جو میرا حق نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۵۷۔ حدثنا قتيبة نا عبدالله بن وهب عن حي عن ابي عبدالرحمٰن الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ وَالْفَتْحِ

۲۸۵۷۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر آخر میں نازل ہونے والی سورتیں سورہ مائدہ اور سورۂ فتح ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آخری نازل ہونے والی سورت سورۂ نصر ہے۔

باب ۱۵۴۷۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

باب ۱۵۴۷۔ سورۂ انعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۵۸۔ حدثنا ابو كريب نا معاوية بن هشام عن سفيان عن ابي اسحاق عن ناجية بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَاجَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَانُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَايُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

۲۸۵۸۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ابوجہل نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ ہم آپ ﷺ کو نہیں جھٹلاتے ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں جو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''فانهم لايكذبونك''..... الآیۃ (یعنی وہ لوگ آپ (ﷺ) کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیات کے منکر ہیں۔

اسحٰق بن منصور بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ ابواسحاق سے وہ ناجیہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابوجہل نے آنحضرت ﷺ سے کہا اور اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث کی سند میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۵۹۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْهَاتَانِ اَيْسَرُ

۲۸۵۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''قل هوالقادر علىٰ ان يبعث عليكم عذاباً من فوقكم''..... (ترجمہ: اے محمد (ﷺ) کہہ دیجئے کہ وہ (پروردگار) اس چیز پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے یا پیروں کے نیچے سے تم پر عذاب بھیج دے) تو آنحضرت ﷺ نے کہا: میں تیرے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے ''اويلبسكم شيعاً ويذيق بعضكم بأس بعض'' (ترجمہ: یا پھر تمہیں گروہ گروہ کر کے سب کو آپس میں لڑا دے۔ اور ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ لڑائی (کا مزہ) چکھا دے) تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں پہلے والی سے آسان

ہیں۔راوی کوشک ہے کہ''اہون''فرمایا،یا''ایسر''۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۰۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسماعيل عياش عن ابى بكر بن ابى مريم الغسانى عن راشدبن سعد عن سعد بن ابى وقاص عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذه الاية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اما انها كائنة ولم ياتِ تاويلها بعد

۲۸۶۰۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت''قل هو القادر على ان يبعث''.....الآية کی تفسیر میں فرمایا: کہ جان لو یہ عذاب ابھی تک آیا نہیں بلکہ آنے والا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۶۱۔ حدثنا على بن خشرم نا عيسى بن يونس عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله قال لما نزلت الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم شق ذلك على المسلمين فقالوا يارسول الله وايّنا لايظلم نفسه قال ليس ذلك انما هو الشرك الم تسمعوا ماقال لقمان لابنه يابنى لاتشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم

۲۸۶۱۔حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب''ولم يلبسوا ايمانهم بظلم''.....الآیۃ۔ترجمہ:(جولوگ ایمان لائے اور ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتبس نہیں کیا) نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر شاق گزرا۔صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ ظلم مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔کیا تم نے لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ: بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا اس لئے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۲۔حدثنا احمد بن منيع نا اسحاق بن يوسف الازرق نا داود بن ابى هند عن الشعبى عن مسروق قال كنت متكئا عند عائشة فقالت ياابا عائشة ثلاث من تكلم بواحدة منهن فقد اعظم الفرية على الله من زعم ان محمدا راى ربه فقد اعظم الفرية على الله والله يقول لاتدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب وكنت متكئا فجلست فقلت ياام المؤمنين انظرينى ولا تعجلينى اليس الله تعالى يقول ولقد

۲۸۶۲۔مسروق فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ انہوں نے فرمایا: ابوعائشہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس نے ان میں سے ایک بات بھی کی اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔۱: کہ اگر کوئی شخص کہے کہ محمد (ﷺ) نے (شب معراج میں) اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں''لا تدرکہ الابصار''.....الآیۃ (یعنی آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں البتہ وہ تمام آنکھوں کی قوت باصرہ کا ادراک رکھتا ہے او روہ لطیف اور خبیر ہے)۔پھر فرماتے ہیں۔''وما کان لبشر''.....الآیۃ (یعنی کوئی بشر اس سے وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے ہی سے بات کرسکتا ہے) راوی کہتے ہیں میں تکیہ لگائے بیٹھا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: اے ام

رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرَئِيْلُ مَارَاَيْتُه' فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُه' مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَآءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّه' يَعْلَمُ مَافِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَايَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّااللّٰهُ

المؤمنین مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ'' (یعنی بے شک محمد (ﷺ) نے اسے دوبارہ دیکھا) نیز فرمایا ''ولقد راٰہ بالافق المبین'' (یعنی بے شک محمد (ﷺ) نے اسے آسمان کے کنارے پر واضح دیکھا) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: وہ جبرائیلؑ تھے۔ میں نے انہیں ان کی اصل صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم نے آسمان وزمین کے درمیان کی پوری جگہ کو گھیر لیا۔۲: اور جس نے یہ سوچا کہ محمد (ﷺ) نے اللہ کی نازل کی ہوئی چیز میں سے کوئی چیز چھپالی اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''یٰاَیھا الرسول بلغ''.....الآیۃ (یعنی اے رسول جو آپ کے رب نے آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اسے پورا پہنچا دیجئے۔۳: اور جس نے کہا کہ محمد ﷺ کل کے متعلق جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''لایعلم من فی السموٰت''.....الآیۃ (یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین وآسمان میں کوئی علم نہیں جانتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

۲۸۶۳۔ حدثنا محمد بن موسى البصري الحرشي نا زياد بن عبدالله البكائي نا عطاء بن السائب عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَانَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَايَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ

۲۸۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم جس چیز کو قتل کریں اسے کھائیں اور جسے اللہ نے مار دیا ہو اسے نہ کھائیں۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں ''فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ''.....❶ الآیۃ (یعنی تم وہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لاتے ہو۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ سے منقول ہے بعض حضرات اسے عطاء بن سائب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

❶ یہاں اس شبہے کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ کا مارا ہوا یعنی مردار اس لئے نہیں کھاتے کہ اس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور خود ذبح کیا ہوا اس لئے کھاتے ہو کہ اس پر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے۔ پھر انہی آیات میں آگے چل کر فرمایا کہ شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ایسے وسوسے ڈالتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ لڑیں۔ لہٰذا اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو مشرک ہو جاؤ گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۸۶۴۔ حدثنا الفضل بن الصباح البغدادی نا محمد بن فضیل عن داود الاودی عن الشعبی عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيْفَةِ الَّتِیْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

۲۸۶۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جسے ایسے صحیفے کو دیکھنے کی چاہت ہو جس پر محمد (ﷺ) کی مہر ثبت ہو تو یہ آیات پڑھ لے ''قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم سے لعلکم تتقون'' تک۔ ترجمہ: اے محمد (ﷺ) کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے۔

وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ احسان کیا کرو، اور اپنی اولاد کو افلاس کی وجہ سے قتل نہ کیا کرو (کیونکہ) ہم تمہیں بھی اور انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ اور جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو ہاں البتہ حق پر ہو تو۔ (اللہ) تمہیں اس کی وصیت کرتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو۔ نیز یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ۔ ہاں البتہ مستحسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ اور ناپ تول پورا پورا کرو اور انصاف کے ساتھ کرو۔ ہم کسی انسان کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور اگر تم بات کرو تو انصاف کی کرو خواہ وہ قرابتدار ہی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کرو اسے پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان چیزوں کا تاکیداً حکم اس لئے کرتے ہیں کہ تم یاد رکھو اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو بالکل سیدھا ہے اسی پر چلو دوسری راہوں پر مت چلو کیونکہ وہ راہیں تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (احتیاط کرو) سورۂ انعام ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳۔

۲۸۶۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن ابن ابی لیلیٰ عن عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْيَاْتِیَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا

۲۸۶۵۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ''او یاتی بعض آیات ربك'' (یعنی یا تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں) کی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ ان نشانیوں سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات یہ حدیث مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۲۸۶۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا یعلی بن عبید عن فضیل بن غزوان عن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْاٰيَةُ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا اَوْمِنَ الْمَغْرِبِ

۲۸۶۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں نکلنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ دجال، دابۃ الارض، ❶ اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۶۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۸۶۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اور ان کی بات سچی ہے کہ جب میرا

❶ دابۃ الارض کی تفصیل ابواب صفۃ القیامۃ میں مذکور ہے۔ مترجم۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْا لَهٗ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَاتَكْتُبُوْهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا

بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو پھر اگر وہ اس پر عمل کرلے تو اس کے دس گنا نیکیاں لکھ دو لیکن اگر کسی برائی کی نیت کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جب تک وہ کر نہ لے اور پھر ایک ہی برائی لکھو اور اگر وہ اس برائی کو چھوڑ دے یا کبھی آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس برائی پر عمل نہ کرے تو اس کے لئے اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ''من جاء بالحسنة فله عشر امثالها'' (یعنی جو ایک نیکی لائے گا اس کے لئے دس گنا ثواب ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۵۴۸ ۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

باب ۱۵۴۸۔ سورۂ اعراف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۶۸۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن نا سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَاَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ اِبْهَامِهٖ عَلٰى اَنْمِلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا

۲۸۶۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا'' (یعنی جب موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا) حماد کہتے ہیں کہ سلیمان نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک اپنی انگلی پر رکھی اور فرمایا: پھر پہاڑ پھٹ گیا اور موسیٰ بے ہوش ہوکر گر گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں یہ حدیث عبدالوہاب وراق بھی معاذ بن معاذ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۶۹۔ حدثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن زيد بن ابي انيسة عن عبدالحميد بن عبدالرحمٰن بن زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَآ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۸۶۹۔ حضرت مسلم بن یسار جہنیؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی ''واذ اخذ ربك''.....الآیۃ (ترجمہ: اور جب آپ ﷺ کے رب نے انسانوں کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور انہیں ان پر گواہ کیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم یہ گواہی اس لئے لے رہے ہیں کہ قیامت کے دن تم لوگ یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو غافل تھے۔) چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کرنے کے بعد ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی پھر فرمایا: کہ میں نے انہیں جنت کے لئے پیدا کیا ہے یہ لوگ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَآءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ النَّارَ

اسی کے لئے عمل کریں گے پھر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکال کر فرمایا کہ انہیں میں نے دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے یہ اسی کے لئے عمل کریں گے۔ چنانچہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! تو پھر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو جنت کے لئے پیدا کرتے ہیں تو اسے جنت ہی کے اعمال میں لگا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اہل جنت ہی کے اعمال پر مرتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اگر کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کرتے ہیں تو اس سے بھی اسی کے مطابق کام لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اہل دوزخ ہی کے عمل پر مرتا ہے اور پھر اسے دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو عمرؓ سے سماع نہیں۔ بعض راوی مسلم اور عمرؓ کے درمیان ایک شخص کو ذکر کرتے ہیں۔

۲۸۷۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا ابونعيم نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَآءِ قَالَ هٰؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَيْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰى عُمُرُ اٰدَمَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِابْنِكَ دَاوٗدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ

۲۸۷۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر انکی پیٹھ سے قیامت تک آنے والی ان کی نسل کی روحیں نکل آئیں۔ پھر ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک رکھ دی۔ پھر انہیں آدمؑ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے پوچھا: اے رب یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کی اولاد ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک انہیں بہت پسند آئی تو اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری امتوں کا ایک فرد ہے اس کا نام داؤد ہے۔ عرض کیا اے اللہ اس کی عمر کتنی رکھی ہے؟ فرمایا: ساٹھ برس، آدم نے کہا اے اللہ اس کی عمر مجھ سے چالیس سال زیادہ کر دیجئے۔ پھر جب آدمؑ کی عمر پوری ہوگئی تو ملک الموت آئے۔ آدمؑ نے ان سے پوچھا کہ کیا میری عمر کے چالیس برس باقی نہیں ہیں انہوں نے کہا وہ تو آپ اپنے بیٹے داؤدؑ کو دے چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر آدمؑ نے انکار کر دیا لہٰذا ان کی اولاد بھی مکرنے لگی۔ آدم بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔

اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ' آدمؑ نے غلطی کی لہٰذا ان کی اولاد بھی غلطی کرنے لگی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ ہی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

۲۸۷۱۔ حدثنا محمد بن المثنّٰی نا عبدالصمد بن عبدالوارث نا عمربن ابراهيم عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَالْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَالْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ

۲۸۷۱۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حوا حاملہ ہوئیں تو ابلیس ان کے پاس آنے لگا۔ ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا اس نے کہا کہ بیٹے کا نام عبدالحارث رکھیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ زندہ رہا۔ نیز یہ شیطان کی طرف سے تھا اور اس کے حکم سے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عمر بن ابراہیم کی قتادہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اسے عبدالصمد سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

باب ۲۸۴۹۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

باب ۱۵۴۹۔ سورۂ انفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۷۲۔ حدثنا ابو كريب نا ابوبكر بن عياش عن عاصم بن بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِىْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحْوَ هٰذَاهَبْ لِىْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِىْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَّا يُبْلٰى بِلَائِىْ فَجَآءَنِىْ الرَّسُوْلُ اِنَّكَ سَاَلْتَنِىْ وَلَيْسَ لِىْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَ لِىْ وَهُوَلَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاٰيَةَ

۲۸۷۲۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر میں تلوار لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے مشرکین سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا، یا اسی طرح کچھ کہا۔ یہ تلوار مجھے دے دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہ میرا حق ہے نہ تمہارا۔ میں نے دل میں سوچا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ ایسے شخص کو مل جائے جو میرے جیسی آزمائش میں نہ ڈالا گیا ہو پھر میرے پاس آپ ﷺ کا قاصد آیا اور کہا کہ تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی لیکن اب میری ہوگئی ہے لہٰذا یہ تمہاری ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی "یسئلونک عن الانفال"..... الآیۃ (یعنی یہ آپ سے مال غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی ہیں لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات کی اصلاح کرو۔ نیز اگر مؤمن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔"

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے سماک بھی مصعب سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

۲۸۷۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا عمر بن يونس اليمامى ناعكرمة بن عمارنا ابوزميل ثنى عبداللّٰهِ

۲۸۷۳۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کفار کے لشکر کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے جب کہ آپ

بنُ عَبَّاسٍ نَبِیُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِیُّ اللّٰهِ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهٗ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّبِضْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْهِ وَجَعَلَ یَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِیْ وَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَاتُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ فَمَازَالَ یَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا یَدَیْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ رِدَآئُهٗ مِنْ مَنْکِبَیْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذَ رِدَآءَ ہٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَقَالَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ کَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَیُنْجِزُ لَكَ مَاوَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ مُرْدِفِیْنَ فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَآئِکَةِ

ﷺ کے ساتھ تین سو دس اور چند آدمی تھے۔ پھر آپ ﷺ نے قبلے کی طرف منہ کی اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکارنے لگے۔ ''اے اللہ وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا تھا پورا کر دے۔ اے اللہ! اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ اتنی دیر تک قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلائے ہوئے اللہ رب العزت سے دعا کرتے رہے کہ آپ ﷺ کی چادر شانوں سے گر گئی۔ پھر ابوبکرؓ آئے اور چادر اٹھا کر کندھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے آپ ﷺ کو لپٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ ﷺ کا اپنے رب کے سامنے عرض کرنا کافی ہے۔ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ''اذتستغیثون ربکم'' الآیۃ (جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی اور فرمایا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ جو سلسلہ وار چلے آئیں گے) پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی فرشتوں سے مدد کی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عکرمہ بن عمار کی ابوزمیل سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابوزمیل کا نام سماک حنفیؒ ہے یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

۲۸۷۴۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق عن اسرائیل عن سماك عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِیْلَ لَهٗ عَلَیْكَ الْعِیْرُ لَیْسَ دُوْنَهَا شَیْئٌ قَالَ فَنَادَاهُ وَهُوَ فِیْ وِثَاقِهٖ لَایَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ وَقَدْ اَعْطَاكَ مَاوَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ

۲۸۷۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اب قافلے کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہاں اس قافلے کے علاوہ (کوئی لڑنے والا) نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابن عباسؓ نے زنجیروں میں جکڑے ہوئے عرض کیا کہ یہ صحیح نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے ایک جماعت کا وعدہ کیا تھا اور اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۷۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابن نمیر عن اسماعیل بن ابراهیم بن مهاجر عن عباد بن یوسف عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِیْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَکْتُ فِیْهِمْ

۲۸۷۵۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لئے دو امان کی چیزیں نازل کی ہیں ''وما کان اللہ سے یستغفرون'' تک (۱۔ ایک یہ آپ ﷺ کی موجودگی میں اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کریں گے۔ ۲۔ یہ کہ اگر یہ لوگ مغفرت مانگتے ہوں گے تو ان پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔) لہٰذا جب میں چلا جاؤں گا تو استغفار کو قیامت تک کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے۔

۲۸۷۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا وکیع عن اسامة بن زید عن صالح بن کیسان عن رجل لَمْ یُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّااسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَیَفْتَحُ لَکُمُ الْاَرْضَ وَسَتَکْفُوْنَ الْمَؤُنَةَ فَلَا یُعْجِزَنَّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْهُوَ بِاَسْهَامِهٖ

۲۸۷۶۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منبر پر یہ آیت پڑھی "واعدوالهم ما استطعتم من قوة" (یعنی کافروں کے مقابلے کے لئے جہاں تک ہوسکے ایک قوت تیار کرو۔) پھر تین مرتبہ فرمایا: جان لو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین پر فتوحات عطا کرے گا پھر تم لوگ محنت ومشقت سے محفوظ ہوگے۔ لہٰذا تیراندازی میں سستی نہ کرنا۔

بعض راوی یہ حدیث اسامہ بن زید سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ عقبہ بن عامر سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا۔ ہاں ابن عمرؓ کو پایا ہے۔

۲۸۷۷۔ حدثنا عبد بن حمید اخبرنی معاویة بن عمرو عن زائدة عن الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرَّءُوْسِ مِنْ قَبْلِکُمْ کَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَآءِ فَتَاْکُلُهَا قَالَ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ یَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْهُرَیْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

۲۸۷۷۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: تم سے پہلے کسی انسان کے لئے مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ آسمان سے آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کے علاوہ یہ بات کون کہہ سکتا ہے؟ کیونکہ بدر کے موقع پر وہ لوگ مال غنیمت حلال ہونے سے پہلے ہی اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لولا کتاب"..... الآیۃ۔ (اگر مال غنیمت کو تم لوگوں پر حلال کرنے کا فیصلہ پہلے سے نہ کر لیا گیا ہوتا تو تمہیں اس پر عذاب عظیم دیا جاتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۷۸۔ حدثنا هناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة بْنِ عبداللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَّجِیْئَ بِالْاُسَارٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَآءِ الْاُسَارٰی فَذَکَرَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایُفْلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا بِفِدَآءٍ اَوْضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَیْلُ بْنُ بَیْضَاءَ فَاِنِّیْ

۲۸۷۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقع پر قیدیوں کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ تم لوگوں کی ان کے متعلق کیا رائے ہے؟ پھر اس حدیث میں طویل قصہ ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن دیئے بغیر نہیں چھوٹ سکے گا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ میں نے سنا ہے کہ وہ اسلام کو یاد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے خود کو اس دن سے زیادہ کسی دن خوف میں مبتلا نہیں دیکھا کہ خواہ مجھ پر

سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلُ بْنُ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ يَقُوْلُ عُمَرُ مَاكَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ

آسمان سے پتھر برسنے لگیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سہل بن بیضاء کے علاوہ۔ پھر عمرؓ کے قول کے مطابق قرآن نازل ہوا "ماکان لنبی"..... الآیۃ (ترجمہ: نبی کی شان کے لائق نہیں کہ ان کے قیدی اس وقت تک زمین پر باقی رہیں کہ اچھی طرح خونریزی نہ کرلیں۔)

یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کا ان کے والد سے سماع ثابت نہیں۔

باب ۱۵۵۰ ۔ مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

باب ۱۵۵۰۔ سورۂ توبہ

۲۸۷۹۔ حدثنا محمد بن بشارنا يحيى بن سعيدٌ محمد بن جعفرو ابن ابي عدي وسهل بن يوسف قالوا نا عوف بن ابي جميلة ثني يَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَاحَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتم إِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَإِلٰى بَرَآءَ ة وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ مَاحَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْئُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَانَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَآءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا

۲۸۷۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورہ انفال (جو کہ مثانی ❶ میں سے ہے) کو سورۂ براءۃ سے متصل کردیا ہے جو کہ مئین ❷ میں سے ہے۔ اوران کے درمیان بسم اللہ بھی نہیں لکھی۔ پھر تم نے انہیں سبع طوال میں لکھ دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر جب زمانہ گزرتا اور گنتی کی سورتیں نازل ہوتیں تو جب کوئی چیز نازل ہوتی تو کاتبوں میں سے کسی کو بلاتے اور اسے کہتے کہ یہ آیات اس سورت میں لکھو جس میں ایسے ایسے مذکور ہے۔ پھر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں لکھو۔ چنانچہ سورۂ انفال مدینے میں شروع ہی کے ایام میں نازل ہوئی اور سورۂ براءۃ آخری سورتوں میں سے ہے اور اس کا مضمون اس سے مشابہ ہے۔ چنانچہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسی کا حصہ ہے اور پھر آنحضرت ﷺ نے وفات تک ہمیں اس کے متعلق نہیں بتایا کہ یہ اس کا حصہ ہے لہٰذا میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ نہیں لکھی اور اسی وجہ سے انہیں سبع طوال میں لکھا ہے۔

❶ مثانی وہ سورتیں ہیں جو سو سے زیادہ آیتوں والی سورتوں سے چھوٹی ہیں۔ (مترجم) ❷ مئین سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی آیات سو یا اس سے زیادہ ہیں۔ (مترجم)

فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَّنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف عوفؒ کی روایت سے جانتے ہیں وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباسؓ سے، اور یزید تابعی ہیں اور بصری ہیں۔ نیز یزید بن ابان رقاشی بصری بھی تابعی ہیں اور یزید فارسی سے چھوٹے ہیں۔ یزید رقاشی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۰۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا حسین بن علی الجعفی عن زائدة عن شبیب بن غرقدة عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ اَنَّهٗ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اُحَرِّمُ اَيُّ يَوْمٍ اُحَرِّمُ اَيُّ يَوْمٍ اُحَرِّمُ اَيُّ يَوْمٍ اُحَرِّمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَايَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُوالْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئٌ اِلَّا مَااَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَاالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا

۲۸۸۰۔ حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد نصیحت کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا: کون سا دن ہے جس کی حرمت میں تم لوگوں کے سامنے بیان کر رہا ہوں؟ (تین مرتبہ یہی سوال کیا) لوگوں نے جواب دیا حج اکبر کا دن یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں۔ جان لو کہ کوئی جنایت کرنے والا اپنے علاوہ کسی پر جنایت نہیں کرتا۔ ❶ کوئی والد اپنے بیٹے پر اور کوئی بیٹا اپنے والد پر جنایت نہیں کرتا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے کسی بھائی کی کوئی چیز حلال سمجھے، جان لو کہ زمانہ جاہلیت کے سب سود باطل ہیں اور صرف اصل مال ہی حلال ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ہاں البتہ عباس بن عبدالمطلب کا سود اور اصل دونوں معاف ہیں۔ پھر جان لو زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ پہلا خون جسے ہم معاف کرتے اور اس کی قصاص نہیں لیتے حارث بن عبدالمطلب ❷ کا خون ہے۔ وہ قبیلہ بنولیث کے پاس رضاعت (دودھ پینے) کے لئے بھیجے گئے تھے کہ

❶ یعنی نہ باپ کو بیٹے کے جرم کی سزا دی جاتی ہے اور نہ بیٹے کو باپ کے جرم کی۔ نیز جو شخص کوئی جرم کرتا ہے اس کا عذاب اسی کے لئے ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ اپنے اوپر جنایت کر رہا ہے۔ (مترجم) ❷ اس حدیث میں حارث بن عبدالمطلب کے مقتول ہونے کا اور بخاری کی حدیث میں ربیعہ بن حارث کا ذکر ہے اور مشکوٰۃ میں ابن ربیعہ بن حارث کا اور یہی صحیح ہے۔ جمہور کہتے ہیں کہ اس کا نام ایاس تھا اور وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا بیٹا تھا۔ اسے بنوسعد اور بنولیث کے درمیان لڑائی کے دوران پتھر لگ گیا تھا جس سے اس کی وفات واقع ہوگئی اور ربیعہ بن حارث صحابی ہیں۔ (مترجم)

وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

انہیں ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ خبردار: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان کی کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتے بجز اس کے کہ اگر وہ کھلی ہوئی فواحش کا ارتکاب کریں تو تم انہیں اپنے بستروں سے الگ کر دو اور ہلکی مار مارو کہ اس سے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو انہیں کے لئے بہانے تلاش نہ کرو۔ یہ بھی جان لو کہ جیسے تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اسی طرح ان کا بھی تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارے بستروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو بھی گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پہننے کی چیزوں میں ان سے عمدہ سلوک کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ابوالاحوصؒ، شبیب سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۱۔ حدثنا عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث نا ابی عن ابیه عن محمد بن اسحاق عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

۲۸۸۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے حج اکبر کے متعلق پوچھا کہ یہ کس دن ہے تو فرمایا: نحر (قربانی) کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو۔)

۲۸۸۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

۲۸۸۲۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔

یہ حدیث پہلے والی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ یہ کئی سندوں سے ابواسحٰق سے منقول ہے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحاق کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔

۲۸۸۳۔ حدثنا بندار نا عفان بن مسلم وعبدالصمد قالا نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَّعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

۲۸۸۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے براءت حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ بھیجی پھر انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرے اہل میں سے کسی شخص کے علاوہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ اسے پہنچائے پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور انہیں دی۔ ❶

❶ اس کی تفصیل وتوضیح آئندہ حدیث میں آ رہی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۸۸۴۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا سعید بن سلیمان نا عباد بن العوام نا سفیٰن بن الحسین عن الحکم بن عُتَیْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بعث النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَابَکْرٍ وَّاَمَرَهٗ اَنْ یُّنَادِیَ بِهٰؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ عَلِیًّا فَبَیْنَا اَبُوْبَکْرٍ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَآءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ اَبُوْبَکْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا عَلِیٌّ فَدَفَعَ اِلَیْهِ کِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِیًّا اَنْ یُّنَادِیَ بِهٰؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِیٌّ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِیْئَةٌ مِّنْ کُلِّ مُشْرِکٍ فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّلَا یَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَّلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّکَانَ عَلِیٌّ یُّنَادِیْ فَاِذَا عَیِیَ قَامَ اَبُوْبَکْرٍ فَنَادٰی بِهَا

۲۸۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو براءت کے کلمات دے کر۔ ❶ بھیجا اور حکم دیا کہ (حج) کے موقع پر ان کلمات کو پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ پھر حضرت علیؓ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ ابھی ابوبکرؓ راستے ہی میں تھے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو یہ سمجھ کر اچانک نکلے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے ہیں۔ لیکن دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے انہوں نے ابوبکرؓ کو آنحضرت ﷺ کا خط دیا اس میں حکم تھا کہ ان کلمات کا اعلان علیؓ کریں۔ ❷ پھر وہ دونوں نکلے اور حج کیا۔ ایام تشریق میں حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور اعلان کیا کہ ہر مشرک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بری الذمہ ہیں اور تمہارے لئے چار ماہ کی مدت ہے کہ اس مدت میں اس زمین پر گھوم پھر لو، اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے نیز جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علیؓ اس کا اعلان کرتے اور جب تھک جاتے تو ابوبکرؓ اس کا اعلان کرنے لگتے۔

یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن غریب ہے۔

۲۸۸۵۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ یُثَیْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِیًّا بِاَیِّ شَیْءٍ بُعِثْتَ فِی الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَّا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَّمَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰی مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَلَا یَجْتَمِعُ الْمُشْرِکُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

۲۸۸۵۔ حضرت زید بن یثیع کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا اعلان کرنے کا حکم دے کر حج میں بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: چار چیزوں کا۔ ۱۔ بیت اللہ کا کوئی شخص عریاں ہو کر طواف نہ کرے۔ ۲۔ جس کا آنحضرت ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے تو وہ مدت معینہ تک قائم رہے گا اور اگر کوئی مدت متعین نہیں تو اس کی مدت چار ماہ ہے۔ ۳۔ یہ کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔ ۴۔ یہ کہ مسلمان اور مشرک اس سال کے بعد (حج میں) جمع نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث ابوعیینہ کی ابواسحٰق سے روایت سے حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری کے بعض ساتھی اسے علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

❶ ان کلمات سے مراد سورۂ براءۃ کی ابتدائی آیات ہیں۔ جن میں حکم دیا گیا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھی جائے اور حج میں اعلان کردو۔ (مترجم) ❷ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیج دیا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کام کے لئے آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی شخص کو جانا چاہئے کیونکہ یہ صلح توڑنے کا اعلان ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیج دیا۔ (مترجم)

۲۸۸۶۔ حدثنا ابو کریب نا رشیدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن درّاج عن ابی الهیثم عن ابی سعید قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم اذا رایتم الرّجل یعتاد المسجد فاشهدوا له بالایمان قال اللّٰه تعالیٰ انما یعمر مساجد اللّٰه من امن باللّٰه والیوم الاخر

۲۸۸۶۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں مسجد آنے جانے کی عادت دیکھو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "انما یعمر مساجد اللہ" الآیۃ (اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں)۔

ابن ابی عمرؒ، عبداللہ بن وہب سے وہ عمر بن حارث سے وہ دراج سے وہ ابوہیثم سے وہ ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "یتعاهد المسجد" یعنی مسجد میں آنے کا خیال رکھنا اور حاضر ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالغواء ہے اور سلیمان یتیم تھے۔ ابوسعیدؓ نے ان کی پرورش کی۔

۲۸۸۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللّٰه بن موسیٰ عن اسرائیل عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ثوبان قال لمّا نزلت والّذین یکنزون الذّهب والفضّة قال کنّا مع رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم فی بعض اسفاره فقال بعض اصحابه انزلت فی الذّهب والفضّة لو علمنا ای المال خیر فنتّخذه فقال افضله لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجة مؤمنة تعینه علی ایمانه

۲۸۸۷۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب "والذین یکنزون" الآیۃ (یعنی جو لوگ چاندی اور سونے کو جمع کرتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے) نازل ہوئی تو ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کو جمع کرنے کی تو مذمت آ گئی ہے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ کون سا مال بہتر ہے تو وہی جمع کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین مال خدا کو یاد کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مؤمن بیوی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔

یہ حدیث حسن ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد کو ثوبان سے سماع نہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کسی اور کو صحابی سے سماع ہے۔ فرمایا: ہاں جابر بن عبداللہ اور انسؓ اور پھر کئی صحابہ کا ذکر کیا۔

۲۸۸۸۔ حدثنا حسین بن یزید الکوفی نا عبدالسلام بن حرب عن غطیف بن اعین عن مصعب بن سعد عن عدیّ بن ابی حاتم قال اتیت النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم وفی عنقی صلیب من ذهب فقال یا عدیّ اطرح عنک هذا الوثن وسمعته یقرأ فی سورة برآءة اتّخذوا احبارهم ورهبانهم ارباباً من دون اللّٰه فقال اما انّهم لم یکونوا یعبدونهم ولکنّهم کانوا اذا احلّوا لهم شیئاً استحلّوه واذا حرّموا علیهم شیئاً حرّموه

۲۸۸۸۔ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا: عدی اس بت کو اپنے سے دور کر دو۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو سورۂ برأۃ کی یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا۔ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا..... الآیۃ۔ (یعنی ان لوگوں نے دینی علماء کو اللہ کے علاوہ معبود ٹھہرانا شروع کر دیا تھا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ لیکن اگر وہ لوگ ان کے لئے کوئی چیز حلال قرار دیتے تو وہ بھی اسے حلال سمجھتے اور اسی طرح ان کی طرف سے حرام کی گئی چیز کو حرام سمجھتے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالسلام بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں اور غطیف بن اعین مشہور ہیں۔

۲۸۸۹۔ حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا عفان بن مسلم انا همام انا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَااَبَابَكْرٍ مَاظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

۲۸۸۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے غار میں آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ان کفار میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا۔ تو ہمیں اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ان دو آدمیوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کا تیسرا اللہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہمام ہی سے منقول ہے۔ پھر اسے حبان بن ہلال اور کئی حضرات ہمام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۹۰۔ حدثنا عبد بن حمید قال ثنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه عن محمد بن اسحاق عن الزهری عن عبیداللّٰه بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهٖ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى عَدُوِّاللّٰهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ اَيَّامَهٗ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اَخِّرْعَنِّيْ يَاعُمَرُ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاَخْتَرْتُ قَدْ قِيْلَ لِيْ اِسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَهُمْ لَوْ اَعْلَمُ اِنِّيْ لَوْزِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَلَهٗ لَزِدْتُّ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهٗ فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجِبَ لِيْ وَجُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَاكَانَ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَاتَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ قَالَ فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ عَلٰى مُنَافِقٍ وَّلَاقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

۲۸۹۰۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرا تو آنحضرت ﷺ کو اس کی نماز جنازہ کے لئے بلایا گیا آپ ﷺ گئے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! اللہ کا دشمن عبداللہ بن ابی جس نے فلاں دن اس اس طرح کہا پھر عمرؓ اس کی گستاخیوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگے۔ اور فرمایا کہ آپ ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ لیکن آپ ﷺ مسکراتے رہے پھر جب میں نے بہت کچھ کہا تو فرمایا: عمر میرے سامنے سے ہٹ جاؤ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہ اختیار کیا ہے مجھے کہا گیا ہے کہ ''استغفرلهم اولاتستغفرلهم'' آپ ان کے لئے مغفرت مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشیں گے) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا تو یقیناً ایسا ہی کرتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور جنازے کے ساتھ گئے یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا۔ عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی جرأت پر تعجب ہوا لیکن اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کی قسم پھر تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔ ''ولا تصل علی احدمنهم'' الایۃ۔ (یعنی اگر منافقین میں سے کوئی مر جائے تو ان پر ہرگز نماز جنازہ نہ پڑھئے) حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے وفات تک نہ کسی منافق کی نماز پڑھی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۹۱۔ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا عبیداللّٰه انا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَكَ اُكَفِّنْهُ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِیْصَهٗ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِیْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یُّصَلِّیَ جَذَبَهٗ عُمَرُ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ نَهٰی اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ اَنَابَیْنَ خَیَرَتَیْنِ اِسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰی عَلَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَیْهِمْ

۲۸۹۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی مرا تو اس کے بیٹے عبداللہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اپنا کرتہ مجھے عنایت کر دیجئے تا کہ میں اپنے باپ کو کفن دوں اور اس کی نماز جنازہ پڑھئے پھر اس کے لئے استغفار بھی کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے قمیص دی ❶ اور فرمایا: کہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا تو عمرؓ نے آپ ﷺ کو کھینچ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے لئے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں "ولاتصل علی احدمنهم"..... الآیۃ لہٰذا آپ ﷺ نے ان پر نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹۲۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عمران بن ابی انس عن عبدالرحمٰن بن اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَآءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا

۲۸۹۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی کہ جو مسجد پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ کون سی مسجد ہے؟ ایک کہنے لگا کہ مسجد قبا ہے اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں وہ مسجد نبوی ﷺ ہے۔ تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ وہ یہی میری مسجد ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعید سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔ انیس بن یحییٰ اسے اپنی والدہ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۹۳۔ حدثنا ابو کریب نامعاویة بن هشام نا یونس بن الحارث عن ابراهیم بن ابی میمونة عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَآءٍ فِیْهِ رِجَالٌ

۲۸۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت اہل قباء کے متعلق نازل ہوئی "فیه رجال یحبون"..... الآیة (اس میں ایسے لوگ ہیں جو اچھی طرح طہارت حاصل کرنے کو محبوب جانتے ہیں اور اللہ بھی پاک لوگوں سے محبت کرتے ہیں) راوی کہتے ہیں کہ وہ

❶ آپ ﷺ نے یہ عبداللہؓ (جو عبداللہ بن ابی کے بیٹے اور مؤمن تھے) کی دلجوئی کے لئے کیا۔ نیز یہ آپ ﷺ کے کمال اخلاق پر بھی دلالت کرتا ہے کہ جس نے اتنی مدت اذیتیں دیں اس کے لئے بھی استغفار کر رہے ہیں۔ اسے کرتہ دے رہے ہیں۔ اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں کہ شاید اس کی مغفرت ہو جائے۔ (مترجم)

يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِمْ

لوگ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس باب میں ابوایوبؓ، انسؓ اور محمد بن عبداللہ بن سلامؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۹۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابى اسحق عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ اِسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ

۲۸۹۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کرتے ہوئے سنا تو کہا کہ تم اپنے والدین کے لئے استغفار کر رہے ہو اور وہ مشرک تھے اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم نے اپنے مشرک والد کے لئے استغفار نہیں کیا۔ جب میں نے یہ قصہ آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "ماکان للنبی والذین امنوا۔" (یعنی جب نبی اکرم ﷺ اور مؤمنین کے شایان شان نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں)۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیبؒ بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۹۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق انا معمر عن الزهرى عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اِلَّا بَدْرًا وَّلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيْرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيْثِيْنَ لِعِيْرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِيْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَّمَا اُحِبُّ اِنِّيْ كُنْتُ شَهِدْتُّهَا مَكَانَ بَيْعَتِيْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَاٰذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۹۵۔ حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک تک ہونے والی تمام جنگوں میں میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھا سوائے جنگ بدر کے اور آنحضرت ﷺ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں سے ناراض نہیں ہوئے تھے کیونکہ آپ ﷺ قافلے کو لوٹنے کے لئے نکلے تھے کہ ❶ قریش اپنے قافلے کی فریاد پر ان کی مدد کے لئے آ گئے چنانچہ دونوں لشکر بغیر کسی ارادے کے مقابلے پر آ گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا میری جان کی قسم صحابہؓ کے ساتھ حضور ﷺ کی غزوات میں شرکت کی سب سے عمدہ جگہ بدر ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میں لیلۃ العقبہ کی جگہ جنگ بدر میں شریک ہوتا ❷ کیونکہ اس سے ہم اسلام پر مضبوط ہو گئے پھر اس کے بعد میں غزوہ تبوک تک کسی جنگ میں پیچھے نہیں رہا اور یہ آنحضرت ﷺ کی آخری لڑائی ہے۔ آپؐ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کرایا۔ اور پھر طویل حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں میں (غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد میری توبہ قبول ہونے کے بعد) ❶ آنحضرت

❶ اس سے مراد ابوسفیان کی قیادت میں شام سے آنے والا تجارت کا قافلہ ہے جسے لوٹنے کی غرض سے آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ سے نکلے لیکن وہ قافلہ بچ نکلا اور کفار کا ایک ہزار کا لشکر جو اس قافلے کو بچانے کے لئے مکہ سے آیا تھا اس سے بدر کے مقام پر سامنا ہو گیا۔ (مترجم) ❷ یعنی ان کے نزدیک لیلۃ العقبہ میں آنحضرت ﷺ کی بیعت میں شریک ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے سے افضل ہے۔ نیز لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جس میں مدینہ کے انصار نے مکہ میں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی۔ اس کے بعد آپؐ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔ واللہ اعلم (مترجم)

النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ أَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ أَوْمِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے مسلمان آپ ﷺ کے گرد جمع تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اسی طرح چمکنے لگتا تھا۔ میں آیا اور آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کعب بن مالک تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ آج کا دن تمہاری زندگی کے تمام ایام میں سب سے بہتر ہے۔ جب سے تمہیں تمہاری ماں نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی طرف سے یا آپ ﷺ کی طرف سے۔ فرمایا: بلکہ اللہ کی طرف سے پھر یہ آیات پڑھیں "لقد تاب اللّٰہ علی النبی" الآیۃ (یعنی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر اور مہاجرین وانصار کے حال پر توجہ فرمائی جنہوں نے

❶ حضرت کعبؓ ان تین صحابہؓ میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شریک نہیں ہوئے تھے۔ یہ قصہ مختصراً اس طرح ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لہٰذا ہم نے سوچا کہ آپ ﷺ کو کیسے معلوم ہوگا کہ کون آپ ﷺ کے ساتھ ہے اور کون نہیں۔ پھر یہ جنگ ایسے دنوں میں ہوئی کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا۔ میں اسی میں لگا ہوا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ میں جانے کی تیاری کر لی۔ میں نے بھی جانے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ جب جاؤں گا تیاری کر لوں گا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ روانہ ہو گئے اور میں سوچنے لگا کہ ایک دو روز میں ان کے ساتھ جا ملوں گا۔ لیکن میں جنگ میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر مدینہ میں جس طرف بھی جاتا تو منافقین سے ملاقات ہوتی یا اہل اعذار سے۔ آنحضرت ﷺ کو میرے شریک نہ ہونے کا پتہ تبوک جا کر چلا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو پہلے تو میں نے جھوٹ بولنے کا ارادہ کیا اور ہر عاقل سے مشورہ کیا۔ لیکن جب آپ ﷺ پہنچ گئے تو میرا یہ خیال جاتا رہا اور میں نے یقین کر لیا کہ جھوٹ بول کر میں کسی صورت نہیں بچ سکتا اور پکا ارادہ کیا کہ سچ ہی بولوں گا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ..... اللہ کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ میں قوی اور مالدار تھا لیکن پھر بھی شریک نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ جاؤ یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کریں۔ پھر لوگوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ تم بھی کوئی عذر پیش کر دیتے تا کہ آنحضرت ﷺ کا استغفار تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔ لوگوں کا اصرار اتنا بڑھا کہ میں سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ اب دوبارہ جا کر آپ ﷺ سے جھوٹ بولوں۔ پھر میں نے استفسار کیا تو پتہ چلا کہ دو آدمی اور بھی ہیں جن کا حال میری طرح ہے۔ وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے اور دونوں ہی نیک اور جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو ہم تینوں سے بات کرنے سے منع فرما دیا۔ لوگ ہم سے الگ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ زمین ہم پر تنگ ہو گئی اور اسی طرح پچاس راتیں گزریں۔ وہ دونوں تو گھر بیٹھے روتے رہتے لیکن چونکہ میں جوان تھا اس لئے نکلتا۔ بازاروں میں جاتا۔ لوگوں سے بات کرتا اور کوئی مجھ سے بات کرنے کو تیار نہ ہوتا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تو دیکھتا کہ آپ ﷺ کے ہونٹ جواب دینے کے لئے ہلے ہیں یا نہیں۔ آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور کن انکھیوں سے دیکھتا۔ پھر جب میں نماز میں مشغول ہو جاتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے لیکن جب میں دیکھتا تو کسی اور طرف دیکھنے لگتے۔ اسی اثناء میں بادشاہ غسان کی طرف سے پیغام ملا کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں بہت انعام واکرام سے نوازوں گا۔ میں نے وہ خط جلا دیا۔ پھر چالیس روز بعد ایک قاصد آنحضرت ﷺ کی طرف سے پیغام لایا کہ میں اپنی بیوی سے دور رہوں۔ چنانچہ میں نے اسے میکے بھیج دیا۔ میرے ان دو ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا گیا۔ لیکن بعد میں ہلال بن امیہ کی بیوی کو ان کے پاس رہنے کی اجازت دی گئی کیونکہ وہ بہت بوڑھے تھے بشرطیکہ وہ ان سے صحبت نہ کریں۔ پھر اس حال میں دس راتیں اور گزر گئیں پھر ایک دن میں نے فجر کی نماز پڑھی اور کوٹھے پر تھا کہ کسی اعلان کرنے والے نے سلع کے پہاڑ پر کھڑے ہو کر مجھے خوشخبری دی کہ تمہاری توبہ قبول ہو گئی۔ پھر جس شخص نے آ کر مجھے سب سے پہلے یہ خوشخبری سنائی میں نے اپنے کپڑے اتار کر پہنا دیئے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ (باقی قصہ حدیث مذکور میں) (مترجم)

بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ قَالَ وَفِيْنَا اُنْزِلَتْ اِتَّقُوااللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّااُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَّاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَالْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَدَقْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُوْنُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّايَكُوْنَ اللّٰهُ اَبْلٰى اَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِيْ اَبْلَانِيْ مَاتَعَمَّدْتُّ لِلْكَذِبَةِ بَعْدُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ

ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا جب ان کے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل پیدا ہو گیا تھا پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی اور وہ بلاشبہ ان سب پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں) کعب کہتے ہیں کہ یہ بھی ہمارے متعلق نازل ہوئی "اتقوا اللہ و کونوا"..... الآیۃ (یعنی اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو) پھر کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! میری توبہ میں سے ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور میں اپنا پورا مال اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی راہ میں صدقے کے طور پر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنے لئے غزوہ خیبر میں سے ملنے والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کے بعد مجھ پر میری نزدیک اس سے بڑا کوئی انعام نہیں کیا کہ میں نے اور میرے دونوں ساتھیوں نے آپ ﷺ سے سچ بولا۔ اور جھوٹ بول کر ان لوگوں کی طرح ہلاک نہیں ہو گئے اور مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ نے سچائی میں مجھ سے زیادہ کسی کو نہیں آزمایا ہوگا۔ میں نے اس کے بعد کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھیں گے۔

یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے بھی زہری سے منقول ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک بھی اسے اپنے والد سے اور وہ کعب سے نقل کرتے ہیں اور اس کی سند میں اور بھی نام ہیں یونس بن زید یہ حدیث زہری سے وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کعب بن مالک سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۲۸۹۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا ابراهيم بن سعد عن الزهری عن عبيد بن السَّبَّاق اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّالْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَّاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ

۲۸۹۶۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بلایا میں حاضر ہوا تو عمرؓ بھی وہیں موجود تھے ابوبکرؓ کہنے لگے کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن مجید کے قاریوں کی بڑی تعداد شہید ہو گئی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قاری اسی طرح قتل ہوئے تو امت کے ہاتھ سے بہت سا قرآن نہ جاتا رہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا حکم دے دیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: میں کیسے وہ کام کروں جو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم اس میں خیر ہے وہ بار بار مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے عمرؓ کا کھولا تھا اور میں بھی یہ کام انہی کی طرح مناسب سمجھنے لگا۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ پھر ابوبکرؓ نے فرمایا: کہ تم ایک عقلمند جوان ہو اور ہم تمہیں کسی چیز میں متہم

شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَانَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَاكَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَآءَةٍ مَّعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

نہیں پاتے پھر تم آنحضرت ﷺ کے کاتب بھی ہو۔ لہٰذا تم ہی یہ کام کرو۔ زید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو اس سے آسان ہوتا۔ میں نے کہا آپ لوگ کیوں ایسا کام کرتے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہی بہتر ہے پھر وہ دونوں مجھے سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں بھی یہی مناسب سمجھنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا۔ پھر میں قرآن جمع کرنے میں لگ گیا۔ چنانچہ میں قرآن کو ایسے پرچے، کھجور کے پتے اور لخاف یعنی پتھر وغیرہ سے جمع کرتا جن پر قرآن لکھا گیا تھا پھر اسی طرح میں لوگوں کے سینوں سے بھی قرآن جمع کرتا یہاں تک کہ سورہ برأۃ کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابت سے لیا۔ وہ یہ آیات ہیں "لقد جاء کم رسول من انفسکم"..... الآیۃ آخر آیت تک (یعنی تم لوگوں کے پاس ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری ہی جنس سے ہیں۔ جنہیں تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ وہ تمہاری منفعت کے بہت خواہش مند رہتے ہیں اور ایمانداروں کے ساتھ بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہ بہت بڑے عرش کا مالک ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا ابراهیم بن سعد عن الزهری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمُصْحَفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ وَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ

۲۸۹۷۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حذیفہؓ حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اہل عراق کے ساتھ مل کر آذربیجان اور آرمینیہ کی فتح میں اہل شام سے لڑ رہے تھے۔ پھر حذیفہؓ نے لوگوں کے درمیان قرآن میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اس امت کی اس سے پہلے خبر لیجئے کہ یہ لوگ قرآن کے متعلق اختلاف کرنے لگیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ میں اختلاف ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں مصحف بھیج دیں تاکہ اس سے دوسرے نسخوں میں نقل کیا جا سکے۔ پھر ہم آپ کو وہ مصحف واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہؓ نے وہ مصحف انہیں بھیج دیا اور انہوں نے زید بن ثابتؓ، سعید بن عاصؓ، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر کو مکلف کیا کہ اس مصحف کو اور مصاحف میں نقل کریں۔ پھر تینوں قریشی

وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةَ مَااخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِيْ نَسَخُوْا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوااللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ التَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتُ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَامَعْشَرَالْمُسْلِمِيْنَ اَعْزِلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمَصَاحِفِ وَيَتَوَلّٰاهَا رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُّرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَااَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَلْقُوااللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَ مِنْ مَّقَالَةِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِّنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرات سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابت میں اختلاف ہو جائے تو پھر قریش کی زبان میں لکھو۔ کیونکہ یہ انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس مصحف کو کئی مصاحف میں نقل کر دیا اور پھر علاقے میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید نے مجھ سے زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا کہ سورۂ احزاب کی یہ آیت گم ہوگئی جو میں آنحضرت ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ "من المؤمنين رجال صدقوا".....الآیۃ میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابتؓ یا ابوخزیمہ کے پاس مل گئی۔ چنانچہ میں نے اسے اس کی سورت کے ساتھ ملا دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر ان لوگوں میں لفظ "تابوت" اور "تابوہ" میں بھی اختلاف ہوا۔ زیدؓ تابوہ کہتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے تو فرمایا کہ "تابوت" لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں اترا ہے۔ زہری عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو زیدؓ کا قرآن لکھنا ناگوار گزرا اور انہوں نے فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن لکھنے سے معزول کیا جا رہا ہے اور ایسے شخص کو یہ کام سونپا جا رہا ہے جو اللہ کی قسم اس وقت کافر کی پیٹھ میں تھا جب میں اسلام لایا۔ ان کی اس شخص سے مراد زید بن ثابت ہیں۔ اس لئے عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اے عراق والو تم اپنے قرآن چھپا لو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی چیز چھپائے گا وہ قیامت..... کے دن اسے لے کر اللہ کے سامنے حاضر ہوگا (لہٰذا تم اپنے اپنے مصاحف لے کر اللہ سے ملاقات کرنا) زہری کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ بات بڑے بڑے صحابہؓ کو بھی ناگوار گزری۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۰۵۱ ۔ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۸۹۸ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدیؒ نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ صُهَیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰی مُنَادٍ اَنَّ لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ مَوْعِدًا وَّیُرِیْدُ اَنْ یُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ یُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا وَیُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَیُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَیُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَااَعْطَاهُمْ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِّنَ النَّظْرِ اِلَیْهِ

باب ۱۵۵۱ ۔ سورۂ یونس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۹۸ ۔ حضرت صہیب آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں "للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ" (یعنی جو لوگ نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے اچھا بدلہ ہے اور اس پر زیادہ) کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے ایک وعدہ کر رکھا ہے وہ اب اسے پورا کرنے والے ہیں وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن کر کے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر کے (اپنا وعدہ پورا نہیں کر دیا، اب کون سی نعمت باقی رہ گئی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: پھر (خالق اور مخلوق کے درمیان حائل ہونے والا) پردہ ہٹا دیا جائے گا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز انہیں عطا نہیں کی ہوگی کہ وہ اس کی طرف دیکھیں۔

یہ حدیث کئی راوی حماد بن سلمہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں سلیمان بن مغیرہ بھی یہی حدیث ثابت سے اور وہ عبدالرحمٰن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اس میں صہیبؓ کے آنحضرت ﷺ سے روایت کرنے کا ذکر نہیں۔

۲۸۹۹ ۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن المنکدر عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَاالدَّرْدَآءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا قَالَ مَاسَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ مُّنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَاسَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَیْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِیَ الرُّوْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰی لَهٗ

۲۸۹۹ ۔ ایک مصری شخص سے منقول ہے کہ انہوں نے ابودرداءؓ سے اس آیت "لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا" کی تفسیر پوچھی۔ (ترجمہ: ان کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) انہوں نے فرمایا کہ جب سے میں نے اس کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے پوچھی ہے مجھ سے کسی نے اس کے متعلق نہیں پوچھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کی تفسیر پوچھی ہے۔ اس بشارت سے مراد مؤمن کا نیک خواب ہے جو دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔

ابن عمرؓ بھی سفیان سے وہ عبدالعزیز سے وہ ابوصالح سمان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک مصری شخص سے اور وہ ابودرداءؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ احمد اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ ابودرداءؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عطاء بن یسار سے روایت نہیں اور اس باب میں عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۰۰ ۔ حدثنا عبد بن حمید نا حجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن یوسف بْنِ

۲۹۰۰ ۔ حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تو وہ کہنے لگا کہ "میں ایمان

مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآاِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ يَامُحَمَّدُ لَوْرَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهٗ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ

لایا کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے۔'' جبرائیلؑ نے فرمایا: کاش اے محمد (ﷺ) آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں اس کے منہ میں سمندر کا کیچڑ ٹھونس رہا تھا تاکہ (اس کے اس قول کی وجہ سے) اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۰۱۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا خالد بن الحارث نا شعبة قال اخبرنی عدی بن ثابت وعطاء بن السائب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ ذَكَرَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهٗ

۲۹۰۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ فرعون کے منہ میں مٹی ڈالتے تھے تاکہ وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ سکے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کردیں۔ یا فرمایا کہ اللہ کے اس پر رحم کرنے کے اندیشے کی وجہ سے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۵۲۔ وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

باب ۱۵۵۲۔ سورۂ ہود۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۰۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حماد بن سلمة عن یعلی عن بن عطاء عن وکیع بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ كَانَ فِيْ عَمَآءٍ مَاتَحْتَهٗ هَوَآءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَآءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ

۲۹۰۲۔ حضرت ابورزینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا رب اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خلاء میں تھا اس کے اوپر اور پھر اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ احمد کہتے ہیں کہ یزید ''عماء'' کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں۔

حماد بن سلمہ بھی اس سند کو اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ وکیع بن حدس سے روایت ہے جب کہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن عدس کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۰۳۔ حدثنا ابو کریب نا ابومعاویة عن برید بن عبداللّٰه عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ

۲۹۰۳۔ حضرت ابوموسیٰؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ظالم کو فرصت دیتے ہیں (کبھی آپ ﷺ ''یملی'' کی جگہ ''یمہل'' کا لفظ بیان فرماتے تھے) یہاں تک کہ جب اسے پکڑتے ہیں تو پھر ہرگز نہیں چھوڑتے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت

يُفْلِتُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةِ

پڑھی "وکذلک اخذ ربک" الآیة (ترجمہ: اس کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ کسی ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے پھر اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابواسامہ بھی یزید سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے "یمیلی" کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ ابراہیم یہ حدیث ابواسامہ سے وہ یزید بن عبداللہ سے وہ اپنے دادا سے وہ ابوبردہؓ سے وہ ابوموسیٰؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اور "یمیلی" کا لفظ بیان کرتے ہیں۔

۲۹۰۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدی هو عبدالملك بن عمرو قال نا سليمان بن سفيان عن عبدالله بن دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلٰى مَانَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْعَلٰى شَيْءٍ لَّمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَاعُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

۲۹۰۴۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "فمنهم شقي وسعيد" نازل ہوئی تو میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم عمل اس چیز کے لئے کرتے ہیں جو لکھی جا چکی ہے یا ابھی نہیں لکھی گئی۔ ❶ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی چیز کے لئے جس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے اور اسے لکھا جا چکا ہے۔ لیکن ہر شخص کے لئے وہی آسان ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالملک کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۰۵۔ حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عن سماك بن حرب عن ابراهيم عن عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ اِمْرَاَةً فِيْ اَقْصَاالْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَاشِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْسَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً

۲۹۰۵۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے شہر کے کنارے ایک عورت سے بوس وکنار کر لی اور جماع کے علاوہ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ کے سامنے حاضر ہوں میرے بارے میں فیصلہ دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ چھپایا تھا۔ لہٰذا تمہیں بھی چاہئے تھا اسے پردے میں ہی رہنے دیتے۔ آنحضرت ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ شخص چل دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کسی کو بھیج کر اسے بلوایا اور یہ آیات پڑھیں "اقم الصلوٰة طرفي".....الآیة (یعنی دن کے دونوں کناروں (صبح وشام، اور رات کے وقت نماز قائم کر۔ اس لئے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت یاد رکھنے والوں کے لئے ہے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے لئے خاص ہے؟ فرمایا: بلکہ تمام لوگوں کے لئے۔

❶ اس سے مراد تقدیر ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسرائیل بھی سماک سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ سماک، ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عبداللہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری بھی سماک سے وہ ابراہیم سے وہ عبدالرحمٰن سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث بیان کرتے ہیں یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ پھر محمد بن یحییٰ نیسابوری بھی یہ حدیث سفیان ثوری سے وہ اعمش اور سماک سے وہ دونوں ابراہیم سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ سے وہ سفیان سے وہ سماک سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ عبداللہ بن مسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں وہ اس سند میں سفیان کی اعمش سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ سلیمان تیمی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے وہ ابن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سلیمان التیمی عن ابن مسعودٍ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ کَفَّارَتِهَا نَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفِی النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ الْاٰیَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِیْ هٰذِهٖ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ

۲۹۰۶۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا جو کہ حرام تھا۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ پوچھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰة طرفی النهار".....الآیۃ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے بھی اور میری امت میں سے ہر اس شخص کے لئے جو اس پر عمل کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۰۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا حسین بن الجعفی عن زائدة عن عبدالملك بن عمیر عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رَجُلاً لَقِیَ امْرَاَةً وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَیْسَ یَاْتِی الرَّجُلُ اِلٰی امْرَاَتِهٖ شَیْئًا اِلَّا قَدْ اَتٰی هُوَ اِلَیْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ وَیُصَلِّیَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِیَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّةً

۲۹۰۷۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے ملے جس سے اس کی جان پہچان نہ ہو اور پھر وہ اس کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کرتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰة طرفی النهار".....الآیۃ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ حکم اس شخص کے لئے خاص ہے یا تمام مؤمنوں کے لئے عام ہے؟ فرمایا: بلکہ تمام مؤمنوں کے لئے عام ہے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ اس لئے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ معاذؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے وہ عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۲۹۰۸۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا یزید بن ھارون نا قیس بن الربیع عن عثمان بن عبداللّٰہ بن موھب عن مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الْیُسْرِ قَالَ اَتَتْنِیْ اِمْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِی الْبَیْتِ تَمْرًا اَطْیَبُ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِیَ فِی الْبَیْتِ فَاَھْوَیْتُ اِلَیْھَا فَقَبَّلْتُھَا فَاَتَیْتُ اَبَابَکْرٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَه' فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَیْتُ عُمَرَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَه' فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَه' فَقَالَ اَخَلَفْتَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فِیْ اَھْلِهٖ بِمِثْلِ ھٰذَا حَتّٰی تَمَنّٰی اَنَّه' لَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰی ظَنَّ اَنَّه' مِنْ اَھْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَوِیْلًا حَتّٰی اُوْحِیَ اِلَیْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ قَالَ اَبُوالْیُسْرِ فَاَتَیْتُه' فَقَرَاَھَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُه' یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِلٰھٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً

۲۹۰۸۔ حضرت ابویسرؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت مجھ سے کھجوریں خرید نے آئی تو میں نے اس سے کہا کہ گھر میں اس سے اچھی کھجوریں ہیں جب وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو میں اس کی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو فرمایا: اپنا گناہ چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کے سامنے ذکر نہ کرو۔ لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا تو میں عمرؓ کے پاس گیا اور ان کے سامنے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ اس پر بھی صبر نہ آیا۔ تو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوری بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کے گھر والوں کے ساتھ ایسا کیا۔ یہاں تک کہ اس نے آرزو کی کہ کاش میں اس وقت اسلام لایا ہوتا اور اسے گمان ہوا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے سر جھکا لیا اور کافی دیر تک اسی طرح رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰة طرفی النهار"..... الآیة۔ ابویسرؓ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے لئے خاص حکم ہے یا سب کے لئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حکم سب کے لئے ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ شریک یہی حدیث عثمان بن عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابوامامہؓ، واثلہ بن اسقعؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابویسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ یُوْسُفَ

۱۵۵۳۔ سورۂ یوسف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۰۹۔ حدثنا الحسین بن حریث الخزاعی نا الفضل بن موسٰی عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَرِیْمَ بْنَ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ

۲۹۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ ہیں۔ پھر فرمایا کہ جتنی مدت یوسفؑ قید میں رہے اگر میں رہتا تو قاصد کے آنے پر بادشاہ کی دعوت قبول کر لیتا[1] پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "فلما جاءه الرسول"..... الآیة (ترجمہ: جب (یوسفؑ

[1] یعنی یوسفؑ نے قید خانے سے نکلنے میں جلدی نہیں کی، یہ ان کے صبر کی انتہاء ہے تاکہ ان کی برأت اچھی ثابت ہو جائے۔ واللہ اعلم (مترجم)

وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَآءَ نِي الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَآءَ هُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَابَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذُرْوَةِ قَوْمِهٖ

کے پاس بادشاہ کا قاصد آیا تو انہوں نے اسے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے؟ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے میرا رب ان عورتوں کے فریب کو اچھی طرح جانتا ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لوطؑ پر اللہ کی رحمت ہو وہ تمنا کرتے تھے کہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ حاصل کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہر کسی قوم کی طرف انہی میں سے نبی بنا کر بھیجا۔

ابوکریب یہ حدیث عبدہ اور عبدالرحیم سے وہ محمد بن یزید سے اور وہ فضل بن موسیٰ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں "مابعث اللّٰه بعده نبيًّا الا فی ثروة من قومه" لیکن معنی ایک ہی ہیں جب کہ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ثروہ کے معنی کثرت وقوت کے ہیں۔ یہ حدیث فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۵۴۔ سورۂ رعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۱۰۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا ابونعيم عن عبداللّٰه بن الوليد وكان يكون فی بنی عجل عن بكير بن شهاب عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَااَبَاالْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَاهُوَ قَالَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِّنْ نَّارٍ يَّسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرَةٌ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقُ النِّسَآءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ اِلَّا لُحُوْمُ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۱۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: اے ابوقاسم ﷺ ہمیں رعد کے متعلق بتایئے کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے ذمہ بادل ہیں اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں جن سے وہ بادلوں کو اللہ کی مشیت کے مطابق ہانکتا ہے وہ کہنے لگے تو پھر یہ آواز جو ہم سنتے ہیں یہ کس کی ہے؟ فرمایا: یہ اس کی ڈانٹ ہے وہ بادلوں کو ڈانٹتا ہے یہاں تک کہ وہ حکم کے مطابق چلیں۔ وہ کہنے لگے: آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اسرائیل (یعقوبؑ) نے اپنے اوپر کون سی چیز حرام کی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عرق النساء کا مرض ہو گیا تھا اور انہوں نے اونٹ کے گوشت اور اس کے دودھ کے علاوہ کوئی چیز مناسب نہیں پائی۔ اس لئے انہیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ کہا۔

۲۹۱۱۔ حدثنا محمود بن خداش البغدادی نا سيف بن محمد الثوری عن الاعمش عن ابی صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے "ونفضل بعضها الآية (ترجمہ: ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اس سے مراد ردی کھجوریں

فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِیُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ

اور عمدہ کھجوریں ہیں یا پھر میٹھا اور کڑوا مراد ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔ سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ ہیں۔ یہ امام ثوری کے بھانجے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِبْرَاهِیْمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵۵۵۔ سورۂ ابراہیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۱۲۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابو الولید نا حماد ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَیْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ کَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِیَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ کَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِیَ الْحَنْظَلَةُ

۲۹۱۲۔ شعیب بن حبحاب حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا اس میں کھجیاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مثل کلمة طیبة".....الآیة (یعنی اچھی بات اچھے درخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط اور شاخیں آسمان میں ہیں اور اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔) پھر فرمایا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے پھر یہ آیت پڑھی "ومثل کلمة خبیثة" الآیة (اور بری بات کی مثال خبیث درخت کی سی ہے۔ جس کی جڑ زمین کی اوپری سطح پر ہی ہے اور یہ بالکل مضبوط نہیں) پھر فرمایا کہ اس سے مراد تمہ ہے۔

قتیبہ، ابوبکر بن حبحاب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انسؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں ابوعالیہ کا قول بھی نہیں۔ اور یہ اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے ان کے علاوہ بھی کئی راوی اسے موقوفاً یعنی حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع کیا ہو۔ پھر معمر، حماد بن زید اور کئی راوی بھی اسے مرفوع نہیں کرتے۔ نیز احمد بن عبدہ ضبی بھی حماد بن زید سے وہ شعیب بن حبحاب سے اور وہ انسؓ سے شعیب بن حبحاب ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ❶

قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذَالِكَ اَبَاالْعَالِیَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابوعالیہ کو سنائی تو فرمایا: سچ اور صحیح فرمایا۔

۲۹۱۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود نا شعبة قال اخبرنی علقمة بن مرثد قال سمعت سعد ابن عُبَیْدَةَ یُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ قَالَ فِی الْقَبْرِ اِذَا قِیْلَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِیْنُكَ وَمَنْ نَّبِیُّكَ

۲۹۱۳۔ حضرت براءؓ اس آیت "یثبت الله الذین اٰمنوا".....الآیة (یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قول محکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتے ہیں جو ایمان لائے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ قبر میں ہوگا، جب اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟

❶ یعنی یہ تفسیر حضرت انسؓ ہی کی طرف سے ہے نہ کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۱۴۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفین عن داو'د بن ابی هند عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَالْاَرْضِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ

۲۹۱۴۔ حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے آیت "یوم تبدل الارض"..... الآیة (ترجمہ: جس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا) کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پل صراط پر۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے نقل کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

۱۵۵۶۔ سورۂ حجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۱۵۔ حدثنا قتيبة نا نوح بن قيس الحدانی عن عمرو بن مالك عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّیْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ تَحْتَ اِبْطَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ

۲۹۱۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی وہ بہت حسین بلکہ حسین ترین لوگوں میں سے تھی۔ بعض لوگ پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے جاتے تا کہ اس پر نظر نہ پڑے جب کہ بعض پچھلی صفوف کی طرف آتے کہ اسے دیکھ سکیں چنانچہ جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ولقد علمنا المستقد مين منكم"..... الآیة (یعنی ہم ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جو آگے جاتے ہیں اور انہیں بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو پیچھے رہ جاتے ہیں۔)

جعفر بن سلیمان یہ حدیث عمرو بن مالک سے وہ ابو جوزاء سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ نوح کی حدیث سے صحت کے زیادہ قریب ہے۔

۲۹۱۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر عن مالك بن مغول عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِیْ اَوْقَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

۲۹۱۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ان لوگوں کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا فرمایا امت محمد ﷺ پر۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۹۱۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا ابوعلی الحنفی عن ابن ابی ذئب عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ

۲۹۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ: ام القرآن (قرآن کی ماں)، ام الکتاب اور سبع مثانی (دہرائی ہوئی سات آیتیں) ہے۔

الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۱۸۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد بن حميد بن جعفر عن العلاء بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيُ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَاَلَ

۲۹۱۸۔ حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی۔ اور یہی سبع مثانی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہی چیز ہے جو وہ مانگے گا۔

تنبیہ، عبدالعزیز بن محمد سے وہ علاء بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تو ابھی نماز پڑھ رہے تھے اور پھر اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن محمد کی حدیث اس سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔ نیز عبدالحمید بن جعفر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۹۱۹۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا احمد بن ابی احمد بن ابی الطيب نا مصعب بن سلام عن عمرو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ

۲۹۱۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ❶ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ان فی ذلك" الآية (یعنی یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو (خداداد صلاحیتوں کی بناء پر) نشاندہی کرنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں بعض علماء اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ متوسمین کے معنی فراست والوں کے ہیں۔

۲۹۲۰۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر عن ليث بن اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ

۲۹۲۰۔ حضرت انس بن مالکؓ "لنسألنهم اجمعين عما كانوا يعملون." (ترجمہ: یعنی ہم تمام لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق لازماً سوال کریں گے) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد کلمۂ توحید "لاالٰہ الااللہ" ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن ابی سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس بھی یہ حدیث لیث بن ابی سلیم سے وہ بشر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

❶ اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی فراست عطا کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے احوال کرامت وغیرہ کی وجہ سے جان جاتے ہیں یا پھر اس فراست سے مراد تجربہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

سُوْرَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۲۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا علی بن عاصم عن يحيى البكار ثنی عبدالله بن عمر قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَالزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَءَ يَتَفَيَّؤُ ظِلَالُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ الْاٰيَةَ كُلَّهَا

۲۹۲۱۔حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کا اجر تہجد کی نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت (کائنات کی) ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "یتفیؤ ظلاله عن الیمین و الشمآئل" الآیة (پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے" کیا لوگوں نے اللہ کی ان پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں اور وہ نہایت عاجز ہیں۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۲۲۔ حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسٰی عن عيسٰی بن عبيد عن الربيع بن انس عن ابی العالية قَالَ ثَنِیْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِّنْهُمْ حَمْزَةُ فَمُثِّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِّثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَاقُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً

۲۹۲۲۔حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں انصار کے چونسٹھ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے۔ جن میں حمزہؓ بھی شامل ہیں۔ کفار نے ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے تھے۔ انصار کہنے لگے کہ اگر پھر کسی دن ہماری ان سے مڈبھیڑ ہوئی تو ہم اس سے دگنے آدمیوں کے ناک کان وغیرہ کاٹیں گے لیکن فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وان عاقبتم فعاقبوا".....الآیة (ترجمہ: اگر بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت اچھی بات ہے) چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ آج کے بعد قریش کا نام نہیں رہے گا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرو۔

یہ حدیث ابی بن کعب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۲۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری قال اخبرنی سعيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ

۲۹۲۳۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کے لئے لے جایا گیا۔ تو میری موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔

۱۵۵۷۔سورۂ نحل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۵۸۔سورۂ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبُ الرَّجِلِ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ قَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرٰهِیْمَ قَالَ وَاَنَا اَشْبَهُ وُلْدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُوْتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ فرمایا: موسیٰ کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں۔ پھر فرمایا کہ عیسیٰ سے ملاقات ہوئی، اور آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ میانہ قد اور سرخ ہیں گویا کہ ابھی دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں۔ پھر میں نے ابراہیمؑ کو دیکھا۔ میں ان کی اولاد سے بہت مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ میں نے دودھ لیا اور پی لیا۔ چنانچہ مجھ سے کہا گیا کہ آپؐ کو فطرت کے راستے پر چلایا گیا یا فرمایا کہ فطرت کو پہنچے کیونکہ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ (ﷺ) کی امت گمراہ ہو جاتی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۴۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبدالرزاق نا معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلَجَّمًا مُسَرَّجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِیْلُ بِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا وَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا

۲۹۲۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں آنحضرت ﷺ کے لئے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی تھی۔ اس نے شوخی کی تو جبرائیلؑ نے فرمایا: کیا تو محمد (ﷺ) کے ساتھ ایسی شوخی کر رہا ہے آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۲۵۔ حدثنا یعقوب بن ابراهیم الدورقی نا ابوتمیلة عن الزبیر بن جنادة عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِیْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ

۲۹۲۵۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شب معراج) کو ہم جب بیت المقدس پہنچے تو جبرائیلؑ نے انہیں اپنی انگلی سے اشارہ کر کے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور پھر براق کو اس سے باندھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۲۶۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحَجَرِ فَجَلَّی لِیْ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ

۲۹۲۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہوئے انہیں اس کی نشانیاں بتانے لگا۔

فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ ابوذرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۲۷ ۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ

۲۹۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ، ارشاد باری تعالیٰ "وما جعلنا الرؤیا" الآیة (ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ کو جو خواب دکھایا وہ لوگوں کو پرکھنے کے لئے تھا) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خواب سے مراد شب معراج کے موقع پر آنحضرت ﷺ کا بیت المقدس تک جانا اور آنکھ سے دیکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں مذکور ملعون درخت سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۸ ۔ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی الکوفی نا ابی عن الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ

۲۹۲۸۔ حضرت ابوہریرہؓ "وقرآن الفجر".....الآیة (ترجمہ: اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز حاضر ہونے کا وقت ہے) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا اس پر رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی بن مسہر اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ، اور ابوسعیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۲۹ ۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبد الرحمٰن نا عبیداللّٰه بن موسٰی عن اسرائیل عن السدی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعٰى اَحَدُهُمْ وَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَاْلَاُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسْوَدُّ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اَللّٰهُمَّ

۲۹۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت "یوم ندعوا کل اناس بامامهم".....الآیة (یعنی جس دن تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا) کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک شخص کو بلا کر نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا بدن ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا پھر اس کا چہرہ روشن کر کے اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج پہنایا جائے گا جو چمک رہا ہوگا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جائے گا تو وہ اسے دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ ہمیں بھی ایسی نعمتیں عطا فرما اور ہمارے لئے اس میں برکت دے۔ یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے ایسے انعام کی خوشخبری ہے۔ لیکن کافر کا منہ سیاہ ہوگا اور اس کا جسم ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا جیسے آدمؑ کا قد و جسم تھا۔ پھر اسے بھی ایک تاج پہنایا جائے گا جسے اس کے دوست دیکھیں گے تو کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ کی

لَاتَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَخِّرْهُ فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا

پناہ مانگتے ہیں اے اللہ ہمیں یہ چیز نہ دینا۔ اور جب وہ ان کے پاس جائے گا تو کہیں گے یا اللہ اسے ہم سے دور کر دے۔ وہ کہے گا۔ اللہ تمہیں دور کرے تم میں سے ہر شخص کے لئے اسی کے مثل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔

۲۹۳۰۔ حدثنا ابو کریب ناوکیع عن داؤد بن یزید الزعافری عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَّسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِیَ الشَّفَاعَةُ

۲۹۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے "عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا" (یعنی عنقریب آپ ﷺ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا) کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعافری: داؤد اودی ہیں یہ عبداللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

۲۹۳۱۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن ابی نجیح عَنْ ابن ابی نجیح عن مجاهد عَنْ اَبِیْ مَعْمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِیْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَّيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَّمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ

۲۹۳۱۔ حضرت ابومسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (بت) پتھر نصب تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی چھڑی انہیں مارنا شروع کر دیا۔ کبھی راوی ایک لکڑی کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ (آپ ﷺ انہیں مارتے اور) کہتے کہ "جاء الحق".....آخر حدیث تک۔ (یعنی حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور اسے بھاگنا ہی تھا۔ اب کبھی باطل لوٹ کر نہیں آئے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۳۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا جریر عن قابوس بن ابی ظبیان عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا

۲۹۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مکہ میں تھے پھر ہجرت کا حکم دیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی "وقل رب ادخلنی" الآیۃ (یعنی اور آپ یوں دعا کیجئے کہ اے اللہ مجھے بخوبی لے جائیے اور بخوبی پہنچائیے اور اپنے پاس سے ایسا غلبہ عطا کیجئے جس کے ساتھ نصرت ہو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۳۔ حدثنا قتیبة نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة عن داؤد بن ابی هند عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُوْدَ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ عَنِ

۲۹۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھیں انہوں نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھیں۔ چنانچہ جب انہوں نے پوچھا تو یہ آیات نازل ہوئیں "ویسئلونک عن

الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالُوْا اُوْتِيْنَا عِلْمًا كَبِيْرًا اُوْتِيْنَا التَّوْرٰةَ وَمَنْ اُوْتِیَ التَّوْرٰةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَاُنْزِلَتْ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّیْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ

الروح"..... الآیة (یعنی یہ لوگ آپ ﷺ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے۔ اور اس کے متعلق تمہیں صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے) وہ کہنے لگے ہمیں تو بہت علم دیا گیا ہے ہمیں تو راۃ دی گئی ہے اور جسے توریت ملی اسے بہت کچھ دیا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولوجئنا بمثله مدداً" (یعنی آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے اگرچہ اس سمندر کی طرح اور سمندر بھی اس کی مدد کے لئے لے آئیں۔"

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۳۴۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراهیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰی عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَاتَسْئَلُوْهُ فَاِنَّهٗ يُسْمِعُكُمْ مَاتَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا يَااَبَاالْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰی اِلَيْهِ حَتّٰی صَعِدَالْوَحْیُ ثُمَّ قَالَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا آپ ﷺ کھجور کی ایک ٹہنی پر ٹیک لگائے ہوئے چل رہے تھے کہ یہودیوں کی ایک جماعت پر سے گزر ہوا۔ بعض کہنے لگے کہ ان سے کچھ پوچھنا چاہئے جب کہ دوسرے کہنے لگے کہ مت سوال کرو کیونکہ وہ ایسا جواب دیں گے جو تمہیں برا لگے گا۔ لیکن انہوں نے آپ ﷺ سے روح کے متعلق سوال کر دیا تو آپ ﷺ ایک گھڑی تک کھڑے رہے پھر سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ وحی کے آثار ختم ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "الروح من امر ربی"..... الآیة یعنی روح میرے رب کے حکم سے ہے۔

۲۹۳۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسی وسلیمان بن حرب قال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُّشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ

۲۹۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین اصناف میں منقسم ہو کر جمع ہوں گے۔ پیدل، سوار اور چہروں پر گھسٹتے ہوئے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! چہروں پر کیسے چلیں گے؟ فرمایا: جس نے انہیں پیروں پر چلایا وہ انہیں سروں پر چلانے پر بھی قادر ہے۔ جان لو کہ وہ اپنے منہ سے ہی ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِىْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ

یہ حدیث حسن ہے اسے ابن طاؤس اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۳۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَابَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ

۲۹۳۶۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ پیدل، سوار اور چہروں کے بل گھسٹتے ہوئے اکٹھے کئے جاؤ گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۳۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نایزید بن هارون وابوداوٗد وابوالولید اللفظ لفظ یذید والمعنٰی واحد عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰه بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ اَنَّ يَهُوْدِيَّيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ نَسْاَلُهٗ قَالَ لَاتَقُلْ لَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ يَّسْمَعْهَا تَقُوْلُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا النَّبِيَّ فَسَاَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَاتَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْٓءٍ اِلٰى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلُهٗ وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ شَكَّ شُعْبَةُ وَعَلَيْكُمْ الْيَهُوْدُ خَاصَّةً اَلَّا تَعْتَدُوْا فِى السَّبْتِ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ قَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُسْلِمَا قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ دَعَااللّٰهَ اَنْ لَايَزَالَ فِىْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ اَسْلَمْنَا اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ

۲۹۳۷۔ حضرت صفوان بن عسال مرادی فرماتے ہیں کہ دو یہودیوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور کچھ پوچھتے ہیں۔ دوسرا کہنے لگا انہیں نبی مت کہو اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں آئے اور آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی "ولقد اٰتینا موسٰی تسع ایات"..... الآیة. (ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں عطا کیں) آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔ ۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ ۲۔ زنا نہ کرو۔ ۳۔ چوری مت کرو۔ ۴۔ جادو مت کرو۔ ۵۔ کسی بری شخص کو متہم کر کے سلطان کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کرے۔ ۶۔ سود خوری نہ کرو۔ ۷۔ کسی پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ۔ ۸۔ دشمنوں سے مقابلے کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو اور شعبہ کو شک ہے کہ نوی بات یہ تھی کہ یہودیوں کے لئے خاص حکم یہ ہے کہ ہفتے کے دن زیادتی نہ کریں۔ چنانچہ وہ دونوں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پیر چومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نبی ہیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ کہنے لگے کہ داوٗد نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہو۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئیں تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۸۔ حدثنا عبد بن حمیدنا سلیمان بن داوٗد

۲۹۳۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "ولاتجهر بصلاتك"

عن شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر ولم یذکر عن ابن عباس وهشیم عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيُسَبُّ الْقُرْاٰنُ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....الآیة (یعنی نماز میں قرآن بلند آواز سے پڑھئے اور نہ ہی پست آواز سے) مکہ میں نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اگر بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو مشرکین قرآن کو اس کے نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہ قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ مشرکین قرآن اس کے نازل کرنے والے اور منزل علیہ کو گالیاں دینے لگیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کہ صحابہ سن نہ سکیں۔ یعنی اتنی آواز پر پڑھئے کہ آپ ﷺ سے قرآن سیکھ سکیں۔

۲۹۳۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا ابوبشر عن سعید بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَیْ بِقِرَاْتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّ الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ "ولا تجهر بصلاتک" الآیة کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت ﷺ مکہ میں چھپ چھپا کر دعوت دیتے تھے اور صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے چنانچہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اسے اور اس کے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ) کو حکم دیا کہ اتنی بلند آواز سے مت پڑھئے کہ مشرکین سنیں اور اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھئے کہ صحابہ سن نہ سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے۔ (یعنی درمیانی آواز سے پڑھئے۔)

۲۹۴۰۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیٰن عن مسعر عن عاصم بن ابی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَااَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ اَفْلَحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

۲۹۴۰۔ حضرت زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: گنجے تم ہاں کہتے ہو تو تمہاری کیا دلیل ہے؟ میں نے کہا: قرآن، اور میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے۔ حذیفہؓ نے فرمایا: جس نے قرآن سے دلیل لی وہ کامیاب ہوگیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی راوی یہ بھی کہتے تھے کہ جس نے دلیل قرآن سے لی واقعی اس نے دلیل پیش کی۔ پھر حذیفہؓ نے یہ آیت پڑھی: "سبحان الذی اسریٰ"..... الآیة (یعنی پاک ہے وہ ذات

الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى قَالَ أَفَتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ أُوتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُودَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهُ مَدَّ بَصَرِهِ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْآخِرَةِ أَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَ عُودُهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ لَمَا لَيَفِرُّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

جس نے اپنے بندے کو رات ہی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی) اور پوچھا کہ کیا اس میں کہیں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ کہنے لگے نہیں۔ فرمایا: اگر آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہوتی تو تم لوگوں پر بھی بیت المقدس میں نماز پڑھنا واجب ہو جاتا۔ ❶ جیسے کہ مسجد حرام میں پڑھنا واجب ہے۔ حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا اس کا قدم وہاں پڑتا جہاں اس کی نظر ہوتی اور پھر وہ دونوں جنت، دوزخ اور آخرت کے متعلق ہونے والے وعدوں کی چیزیں دیکھنے تک اس کی پیٹھ سے نہیں اترے پھر واپس ہوئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے بیت المقدس میں باندھ دیا تھا۔ حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیا وہ بھاگ جاتا؟ جب کہ اسے عالم الغیب والشہادہ نے آنحضرت ﷺ کے لئے مسخر کر دیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۴۱۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن علی بن زید بن جدعان عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلٰثَةَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلٰكِنْ ائْتُوا نُوحًا فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوا وَلٰكِنِ اذْهَبُوا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرٰهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ

۲۹۴۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں ان (انعامات پر) فخر نہیں کرتا۔ پھر اس دن کوئی نبی نہیں ہوگا اور آدمؑ سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ میرے ہی لئے (بعثت کے وقت) سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔ پھر فرمایا: لوگ تین مرتبہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔ اپنے رب سے ہمارا ہی سفارش کیجئے۔ وہ کہیں گے میں نے ایک گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے مجھے جنت سے نکال کر زمین پر اتار دیا گیا (میں سفارش نہیں کر سکتا) نوحؑ کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس جا کر یہی عرض کریں گے وہ جواب دیں گے میں نے اہل زمین کے لئے بددعا کی تھی جس سے انہیں ہلاک کر دیا گیا تم لوگ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت

❶ حضرت حذیفہؓ نے آنحضرت ﷺ کے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن بہت سی احادیث اس کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں۔ لہٰذا ان احادیث کو حضرت حذیفہؓ کی حدیث پر ترجیح دی جائے گی کیونکہ یہ احادیث مثبت ہیں اور حضرت حذیفہؓ کی حدیث نافی ہے۔ باقی رہ گیا قول کہ اگر حضرت محمد ﷺ وہاں نماز پڑھتے تو وہاں نماز پڑھنا واجب ہو جاتی۔ اگر اس سے نماز پڑھنا فرض ہو جانا مراد ہے تو یہ صحیح نہیں اور اگر فضیلت مراد ہے تو وہ مشروع بھی ہے اور احادیث میں اس کی فضیلت صراحت کے ساتھ آئی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْهَا كَذِبَةٌ اِلَّا مَاحَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَّلٰكِنْ اِئْتُوْا عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ عُبِدْتُّ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاَقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِيْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِيْ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللّٰهُ مِنَ الثَّنَآءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِيْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَالْمُقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ اٰخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاَقَعْقِعُهَا

ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے.....(میں سفارش نہیں کرسکتا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے کوئی ایسا جھوٹ نہیں بولا ان کا مقصد صرف دین کی تائید تھا۔ حضرت ابراہیمؑ لوگوں کو موسیٰؑ کے پاس بھیج دیں گے وہ کہیں گے کہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا جاؤ عیسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا میری عبادت کی گئی لہٰذا تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔ ابن جدعان، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔ پوچھا جائے گا: کون ہے؟ کہا جائے گا کہ محمد (ﷺ) ہیں پھر وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ پھر میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثنا بیان کرنے کے لئے الفاظ سکھائیں گے۔ پھر مجھے کہا جائے گا کہ سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا، شفاعت کرو گے تو قبول کی جائے گی اور اگر کچھ کہو گے تو سنا جائے گا۔ اور یہی مقام محمود ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "عسیٰ ان یبعثک".....الآیۃ (یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کریں گے) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔

یہ حدیث حسن ہے بعض راوی اسے ابونضرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مکمل روایت کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۵۹۔ سورۂ کہف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۴۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عمرو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًاالْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۹۴۲۔ حضرت سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ بنو اسرائیل والے موسیٰؑ وہ نہیں جن کا خضرؑ کے ساتھ بھی ایک قصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے ابی بن کعبؓ کو آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ موسیٰؑ بنو اسرائیل کو خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنَ فَجَعَلَ مُوْسٰى حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُمْشِيَانِ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَآءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَالْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيٰوةِ لَايُصِيْبُ مَاءُ هَا مَيْتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَآءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَامُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَآاَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَاتَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ

تو ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ فرمایا: میرے پاس! تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ کیوں علم کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ بحرین جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے۔ موسیٰ نے عرض کیا: اے رب میں کس طرح اس کے پاس پہنچوں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنبیل میں ایک مچھلی رکھ کر چل دو جہاں وہ کھو جائے گی وہیں وہ شخص آپ کو ملے گا۔ پھر موسیٰ نے اپنے ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لیا اور زنبیل میں مچھلی رکھ کر چل دیئے۔ یہاں تک ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو موسیٰ اور ان کے خادم دونوں لیٹ گئے اور سو گئے۔ مچھلی زنبیل میں ہی کودنے لگی یہاں تک کہ نکل کر دریا میں گر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہاؤ وہیں روک دیا اور وہاں طاق سا بن گیا اور اس کا راستہ ویسا ہی بنا رہا۔ جب کہ موسیٰ اور ان کے ساتھی کے لئے یہ چیز تعجب خیز ہوگئی اور پھر دونوں اٹھ کر باقی دن و رات چلتے رہے موسیٰ کے ساتھی بھول گئے کہ انہیں مچھلی کے متعلق بتائیں۔ صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کھانا طلب کیا اور فرمایا کہ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ موسیٰ اسی وقت تھکے جب اس جگہ سے تجاوز کیا جس کے متعلق حکم دیا گیا تھا۔ ان کے ساتھی نے کہا: دیکھئے جب ہم ٹیلے پر ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا اور یقیناً یہ شیطان ہی کا کام ہے کہ مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا تذکرہ کروں کہ اس نے عجیب طریقے سے دریا کا راستہ اختیار کیا۔ موسیٰ فرمانے لگے وہی جگہ تو ہم تلاش کر رہے تھے چنانچہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانیوں پر واپس لوٹے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ اسی ٹیلے کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے اگر کسی مردہ کو اس کا پانی پہنچے تو زندہ ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس میں مچھلی کا کچھ حصہ وہ کھا چکے تھے جب اس پر پانی کے قطرے گرے تو وہ زندہ ہوگئی وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان تلاش کرتے کرتے اسی ٹیلے کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ ایک شخص اپنا چہرہ کپڑے سے چھپائے ہوئے ہے موسیٰ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ تمہاری اس سرزمین پر سلام کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ کہنے لگے: بنو اسرائیل

تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخِضْرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخِضْرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخِضْرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمِدَ الْخِضْرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَاتُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَ مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخِضْرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا○ قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخِضْرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْشِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُوْلٰى كَانَتْ مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَآءَ

کے موسیٰ؟ جواب دیا: ہاں۔ پھر فرمایا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں سے کچھ آپ کو سکھایا ہے جو میرے پاس نہیں ہے اسی طرح مجھے بھی کچھ علم سکھایا ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں تا کہ مجھے بھی آپ اپنے علم مفید میں سے کچھ سکھائیں وہ کہنے لگے کہ آپ سے میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں ہو سکے گا اور پھر آپ ایسی چیز پر کس طرح صبر کریں گے جو آپ کے احاطہ واقفیت سے باہر ہے۔ موسیٰ کہنے لگے کہ آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی کسی بات کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ خضرؑ ان سے کہنے لگے کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا ہی چاہتے ہیں تو مجھ سے اس وقت تک کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیجئے گا جب تک میں خود آپ کو نہ بتا دوں۔ موسیٰ نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر موسیٰ اور خضرؑ ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک کشتی ان کے پاس سے گزری۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی سوار کر لو انہوں نے خضرؑ کو پہچان لیا اور بغیر کرائے کے دونوں کو بٹھا لیا۔ خضرؑ نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھیڑ دیا موسیٰ کہنے لگے ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی خراب کر دی اور اس میں سوراخ کر دیا تا کہ لوگ غرق ہو جائیں۔ آپ نے بڑی بھاری بات کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰ کہنے لگے آپ میری بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور اس معاملے میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالئے۔ پھر وہ کشتی سے اترے ابھی ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضرؑ نے اس کا سر پکڑا اور اسے ہاتھ سے جھٹکا دے کر لڑکے کو قتل کر دیا۔ کہنے موسیٰ آپ نے ایک بے گناہ جان کو قتل کر دیا آپ نے بڑی بے جا حرکت کی وہ کہنے لگے میں نے کہا تھا نا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات پہلی سے زیادہ تعجب خیز تھی۔ موسیٰ کہنے لگے کہ اگر اس کے بعد بھی میں آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے ہیں پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی کے پاس سے گزرے اور ان سے کھانے کے لئے کچھ مانگا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں وہاں انہیں ایک دیوار مل گئی جو گرنے ہی والی

عَصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخِضْرُ مَانَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَانَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَّكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

تھی۔خضرؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ سیدھی ہوگئی۔موسیٰ کہنے لگے ہم ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری ضیافت تک نہیں کی اور ہمیں کھانا کھلانے سے بھی انکار کردیا اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے۔وہ کہنے لگے یہ وقت ہماری اور آپ کی جدائی کا ہے۔میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتادیتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کرسکے۔پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہماری چاہت تھی کہ موسیٰ، اللہ ان پر رحمت کرے کچھ دیر اور صبر کرتے تاکہ ہمیں ان کی عجیب وغریب خبریں سننے کو ملتیں۔پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔موسیٰ نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا۔اور پھر ایک چڑیا آئی جس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر دریا میں اپنی چونچ ڈبوئی۔پھر خضرؑ نے موسیٰ سے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے صرف اسی قدر کم کیا جتنا اس چڑیا نے دریا سے۔سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ ابن عباس یہ آیت اس قرأت میں پڑھتے تھے "وکان اما مھم ملک یأ خذ کلّ سفینة صالحة غصبا۔" اور یہ آیت اس طرح پڑھتے۔"واما الغلام فکان کافرا۔"

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابواسحٰق ہمدانی، سعید بن جبیرؒ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔زہری بھی عبیداللہ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ابومزاحم سمرقندی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن مدینی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا کہ سفیان سے یہ حدیث سنوں وہ اس حدیث میں ایک چیز بیان کرتے تھے۔چنانچہ انہوں نے عمرو بن دینار سے حدیث نقل کی جبکہ اس سے پہلے جب میں نے ان سے یہ حدیث سنی تو انہوں نے اس چیز کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۲۹۴۳۔ حدثنا ابوحفص عمرو بن علی ناابوقتیة سلم بن قتیبة ناعبدالجبار بن عباس عن ابی اسحاق عن سَعِيْدِ بن جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

۲۹۴۳۔حضرت ابی بن کعبؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس لڑکے کو خضرؑ نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۴۴۔ حدثنا یحیٰی بن موسٰی نا عبدالرزاق نا معمر عن هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ

۲۹۴۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضرؑ کا نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک جگہ بنجر زمین پر بیٹھے تو ان کے نیچے سے ہری بھری ہوگئی۔

لِاَنَّه' جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَیْضَآءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَه' خَضِرًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۴۵۔ حدثنا محمد بن بشار وغیر واحد المعنٰی واحد واللفظ لمحمد بن بشار قالوا نا هشام بن عبدالملك نا ابوعوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّدِّ قَالَ یَحْفِرُوْنَه' كُلَّ یَوْمٍ حَتّٰی اِذَا كَادُوْا یَخْرُقُوْنَه' قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرُقُوْنَه' غَدًا قَالَ فَیُعِیْدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ مَاكَانَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَاللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَهُمْ عَلَی النَّاسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرُقُوْنَه' غَدًا اِنْشَآءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰی قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ فَیَجِدُوْنَه' كَهَیْئَةٍ حِیْنَ تَرَكُوْهُ فَیَخْرُقُوْنَه' وَیَخْرُجُوْنَ عَلَی النَّاسِ فَیَسْتَقُوْنَ الْمِیَاهَ وَیَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَیَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَآءِ فَیَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِی السَّمَآءِ قَسْوَةً وَّعُلُوًّا فَیَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ نَقَفًا فِیْ اَقْفَآئِهِمْ فَیَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّ دَوَآبَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِّنْ لُحُوْمِهِمْ

۲۹۴۵۔ حضرت ابورافعؓ، حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ یاجوج ماجوج ❶ اس دیوار کو روزانہ کھودتے ہیں جب وہ اس میں سوراخ کرنے ہی والے ہوتے ہیں تو ان کا بڑا کہتا ہے کہ چلو باقی کل کھودلینا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے پہلے بھی زیادہ مضبوط کردیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مدت پوری ہوجائے گی اور اللہ چاہیں گے کہ انہیں لوگوں پر مسلط کریں تو ان کا حاکم کہے گا کہ چلو باقی کل کھودلینا اور ساتھ انشاء اللہ بھی کہے گا۔ اس طرح جب وہ دوسرے دن آئیں گے تو اسے اسی طرح پائیں گے جس طرح انہوں نے چھوڑی تھی اور پھر اس میں سوراخ کرکے لوگوں پر نکل آئیں گے پانی پی کر ختم کردیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے۔ پھر وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے جو خون میں لت پت ان کے پاس واپس آئے گا اور وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو بھی دبالیا اور آسمان والے پر بھی چڑھائی کردی۔ ان کا یہ قول ان کے دل کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کردیں گے جس سے وہ سب مرجائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہوجائیں گے اور مٹکتے پھریں گے نیز ان کا گوشت کھانے پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار وغیر واحد قالوا نا محمد بن بكر البرسانی عن عبدالحمید بن جعفر قال اخبرنی ابی عَنِ ابْنِ مَیْنَاءَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ لِیَوْمٍ الْقِیَامَةِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْهِ نَادٰی مُنَادٍ مَّنْ

۲۹۴۶۔ حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے اور جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ آئے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس نے کوئی عمل اللہ کے لئے کیا اور اس میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ ہی سے لے (جسے اس نے شریک کیا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور شرکاء کی

❶ یاجوج ماجوج کی تفصیل ابواب صفۃ القیامۃ میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ

نسبت بہت بیزار ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۷۔ حدثنا جعفر بن محمد بن فضيل الجزرى وغير واحد قالوا نا صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم عن يزيد بن يوسف الصنعانى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ

۲۹۴۷۔ حضرت ابودرداءؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں "وكان تحته كنزلهما" (یعنی جو دیوار حضرت خضرؑ نے صحیح کی تھی اس کے نیچے ان دونوں کے لئے خزانہ تھا) کہ آپ ﷺ نے فرمایا خزانے سے مراد سونا چاندی ہے۔

حسن بن علی خلال بھی صفوان بن صالح سے وہ ولید بن مسلم سے وہ یزید بن یوسف صنعانی سے وہ یزید بن یزید بن جابر سے اور وہ مکحول سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۶۰۔ سورۂ مریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۴۸۔ حدثنا ابوسعيد الاشج وابوموسى محمد بن المثنّى قالانا ابن ادريس عن ابيه عن سماك بن حرب عن علقمه بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ يَااُخْتَ هٰرُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَاكَانَ فَلَمْ اَدْرِمَآ اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَآئِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ

۲۹۴۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے نجران کے نصاریٰ کے پاس بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم لوگ یہ آیت اس طرح نہیں پڑھتے "ياخت هارون".....الآية (یعنی مریم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے ہارون کی بہن) جب کہ موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان ایک طویل مدت کا فاصلہ ہے۔ مجھے اس بات کا جواب نہیں آیا تو جب میں آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں کہا کہ وہ لوگ سابقہ انبیاء کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھا کرتے تھے۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ادریس کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا النضر بن اسمٰعيل ابوالمغيرة عن الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ

۲۹۴۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وانذرهم يوم الحسرة".....الآية (اے نبی انہیں حسرت کے دن سے ڈرا دیجئے) اور فرمایا: موت کو چتکبری بھیڑ کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان کی دیوار پر کھڑا

❶ یعنی یہ ہارون، مریم ہی کے بھائی ہیں اور وہ ہارونؑ موسیٰؑ کے بھائی تھے۔ یعنی دونوں الگ الگ ہیں۔ (مترجم)

كَانَّه' كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِبَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَااَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالَ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فيضجع فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰه قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَآءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَّلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَآءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا

کر کے کہا جائے گا۔ کہ اے جنت والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے دوزخ والو! وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے تو کہا جائے گا کہ اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں پھر اسے ذبح کر دیا جائے۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کے لئے حیات ابدی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے۔ اسی طرح اگر دوزخ والوں کے لئے بھی اس میں ہمیشہ رہنا نہ لکھ دیا ہوتا تو وہ غم کی شدت کی وجہ سے مر جاتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۵۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا الحسين ابن محمد نا شيبان عن قتادة فى قَوْلِهٖ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا اَنَس بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَا عُرِجَ بِىْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ

۲۹۵۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں نے ادریسؑ کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ بھی آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ سعید بن ابی عروبہ، ابو ہمام اور کئی حضرات بھی قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے شب معراج کے متعلق طویل حدیث نقل کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ حدیث اسی سے اختصار کے طور پر بیان کی گئی ہے۔

۲۹۵۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا يعلى بن عبيد نا عمر بن زِرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرَئِيْلَ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرَنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَه' مَابَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ

۲۹۵۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "ومانتنزل الا بامر ربک"..... الآیۃ (یعنی ہم آپ کے رب کے حکم ہی سے اترتے ہیں۔ ہمارے سامنے اور پیچھے جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۵۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبيدالله بن موسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِىْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُالنَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ

۲۹۵۲۔ سدی کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ "وان منكم الاواردها"..... الآیۃ (یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے) تو فرمایا: کہ مجھ سے ابن مسعودؓ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ دوزخ سے گزریں گے اور اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوں گے چنانچہ پہلا گروہ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا۔ دوسرا گروہ ہوا

كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ

کی طرح پھر گھوڑے کی رفتار سے پھر اونٹ کے سوار کی طرح پھر کسی بھاگنے کی طرح اور آخر میں چلنے والے کی طرح۔

یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ اسے سدی سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۲۹۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیٰی بن سعید نا شعبة عن سدی عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ

۲۹۵۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ "وان منکم الا واردها" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگ جہنم سے گزریں گے اور پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوتے جائیں گے۔

محمد بن بشار بھی عبدالرحمٰن سے وہ شعبہ سے اور وہ سدی سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو بتایا کہ اسرائیل، سدی سے مرہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث سدی سے مرفوعاً سنی ہے اور قصداً اسے مرفوع نہیں کرتا۔

۲۹۵۴۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ

۲۹۵۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیلؑ کو کہتے ہیں کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ بھی اس سے محبت کریں پھر وہ آسمان والوں میں اس کا اعلان کر دیتے ہیں اور پھر اس کی محبت زمین والوں کے دلوں میں اتار دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل" الآیة (یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے رحمٰن عنقریب (لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دے گا۔) اور اگر اللہ تعالیٰ کسی سے بغض رکھتے ہیں تو جبرائیلؑ سے کہہ دیتے ہیں کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں اور وہ آسمان والوں میں اعلان کر دیتے ہیں۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس سے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار بھی اپنے والد سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۹۵۵۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحیٰ عن مسروق قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلِ السَّهْمِيَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِيْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَآ اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ حَتّٰى تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ

۲۹۵۵۔ حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ میں عاص بن وائل سے اپنا حق لینے کے لئے گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب کہ تم محمد (ﷺ) سے کفر نہیں کرو گے۔ میں نے کہا میں کبھی ایسا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم مر کر دوبارہ زندہ کر دیئے جاؤ۔ اس نے کہا کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا میں نے کہا:

لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِيْ هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الاية

ہاں۔ کہنے لگا وہاں میری اولاد و مال ہوگا لہٰذا میں وہیں تمہارا حق ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "افرأیت الذی کفر بایاتنا" الآیة (یعنی کیا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال واولاد عطا کیا جائے گا۔

ہناد بھی ابومعاویہ سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

۱۵۶۱۔ سورۂ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۵۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن سهيل نا صالح بن ابى الاخضر عن الزهرى عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ الْكَرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَابِلَالُ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا اَوَّلُهُمْ اِسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِيَ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلٰوتِهٖ فِي الْوَقْتِ فِيْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

۲۹۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے مدینہ لوٹے تو رات میں چلتے ہوئے نیند آ گئی۔ آپ ﷺ نے اونٹ بٹھائے اور سو گئے۔ پھر فرمایا: کہ بلالؓ آج رات ہمارے لئے ہوشیار رہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بلالؓ نے نماز پڑھی اور اپنے کجاوے سے ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر ان کی آنکھوں میں نیند غالب آ گئی اور پھر ان میں سے کوئی بھی نہ جاگ سکا اور سب سے پہلے جاگنے والے آنحضرت ﷺ ہی تھے۔ فرمایا: بلال یہ کیا ہوا؟ بلالؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میری روح کو بھی اسی (نیند) نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ ﷺ کی روح کو پکڑا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اونٹوں کو لے کر چلو پھر تھوڑا آگے جا کر اونٹ دوبارہ بٹھائے اور وضو کر کے اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس کے وقت میں ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "اقم الصلوٰة لذکری" الآیة (یعنی نماز کو میری یاد کے لئے پڑھو۔)

یہ حدیث غیر محفوظ ہے اسے کئی حفاظ حدیث زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کا تذکرہ نہیں کرتے۔ صالح بن ابی اخضر حدیث میں ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کچھ راوی انہیں حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَآءِ

۱۵۶۲۔ سورۂ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۵۷۔ حدثنا مجاهد بن موسى البغدادى والفضل بن سهل الاعرج وغير واحد قالوا نا عبدالرحمٰن بن غزوان ابونوح نا الليث بن سعد

۲۹۵۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام مجھ سے جھوٹ بولتے، خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں لہٰذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا

عن مالك بن انس عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلاً قَعَدَبَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ مَمْلُوْكِيْنِ يُكَذِّبُوْنَنِیْ وَيَخُوْنُوْنَنِیْ وَيَعْصُوْنَنِیْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَاخَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كِفَافًا لَالَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلاً لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحّٰى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِیْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الاٰيَةَ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَجِدُلِیْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ

ہوں مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائے گا اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اور اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے تجاوز کر گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے ایک طرف ہو کر رویا اور چلاتا رہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ونضع الموازين القسط"..... الاية (یعنی ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں گے اور کسی شخص پر ظلم نہیں ہوگا) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان کے اور اپنے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کر دوں۔ میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر ان سب کو آزاد کرتا ہوں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۵۸۔ حدثنا عبد بن حميدنا الحسين بن موسیٰ نا ابن لهيعة عن دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ وَّادٍ فِیْ جَهَنَّمَ يَهْدِیْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهٗ

۲۹۵۸۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ویل ہے کافر اس کی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۵۹۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموی ثنی ابی نا محمد بن اسحاق عن ابی الزناد عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرٰهِيْمُ فِیْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ قَوْلِهٖ اِنِّیْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَقَوْلِهٖ لِسَارَةَ اُخْتِیْ وَقَوْلِهٖ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ

۲۹۵۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے صرف تین جھوٹ بولے تھے ایک یہ کہ کافروں سے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے دوسرا جب انہوں نے (اپنی بیوی) سارہ کو بہن بتایا، اور تیسرا جب ان سے بتوں کو توڑنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ ان کے بڑے کا کام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۶۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع ووھب بن جریر وابوداود قالوانا شعبة عن المغیرة بن النعمان عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُهٗ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِبْرَاهِیْمُ وَاِنَّهٗ سَیُؤْتٰی بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَااَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّادُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ الاٰیة فَیُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

۲۹۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نصیحت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ قیامت کے روز ننگے اور غیر مختون اکٹھے کئے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی "کما بدأنا اول" الآیة (یعنی جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کرنے میں ابتدا کی تھی اسی طرح اس کو دوبارہ پیدا کریں گے) پھر فرمایا کہ جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیمؑ ہوں گے۔ پھر میرے بعض امتیوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ آپؐ نہیں جانتے آپ (ﷺ) کے بعد انہوں نے دین میں نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ پھر میں اللہ کے نیک بندے (عیسیٰؑ) کی طرح عرض کروں گا "وکنت علیهم شهیدًا.....الآیة (یعنی جب تک میں ان میں موجود تھا ان کے حال سے واقف تھا اور جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ہی ان کے نگہبان تھے اور آپ ان کا حال اچھی طرح جانتے ہیں لہٰذا اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر بخش دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں) پھر کہا جائے گا کہ آپ نے جس دن سے انہیں چھوڑا تھا اسی دن سے مرتد ہو گئے تھے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ بن نعمان سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری مغیرہ بن نعمان سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۶۱۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابن جدعان عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ذٰلِکَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِکَ یَوْمٌ یَّقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ

۱۵۶۳۔ سورۂ حج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۶۱۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "یٰٓاَیها الناس اتقوا ربکم ان زلزلة" سے "ولکن عذاب اللّٰه شدید" تک۔ (یعنی اے لوگو اپنے رب سے ڈرو یقیناً قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس روز تم لوگ اسے دیکھو گے اس دن تمام دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پینے والے کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل ڈال دیں گی اور تمہیں لوگ نشے کی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے

بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَارَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَاَنْشَأَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنْ تَمَّتْ وَاِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَامَثَلُكُمْ وَالْاُمَمُ اِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ كَالشَّامَّةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ وَلَا اَدْرِيْ قَالَ الثُّلُثَيْنِ اَمْ لَا

ہی سخت چیز) تو آپ ﷺ سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدمؑ سے کہیں گے کہ دوزخ کے لئے لشکر تیار کرو۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ وہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (۹۹۹) نوسو ننانوے آدمی دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ مسلمان یہ سن کر رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قربت اختیار کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو اس لئے کہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت کا زمانہ تھا۔ لہٰذا انہی سے دوزخ کی گنتی پوری کی جائے گی اگر پوری ہوگئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی جائے گی پھر پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال اس طرح ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو کسی جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ یا پھر جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں ایک تل۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کی چوتھائی تعداد ہو۔ اس پر تمام صحابہ نے اللہ اکبر کہا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے۔ اس پر بھی سب نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف اہل جنت ہو۔ صحابہ نے پھر تکبیر کہی۔ پھر راوی کہتے ہیں معلوم نہیں آپ ﷺ نے دو تہائی کہا یا نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے عمران بن حصین کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۲۹۶۲۔ حدثنا محمد بن بشارنا يحيى بن سعيدنا هشام بن ابى عبدالله عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوْا اَنَّهٗ عِنْدَ قَوْلٍ يَّقُوْلُهٗ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يُّنَادِي اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ

۲۹۶۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ صحابہ آگے پیچھے ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے بلند آواز سے یہ دو آیتیں پڑھیں "یٰاَیُّھا الناس اتقوا ربکم" سے "ولکن عذاب اللہ شدید" تک۔ جب صحابہؓ نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپ کوئی بات کہنے والے ہیں لہٰذا اپنی سواریوں کو دوڑا کر (آگے آگئے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدمؑ کو پکاریں گے وہ جواب دیں گے تو فرمائیں گے کہ اے آدمؑ جہنم کے لئے لشکر تیار کرو۔ وہ کہیں گے۔ اے اللہ! وہ کون سا لشکر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر ہزار آدمیوں

فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ يَاادَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ وَمَابَعْثُ النَّارِ فَيَقُوْلُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَاابْدُوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَاى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ بِاَصْحَابِهٖ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيْقَتَيْنِ مَاكَانَتَا مَعَ شَىْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَمَنْ مَّاتَ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ وَبَنِىْ اِبْلِيْسَ قَالَ فَسُرِّىَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِىْ يَجِدُوْنَ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَاَنْتُمْ فِى النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِىْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ اَوْكَالرَّقْمَةِ فِىْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ

میں سے نو سو ننانوے دوزخی اور ایک جنتی ہے۔ اس بات سے لوگ مایوس ہوگئے یہاں تک کہ کوئی مسکرا بھی نہیں سکا۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو غمگین دیکھا تو فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی جو جس کسی کے ساتھ مل جائیں ان کی تعداد زیادہ کردیں گی ایک یاجوج ماجوج اور دوسرے جو شخص بنو آدم اور اولاد ابلیس سے مرگیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس سے ان لوگوں سے تھوڑا سا غم ہلکا ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو کیونکہ تمہاری دوسری امتوں کے مقابلے میں تعداد صرف اتنی ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل یا کسی جانور کے ہاتھ کا اندر کا گوشت۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۶۳۔ حدثنا محمدبن اسمٰعیل وغیر واحد قالوا نا عبداللّٰہ بن صالح قال ثنی اللیث عن عبدالرحمٰن بن خالد عن ابن شھاب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّىَ الْبَيْتُ الْعَتِيْقُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ

۲۹۶۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا نام اس لئے بیت العتیق ❶ رکھا گیا کہ وہاں کوئی ظالم آج تک غالب نہیں آسکا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہری اسے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بھی لیث سے وہ عقیل سے وہ زہری سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶۴۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی اسحاق بن یوسف الازرق عن سفیان الثوری عن الاعمش عن مسلم البطین عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ لَيُهْلَكُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

۲۹۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے یہ ہلاک ہوجائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اذن للذین یقاتلون" الآیۃ (جن لوگوں سے قتال کیا جاتا ہے وہ مظلوم ہیں (مسلمان) اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں جنگ کی اجازت دی اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر اچھی طرح قادر ہے۔)

❶ عتیق کے معنی آزاد کے ہیں۔ (مترجم)

نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ الْاٰيَةَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ

یہ حدیث حسن ہے کئی راوی اسے سفیان سے وہ اعمش سے وہ مسلم بطین سے اور وہ سعید بن جبیرؒ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اس میں ابن عباس سے روایت نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۶۵۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ

۱۵۶۴۔ سورۂ مؤمنون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۶۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس شہید کی مکھی کی طرح گنگناہٹ محسوس ہوتی۔ ایک مرتبہ وحی نازل ہوئی تو ہم آپ ﷺ کے پاس ایک گھڑی تک رہے۔ جب وہ حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے قبلے کی طرف رخ کیا، دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا کی "اللھم زدنا"..... الحدیث (ترجمہ: اے اللہ ہمیں اور زیادہ دے اور کم نہ کر، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر محروم نہ کر، ہمیں غالب کر مغلوب نہ کر، ہمیں بھی راضی کر اور خود بھی ہم سے راضی ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی دس آیتیں نازل کی گئی ہیں کہ اگر کوئی ان پر عمل کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا پھر (سورۂ مؤمنون کی پہلی دس آیات پڑھیں۔ "قد افلح المؤمنون"..... الخ.

محمد بن ابان، عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور بھی احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم سے وہ عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس نے یہ عبدالرزاق سے سنی وہ اس میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات ان کا ذکر نہیں کرتے۔ جن احادیث میں یونس بن یزید کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ عبدالرزاق بھی کبھی یونس کا ذکر کرتے ہیں کبھی نہیں کرتے۔

۲۹۶۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادة عن سعید عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا

۲۹۶۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت نضرؓ اپنے بیٹے حارثہ بن سراقہ کے جنگ بدر میں شہید ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہیں غیبی تیر لگا تھا جس کا پتہ نہ چل سکا کہ کس نے مارا۔ ربیعؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے حارثہ کے متعلق بتایئے اگر خیر سے ہے تو ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں اور اگر ایسا نہیں تو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کی کوشش کروں۔ اللہ کے نبی

اَحْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَّمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُّ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَااُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا

ﷺ نے فرمایا: ام حارثہ جنت میں کئی باغ ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فردوس جنت کی بلند زمین ہے اور یہ درمیان میں ہے اور سب سے افضل ہے۔

یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۶۷۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان نا مالك بن مغول عن عبدالرحمٰن بن وَهْبٍ الْهَمْدَانِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَايَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنْ هُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّاتُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ

۲۹۶۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا "والذین یؤتون ما"..... الآیۃ (اور جو لوگ دیتے ہیں جو دیتے ہیں اور ان کے دل اپنے رب کے پاس جانے کی وجہ سے خوفزدہ ہوتے ہیں) اور عرض کیا یہ لوگ وہ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں صدیق کی بیٹی یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے، صدقہ دیتے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا وہی لوگ ہیں جو اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سعید بن ابوحازم سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶۸۔ حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه عن سعید ابن یزید ابی شجاعٍ ابی السمح عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

۲۹۶۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے "وھم فیھا کالحون" (یعنی اس میں ان کے چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے) کی تفسیر میں فرمایا: آگ اسے اس طرح بھون دے گی کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے بیچ تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف سے لگنے لگے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ

۱۵۶۵۔ سورۂ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۶۹۔ حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادة عن عبادة عن عبداللّٰه بن الاخنس قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ

۲۹۶۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام مرثد ابن ابی مرثد تھا وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ پہنچایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک زانیہ عورت تھی جس کا نام

مَرْثَدُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدٍ وَکَانَ رَجُلٌ یَّحْمِلُ الْاُسٰرٰی مِنْ مَّکَّةَ حَتّٰی یَاْتِیَ بِهِمُ الْمَدِیْنَةَ قَالَ وَکَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِیٌّ بِمَکَّةَ یُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَکَانَتْ صَدِیْقَةً لَّهٗ وَاِنَّهٗ کَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ اُسَارٰی مَکَّةَ یَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلٰی ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَکَّةَ فِیْ لَیْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَ تْ عَنَاقٌ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّیْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَیَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّیْلَةَ قَالَ قُلْتُ یَاعَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ یَااَهْلَ الْخِیَامِ هٰذَا الرَّجُلُ یَحْمِلُ اُسَرَآءَ کُمْ فَتَبِعَنِیْ ثَمَانِیَةُ وَسَلَکْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَیْتُ اِلٰی غَارٍ اَوْ کَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَآءُ وْا حَتّٰی قَامُوْا عَلٰی رَاْسِیْ فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَنِّیْ قَالَ ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰی صَاحِبِیْ فَحَمَلْتُهٗ وَکَانَ رَجُلًا ثَقِیْلًا حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلَی الْاَذْخِرِ فَفَکَکْتُ عَنْهُ اُکْبُلَهٗ فَجَعَلْتُ اَحْمِلُهٗ وَیُعِیْنُنِیْ حَتّٰی قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْکِحُ عَنَاقًا فَاَمْسَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا حَتّٰی نَزَلَتِ الزَّانِیْ لَایَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْمُشْرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَایَنْکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْمُشْرِكٌ فَلَا تَنْکِحْهَا

عناق تھا وہ اس کی دوست تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اسے مدینہ پہنچائے گا۔ مرثد کہتے ہیں کہ میں (مکہ) آیا اور ایک دیوار کی اُوٹ میں ہوگیا۔ چاندنی رات تھی کہ اتنے میں عناق آئی اور دیوار کے ساتھ میرے سائے کی سیاہی کو دیکھ لیا۔ جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی تم مرثد ہو؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں۔ کہنے لگی اھلاً ومرحباً (خوش آمدید) آج کی رات ہمارے یہاں قیام کرو۔ کہتے ہیں: میں نے کہا عناق اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس نے زور سے کہا: خیمے والو! یہ آدمی تمہارے قیدیوں کو لے جاتا ہے۔ چنانچہ آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے میں (خندمہ) ایک پہاڑ کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر ایک غار دیکھا اور اس میں گھس گیا وہ لوگ آئے اور میرے سر پر کھڑے ہوگئے اور وہاں پیشاب بھی کیا جو میرے سر پر پڑنے لگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مجھے دیکھنے سے اندھا کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ پھر میں بھی اپنے ساتھی کے پاس گیا اور اسے اٹھایا وہ کافی بھاری تھا۔ میں اسے لے کر اذخر کے مقام تک پہنچا پھر اس کی زنجیریں توڑیں اور اسے پیٹھ پر لاد لیا وہ مجھے تھکا دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ میں، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں عناق سے نکاح کروں گا۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں "الزانی لا ینکح".....الآیة (ترجمہ: زانی، زانیہ مشرکہ کے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرتا۔ اسی طرح زانیہ کے ساتھ بھی زانی یا مشرک کے علاوہ کوئی نکاح نہیں کرتا اور آپ ﷺ نے فرمایا اس سے نکاح نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۷۰۔ حدثنا هناد نا عبدة بن سليمان عن عبدالملك بن اَبِیْ سُلَیْمَان عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ فِیْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا فَمَا دَرَیْتُ مَااَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَّکَانِیْ اِلٰی مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَیْهِ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ کَلَامِیْ فَقَالَ لِیْ ابْنُ جُبَیْرٍ اُدْخُلْ

۲۹۷۰۔ حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے کسی نے لعان کرنے والے مرد وعورت کا حکم پوچھا کہ کیا انہیں الگ کر دیا جائے؟ میں جواب نہ دے سکا تو اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب اجازت چاہی تو کہا گیا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سن لی تھی کہنے لگے ابن جبیر آجاؤ تم کسی کام ہی سے آئے ہوگے۔ میں داخل ہوگیا وہ

مَاجَاءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بُرْدَعَةَ رَحْلٍ لَّهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى اِمْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاكَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاصَدَقَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ

کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ٹاٹ بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: ابوعبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جاتی ہے۔ کہنے لگے سبحان اللہ! ہاں اور جس نے سب سے پہلے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں بن فلاں ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو برائی (بے حیائی/زنا) کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے۔ اگر وہ بولے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو بھی بہت بڑی چیز پر خاموش رہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد (تھوڑے دنوں بعد) وہ دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق پوچھا تھا میں اس میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں۔ "والذین یرمون ازواجھم"..... الخ. (ترجمہ: اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے علاوہ کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہی ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور اس عورت سے اس صورت میں سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے پھر پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو) پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر سنانے کے بعد اسے نصیحت کی، سمجھایا بجھایا اور بتایا کہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ کہنے لگا یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس پر جھوٹی تہمت نہیں لگائی پھر آپ ﷺ عورت کی طرف مڑے اور اسے بھی اسی طرح سمجھایا بجھایا لیکن اس نے بھی یہی کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میرا شوہر سچا نہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار شہادتیں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت، پھر عورت نے بھی چار شہادتیں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور اگر وہ سچا ہو تو اس پر (عورت پر) اللہ کا غضب ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۹۷۱۔ حدثنا بندار نا محمد بن ابی عدی نا هشام بن حسان قال ثَنِیْ عِکْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَه' عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ اِذَا رَای اَحَدُنَا رَجُلاً عَلٰی اِمْرَاَتِهٖ اَیَلْتَمِسُ الْبَیِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَةَ وَاِلَّاحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّه' لَصَادِقٌ وَلَیُنْزِلَنَّ فِیْ اَمْرِیْ مَایُبَرِّئُ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّه' لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فَقَرَاَ اِلٰی اَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمَا فَجَآءَ فَقَامَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَالْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعَ فَقَالَتْ لَااَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَالْیَوْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاِلْیَتَیْنِ خَدْلَجَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَجَاءَ تْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَامَضٰی مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَاْنٌ

۲۹۷۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا تو گواہ پیش کرو یا پھر تم پر حد جاری کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اگر کوئی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرتا پھرے۔ لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ یا پھر تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے۔ ہلال نے عرض کیا یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں یقیناً سچا ہوں اور میرے متعلق ایسی آیات نازل ہوں گی جو میری پیٹھ کو حد سے نجات دلائیں گی چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں **"والذین یرمون ازواجهم..... سے ان کان من الصادقین"** آنحضرت ﷺ نے یہ آیات پڑھیں اور ان دونوں کو بلوایا۔ وہ دونوں آئے اور کھڑے ہو کر گواہی دی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ تم میں سے کوئی جھوٹا ہے کیا تم دونوں میں سے کوئی رجوع کرنا چاہتا ہے؟ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور گواہی دی۔ جب وہ پانچویں گواہی دینے لگی کہ (اگر اس کا شوہر سچا ہو تو اس (عورت) پر اللہ کا عذاب نازل ہو) تو لوگوں نے کہا کہ یہ گواہی اللہ کے غضب کو لازم کر دے گی۔ چنانچہ وہ ہچکچائی اور ذلت کی وجہ سے سر جھکا لیا یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ یہ اپنی گواہی سے لوٹ کر (زنا کا اقرار کر لے گی) لیکن وہ کہنے لگی: میں اپنی قوم کو سارا دن رسوا نہیں کروں گی اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر یہ ایسا بچہ پیدا کرے جس کی آنکھیں سیاہ، کولھے موٹے اور رانیں موٹی ہوں تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (ولد زنا ہے) پھر ایسا ہی ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعان کا حکم نہ نازل ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس کا معاملہ کچھ اور ہوتا (یعنی حد جاری کرتے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور یہی حدیث عکرمہؓ سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں ایوب بھی اسے عکرمہ سے نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے۔

۲۹۷۲۔ حدثنا محمدد بن غیلان نا ابواسامة عن

۲۹۷۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میرے متعلق لوگوں میں

هشام بن عروة قال اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُکِرَ مِنْ شَانِیَ الَّذِیْ ذُکِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَطِیْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُه' ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِیْرُوْا عَلَیَّ فِیْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِیْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَیْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِیْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِیَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَزْرَجِ وَکَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ کَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْکَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَااَحْبَبْتَ اَنْ تَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰی کَادَ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِی الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ فَلَمَّا کَانَ مَسَآءَ ذٰلِكَ الْیَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ وَمَعِیَ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَیْ اُمَّ تَسُبِّیْنَ ابْنَكِ فَسَکَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِیَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَیْ اُمَّ اَتَسُبِّیْنَ ابْنَكِ فَسَکَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَیْ اُمَّ تَسُبِّیْنَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَااَسُبُّه' اِلَّا فِیْكِ فَقُلْتُ فِیْ اَیِّ شَانِیْ قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِیَ الْحَدِیْثَ قُلْتُ وَقَدْ کَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِیْ وَکَانَ الَّذِیْ خَرَجْتُ لَه' لَمْ اَخْرُجْ لَآاَجِدُ مِنْهُ قَلِیْلًا وَّلَا کَثِیْرًا وَوُعِکْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِیْ اِلٰی بَیْتِ اَبِیْ فَاَرْسَلَ مَعِیَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِی السِّفْلِ وَاَبُوْبَکْرٍ فَوْقَ الْبَیْتِ یَقْرَأُ فَقَالَتْ مَاجَآءَ بِكِ یَابُنَیَّةُ قَالَتْ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَکَرْتُ لَهَا الْحَدِیْثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ یَبْلُغْ مِنْهَا مَابَلَغَ مِنِّیْ فَقَالَتْ یَابُنَیَّةُ خَفِّفِیْ عَلَیْكِ الشَّانَ فَاِنَّه' وَاللّٰهِ

تذکرہ ہونے لگا جس کی مجھے بالکل خبر نہ تھی تو رسول اکرم ﷺ میرے متعلق خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔شہادتیں پڑھنے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔لوگو مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے۔اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی اور نہ ہی وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر میں داخل ہوا پھر وہ ہر سفر میں میرے ساتھ شریک رہا ہے۔اس پر سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے میں ان کی گردنیں اتار دوں۔قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا (حسان بن ثابتؓ کی والدہ ان کی برادری سے تعلق رکھتی تھیں) اور (سعد سے) کہنے لگا: اللہ کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ کی قسم اگر ان لوگوں کا تعلق قبیلہ اوس سے ہوتا تو تم کبھی یہ بات نہ کرتے۔نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں اوس وخزرج کے درمیان لڑائی کا خدشہ ہوگیا۔ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا۔اسی روز شام کے وقت میں ام مسطح کے ساتھ کسی کام کے لئے نکلی۔(چلتے ہوئے) ام مسطح کو ٹھوکر لگی تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو میں نے ان سے کہا کہ کیا بات؟ ہے آپ اپنے بیٹے کو کیوں کوس رہی ہیں۔وہ خاموش ہوگئیں (تھوڑی دیر بعد) پھر ٹھوکر کھائی اور مسطح کی ہلاکت کی بددعا کی میں نے دوبارہ ان سے پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی وہ خاموش رہیں۔تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ آپ اپنے بیٹے کے لئے بددعا کرتی ہیں۔وہ کہنے لگیں اللہ کی قسم میں اسے تمہاری وجہ سے ہی کوس رہی ہوں۔میں نے پوچھا میرے متعلق کس وجہ سے؟ اس پر انہوں نے ساری حقیقت کھول کر بیان کردی۔میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہی بات ہے؟ کہنے لگیں: ہاں۔اللہ کی قسم میں واپس لوٹ گئی۔اور جس کام کے لئے نکلی تھی اس کی ذرا سی بھی حاجت باقی نہ رہی۔اور پھر مجھے بخار ہوگیا۔پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیجئے۔آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایک غلام کو بھیج دیا۔میں گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ام رومانؓ (حضرت عائشہؓ کی والدہ) نیچے ہیں اور ابوبکرؓ اوپر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔(والدہ نے) پوچھا بیٹی کیسے آئی ہو؟ میں نے ان کے سامنے پورا قصہ بیان کیا

لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا فَإِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَابَلَغَ مِنِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُوبَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي مَاشَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَقَسَمْتُ عَلَيْكِ يَابُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِي وَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَاوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَتَهَا أَوْعَجِينَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَايَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَاكَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا عِنْدِي حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِاكْتَنَفَ أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَاعَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءً أَوْظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَّوَعَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ قَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ

اور بتایا کہ اس کا لوگوں میں چرچا ہو چکا ہے انہیں بھی اس سے اتنی تکلیف نہ ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ مجھ سے کہنے لگیں بیٹی گھبرانا نہیں اس لئے کہ اللہ کی قسم کوئی خوبصورت عورت ایسی نہیں جس سے اس کی سوکنوں کے ہوتے ہوئے اس کا شوہر محبت کرتا ہو اور وہ (سوکنیں) اس سے حسد نہ کریں اور اس کے متعلق باتیں نہ بنائی جائیں یعنی انہیں وہ اذیت نہیں پہنچی جو مجھے ہوئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا میرے والد بھی یہ بات جانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ ہاں آپ ﷺ بھی یہ بات جانتے ہیں اس پر میں اور زیادہ غمگین ہوگئی اور رونے لگی۔ ابوبکرؓ نے میرے رونے کی آواز سنی تو نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اسے اپنے متعلق پھیلنے والی بات کا علم ہوگیا ہے۔ لہٰذا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ابوبکرؓ نے فرمایا: بیٹی میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ میں واپس آ گئی تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم مجھے ان میں کسی عیب کا علم نہیں اتنا ضرور ہے کہ وہ سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر داخل ہو کر آٹا کھا جایا کرتی تھی۔ (راوی کو شک ہے کہ خمیر تھا کہا، یا عجینتھا) اس پر بعض صحابہ نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولو یہاں تک کہ بعض نے اسے برا بھلا بھی کہا۔ وہ کہنے لگی: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں ان کے متعلق اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص اور سرخ سونے کو پہچانتا ہے۔ پھر اس شخص کو بھی یہ بات پتہ چل گئی جو متہم کیا گیا تھا۔ وہ بھی کہنے لگا کہ سبحان اللہ: اللہ کی قسم۔ میں نے کبھی کسی عورت کا ستر منکشف نہیں کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوگیا۔ اس کے بعد صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے وہ ابھی میرے پاس ہی تھے کہ عصر کی نماز پڑھ کر آنحضرت ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اے عائشہ اگر تم برائی کے قریب گئی ہو یا تم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کی

فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَاذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اِنَّهَا قَدْ بَآءَ تْ بِهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ مَااَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مَّثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَايُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ قَالَتْ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَفِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ اَبْشِرِيْ يَاعَائِشَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَ تَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَاكُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ اَبَوَايَ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَااَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُاللّٰهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَ تِيْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَاانْكَرْتُمُوْهُ وَلَاغَيَّرْتُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَّحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَكَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ لَّايَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَايَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِيْ اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَارَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَلَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

توبہ قبول کرتے ہیں۔ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت آئی اور دروازے میں بیٹھ گئی میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ اس عورت کی موجودگی میں یہ بات کرتے ہوئے شرماتے نہیں غرض آنحضرت ﷺ نے وعظ ونصیحت کی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کو جواب دیجئے۔انہوں نے فرمایا: میں کیا کہہ سکتا ہوں۔پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے جواب دینے کے لئے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔جب ان دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: اللہ کی قسم اگر میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر آپ حضرات سے یہ کہوں کہ میں اس فعل کی مرتکب نہیں ہوئی تب بھی یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔اس لئے کہ یہ بات تم لوگوں کے سامنے کہی جا چکی ہے اور تمہارے دلوں میں سرایت کر گئی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ ہاں میں نے یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا" تو تم لوگ کہو گے کہ اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔اللہ کی قسم میں تمہارے اور اپنے متعلق کوئی مثل نہیں جانتی پھر میں نے یعقوبؑ کا نام لینا چاہا تو میرے ذہن میں نہیں آیا اتنا ہی آیا کہ وہ ابو یوسفؑ ہیں (یعنی میرا قصہ بھی انہی کی طرح ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کھونے کے بعد فرمایا) "فصبر جميل"..... الآية (ترجمہ: صبر ہی بہت ہے اور جس طرح تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ مددگار ہے) فرماتی ہیں کہ پھر اسی وقت آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور ہم لوگ خاموش ہو گئے۔جب وحی کے آثار ختم ہوئے تو میں نے آنحضرت ﷺ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار دیکھے آپ ﷺ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمانے لگے۔عائشہ تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی اور براءت نازل فرما دی ہے۔ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ میں بہت غصے میں تھی کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ اٹھ اور کھڑی ہو جاؤ (یعنی آنحضرت ﷺ کا شکریہ ادا کرو) میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم نہ میں آپ ﷺ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ دونوں کا۔بلکہ اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کروں گی اور اس کی ہی تعریف کروں گی جس نے میری براءت نازل کی۔آپ لوگوں نے تو میرے متعلق یہ

بات سن کر نہ اس کا انکار کیا اور نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بن جحش کو اللہ تعالیٰ نے اس کی دینداری کی وجہ سے بچالیا اور اس نے اس موقع پر اچھی بات ہی کہی۔ لیکن ان کی بہن حمنہ برباد ہونے والوں کے ساتھ برباد ہوگئیں۔ اس تہمت کو پھیلانے والوں میں مسطح، حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی شامل تھے۔ عبداللہ بن ابی (منافق) ہی شوشے چھوڑتا اور خبریں جمع کرتا اور اس میں اسی کا زیادہ ہاتھ تھا۔ حمنہ بھی اس کے شریک کار تھیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کو کبھی فائدہ نہ پہنچائیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی "ولایأتل اولوا الفضل"..... الآیة (ترجمہ: اہل فضل اور رزق میں کشادگی رکھنے والے قسم نہ کھائیں (اس سے مراد ابوبکرؓ ہیں) کہ قرابت داروں، مساکین اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے (اس سے مراد مسطح ہیں) یہاں تک کہ فرمایا: الا تحبون الآیة (ترجمہ: کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو معاف کردیں اور وہ بہت معاف کرنے والے اور مہربان ہیں) اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں اے اللہ! اللہ کی قسم ہم تیری مغفرت ہی چاہتے ہیں اور پھر مسطح کو پہلے کی طرح ہی دینے لگے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے یونس بن یزید، معمر اور کئی راوی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے اور یہ سب حضرات حضرت عائشہؓ سے عروہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر بندار بھی ابن عدی سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ عبداللہ بن ابی بکرؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میری برأت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا تذکرہ کرنے کے بعد وہ آیات تلاوت کیں پھر نیچے تشریف لائے اور دو مردوں اور ایک عورت پر حد قذف جاری کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَان

۱۵۶۲۔ سورۂ فرقان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۳۔ حدثنا بندارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن واصل عن ابی وائل عن عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ

۲۹۷۳۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے ہی تمہیں پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردو کہ وہ

قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ

تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بندار اسے عبدالرحمٰن سے وہ سفیان سے وہ منصور اور اعمش سے وہ ابووائل سے وہ عمرو بن شرحبیل سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۷۴۔ حدثنا عبد بن حميد نا سعيد بن الربيع ابوزيد نا شعبة عن واصل الاحدب عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ اَوْمِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ فرمایا: تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اور اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا نہ کھانے لگے یا تمہارے کھانے میں سے نہ کھانے لگے اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "والذین لایدعون".....الآیۃ (ترجمہ: (رحمان کے بندے) وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ اس نفس کو قتل نہیں کرتے جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے نیز زنا نہیں کرتے اور جو شخص یہ کام کرے گا اسے قیامت کے دن دگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں ذلیل ہو کر رہے گا۔

سفیان کی منصور اور اعمش سے منقول حدیث شعبہ کی واصل سے مروی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ واصل کی سند میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے۔ محمد بن مثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ واصل سے وہ ابووائل سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہوئے عمرو بن شرحبیل کا ذکر نہیں کرتے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۶۷۔ سورۂ شعراء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۵۔ حدثنا ابوالاليث احمدبن المقدم العجلي نامحمدبن عبدالرحمن اطفاوي ناهشام بن عروةعن ابيه عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّانَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَابَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَااَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ

۲۹۷۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت "وانذر عشیرتک".....الآیۃ (ترجمہ: اے نبی! اپنے قرابت والوں کو ڈراؤ (پہنچائے) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد، اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لئے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو طلب کر سکتے ہو۔

مِنْ مَّالِیْ مَاشِئْتُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وکیع اور کئی راوی بھی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں اس باب میں علیؓ اور عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۷۶۔ حدثنا عبد بن حمید قال اخبرنی زکریا بن عدی ناعبیداللّٰہ بن عمرو الرقی عن عبدالملک بن عمیر عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَآاَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِمَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَآاَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ قُصَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَآاَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَآاَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ لَآاَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَّسَاَبُلُّهَا بِبِلَآئِهَا

۲۹۷۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب "وانذر عشیرتک" الآیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے قریش کو جمع کیا۔ اور خصوصی اور عمومی طور پر سب کو نصیحت کی۔ فرمایا: اے قریش کے لوگو! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ میں تم لوگوں کے لئے اللہ کی بارگاہ میں نفع یا تکلیف کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے بنوعبد مناف خود کو دوزخ سے بچاؤ میں تم لوگوں کے لئے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے بنوقصیٰ بنوعبدالمطلب اور فاطمہ بنت محمد (ﷺ) کو پکار کر اسی طرح فرمایا: اور فاطمہؓ نے فرمایا۔ تمہاری قرابت کا مجھ پر حق ہے میں اس حق کو دنیا ہی میں پورا کردوں گا۔ باقی رہی آخرت تو اس میں مجھے کوئی اختیار نہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ علی بن حجر یہ حدیث شعیبؒ سے وہ عبدالملک سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور یہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

۲۹۷۷۔ حدثنا عبداللّٰہ بن ابی زیاد نا ابوزید عن عوف عن قسامة بن زهیر قَالَ نُبِّئْتُ الْاَشْعَرِیُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ یَابَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ یَاصَبَاحَاهُ

۲۹۷۷۔ حضرت اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "وانذر عشیرتک" الآیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور آواز کو بلند کرکے فرمایا: اے بنو عبدمناف ڈرو (اللہ کے عذاب سے)۔ ❶

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض راوی اسے عوف سے وہ قسامہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے اس میں ابوموسیٰ کا ذکر نہیں۔

❶ عرب کا یہ دستور ہے کہ اگر کسی چیز سے ڈرنا مقصود ہو تو یہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔ "یاصباحاہ" واللہ اعلم۔ (مترجم)

سُوْرَةُ النَّمْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۷۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتِمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتِمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَامُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَاكَافِرُ

۱۵۶۸۔ سورۂ نمل کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دابۃ الارض نکلے گا۔ تو اس کے پاس حضرت سلیمانؑ کی مہر اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا۔ جس سے وہ مؤمن کے چہرے پر لکیر کھینچے گا جس سے اس کا چہرہ چمکنے لگے گا اور کافر کے ناک پر حضرت سلیمانؑ کی مہر سے مہر لگا دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کو کافر اور مؤمن کہہ کر پکاریں گے۔ (یعنی دونوں میں تفریق ہو جائے گی۔)

یہ حدیث حسن ہے اسے ابوہریرہؓ اس کے علاوہ اور سند سے بھی دابۃ الارض کے بیان میں نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابوامامہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۷۹۔ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد عن يزيد بن كيسان قال ثنى ابوحازم الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ قُلْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا يَحْمِلُهٗ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَلَيْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَاتَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

۱۵۶۹۔ سورۂ قصص کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا: "لاالٰہ الااللّٰہ" کہہ دیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کے متعلق ایمان کی گواہی دے سکوں۔ وہ کہنے لگے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ (ابوطالب) نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے کلمہ پڑھ لیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "انک لا تھدی" الآیۃ (ترجمہ: اے محمد (ﷺ) آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن کیسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۸۰۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نامحمد بن جعفر نا شعبه عن سماك بن حرب

۱۵۷۰۔ سورۂ عنکبوت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۸۰۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیتیں نازل ہوئیں پھر قصہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے

قال سمعت مصعب بن سعدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَاللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَآاَطْعَمُ طَعَامًا وَلَآ اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْتَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيَ الْاٰيَةَ

نیکی کا حکم نہیں دیا۔ اللہ کی قسم میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔ جب تک مرنہ جاؤں یا پھر تم دوبارہ کفر نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ جب انہیں کچھ کھلانا ہوتا تو منہ کھول کر کھلایا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں "ووصينا الانسان بوالديه" الآية (اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا۔ اگر وہ چاہیں کہ تم میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرو جس کے متعلق کوئی علم نہیں تو اس بات میں ان کی اطاعت نہ کرو لیکن دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۸۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواسامة وعبدالله بن بكرا لسهمي عن حاتم بن ابي صغيرة عن سماك عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ

۲۹۸۱۔ حضرت ام ہانیؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت "وتاتون فی ناديكم المنكر" (یعنی تم اپنی محفلوں میں منکرات کا ارتکاب کرتے ہو) کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکتے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۷۱۔ سورۂ روم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۸۲۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن سليمان الاعمش عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسٍ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِاللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِالرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ

۲۹۸۲۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر رومی اہل فارس پر غالب ہو گئے تو مؤمنوں کو یہ چیز اچھی لگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "الم غلبت الروم".....الآية (یعنی روم غالب آ گئے) چنانچہ مؤمنین اہل روم کے فارس پر غالب ہو جانے پر خوش ہو گئے۔

یہ سند اس سند سے غریب ہے۔ نضر بن علی "غلبت الروم" ہی پڑھتے ہیں۔

۲۹۸۳۔ حدثنا الحسين بن حريث نا معاوية بن عمرو عن ابي اسحاق الفزاري عن سفيان عن حبيب بن ابي حمزة عن سعيد بن جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

۲۹۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ "الم غلبت الروم" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ "غلبت اور غلبت" مشرکین اہل فارس کی رومیوں پر برتری سے خوش ہوتے

عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِیَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَالرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ کِتَابٍ فَذَکَرُوْهُ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَذَکَرَهٗ اَبُوْبَکْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَیَغْلِبُوْنَ فَذَکَرَهٗ اَبُوْبَکْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا کَانَ لَنَا کَذَا وَکَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ کَانَ لَکُمْ کَذَا وَکَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسَ سِنِیْنَ فَلَمْ یَظْهَرُوْا فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَّا جَعَلْتَهٗ اِلٰی دُوْنَ قَالَ اَرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِیْدٌ وَالْبِضْعُ مَادُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِاللّٰهِ قَالَ سُفْیَانُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ یَوْمَ بَدْرٍ

تھے کیونکہ وہ دونوں بت پرست تھے جب کہ مسلمان چاہتے تھے کہ رومی غالب ہوجائیں کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔لوگوں نے اس کا ابوبکرؓ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب رومی غالب ہوجائیں گے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے مشرکین سے اس کا ذکر کیا تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کرلو اور اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں تو تم ہمیں اتنا اتنا دو گے اور اگر تم لوگ (اہل روم) پر غالب ہوگئے تو ہم تمہیں اتنا اتنا دیں گے۔ چنانچہ پانچ برس کی مدت متعین کردی گئی لیکن اس مدت میں اہل روم غالب نہ ہوئے۔ جب اس کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا: تم نے زیادہ مدت کیوں نہ ٹھہرائی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے دس کے قریب کہا۔ سعید کہتے ہیں بضع دس سے کم کو کہتے ہیں۔راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد روم، اہل فارس پر غالب آ گئے۔"الٓمّٓ غلبت الروم" الآیة سے یہی مراد ہے سفیان کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ اہل روم غزوہ بدر کے دن غالب ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے جانتے ہیں وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۸٤۔حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنٰی نا محمد بن خالد بن عثمة ثنی عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن الجمحی ثنی ابن شهاب الزهری عن عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فِیْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلَّا احْتَطْتَ یَااَبَابَکْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَابَیْنَ ثَلٰثٍ اِلٰی تِسْعٍ

۲۹۸۴۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ابوبکر تم نے شرط لگانے میں "الٓمّٓ غلبت الروم" الآیة کی احتیاط کیوں نہیں کی حالانکہ بضع تین سے نو تک کو کہتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔اسے زہری عبیداللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۸۵۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا اسمٰعیل بن ابی اویس ثنی ابن ابی الزناد عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَیْرٍ عَنْ نِیَارِ بْنِ مُکْرَمٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

۲۹۸۵۔حضرت نیار بن مکرم اسلمیؓ کہتے ہیں کہ جب "الٓمّٓ غلبت الروم".....الآیة نازل ہوئی تو اہل فارس، اہل روم پر غالب تھے اور مسلمان اہل فارس کو مغلوب دیکھنے کے خواہش مند تھے اس لئے کہ رومی اہل کتاب تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسَ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ لَيْسُوْا بِاَهْلِ كِتَابٍ وَلَا اِيْمَانَ بِبَعْثٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ اَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ اَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوْا لِاَبِيْ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِيْ اِلَيْهِ قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرُوْا فَاَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَغَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ قَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ وَاَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ

"یومئذ یفرح" الآیة (یعنی اس دن مسلمان اللہ کی مدد پر خوش ہوں گے اور وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ جب کہ قریش کی چاہت تھی کہ اہل فارس ہی غالب رہیں کیونکہ وہ اور قریش دونوں نہ اہل کتاب تھے اور نہ کسی نبوت پر ایمان رکھنے والے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ یہ آیات زور زور سے پڑھتے ہوئے گھومنے لگے۔ مشرکین میں سے کچھ نے ان سے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان شرط ہے۔ تمہارے دوست (آنحضرت ﷺ) کا کہنا ہے کہ چند سال میں رومی، اہل فارس پر غالب آجائیں گے کیا ہم تم سے اس پر شرط نہ لگائیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اور یہ شرط حرام ہونے سے پہلے کا قصہ ہے۔ اس طرح ابوبکر اور مشرکین کے درمیان شرط لگ گئی اور دونوں نے اپنا اپنا شرط کا مال کسی جگہ رکھوا دیا۔ پھر انہوں نے ابوبکرؓ سے پوچھا کہ بضع تین سے نو تک کے عدد کو کہتے ہیں لہٰذا ایک درمیانی مدت مقرر کرلو چنانچہ چھ سال کی مدت طے ہوگئی لیکن اس مدت میں روم غالب نہ آسکے۔ اس پر مشرکین نے ابوبکرؓ کا مال لے لیا پھر جب ساتواں سال شروع ہوا تو رومی، فارسیوں پر غالب آگئے۔ اس طرح مسلمانوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ نے چھ سال کی مدت کیوں طے کی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے "بضع سنین" فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس موقع پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ الزِّنَادِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی زناد کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ لُقْمَانَ

۱۵۷۲۔ سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۸۶۔ حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن عبيدالله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۸۶۔ حضرت ابوامامہؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کیا کرو، اور نہ انہیں گانا سکھایا کرو۔ نیز (یہ بھی جان لو کہ) ان کی تجارت میں بہتری نہیں پھر ان کی

قَالَ لَاتَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَالْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

قیمت بھی حرام ہے۔اور یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے "ومن الناس من یشتری" الآیة (یعنی بعض ایسے بھی ہیں جو کھیل کی چیزوں کو خریدتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریں۔)

یہ حدیث غریب ہے اور اسے قاسم، ابوامامہ سے نقل کرتے ہیں۔امام بخاری کہتے ہیں کہ قاسم ثقہ اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

۳۲ ۔سورۂ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹۸۷۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا عبدالعزیز بن عبداللّٰه الاویسی عن سلیمان بن بلال یَحْیَی بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِيْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ

۲۹۸۷۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت "تتجافی جنوبھم" الآیة (یعنی ان کے پہلو خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں) اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی جسے عتمہ ❶ کہا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۸۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

۲۹۸۸۔حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسا انعام (جنت) تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے ان نعمتوں کے متعلق سنا اور نہ کسی کے دل میں ان چیزوں کا خیال آیا۔اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ارشاد ہے "فلاتعلم نفس".....الآیة (کوئی شخص نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک کے لئے چھپا کر رکھا گیا ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۸۹۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن مطرف بن طریف وعبدالملك هو ابن اَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَيُ رَبِّ اَيُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلًا يَاْتِيْ بَعْدَ مَايَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ

۲۹۸۹۔شعبی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ۔وہ کہے گا کہ کیسے داخل ہو جاؤں سب لوگوں نے اپنے اپنے گھر اور اپنی اپنی لینے کی چیزیں لے لی ہیں۔

❶اس سے مراد عشاء کی نماز ہے۔(مترجم)

لَهٗ اُدْخُلْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخْذَاتَهُمْ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مَاكَانَ لِلْمَلِكِ مِنْ مُّلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ رَضِيْتُ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَىْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ يَارَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَااشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ عطا کر دیا جائے جو دنیا میں ایک بادشاہ کے پاس ہوا کرتا تھا؟ وہ کہے گا۔ ہاں میں راضی ہوں پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے یہ اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل ہے۔ وہ کہے گا اے ربّ میں راضی ہو گیا پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے یہ سب کچھ اور اس سے دس گنا زیادہ ہے وہ عرض کرے گا اے اللہ میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا کہ اس ساتھ ساتھ ہر وہ چیز بھی جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض یہ حدیث شعبی سے اور وہ مغیرہ بن شعبہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۷۴۔ سورۂ احزاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۹۰۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن نا صاعد الحرانی نا زهير نا قَابُوْسُ بْنُ اَبِىْ ظَبْيَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهٖ مَاعَنٰى بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُّصَلِّىْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰى اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَّعَكُمْ وَقَلْبًا مَّعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهٖ

۲۹۹۰۔ ابوظبیان کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ "ماجعل اللّٰه لرجل".....الآیۃ (یعنی اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے) انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ کوئی چیز بھول گئے چنانچہ منافقین جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہنے لگے تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ ان کے دو دل ہیں۔ ایک تمہارے ساتھ اور ایک کسی اور کے ساتھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ماجعل اللّٰه".....

عبد بن حمید بھی احمد بن یونس سے اور وہ زہیر سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۹۱۔ حدثنا احمد بن محمد نا عبداللّٰه بن المبارك نا سليمان بن المغيرة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّىْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِىَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ

۲۹۹۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور یہ بات ان پر بہت گراں گزری۔ کہنے لگے کہ پہلی جنگ جس میں آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے میں نہ جا سکا۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ آئندہ مجھے کسی جنگ میں شریک کریں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں وہ اس سے زیادہ کہنے سے ڈر گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے جو ایک سال بعد ہوئی۔ وہاں راستے میں انہیں

مَااَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَااَبَاعَمْرٍ وَاَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيْحُ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِيْ الرَّبِيْعُ بِنْتُ نَضْرٍ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

سعد بن معاذؓ ملے تو فرمایا: اے ابوعمرو (انس) کہاں جارہے ہو؟ فرمایا: واہ واہ میں احد میں جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔ پھر انہوں نے جنگ کی اور قتل کر دیئے گئے ان کے جسم پر چوٹ، نیزے اور تیروں کے اسّی سے زیادہ زخم تھے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر کہتی ہیں کہ میں اپنے بھائی کی لاش صرف پوروں کی وجہ سے پہچان سکی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی "رجال صدقوا".....الآیة (ترجمہ: یعنی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں اور بعض انتظار میں ہیں۔ نیز انہوں نے اپنے اقرار کو بدلا نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۹۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَاِنْ اَشْهَدَنِيْ قِتَالًا لِّلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءُ وْا بِهٖ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ سَعْدٌ قَالَ يَااَخِيْ مَافَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَصْنَعَ مَاصَنَعَ فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَّطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَّرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ وَّكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِيْ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِيْ الْاٰيَةَ

۲۹۹۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تو کہنے لگے کہ پہلی جنگ جو آنحضرت ﷺ نے کی میں اس میں شامل نہیں ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی جنگ میں شریک ہونے کا موقع دیں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جنگ احد ہوئی تو مسلمان شکست کھا گئے اور اس موقع پر انہوں نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے اس بلا سے پناہ مانگتا ہوں جسے یہ مشرک لائے ہیں اور صحابہ کے فعل پر معذرت چاہتا ہوں پھر آگے بڑھے تو سعد سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا: بھائی آپ نے کیا کیا؟ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں لیکن (سعد کہتے ہیں) میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ ان کے جسم پر اسّی سے زیادہ زخم تھے۔ جن میں تلوار کی مار، نیزے کے کچوکے اور تیر کے لگنے کے نشانات شامل ہیں ہم کہا کرتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے متعلق ہی یہ آیت نازل ہوئی "فمنهم من قضى نحبه".....الآیة یزید کہتے ہیں کہ اس سے مراد پوری آیت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے انس بن مالک کے چچا کا نام انس بن نضر ہے۔

۲۹۹۳۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار البصري نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن يحيى بن طَلْحَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ

۲۹۹۳۔ حضرت موسیٰ بن طلحہؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے ہاں گیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے معاویہ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسے موسیٰ بن طلحہ بھی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۴۔ حدثنا ابو كريب نا يونس بن بكير عن طلحة بن يحيى عن موسى وعيسى ابنى طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَنْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّيْ اِطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فقال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

۲۹۹۴۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے ایک اعرابی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ جو لوگ اپنا کام کر چکے ہیں وہ کون ہیں؟ صحابہ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے۔ وہ حضرات آپ ﷺ کی توقیر کرتے اور آپ ﷺ سے ڈرتے تھے جب اعرابی نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ اس نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے پھر چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ یہی پوچھا تو بھی آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا میرے بدن پر سبز کپڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنے والا کون ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف یونس بن بکیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۹۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر عن يونس بن يزيد عن الزهرى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَ بِيْ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قُلْتُ فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَفَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَافَعَلْتُ

۲۹۹۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے آپ ﷺ سے علیحدگی کا حکم نہیں دیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یایها النبی قل لازواجک".....الآیۃ (ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں (طلاق دے کر) اچھی طرح رخصت کروں اور اگر اللہ، اس کا رسول اور دار آخرت چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس میں کس چیز کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر دوسری ازواج نے

بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے عروہ سے اور وہ ام المؤمنینؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۶۔ حدثنا قتيبة نا محمد بن سليمان بن الاصبهانی عن يحيى بن عبيد عن عطاء بن اَبِیْ رَبَاحَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُاللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَّعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَآءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَانَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ

۲۹۹۶۔ حضرت عمر بن ابوسلمہ جو آنحضرت ﷺ کے ربیب ہیں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "انما یریداللّٰہ لیذھب" الآیۃ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اے اہل بیت تم لوگوں سے نجاست کو دور کردیں) تو آپ ﷺ ام سلمہؓ کے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی۔ علیؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی اور عرض کیا یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گناہ کی نجاست دور کردے اور ان کو بخوبی پاک کردے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ (یعنی چادر میں آنے کا ارادہ کیا) آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی جگہ رہو تو خیر پر ہو۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ عطاء اسے عمر بن ابی سلمہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نَا عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُوْلُ يَااَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا يُرِيْدُاللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

۲۹۹۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی چھ ماہ تک یہ عادت رہی کہ جب فجر کی نماز کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ کے گھر کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گناہ کی نجاست کو دور کرنا چاہتے ہیں اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی حضرت عائشہؓ سے روایت سے جانتے ہیں وہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں اس باب میں ابوحمراءؓ، معقل بن یسارؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۹۹۸۔ حدثنا علی بن حجر نا داؤد بن الزبرقان عن داؤد بن ابی هند عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِّنَ الْوَحْیِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ يَعْنِیْ عَلَيْهِ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِیْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهٗ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ

۲۹۹۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ وحی میں سے کچھ چھپاتے ہوتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے "واذتقول للذی... الخ. (یعنی اور جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر۔ آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے جسے ا

فِیْ نَفْسِكَ مَااللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَ اَمْرُاللّٰهِ مَفْعُوْلًا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآاَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَ هُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ يَعْنِىْ اَعْدَلُ عِنْدَاللّٰهِ

ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے جب کہ خدا ہی سے ڈرنے کا زیادہ حق ہے۔ پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے اس کا آپ ﷺ سے نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو ہونے ہی والا تھا) اللہ کے انعام سے مراد اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے انعام سے مراد نہیں آزاد کرنا ہے۔ جب آنحضرت ﷺ نے زید کی بیوی سے (ان کی طلاق کے بعد) نکاح کیا تو لوگ کہنے لگے دیکھو اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ماکان محمد ابآ احد من رجالکم"..... الآیة (یعنی محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں) جب زید چھوٹے تھے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں متبنیٰ بنایا تھا پھر وہ آپ ہی کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہو گئے اور لوگ انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ادعوھم لابائھم" (یعنی متبنیٰ (منہ بولے بیٹے کو) ان کے باپ کی طرف منسوب کیا کرو کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔ اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو یہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں) یعنی انہیں اس طرح پکارا کرو فلاں شخص فلاں کا دوست ہے اور فلاں، فلاں کا بھائی ہے اور اقسط عنداللہ سے مراد یہی ہے کہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند سے منقول ہے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا: اگر رسول اکرم ﷺ وحی سے کچھ چھپاتے تو یقیناً یہ آیت چھپاتے "و اذ تقول للذی".....الآیة.

وہ اس حدیث کو طول کے ساتھ بیان نہیں کرتے۔ حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی بھی عبداللہ بن ادریس سے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت ہی چھپاتے "واذتقول للذی".....الآیة. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۹۹۔ حدثنا قتیبة نا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن موسٰی بن عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَاكُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ

۲۹۹۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد (ﷺ) ہی کہہ کر پکارا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی "ادعوھم لابآئھم ھواقسط عنداللہ" (یعنی انہیں

الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ

ان کے اصلی باپ ہی کی طرف منسوب کر کے پکارا کرو اللہ کے نزدیک یہی انصاف کی بات ہے۔)

۳۰۰۰۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصری نا مسلمة بن علقمة عن داؤد بن اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ نِالشَّعْبِیِّ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَاكَانَ..... لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ

۳۰۰۰۔ حضرت عامر شعبیؒ "ماکان محمد"..... الآیة کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا تم لوگوں میں زندہ نہیں رہا۔

۳۰۰۱۔ حدثنا عبد بن حمید ثنا محمد بن کثیر عن حصین عن عِكْرِمَةَ عَنْ اُمِّ عَمَّارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَاَرٰی كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَی النِّسَآءَ يَذْكُرْنَ بِشَیْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰيَةِ

۳۰۰۱۔ حضرت ام عمارہ انصاریہؓ، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ سب سے چیزیں مردوں کے لئے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا کہیں ذکر نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات"..... الآیة.

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۰۰۲۔ حدثنا عبد بن حمیدنا محمد بن الفضل نا حماد بن زید عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِیْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰی زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰی نِسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِیَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ

۳۰۰۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "فلما قضی زید منها"..... الآیة (یعنی پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے آپ ﷺ سے اس کا نکاح کر دیا) نازل ہوئی تو زینب دوسری ازواج پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ تم لوگوں کا نکاح تو تمہارے عزیزوں نے کیا جب کہ میرا نکاح اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساتویں آسمان سے کیا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰۳۔ حدثنا عبد بن حمیدنا عبیداللّٰه بن موسٰی عن اسرائیل عن السدی عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِیْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللّٰتِیْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خَالَاتِكَ اللّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اُحِلُّ لَهٗ لِاَنِّیْ لَمْ

۳۰۰۳۔ حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو میں نے معذوری ظاہر کر دی۔ آپ ﷺ نے میرا عذر قبول کر لیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی "انا احللنالک ازواجک"..... الآیة (ترجمہ: اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ ﷺ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کے مہر آپ دے چکے ہیں اور وہ عورتیں بھی جو آپ کی مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں۔ نیز آپ کے چچا، پھوپھیوں، ماموں اور خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہو۔) ام ہانیؓ کہتی

أُهَاجِرُ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَآءِ

ہیں کہ اس طرح میں آپ ﷺ کے لئے حلال نہیں رہی کیونکہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اور ان لوگوں میں سے تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۰۰۴۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبّی نا حماد بن زید عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَااللّٰهُ مُبْدِيْهِ فِيْ شَانِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَآءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَاْمَرَالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ''وتخفی فی نفسک'' الآیۃ۔ زینب بنت جحش کے بارے میں نازل ہوئی۔ ❶ زید (ان کے شوہر) آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کی شکایت کی اور طلاق کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کو پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو۔

۳۰۰۵۔ حدثنا عبد نا روح عن عبدالحمید بن بهرام عن شهر بن حوشب قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَآءِ اِلَّا مَاكَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَايَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآاَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَامَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَالْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللّٰتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُرِّمَ مَاسِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَآءِ

۳۰۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو ہجرت کرنے والی اور مؤمن عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "لایحل لک النسآء من بعد"..... الآیہ (یعنی اس کے بعد آپ کے لئے حلال نہیں اور نہ ہی یہ درست ہے کہ آپ ان کی جگہ دوسری بیویاں کر لیں اگرچہ ان کا حسن آپ ﷺ کو اچھا معلوم ہو مگر جو آپ ﷺ کو مملوکہ ہو) نیز مؤمن جوان عورتیں حلال کیں اور وہ ایمان والی عورت جس نے خود کو آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔ پھر اسلام کے علاوہ کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والی عورت کو حرام کیا اور پھر فرمایا: (جو شخص ایمان (لانے سے) انکار کرے گا اس کا عمل برباد ہو گیا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہے) نیز فرمایا: "یٰاَیھا النبی انآ احللنا" الآیۃ (یعنی اے نبی ﷺ ہم نے آپ کے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر آپ ادا کر چکے ہیں نیز وہ عورتیں بھی جو آپ کی ملکیت میں (بطور باندیاں) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت

❶ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ (آپ جو بات اپنے دل میں چھپا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتے ہیں) اور وہ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دل میں تھا کہ اگر زید نے انہیں طلاق دے دی تو آپ ان کی دلجوئی کے لئے ان سے نکاح کر لیں گے۔ لیکن چونکہ زیدؓ آپ ﷺ کے متبنّٰی تھے، لہٰذا شرم کی وجہ سے یہ بات زبان مبارک پر نہ لائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات ظاہر کر دی کیونکہ وہ حق بات سے نہیں شرماتا۔

میں دلوایا ہے پھر آپ کے چچا، پھوپھیوں، ماموں اور خالاؤں کی وہ بیٹیاں بھی حلال ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ نیز وہ مسلمان عورت بھی جس نے خود کو بلاعوض پیغمبر کے سپرد کر دیا بشرط یہ کہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ سب (احکام) آپ ﷺ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں دوسرے مؤمنوں کے لئے نہیں) اور اس کے علاوہ عورتوں کی تمام اقسام حرام کر دیں۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف عبدالحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن خلیل کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبدالحمید بن بہرام کی حوشب سے منقول احادیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۰۰۶۔ حدثنا ابن ابی عمر ناسفیان عن عمرو عن عَطَآءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهٗ النِّسَآءُ۔

۳۰۰۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تک آپ کے لئے تمام عورتیں حلال ہو گئی تھیں۔

۳۰۰۷۔ حدثنا عمر بن اسماعیل ابن مجالد بن سعید نا اَبِیْ عَنْ بَیَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ فَاَرْسَلَنِیْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَاٰى رَجُلَانِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ

۳۰۰۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی کے ساتھ سہاگ رات گزاری اور مجھے کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دینے کے لئے بھیجا۔ جب وہ لوگ کھا چکے اور جانے کے لئے نکل گئے تو آنحضرت ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف چل دیئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ دو آدمی بیٹھے ہوئے ہیں لہٰذا واپس ہو لئے۔ اس پر وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "یٰاَیھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوت النبی" الآیۃ. (اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک آپ ﷺ تم لوگوں کو کھانے کی دعوت نہ دیں نہ یہ کہ تم اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس میں ایک قصہ ہے۔ ثابت یہی حدیث انس سے طوالت کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

۳۰۰۸۔ حدثنا محمد بن المثنٰی نا اشهل بن حاتم قال ابن عون حدثنا عن عمرو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بَابَ امْرَاَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ

۳۰۰۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لے گئے جس کے ساتھ سہاگ رات منائی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کے پاس ایک گروہ کو پایا تو واپس تشریف لے گئے اپنا کوئی کام کیا پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ ابھی تک موجود ہیں۔ لہٰذا پھر چلے گئے اور اپنا کوئی کام کر کے دوبارہ تشریف لائے اس مرتبہ لوگ جا چکے تھے۔ انسؓ

فَدَخَلَ وَاَرْخٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سِتْرًا قَالَ فَذَکَرْتُہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ فَقَالَ لَعَلَّ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَیُنْزِلَنَّ فِیْ ھٰذَا شَیْءٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ

فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر ابوطلحہؓ سے کیا تو وہ فرمانے لگے کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس بارے میں کچھ نازل ہوا ہوگا انس کہتے ہیں کہ پھر پردے کے متعلق آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔

۳۰۰۹۔ حدثنا قتیبۃ بن سعیدنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن الجعد اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَھْلِہٖ فَصَنَعَتْ اُمِّیْ حَیْسًا فَجَعَلَتْہُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَااَنَسُ اذْھَبْ بِھٰذَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَّہٗ بَعَثَتْ بِھٰذَا اِلَیْكَ اُمِّیْ وَھِیَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَذَھَبْتُ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِیْلٌ قَالَ ضَعْہُ ثُمَّ قَالَ اذْھَبْ فَادْعُ لِیْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا وَّمَنْ لَقِیْتَ فَسَمّٰی رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰی وَمَنْ لَقِیْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَکُمْ کَانُوْا قَالَ زُھَآءَ ثَلَاثَ مِائَۃٍ قَالَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَااَنَسُ ھَاتِ بِالتَّوْرِ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰی امْتَلَاَتِ الصُّفَّۃُ وَالْحُجْرَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَتَحَلَّقْ عَشَرَۃٌ عَشَرَۃٌ وَلْیَاْکُلْ کُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا یَلِیْہِ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَۃٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَۃٌ حَتّٰی اَکَلُوْا کُلُّھُمْ قَالَ فَقَالَ لِیْ یَااَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ وَضَعْتُ کَانَ اَکْثَرُ اَمْ حِیْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْھُمْ یَتَحَدَّثُوْنَ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّزَوْجَتُہٗ مُوَلِّیَۃٌ وَّجْھَھَا اِلَی الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۳۰۰۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کیا اور ان کے پاس تشریف لے گئے تو میری والدہ نے حیس بنایا اور اسے کسی پتھر کے پیالہ میں ڈال کر مجھے دیا اور کہا کہ اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ یہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ وہ آپ کو سلام کہتی اور عرض کرتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ آپ ﷺ کے لئے بہت تھوڑا ہے یارسول اللہ! انسؓ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والدہ کا سلام پہنچایا اور وہ بات بھی عرض کر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو پھر مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور فلاں فلاں کو بلا کر لاؤ اور جو جو تمہیں ملے ان کو بھی بلاؤ۔ میں گیا اور جن جن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا انہیں بھی اور جو مجھے مل گئے انہیں بھی بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کتنے آدمی ہوں گے۔ فرمایا: تین سو کے قریب ہوں گے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ وہ برتن لاؤ۔ اتنے میں وہ سب لوگ داخل ہو گئے یہاں تک کہ دالان اور کمرہ بھر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کا حلقہ بنالیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ان سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ پھر ایک جماعت نکل گئی اور دوسری آ گئی یہاں تک کو سب نے کھالیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ انس (برتن) اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا تو معلوم نہیں اب زیادہ بھاری تھا یا جب میں نے لا کر رکھا تھا تب۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے آنحضرت ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ اور آپ ﷺ کی بیوی بھی دیوار کی طرف رخ کئے ہوئے بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ پر ان کا اس طرح بیٹھے رہنا گراں گزرا لہٰذا آپؐ نکلے اور تمام

وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخٰى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِى الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ قَالَ الْحَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَحُجِبْنَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ازواج مطہرات کے حجروں پر گئے اور سلام کر کے واپس تشریف لے آئے۔ جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو واپس آتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئے کہ آپ ﷺ پر ان کا بیٹھنا گراں گزرا ہے۔ لہٰذا جلدی سے سب دروازے سے باہر چلے گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور پردہ ڈال کر اندر داخل ہو گئے۔ میں بھی حجرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ ﷺ واپس میرے پاس آئے اور یہ آیات نازل ہوئیں اور آپ ﷺ نے باہر جا کر لوگوں کو یہ آیات سنائیں "یٰٓاَیُّھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی"..... الآیۃ (ترجمہ: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں اس وقت تک مت جایا کرو جب تک تمہیں کھانے کی دعوت نہ دی جائے (وہ بھی) اس طرح کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تب جاؤ اور کھا لینے کے بعد اٹھ کر چلے جاؤ۔ اور باتوں میں دل لگا کر بیٹھے نہ رہا کرو کیونکہ یہ نبی (ﷺ) کو ناگوار گزرتا ہے وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتے اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ پھر تمہارے لئے جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ نہ ہی یہ جائز ہے کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے جعد کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا یہ آیات سب سے پہلے مجھے پہنچیں اور ازواج مطہرات اسی دن سے پردہ کرنے لگیں۔

یہ حدیث حسن صحیح اور جعد، عثمان کے صاحبزادے ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یونس بن عبید اور حماد بن زیدان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱۰۔ حدثنا اسحق بن موسٰی الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن نعیم بن عبدالله المجمران محمد بن عبدالله بن زید الانصاری هوعبدالله بن زید الذی کان اریٰ النداء بالصّلوٰة اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ

۳۰۱۰۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے ہم کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش یہ سوال نہ پوچھا ہوتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح پڑھا کرو۔ **اللھم سے حمید**

بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِمْتُمْ

مجید تک۔ پھر فرمایا: کہ سلام اسی طرح ہے جس طرح تم (التحیات میں) جان ہی چکے ہو۔

اس باب میں علی بن حمید، کعب بن عجرہؓ، طلحہ بن عبید اللہؓ، ابوسعیدؓ، زید بن خارجہؓ، اور بریدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ زید بن خارجہ کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۱۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن عوف عن الحسن و مُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيْرًا مَايُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَايَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا افَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَاَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْ وَاِنَّ مُوْسٰى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَهٗ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا اَوْاَرْبَعًا اَوْخَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِيْهًا

۳۰۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: موسیٰ بہت حیا والے اور پردہ پوش تھے۔ ان کی شرم کی وجہ سے ان کے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا۔ انہیں بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے تکلیف پہنچائی وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ اپنے بدن کو اس لئے ڈھانپے رکھتے ہیں کہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے۔ یا تو برص یا خصیے بڑے ہیں یا پھر کوئی اور آفت ہے۔ اللہ نے چاہا کہ وہ حضرت موسیٰ کو اس عیب سے بری کریں چنانچہ موسیٰ ایک مرتبہ اکیلے غسل کے لئے گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر غسل کرنے لگے۔ جب نہا کر فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف آئے لیکن پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ موسیٰ نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہنے لگے اے پتھر میرے کپڑے..... یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ کو ننگا دیکھ لیا کہ وہ صورت شکل میں سب سے خوبصورت ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا اور پتھر بھی رک گیا۔ پھر انہوں نے اپنے کپڑے لئے اور پہن کر عصا سے اسے مارنے لگے۔ اللہ کی قسم ان کی مار سے پتھر پر تین یا چار نشان پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "يٰاَيُّهَا الذين اٰمنوا لاتكونوا كالذين"..... الآية (یعنی اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں

اس سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ ہی کے واسطے سے منقول ہے۔

سُوْرَةُ السَّبَإِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۱۲۔ حدثنا ابو کریب وعبد بن حمید قالا نا ابواسامة عن الحسن بن الحکم النخعی قال ثنی اَبُوْ سَبْرَةَ النَّخَعِيّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَّرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَافَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْسِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَّمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَاُنْزِلَ فِيْ سَبَا مَااُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَا اَرْضٌ اَوِامْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا امْرَاَةٍ وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وُلِدَ عَشْرَةً مِّنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَّتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَّجُذَامٌ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةٌ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُوْا الْاَشْعَرُوْنَ وَحِمْيَرٌ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَاَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارٌ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبُجَيْلَةُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۱۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عمرو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَآءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ

۳۴۔ سورۂ سبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۲۔ حضرت عروہ بن مسیک مرادیؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان لوگوں سے جنگ نہ کروں جو اسلام سے منہ موڑیں؟ آپ ﷺ نے مجھے اس کی اجازت دے دی اور مجھے اپنی قوم کا امیر بنا دیا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس سے نکلا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ غطیفی نے کیا کیا؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے واپس بلوالیا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو کچھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دو جو لوگ اسلام لے آئیں انہیں قبول کرلو اور جو نہ لائیں ان کے متعلق جلدی نہ کرو یہاں تک کہ میں دوسرا حکم دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ سبا کی کیفیت اس وقت تک نازل ہو چکی تھی۔ ❶ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ سبا کیا ہے؟ کوئی عورت ہے یا کوئی زمین؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہ زمین اور نہ عورت بلکہ یہ عرب کا ایک آدمی ہے جس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چھ کو (اس نے) مبارک جانا اور چار کو منحوس، جنہیں منحوس جانا وہ یہ ہیں۔ لخم، جذام، غسان اور عاملہ اور جنہیں مبارک جانا وہ یہ ہیں۔ ازد، اشعری، حمیم، کندہ مذحج اور انمار۔ ایک شخص نے پوچھا: انمار کون سا قبیلہ ہے؟ فرمایا: جس سے خثعم اور بجیلہ ہیں۔

۳۰۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانوں میں کوئی حکم سناتے ہیں تو فرشتے گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے پر مارتے ہیں۔ جس سے ایک زنجیر پتھر پر کھڑکانے کی سی آواز

❶ سبا کی اولاد یمن کے علاقے میں آباد تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے پاس تیرہ نبی بھیجے اور بہت نعمتیں دیں۔ لیکن ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی دعوت قبول نہیں کی۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهٖ كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَالْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ وَالشَّيٰطِيْنُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

پیدا ہوتی ہے پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے، تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا حکم فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور سب سے بڑا اور عالی شان ہے اور شیطان اوپر تلے جمع ہو جاتے ہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سن سکیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۱۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک تارہ ٹوٹا جس سے روشنی ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ زمانہ جاہلیت میں اگر ایسا ہوتا تھا تو کیا کہا کرتے تھے؟ عرض کیا گیا: ہم کہتے تھے کہ یا تو کوئی بڑا آدمی مرے گا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ہمارے رب اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو حاملین عرش تسبیح کرتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے جو اس کے قریب ہیں۔ پھر جو اس کے قریب ہیں۔ یہاں تک کہ تسبیح کا شور اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ انہیں بتاتے ہیں اور پھر ہر نیچے والے اوپر والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے اور شیاطین اچک کر یہ خبر سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہیں مارا جاتا ہے اور وہ اپنے دوستوں (غیب کی خبروں کے دعویداروں) کو آ کر بتاتے ہیں۔ پھر وہ جو بات اسی طرح بتاتے ہیں تو وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ تحریف بھی کرتے ہیں اور اس میں اضافہ بھی۔

۳۰۱۴۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا عبدالاعلی نا معمر عن الزهری عن عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ رُمِیَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاكُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذْ رَاَیْتُمُوْهُ قَالُوْا كُنَّا نَقُوْلُ یَمُوْتُ عَظِیْمٌ اَوْ یُوْلَدُ عَظِیْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَایُرْمٰی بِهٖ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰی اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اِلٰی هٰذِهِ السَّمَآءِ ثُمَّ سَاَلَ اَهْلُ السَّمَآءِ السَّادِسَةِ اَهْلَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَیُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ یَسْتَخْبِرُ اَهْلُ سَمَآءٍ حَتّٰی یَبْلُغَ الْخَبَرُ اِلَی اَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْیَا وَتَخْتَطِفُ الشَّیٰطِیْنُ السَّمْعَ فَیَرْمُوْنَ فَیَقْذِفُوْنَهٗ اِلٰی اَوْلِیَآءِهِمْ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰی وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ لٰكِنَّهُمْ یُحَرِّفُوْنَ وَیَزِیْدُوْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بھی منقول ہے وہ علی بن حسین سے ابن عباسؓ سے اور وہ کئی انصاری حضراتؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

سورۃ فاطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵۷۶۔ سورۂ فاطر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۵۔ حدثنا ابوموسی محمد بن المثنی

۳۰۱۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں' ثم

ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الوليد بن العيزارانه سَمِعَ رَجُلًا مِنْ كَنَانَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَآءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّكُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ

اور ثنا الكتاب"..... الآية (یعنی پھر ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو وارث کیا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے اختیار کیا چنانچہ ان میں سے بعض اپنے لئے ظالم بھی ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو متوسط ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے حکم سے نیکیوں کے ساتھ آگے بڑھنے والے ہیں) کہ یہ سب برابر ہیں اور سب جنتی ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سورة يٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۷۷۔ سورۂ یٰسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۶۔ حدثنا محمد بن وزيرالواسطی نا اسحق ابن يوسف الازرق عن سفيان الثوری عن ابی سفيان عن اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ سَلَمَةَ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَرَادُوْا النُّقْلَةَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا

۳۰۱۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنوسلمہ مدینہ کے کنارے آباد تھے ان کی چاہت تھی کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "انا نحن نحی الموتی"..... الآية (یعنی یقیناً ہم مردوں کو زندہ کریں گے۔ ہم وہ اعمال بھی لکھتے جاتے ہیں جنہیں لوگ آگے بھیجتے یا پیچھے چھوڑتے جاتے ہیں) اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چونکہ تمہارے اعمال لکھے جاتے ہیں اس لئے منتقل نہ ہو۔

یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے اور ابوسفیان: طریف سعدی ہیں۔

۳۰۱۷۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهيم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَبَاذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اُطْلُعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَءَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ

۳۰۱۷۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا۔ نبی علیہ السلام مسجد میں بیٹھے تھے۔ تو فرمایا کہ اے ابوذر تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے دے دی جاتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں سے طلوع ہو اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ذلک مستقر لها..... الآية (یعنی وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے) اور یہ عبداللہ کی قرأت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الصّآفَّاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۷۸۔سورۂ صافات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۸۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر بن سلیمان نا لیث بن ابی سلیم عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لَّهٗ لَايُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ مَالَكُمْ لَاتَنَاصَرُوْنَ

۳۰۱۸۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شرک یا فجور وغیرہ کی دعوت دینے والا ایسا نہیں کہ قیامت کے دن اسے روکا نہ جائے اور اس پر اس کا وبال نہ پڑے وہ (جسے دعوت دی گئی) کسی قیمت پر اس سے الگ نہیں ہوگا۔ اگر چہ کسی ایک شخص نے دوسرے ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وقفوهم".....الآية (یعنی انہیں کھڑا کرو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا وجہ ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۱۹۔ حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن زهیر بن محمد عن رجل عن اَبِی الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْيَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا

۳۰۱۹۔حضرت ابی بن کعبؓ نے آنحضرت ﷺ سے "وارسلناه الى مائة الف".....الآية (یعنی ہم نے انہیں (یونسؑ کو) ایک لاکھ آدمیوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا بلکہ اس سے بھی زیادہ) کی تفسیر پوچھی کہ زیادہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیس ہزار۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۲۰۔ حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن خالد بن عثمة نا سعید بن بشیر عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامَ وَسَامَ وَيَافِثَ بِالثَّآءِ

۳۰۲۰۔حضرت سمرہؓ، "وجعلنا ذريته هم".....الآية (یعنی ہم نے نوحؑ ہی کی اولاد کو باقی رکھا) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نوحؑ کے تین بیٹے تھے حام، سام اور یافث۔

امام ترمذی کہتے ہیں یافت بھی کہا جاتا ہے یافث بھی اور یغث بھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۲۱۔ حدثنا بشربن معاذ العقدی نا یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ

۳۰۲۱۔حضرت سمرہؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سام عرب کا باپ، حام حبشیوں کا اور یافث رومیوں کا باپ ہے۔

اَبُوالْعَرَبِ وَحَامُ اَبُوالْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُوالرُّوْمِ

سُوْرَةُ صٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۲۲۔ حدثنا محمود بن غيلان وعبد بن حميد المعنى واحد قالا نا ابواحمد نا سفيان عن الاعمش عن يحيى قال عبدهو ابن عَبَّادَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْطَالِبٍ فَجَآءَ تْهُ قُرَيْشٌ وَّجَآءَ هُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْجَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهٗ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَاابْنَ اَخِيْ مَاتُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَاالْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ يَاعَمِّ قُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا مَاسَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَاسَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۲۳۔ حدثنا بندارنا يحيى بن سعيد عن سفيان عن الاعمش نحوهذا لحديث وقال يحيى بن

۱۵۷۹۔ سورۂ ص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۲۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش اور آنحضرت ﷺ ان کے پاس گئے۔ ابوطالب کے پاس ایک ہی آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل، آنحضرت ﷺ کو وہاں بیٹھنے سے منع کرنے کے لئے اٹھا اور لوگوں نے ابوطالب سے رسول اللہ ﷺ کی شکایت کی۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ بھتیجے اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایک کلمہ کہنے لگیں اگر یہ لوگ میری اس دعوت کو قبول کرلیں گے تو عرب پر حاکم ہوجائیں گے اور عجمیوں سے جزیہ وصول کریں گے۔ ابوطالب نے پوچھا: ایک ہی کلمہ؟ فرمایا: ہاں ایک ہی کلمہ۔ چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ لیجئے وہ سب کہنے لگے کیا ہم ایک ہی خدا کی عبادت کرنے لگیں ہم نے تو کسی پچھلے مذہب میں یہ بات نہیں سنی، بس یہ من گھڑت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی "ص والقرآن ذی الذکر" "ان هذا الااختلاق" تک (ترجمہ: قرآن کی قسم ہے جو نصیحت سے پُر ہے بلکہ یہ کفار تعصب اور مخالفت میں ہیں۔ ہم ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جنہوں نے بڑی ہائے پکار کی لیکن وہ وقت خلاصی کا نہیں تھا۔ اور ان کفار نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا آ گیا وہ کہنے لگے یہ شخص جھوٹا جادوگر ہے کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا؟ واقعی یہ بڑی عجیب بات ہے پھر ان کفار کے سردار کہتے ہیں کہ اپنے معبودوں پر قائم رہو اور (اسی طرح) چلتے رہو یہ کوئی مطلب کی بات ہے ہم نے تو یہ بات کسی پچھلے مذہب میں نہیں سنی، ہو نہ ہو یہ گھڑی ہوئی بات ہے۔)

۳۰۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات (خواب میں) میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں

عمارة حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق عن معمر عن ايوب عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِی اللَّيْلَةَ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِیْ مَنَامٍ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَیَّ اَوْقَالَ فِیْ نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ قَالَ يَامُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ نَعَمْ فِی الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَكْثُ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

آیا۔(راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواب کا لفظ بھی فرمایا) اور پوچھا کہ محمد ﷺ کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی یا فرمایا اپنی ہنسلی میں محسوس کی چنانچہ میں جان گیا کہ آسمان و زمین میں کیا ہے۔ پھر پوچھا محمد ﷺ کیا جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا، جماعت کے لئے پیدل چلنا اور تکلیف میں بھی اچھی طرح وضو کرنا ہے۔ جس نے یہ عمل کئے وہ خیر ہی کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرا نیز وہ گناہوں سے اس طرح پاک رہا گویا کہ اسی دن اس کی ماں نے جنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ محمد (ﷺ) جب تم نماز پڑھ چکو تو یہ دعا پڑھا کرو "اللهم انی اسئلک"..... سے غیر مفتون تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک کام (کی توفیق) مانگتا ہوں اور یہ کہ (مجھے) برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا کر اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لے) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور درجات یہ ہیں۔ سلام کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نمازیں پڑھنا۔

کچھ راوی ابوقلابہ اور ابن عباس کے درمیان ایک شخص کا اضافہ کرتے ہیں۔ قتادہ، ابوقلابہ سے وہ خالد سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ میرے پاس میرا پروردگار بہترین صورت میں آیا اور فرمایا کہ اے محمد (ﷺ) میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رب اور تیری فرمانبرداری کے لئے مستعد ہوں۔ فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور مشرق و مغرب کے متعلق جان گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کس میں جھگڑتے ہیں؟ عرض کیا درجات اور کفارات میں، جماعتوں کی طرف پیدل چلنے میں، تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنے۔ جو ان چیزوں کی حفاظت کرے گا خیریت سے زندہ رہے گا۔ اور خیر پر مرے گا نیز اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ معاذ بن جبلؓ بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند طویل حدیث نقل کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں سو گیا اور گہری نیند میں ڈوب گیا تو میں نے رب کو بہترین صورت میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا: الحدیث۔

سُوْرَةُ زُمَرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٠٢٤۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیی بن عبدالرحمٰن بن حاطب عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَالَّذِیْ كَانَ بَيْنَنَا فِی الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِيْدٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠٢٤۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ جب ''انکم یوم القیامة عندربکم''.....الآیۃ (یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے) نازل ہوئی تو میں نے پوچھا کہ کیا دنیا میں جھگڑنے کے بعد دوبارہ آخرت میں بھی ہم لوگ جھگڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ زبیر کہنے لگے: پھر تو کام بہت مشکل ہے۔

٣٠٢٥۔ حدثنا عبد بن حمید نا جان بن هلال وسلیمان بن حرب وحجاج بن منهال قالوا نا حماد بن سلمة عن ثابت عن شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَاعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِیْ

٣٠٢٥۔ حضرت اسماء بن یزید فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا۔ ''یا عبادی الذین''.....آخر حدیث تک (یعنی اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی (گناہ کئے) وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں کیونکہ وہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پرواہ نہیں کرتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ثابت کی روایت سے جانتے ہیں وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

٣٠٢٦۔ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا سفیان قال ثنی منصور وسلیمان الاعمش عن ابراهیم عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

٣٠٢٦۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر دیگر مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھانے کے بعد کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر آنحضرت ﷺ ہنسے یہاں تک کہ کچلیاں تک ظاہر ہوگئیں پھر فرمایا: ''وماقدروا اللہ حق قدرہ'' (یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسے کہ اس کا حق ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے بندار اسے یحییٰ سے وہ فضیل بن عیاض سے وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ہنسنا تعجب اور تصدیق کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۰۔ سورۂ زمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۲۷۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن نا محمد بن الصلت نا ابو کدینة عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ یَهُوْدِیٌّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَایَهُوْدِیُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ کَیْفَ تَقُوْلُ یَاابَاالْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی ذِهٖ وَالْاَرْضِیْنَ عَلٰی ذِهٖ وَالْمَآءَ عَلٰی ذِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰی ذِهٖ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی ذِهٖ وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْجَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰی بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

۳۰۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک یہودی کے پاس سے گزرے تو اس سے کہا: اے یہودی کوئی بات کرو۔ اس نے کہا: اے ابوقاسم آپ کیسے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس (انگلی) پر، زمین کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس پر رکھتا ہے اور محمد بن صلت ابوجعفر نے پہلے اپنی چھنگلیا سے بالترتیب اشارہ کیا یہاں تک کہ انگوٹھے تک پہنچ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "وما قدروا اللّٰه حق قدره"..... الآیة.

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے امام بخاری کو یہ حدیث حسن بن شجاع سے محمد بن صلت کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا۔

۳۰۲۸۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن مطرف عن عَطِیَّةَ الْعَوْفِیْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰی سَمْعَهٗ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْمَرَ اَنْ یَّنْفُخَ فَیَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَکَیْفَ نَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَااللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ تَوَکَّلْنَا عَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا وَرُبَّمَا قَالَ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا

۳۰۲۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جب کہ صور پونکنے والے نے صور منہ کو لگالیا ہے۔ وہ اپنی پیشانی جھکائے اور کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ پھونکے۔ مسلمانوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں (اس وقت) آپ ﷺ نے فرمایا: کہو "حسبنا اللّٰه ونعم الوکیل توکلنا علی اللّٰه ربنا." یعنی اللہ ہمیں کافی ہے وہ بہترین وکیل ہے ہم اپنے رب اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں کبھی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۲۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم نا سلیمان التیمی عن اسلم العجلی عن بشر بن شغاف عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ اَعْرَابِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ یُّنْفَخُ فِیْهِ

۳۰۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پوچھا: یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ فرمایا: ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلیمان تیمی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۳۰۔ حدثنا ابوکریب نا عبدة بن سلیمان نا محمد بن عمرو نا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ

۳۰۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا: اللہ اس کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام انسانوں میں سے

يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَدَهٗ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهٗ قَالَ تَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَاهُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رُّفِعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَرُفِعَ رَاْسَهٗ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

پسند کرلیا اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا اور کہا کہ تم آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں یہ بات کہتے ہو۔ (پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے) تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ونفخ فی الصور".....الآیۃ (یعنی جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے تمام لوگ ہوش کھو بیٹھیں گے مگر جس کو خدا چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعۃً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے) اس موقع پر سب سے پہلے سر اٹھانے والا میں ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھے یا وہ مستثنیٰ لوگوں میں سے تھے۔ ❶ اور جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ❷

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳۱۔ حدثنا محمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا عبدالرزاق نا الثوري نا ابواسحاق اِنَّ الْاَعَزَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اَنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيُوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

۳۰۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ (جنت میں) ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تمہارے لئے زندگی ہے تم کبھی نہیں مرو گے، تمہارے لئے تندرستی ہے تم کبھی بیمار نہیں ہو گے، تمہارے لئے جوانی ہے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تم لوگوں کے لئے نعمتیں ہیں تم کبھی تکلیف نہ پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی مراد ہے "وتلک الجنة التي".....الآیۃ (یعنی وہی جنت جس کے تم اپنے اعمال کے بدلے وارث ہوئے)

ابن مبارک وغیرہ یہ حدیث زہری سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۳۰۳۲۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبدالله بن المبارك عن عنبسة بن سعيد عن حبيب بن ابي عمرة عن مجاهد قَالَ قَالَ..... ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ قَالَ

۳۰۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے مجاہد سے پوچھا کہ جانتے ہو جہنم کتنی وسیع ہے؟ مجاہد کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم نہیں جانتے۔ مجھے حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے

❶ وہ اس بے ہوشی سے مستثنیٰ ہوں گے، سے مراد یہ ہے کہ چونکہ موسیٰ دنیا میں ایک مرتبہ بے ہوش ہو چکے ہیں، لہٰذا آخرت میں بے ہوش نہیں ہوں گے اس سے حضرت موسیٰ کی آنحضرت ﷺ پر فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کے فضائل کہیں زیادہ ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ اس سے دو چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ آنحضرت ﷺ کو حضرت یونسؑ سے افضل جانے۔ تو یہ غلط ہے۔ اس لئے نبوت میں سب انبیاء برابر ہیں۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ خود کو حضرت یونسؑ سے افضل جانے۔ ظاہر ہے کہ کسی شخص کا کسی نبی سے افضل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

اَتَدْرِیْ مَاسِعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَاقَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَاتَدْرِیْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ فَاَیْنَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰی جَسْرِ جَهَنَّمَ

آنحضرت ﷺ سے "والارض جمیعاً".....الآیة (یعنی ساری زمین قیامت کے دن اس پروردگار کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے دائیں ہاتھ میں) فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے پل پر۔

اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۳۳۔ حدثنا بندارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیٰن عن منصور والاعمش عن ذرّ عن یُسَیْعٍ الْحَضْرَمِیْ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الدُّعَآءُ هُوَالْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۱۔ سورۂ مومن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۳۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دعا ہی تو عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی "وقال ربکم ادعونی".....الآیة (یعنی تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں۔ جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے) یعنی دعا مانگنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۳۴۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن منصور عن مجاهد عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِیَّانِ وَ ثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ کَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰهَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَایَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ کَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَا اَبْصَارُکُمْ

۱۵۸۲۔ سورۂ سجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۳۴۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا۔ قریشی موٹے اور کم سمجھ تھے۔ ان (تینوں) میں سے ایک نے کہا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ جو باتیں ہم کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر زور سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر زور سے سنتا ہے تو آہستہ بھی سنتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما کنتم تستترون".....الآیة (یعنی اور تم اس بات سے تو خود کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں لیکن تم اس خیال میں رہے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں اور تمہارے اس

گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا تمہیں برباد کر دیا پھر تم خسارے میں پڑ گئے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳۵۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن عمارة بن عُمَيْر عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِالْكَعْبَةِ فَجَآءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شُحُوْمِ بُطُوْنُهُمْ قَلِيْلٌ فِقْهِ قُلُوْبُهُمْ قُرَيْشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ اَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَّمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُانَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهٗ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهٗ كُلَّهٗ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ

۳۰۳۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین شخص آئے جن کے پیٹ زیادہ چربی والے اور دل کم سمجھ والے تھے۔ ایک قریشی اور دو اس کے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو اس کے داماد قریشی تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں کچھ بات کی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ایک کہنے لگا کیا خیال ہے کیا اللہ تعالیٰ ہماری یہ بات سن رہا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر ہم اپنی آواز بلند کریں تو سنتا ہے اور اگر پست کریں تو نہیں سنتا تیسرا کہنے لگا اگر وہ تھوڑا سن سکتا ہے تو پورا سنتا ہے۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "وما کنتم تستترون ان یشهد"..... سے "خاسرین" تک۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اسے محمود بن غیلان نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انہوں نے عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

۳۰۳۶۔ حدثنا ابوجعفر عمر بن علی بن الفلاس ثنا ابوقتيبة سلم بن قتيبة نا سهيل بن ابی حزم القطعی نا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَااللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَّاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ

۳۰۳۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ان الذين قالوا ربنااللّٰه" الآية (یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا معبود اللہ ہی ہے اور پھر اس پر قائم رہے) اور فرمایا: بہت سے لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر منکر ہو گئے چنانچہ جو شخص اسی پر مرا وہ قائم رہا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ عفان نے عمرو بن علی سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

۱۵۸۳۔ سورۂ شوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۳۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن

۳۰۳۷۔ طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ "قل

جعفرنا شعبة عن عبدالملك بن ميسرة قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ

لااسئلكم" الآیة (یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں تم لوگوں سے دعوت اسلام پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا مگر حق قرابت) کی تفسیر کیا ہے؟ سعید بن جبیر نے فرمایا: اہل قرابت سے مراد آل محمد (ﷺ) ہے۔ ابن عباس کہنے لگے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ عرب کا کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ چنانچہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں تم لوگوں سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ ہاں البتہ تم لوگ اس قرابت کی وجہ سے جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ (آپس میں) حسن سلوک کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۳۰۳۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا عمرو بن عاصم نا عبيدالله بن الوازع قَالَ نُبِّئْتُ شَيْخٌ مِّنْ بَنِيْ مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِيْ دَارِهٖ لَتِّيْ قَدْ كَانَ بَنٰى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَ فِيْ قُشَاشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَاَيْتُكَ وَاَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمْسِكُ بِاَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَّاَنْتَ فِيْ حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ ابْنِ عِبَادٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهٖ قُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُصِيْبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْدُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَّمَا يَعْفُوْ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرُ قَالَ وَقَرَاَ وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْعَنْ كَثِيْرٍ

۳۰۳۸۔ قبیلہ بنومرہ کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ گیا تو مجھے بلال بن ابوبردہ کے حال کے متعلق بتایا گیا میں نے کہا کہ اس میں عبرت ہے۔ میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اسی گھر میں قید تھے جو انہوں نے بنوایا تھا۔ اذیتیں پہنچانے اور مار پیٹ کی وجہ سے ان کی شکل وصورت بدل گئی تھی اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا (کپڑا) تھا۔ میں نے کہا: الحمدللہ اے بلال میں نے تمہیں دیکھا کہ تم ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے غبار نہ ہوتے ہوئے بھی ناک پکڑ کر گزرا کرتے تھے اور آج اس حال میں ہو۔ کہنے لگے تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابن عباد ہوں اور بنومرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائیں۔ میں نے کہا: سنایئے۔ فرمایا: ابوبردہ اپنے والد ابوموسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو کوئی تکلیف یا چوٹ اس کے گناہوں کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ اور جو (گناہ) اللہ تعالیٰ معاف کردیتے ہیں وہ اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ "وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت" الآیۃ (یعنی تمہیں جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ تمہارے کئے ہوئے اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہت گناہوں کو معاف کردیتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۳۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن بشرالعبدی ويعلى بن عبيد عن حجاج بن دينار عن اَبِیْ غَالِبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوالْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَاضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ

۱۵۸۴۔ سورۂ زخرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۳۹۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک ان میں جھگڑا نہیں شروع ہوجاتا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ما ضربوہ لک الاجدلا." (یعنی ان لوگوں نے جو یہ آپ ﷺ سے بیان کیا ہے محض جھگڑنے کی غرض سے بلکہ یہ ہی جھگڑالو)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف حجاج بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور حجاج ثقہ اور مقارب الحدیث ہیں نیز ابو غالب کا نام حزور ہے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۴۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالملك بن ابراهيم الجدی نا شعبة عن الاعمش ومنصور سمعا ابا الضحى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَيَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَ يَاْخُذُالْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اِذَاسُئِلَ اَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهٖ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيُخْبِرْبِهٖ وَاِذَا سُئِلَ عَمَّا لَايَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَاَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى

۱۵۸۵۔ سورۂ دخان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۰۔ مسروق کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک واعظ بیان کررہا تھا کہ قیامت کے قریب زمین میں سے ایسا دھواں نکلے گا کہ اس سے کافروں کے کان بند ہوجائیں گے اور مؤمنوں کو زکام سا ہوجائے گا۔ مسروق کہتے ہیں کہ اس پر عبداللہؓ غصے ہوگئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے (پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے) اور فرمایا: اگر کسی سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا اس کے پاس علم ہو تو بیان کرے یا فرمایا بتادے اور اگر نہ جانتا ہو تو کہہ دے اللہ جانتا ہے۔ یہ بھی انسان کا علم ہے کہ جو چیز نہیں جانتا۔ اس کے بارے میں کہے کہ "اللہ اعلم" اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ کہہ دیجئے میں تم لوگوں سے اجرت نہیں مانگتا اور میں اپنے پاس سے بات بنانے والا نہیں۔ اس دھوئیں کی حقیقت یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے تو دعا کی کہ یا اللہ ان پر یوسفؑ کے زمانے کی طرح سات سال کا قحط نازل کر۔ چنانچہ قحط آیا، اور سب چیزیں ختم ہوگئیں۔ یہاں تک کہ کھالیں اور مردار کھانے لگے

اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهٖ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ

اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ ہڈیاں بھی کھانے لگے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر زمین سے ایک دھواں نکلنے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابوسفیان آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی کہ آپ ﷺ کی قوم ہلاک ہوگئی ہے۔ "یوم تاتی السمآء بدخان مبین" الآیة (یعنی جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے) منصور کہتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (وہ لوگ دعا کریں گے) "ربنا اکشف عنا العذاب".....الآیة (یعنی اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو دور کر دے) کیونکہ قیامت کا عذاب تو دور نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی یہ آیت بھی عبداللہؓ کے قول کی تائید کرتی ہے) عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ بطشہ،❶ لزام اور دخان کے عذاب گزر چکے ہیں۔ اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ چاند کا پھٹنا بھی گزر گیا۔ اور پھر ان دونوں میں سے ایک یہ بھی کہتے ہیں کہ روم کا غالب ہونا بھی گزر گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ لزام سے مراد جنگ بدر کے موقع پر جو لوگ قتل ہوئے، وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۱۔ حدثنا الحسين بن حريث ناوكيع عن موسىٰ بن عبيدة عن يزيد بن اَبَان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ

۳۰۴۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مؤمن کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو دونوں اس کی موت پر روتے ہیں۔ چنانچہ کفار کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "فمابكت عليهم السمآء".....الآیة (یعنی نہ ان پر آسمان رویا نہ زمین اور نہ ہی وہ مہلت پانے والے تھے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید رقاشی ضعیف ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۸۶۔ سورۂ احقاف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۲۔ حدثنا علی بن سعید الکندی نا ابو محیاة عن عبد الملك بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدُ عُثْمَانَ جَآءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاجَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نُصْرَتِكَ

۳۰۴۲۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن سلامؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ عبداللہ کہنے لگے آپ کی مدد کے لئے۔ حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ

❶ اس سے مراد غزوۂ بدر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے "يوم نبطش البطشة الكبرى" (ترجمہ: جس دن ہم ان کی سخت پکڑ کریں گے)۔ واللہ اعلم (مترجم)

قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌلِّيْ مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ فَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَتْ فِيَّ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَّغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَلَتُسْئَلُنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ

آپ جائیں اور لوگوں کو مجھ سے دور رکھیں کیونکہ آپ کا باہر رہنا میرے لئے اندر رہنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ عبداللہ بن سلام باہر نکلے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ لوگو زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا اور میرے بارے میں کئی آیات نازل ہوئیں چنانچہ "وشهد شاهد من بنى اسرآئيل".....الآية (یعنی بنی اسرائیل میں سے ایک گواہی دینے والے نے اسی کے مثل گواہی دی اور ایمان لایا (لیکن) تم لوگوں نے تکبر کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے) اور "كفى بالله شهيدًا بينى وبينكم" (یعنی اللہ ہی میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) یہ دونوں آیتیں میرے ہی بارے میں نازل ہوئیں۔ (اور جان لو) کہ تم سے اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں جس میں تمہارے نبی رہے پڑوسی ہیں۔ لہٰذا تم لوگ اس شخص (عثمانؓ) کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگوں نے اسے قتل کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے اور تم لوگوں پر اللہ کی وہ تلوار نکل آئے گی جو چھپی ہوئی تھی اور پھر اس کے بعد قیامت تک میان میں نہیں ڈالی جائے گی راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ کہنے لگے کہ اس یہودی ❶ اور عثمان دونوں کو قتل کر دو۔

یہ حدیث غریب ہے اسے شعیب بن صفوان بھی عبدالملک بن عمیر سے وہ ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے نقل کرتے ہیں۔

۳۰۴۳۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود ابوعمرو البصرى نا محمد بن ربيعة عن ابن جريج عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ وَمَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا

۳۰۴۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل دیکھتے تو اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب بارش ہونے لگتی تو خوش ہو جاتے۔ میں نے آپ ﷺ سے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: معلوم نہیں شاید یہ اسی طرح ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فلما راوه عارضا مستقبل" الآية (یعنی جب ان لوگوں (قوم عاد) نے ابر کو اپنے کھیتوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہیں جو ہم پر برسنے والے ہیں۔ ❷

❶ حضرت عبداللہ بن سلام یہودیوں کے بڑے عالم تھے جو سب یہودیوں سے پہلے ایمان لائے۔ (مترجم) ❷ یعنی آنحضرت ﷺ خوف میں مبتلا ہو جاتے کہ کہیں یہ ویسا ہی عذاب نہ ہو جیسا کہ قوم عاد پر آیا تھا۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۴۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن داوٗد عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهٗ مِنَّا اَحَدٌ وَّلٰكِنَّ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّ هُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيْلَ اسْتُطِيْرَمَا فُعِلَ بِهٖ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا وَكَانَ فِیْ وَجْهِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِهٖ يُجِیْئُ مِنْ قِبَلِ حِرَآءَ قَالَ فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِیْ كَانُوْا فِيْهِ قَالَ فَقَالَ اَتَانِیْ دَاعِی الْجِنِّ فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَ هُمْ وَ اٰثَارَ نِيْرَا نِهِمْ قَالَ الشَّعْبِیُّ وَ سَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِیْ اَيْدِيْكُمْ اَوْ فَرَمَا كَانَ لَحْمًا وَّ كُلُّ بَعْرَةٍ اَوْرَوْثَةٍ عَلْفٌ لِّدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۴۔ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ جس رات جن آئے تھے کیا آپ لوگوں میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن ایک مرتبہ مکہ میں آنحضرت ﷺ گم ہو گئے ہم لوگ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا ہے یا کوئی اغوا کر کے لے گیا ہے وہ رات بہت بری گزری جب صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ صبح ہی صبح غار حراء کی طرف سے آ رہے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے اپنی گھبراہٹ بیان کی تو فرمایا کہ میرے پاس ایک جن مجھے بلانے کے لئے آیا تھا۔ میں وہاں چلا گیا اور ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ ﷺ ہمیں لے گئے اور ان کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے پھر جنوں نے آنحضرت ﷺ سے توشہ مانگا وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جائے گا۔ تمہارے لئے ہوگی اور خوب گوشت لگا ہوا ہوگا۔ اور ہر اونٹ کی مینگنیاں اور گوبر تمہارے جانوروں کا چارہ ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ ❶

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۸۷۔ سورۂ محمد (ﷺ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزھری عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُاللّٰهَ فِی الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

۳۰۴۵۔ حضرت ابوہریرہؓ، "واستغفر لذنبک" الآیة (یعنی اپنے گناہوں اور مؤمن مردوں وعورتوں کے لئے مغفرت مانگئے) کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ مغفرت مانگتا ہوں۔ محمد بن عمر بھی یہ حدیث ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

❶ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس رات کے متعلق متعارض احادیث منقول ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ جن میں ان کے موجود ہونے کا ذکر ہے وہ صرف باعتبار آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے ہیں کیونکہ وہ مجمع جن میں حاضر نہیں ہوئے تھے لہٰذا کئی روایات میں کہتے ہیں کہ وہ ساتھ نہیں تھے کیونکہ وہ تو دور ہی بیٹھے رہے۔ یعنی جانا نہ جانا برابر تھا۔ پھر یہ بھی احتمال ہے کہ یہ واقعہ دو مرتبہ ہوا ہے کہ ایک میں وہ موجود ہوں اور دوسرے میں نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

۳۰۴۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا شيخ من اهل المدينة عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمًا وَّاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا وَمَنْ يُّسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَ قَوْمُهٗ هٰذَا وَ قَوْمُهٗ

۳۰۴۶۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وان تتولوا یستبدل قوما".....الآیة (یعنی اگر تم لوگ روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے) صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہماری جگہ کون لوگ آئیں گے؟ آپ ﷺ نے سلمانؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔عبدالرحمٰن بن جعفر بھی یہ حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۴۷۔حدثنا علی بن حجرنا اسمٰعیل بن جعفر نا عبداللّٰه بن جعفر بن نجيح عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَاللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَايَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَ اَصْحَابُهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ

۳۰۴۷۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم لوگ روگردانی کریں گے تو وہ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا وہ کون لوگ ہیں جو ہماری طرح نہیں ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ آنحضرت ﷺ کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے سلمان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اس کے ساتھی۔اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (بلند ستارہ) میں بھی لٹکتا ہوتا تو اہل فارس میں سے چند لوگ اسے لے آتے۔

عبداللہ بن جعفر بن نجیح، علی بن مدینی کے والد ہیں۔علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ روایت کرتے ہیں پھر علی یہی حدیث اسماعیل بن جعفر سے اور وہ عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے نقل کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۸۸۔سورۂ فتح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن ابيه قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِیْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ

۳۰۴۸۔حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ کہا۔آپ ﷺ چپ رہے۔میں نے دوبارہ عرض کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہوگیا۔پھر (اپنے آپ سے) کہنے لگے اے ابن خطاب تیری ماں تجھ پر روئے تو نے آنحضرت (ﷺ) کو تین مرتبہ سوال

اُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا اَحْلَقَكَ بِاَنْ يُّنْزَلَ فِيْكَ الْقُرْاٰنُ قَالَ فَمَا نُشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَّا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَامَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَالَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

کر کے تنگ کیا اور کسی مرتبہ بھی آپ ﷺ نے جواب نہ دیا تو اسی لائق ہے کہ تیرے متعلق قرآن نازل ہو۔ کہتے ہیں کہ میں ابھی ٹھہرا بھی نہیں تھا۔ کہ کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے بلا رہا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی جو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ''انا فتحنالک فتحاًمبیناً'' (یعنی بے شک ہم نے آپ ﷺ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۰۴۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمرعن قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ لَكَ اللّٰهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ حَتّٰى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيْمًا

۳۰۴۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ''لیغفرلک اللّٰہ''.....الآیۃ (ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردے) تو آپ ﷺ حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے کہ مجھے زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی تو صحابہ نے عرض کیا یہ خوشگوار بات مبارک ہو یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے متعلق تو بتادیا لیکن معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''لید خل المؤمنین والمؤمنات..... سے فوزًا عظیماً'' تک۔ (تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تاکہ ان کے گناہ دور کردے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۰۔ حدثنا عبد بن حميد قال ثنى سُلَيمان بن حرب نا حَمَّاد بن سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْهُ فَاُخِذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَالَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْاٰيَةَ

۳۰۵۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تنعیم کے پہاڑ سے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی طرف اسی کافر نکلے۔ صبح کی نماز کا وقت تھا وہ لوگ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کو قتل کردیں لیکن سب کے سب پکڑے گئے اور آنحضرت ﷺ نے انہیں آزاد کردیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''و هوالذی کف ایدیهم''.....الآیۃ (یعنی وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے تم سے اور تمہارے ان سے ہاتھ روک دیئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۵۱۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصری نا سفیان بن حبیب عن شعبة عن ثویر عن ابیه عن الطُّفَیْلِ بْنِ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۳۰۵۱۔ حضرت ابی بن کعبؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ "والزمهم كلمة التقوى" (ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا) میں کلمة تقویٰ سے مراد لاالٰه الااللّٰه ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن قزع کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے اسی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسے اسی سند سے مرفوع جانا۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵۸۹۔ سورۂ حجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۵۲۔ حدثنا محمد بن المثنٰی نا مؤمل بن اسماعیل نانا فع بن عمر بن جمیل الجمحی قال ثنا ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ ثنی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَکَلَّمَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِیْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَکَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ قَالَ وَکَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ اِذَا تَکَلَّمَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُسْمَعْ کَلَامُهٗ حَتّٰی یَسْتَفْهِمَهٗ

۳۰۵۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے اور عمرؓ کہنے لگے کہ انہیں عامل نہ بنائیے۔ چنانچہ دونوں میں تکرار ہوگئی یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہوگئیں۔ ابوبکرؓ، عمرؓ سے کہنے لگے کہ تمہارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے وہ کہنے لگے نہیں میری قطعاً یہ نیت نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ" الآیة (یعنی اے ایمان والو اپنی آوازیں رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو) راوی کہتے ہیں کہ پھر عمرؓ کا یہ حال تھا کہ اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی بات کرتے تو ان کی آواز اس وقت سنائی نہ دیتی جب تک سمجھا کر بات نہ کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ زبیر نے اپنے دادا ابوبکرؓ کا اس حدیث میں ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۰۵۳۔ حدثنا ابوعمار الحسین ابن حریث نا الفضل بن موسٰی عن الحسین بن واقد عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ فِیْ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ

۳۰۵۳۔ حضرت براء بن عازبؓ "ان الذین ینادونک" الآیة (یعنی جو لوگ آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں) کا سبب نزول بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میری تعریف عزت اور میری

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِیْ زَيْنٌ وَ اِنَّ ذَمِّی شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

مذمت ذلت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شان تو اللہ کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۵۴۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن داوٗد بن ابی هند عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهٗ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰی بِبَعْضِهَا فَعَسٰی اَنْ يَّكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

۳۰۵۴۔ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کے دو دو تین تین نام ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض ناموں سے پکارا جانا وہ اچھا نہیں سمجھتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ولاتنابزوا بالالقاب" (یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابوسلمہ، بشیر بن مفضل سے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ ابوجبیرہ بن ضحاک سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابوجبیرہ، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

۳۰۵۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر عن المستمر بن الريان عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ قَرَءَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْيُطِيْعُكُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحٰی اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعُهُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ

۳۰۵۵۔ حضرت ابونضرہؒ فرماتے ہیں کہ ابوسعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی۔ "واعلموا ان فيكم رسول الله"..... الآية (یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر آپ ﷺ ان میں تمہارا کہنا مانیں تو تم لوگوں کو بڑا ضرر پہنچے۔ اور فرمایا: یہ آیت تمہارے نبی ﷺ پر اس وقت نازل کی گئی۔ جب کہ تمہارے ائمہ اور اس امت کے بہترین لوگ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اگر آنحضرت ﷺ بہت سی چیزوں میں تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو تم لوگ مضرت میں پڑ جاؤ گے تو آج تم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے مستمر بن ریان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں۔

۳۰۵۶۔ حدثنا علی بن حجر نا عبدالله بْنُ جعفر نا عبدالله بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْاَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّتَقِیٌّ كَرِيْمٌ عَلَی اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَيِّنٌ عَلَی اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْاٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

۳۰۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے تکبر کرنا دور کر دیا ہے۔ اب لوگ دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ کے نزدیک نیک، متقی اور کریم ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ کے نزدیک بدکار، بدبخت اور ذلیل ہے۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "يٰاَيُّهَا الناس انا خلقناكم من ذكر"..... الآية (یعنی اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنایا

اَتْقَاكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ شریف وہی ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے اور خبر رکھنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے روایت کے متعلق صرف اسی سند سے جانتے ہیں عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن معین اور کئی راوی انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۷۔ حدثنا الفضل بن سهل البغدادی الاعرج وغير واحد قالوا نا يونس بن محمد عن سلام بن ابی مطيع عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى

۳۰۵۷۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسب مال اور کرم تقویٰ ہے۔

یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف سلام بن ابی مطیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ قٓ

۱۵۹۰۔ سورۂ ق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۵۸۔ خدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا شيبان عَنْ قَتَادَةَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ

۳۰۵۸۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ (یعنی اور ہے تو لاؤ) اور اس وقت تک اسی طرح (هل من مزيد) کہتی رہے گی جب تک اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم نہیں رکھیں گے قدم رکھتے ہی وہ کہنے لگے گی۔ تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں ہرگز نہیں اور پھر ایک دوسرے میں گھس جائے گی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

۱۵۹۱۔ سورۂ ذاریات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۵۹۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن سلام عن عاصم بن ابی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهٗ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ

۳۰۵۹۔ حضرت ابو وائل قبیلہ ربیعہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں مدینہ آیا تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں بھی اس کی طرح ہو جاؤں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ قوم عاد کا قاصد کیسا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اچھے واقف کار سے آپ کا واسطہ پڑا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب قوم عاد پر قحط پڑا تو

فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًالَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَ تَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍفَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَاكُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهٗ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُلَهُ الْخَمْرَالَّذِىْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهٗ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهٗ اَخْتَرْاَحَدَهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَآءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهٗ خُذْهَا رَمَادًا رَمْدَدًا لَاتَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَّذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرَ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِىْ حَلْقَةَ الْخَاتِمِ ثُمَّ قَرَءَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰية

قیل (ایک شخص کا نام) کو بھیجا گیا وہ بکر بن معاویہ کے یہاں ٹھہرا۔ اس نے اسے شراب پلائی اور دو (مشہور) باندیاں اس کے سامنے گانے لگیں پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کا ارادہ کر کے نکلا اور چل دیا۔ پھر دعا کی کہ یا اللہ میں کسی بیماری کے علاج یا کسی قیدی کو چھڑانے کے لئے نہیں آیا کہ میں فدیہ دوں۔ لہٰذا تو اپنے بندے کو جو پلانا ہو پلا۔ ساتھ ہی ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا اس طرح وہ بکر بن معاویہ کے شراب پلانے کا شکریہ ادا کرتا تھا۔ پھر اس کے لئے کئی بدلیاں آئیں جن میں سے اس نے ایک کالی بدلی پسند کی پھر کہا گیا کہ جلی ہوئی راکھ لے لو جو قوم عاد کے کسی فرد کو نہ چھوڑے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم عاد پر صرف اس انگوٹھی کے حلقے کے برابر ہوا چھوڑی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اذارسلنا علیھم الریح..... الآیۃ (اور جب ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی وہ جس چیز پر سے گزرتی اسے اس طرح کر دیتی جیسے گل کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔)

یہ حدیث کئی راوی سلام ابومنذر سے وہ عاصم بن ابی النجود سے وہ ابووائل سے اور وہ حارث بن حسان سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔

۳۰۶۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا زيد بن حباب نا سلام بن سليمان النحوى ابوالمنذرنا عاصم بن ابى النجود عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَ اِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدُ السَّيْفِ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ عَمْرَوا بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ نَحْوًا مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ

۳۰۶۰۔ حضرت حارث بن یزید بکری کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور کالے جھنڈے لہرا رہے تھے اور بلال تلوار لٹکائے آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا: لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ، عمرو بن عاصؓ کو کسی علاقے میں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پھر سفیان بن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۹۲۔ سورۂ طور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۶۱۔ حدثنا ابوهشام الرفاعى نا ابوفضيل عن شدين بن كريب عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ

۳۰۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستاروں کے بعد (یعنی فجر سے پہلے) دو سنتیں اور سجود (مغرب) کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

بعد بھی دو رکعت سنتیں ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن فضل کی روایت سے اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ وہ رشدین بن کریب سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ محمد اور رشدین بن کریب میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟ تو فرمایا: دونوں ایک جیسے ہی ہیں لیکن محمد میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔ پھر میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ دونوں ایک جیسے ہیں لیکن رشدین میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۹۳۔ سورۂ نجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۶۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف عن مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى اِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقُ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهٗ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَّاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتِ مَالَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَايَغْشٰى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَاَرْعَدَهَا وَ قَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

۳۰۶۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ ❶ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (یعنی شب معراج میں) اور منتہیٰ سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف زمین سے چڑھا اور اس سے زمین کی طرف اترا جائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور نبی کو نہیں دیں۔ آپ ﷺ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔ سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپؐ کی امت کے سارے کبیرہ گناہ بخش دیئے گئے بشرطیکہ وہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں پھر ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی ''اذیغشی السدرة مایغشی'' (جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں) اور فرمایا کہ سدرہ چھٹے آسمان پر ہے سفیان کہتے ہیں کہ وہ لپٹنے والی چیز سونے کے پروانے تھے اور پھر ہاتھ ہلا کر بتایا کہ اس طرح اڑ رہے تھے۔ مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ وہ مخلوق کے علم کی انتہاء ہے اس کے بعد کوئی کسی چیز کے متعلق نہیں جانتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۳۔ حدثنا احمد بن منیع نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَقَالَ اَخْبَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

۳۰۶۳۔ شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیشؒ سے ''فکان قاب''.....الآیة (یعنی پھر اور نزدیک آیا اور دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم) کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: ابن مسعودؓ نے مجھے

❶ سدرۃ: بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ کے معنی انتہاء کی جگہ کے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ یہ ایک بیری کا درخت ہے۔ چنانچہ جو بھی احکام وارزاق آتے ہیں وہ پہلے اس تک پہنچتے ہیں اور پھر زمین پر آتے ہیں۔ اسی طرح جو اعمال اوپر جاتے ہیں وہ بھی پہلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچتے ہیں، پھر وہاں سے اوپر اٹھالئے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی جِبْرَائِیْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۰۶۴۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سُفْیَان عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْیَتَهٗ وَکَلَامَهٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسٰی وَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَیْدًا ثُمَّ قَرَاَ تُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ اَیْنَ یُذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَائِیْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ اَوْ کَتَمَ شَیْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْیَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ وَلٰکِنَّهٗ رَاٰی جِبْرَائِیْلَ لَمْ یَرَهٗ فِیْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَیْنِ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَمَرَّةً فِیْ جِیَادٍ لَّهٗ سِتَّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ

۳۰۶۴۔ شعبی کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی عرفات میں کعبؓ سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے (ابن عباس) کعب سے کوئی بات پوچھی تو وہ تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ ان کی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ کعبؓ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو محمد (ﷺ) اور موسیٰؑ پر تقسیم کیا۔ چنانچہ موسیٰؑ سے اللہ نے دو مرتبہ کلام کیا اور محمد ﷺ نے اللہ کا دو مرتبہ دیدار کیا۔ مسروق کہتے ہیں میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ فرمانے لگیں کہ تم نے ایسی بات کی ہے جس پر میرا (جسم کا) رواں کھڑا ہوگیا ہے۔ میں نے عرض کیا: تامل کیجئے اور پھر یہ آیت پڑھی۔ "لقد رای من آیات" الآیة (یعنی آنحضرت ﷺ نے اپنے پروردگار کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے) فرمانے لگیں: تمہاری عقل کہاں چلی گئی ہے وہ تو جبرائیلؑ ہیں۔ تمہیں کس نے بتایا کہ محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا ہے، یا آپ ﷺ نے کوئی ایسی چیز (امت سے) چھپائی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا یہ کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم ہے جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے "ان اللہ عندہ علم الساعة".....الآیة (یعنی بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا اور وہی جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا".....) تو وہ شخص جھوٹ باندھتا ہے۔ ہاں البتہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ کو دیکھا ہے اور انہیں بھی ان کی اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ جیاد کے مقام پر کہ ان کے چھ سو پر ہیں جنہوں نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا ہے۔

داؤد بن ابی ہند بھی ابو ہند سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے چھوٹی ہے۔

۳۰۶۵۔ حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی نا یحیی کثیرالعنبری نا سالم بن جعفر عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس قال رای محمد ربه قلت الیس الله یقول لاتدرکه الابصار وهو یدرك الابصار قال ویحك ذاك اذا تجلی بنوره الذی هو نوره وقد رای محمد ربه مرتین

۳۰۶۵۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے کہا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے ''لاتدرکه الآیۃ''(یعنی نظر اس کا ادراک نہیں کرسکتی.....) ابن عباسؓ کہنے لگے تیرا ستیاناس ہو یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے بلکہ محمد (ﷺ) نے تو اپنے رب کو دومرتبہ دیکھا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۶۶۔ حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابن عباس فی قول الله ولقد راٰه نزلة اخری عند سدرة المنتهی فاوحی الی عبده ما اوحی فکان قاب قوسین اوادنی قال ابن عباس قد راٰه النبی صلی الله علیه وسلم

۳۰۶۶۔ حضرت ابن عباسؓ ''ولقدراٰه نزلة''.....الخ(یعنی انہوں نے اسے ایک اور مرتبہ بھی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا پھر اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی پھر دونوں کے درمیان دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا) ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۷۔ حدثنا عبد بن حمیدنا عبد الرزاق وابن ابی رزمة وابونعیم عن اسرائیل عن سماك بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال ماکذب الفؤاد مارای قال راٰه بقلبه

۳۰۶۷۔ حضرت ابن عباسؓ ''ماکذب الفواد مارأی'' (یعنی دل نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۸۔ حدثنا محمود بن غیلان ناوکیع ویزید بن هارون عن یزید بن ابراهیم التستری عن قتادة عن عبدالله بن شقیق قال قلت لابی ذر لوادرکت النبی صلی الله علیه وسلم لسالته فقال عما کنت تسأله قلت اسأله هل رای محمد ربه فقال قد سألته فقال نور انی اراه

۳۰۶۸۔ حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ سے عرض کیا کہ اگر میں آنحضرت ﷺ کو پاتا تو آپ ﷺ سے ایک سوال پوچھتا۔ ابوذرؓ نے پوچھا کہ کیا پوچھتے؟ کہنے لگے: پوچھتا کہ کیا محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا آپ ﷺ نے جواب دیا: وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۹۔ حدثنا عبد بن حمیدنا عبیدالله بن ابی

۳۰۶۹۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ''ماکذب الفؤاد''.....

رزمة عن اسرائيل عن ابی اسحاق عن عمرو بن دينار عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عبدالرحمٰن بن يزيدعن عَبْدِاللّٰهِ مَاكَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى فَقَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْمَلَاَ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الآیة کی تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو ان کے وجود نے آسمان وزمین کا احاطہ کرلیا تھا۔

۳۰۷۰۔حدثنا احمد بن عثمان ابوعثمان البصری نا ابوعاصم عن زكريا بن اسحاق عن عمرو بن دينار عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا دَاَیُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا

۳۰۷۰۔حضرت ابن عباسؓ "الذين يجتنبون كبائر الاثم" الآية (یعنی وہ لوگ ایسے ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ)❶ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اگر تو بخشتا ہے تو سب گناہ بخش دے تیرا کون سا ایسا بندہ ہے جو گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۹۴۔سورۂ قمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۷۱۔ حدثنا علی بن حجرنا علی بن مسهر عن الاعمش عن ابراهيم عن اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ مِنْ وَّرَآءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَةٌ دُوْنَه' فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُشْهَدُوْا يَعْنِیْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۱۔حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ (آپ ﷺ کے معجزے سے) چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس پار اور دوسرا اس پار۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا۔ یعنی آنحضرت ﷺ اس سے یہ مراد لیا کرتے تھے "اقتربت الساعة"..... الآیة (ترجمہ: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔)

۳۰۷۲۔حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اٰيَةٌ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰی قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

۳۰۷۲۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو چاند مکہ میں دو مرتبہ پھٹا (دو ٹکڑے ہوا) پھر یہ آیات "اقتربت الساعة" سے "سحر مستمر" تک نازل ہوئیں (یعنی قیامت نزدیک آ گئی اور چاند شق ہوگیا اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہوا

❶ کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کے لئے اس آیت میں بشارت ہے کہ اس کے صغائر معاف کردیئے جائیں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

جاتا ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن ابن ابی نجیح عن مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا

۳۰۷۳۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گواہ رہنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷٤۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد عن شعبة عن الاعمش عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا

۳۰۷۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چاند پھٹا تو آپ ﷺ نے ہمیں گواہ ٹھہرایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن کثیرنا سلیمان بن کثیر عن حصین عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَارَ فِرْقَتَیْنِ عَلٰی هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰی هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ سَحَرَنَا فَمَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَسْحَرَالنَّاسَ کُلَّهُمْ

۳۰۷۵۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چاند شق ہوا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا اس پہاڑ پر۔ اس پر کفار کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ بعض کہنے لگے کہ اگر ہم پر جادو کر دیا ہے تو سب لوگوں پر تھوڑی جادو کر سکے گا۔ ❶

یہ حدیث بعض حضرات حصین سے وہ جبیر سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا جبیر بن مطعم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۰۷٦۔ حدثنا ابوکریب وابو بکر بندار قالا ثنا وکیع عن سفیان عن زیاد بن اسمٰعیل عن محمد بن عباد بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِکُوْا قُرَیْشٍ یُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَدْرِفَنَزَلَتْ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْامَسَّ سَقَرَ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ

۳۰۷٦۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی ''یوم یسحبون'' الایۃ (یعنی جس دن یہ لوگ اپنے منہ کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو، ہم نے ہر چیز تقدیر کے مطابق پیدا کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ پھر کفار نے ان لوگوں سے بھی پوچھا جو ان دنوں سفر میں گئے ہوئے تھے کہ کیا چاند شق ہوا تھا۔ انہوں نے بھی اس معجزے کی گواہی دی۔ (مترجم)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۷۷۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن واقد ابومسلم نا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ

۱۵۹۵۔ سورۂ رحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۷۷۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ صحابہؓ کی طرف آئے اور سورۂ رحمٰن شروع سے آخر تک تلاوت فرمائی صحابہؓ چپ رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنوں کے ساتھ پڑھی تھی تو ان لوگوں نے تم سے بہتر جواب دیا چنانچہ جب میں "فبای آلاء"..... الآیۃ پڑھتا تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ زبیر بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ احمد بن زبیر کا خیال ہے کہ زبیر بن محمد وہ نہیں ہیں جو شام کی طرف گئے ہیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں بلکہ شاید یہ کوئی اور ہیں۔ اور لوگوں نے ان کا نام بدل دیا ہے کیونکہ لوگ ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ شام کے لوگ زبیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اہل عراق ان میں سے ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو صحت کے قریب ہوتی ہیں۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۷۸۔ حدثنا ابوكريب نا عبدة بن سليمان وعبدالرحيم بن سليمان عن محمد بن عمرو قال نا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرٌ يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

۱۵۹۶۔ سورۂ واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز (جنت) تیار کی ہے۔ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے نہ کسی کان نے (اس کے متعلق) سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "فلاتعلم نفس"..... الآیۃ (یعنی کوئی نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا چیز تیار کی گئی ہے جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے) اور جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سائے میں چلنے لگے تو سو سال تک چلنے کے باوجود بھی اسے طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "وظل ممدود" (یعنی طویل سایہ ہے) اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اسمیں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے لہٰذا

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "فمن زحزح عن النار".....الآیة. یعنی جو شخص دوزخ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۹۔ حدثنا عبدبن حميد نا عبدالرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ

۳۰۷۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "وظل ممدود وماء مسکوب" (یعنی اور ان کے لئے لمبا لمبا سایہ اور چلتا ہوا پانی ہوگا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۰۸۰۔ حدثنا ابو كريب نا رشيدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

۳۰۸۰۔ حضرت ابوسعیدؓ، آنحضرت ﷺ سے "وفرش مرفوعه" (یعنی جنتیوں کے لئے اونچے بچھونے ہوں گے) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ ان کی بلندی ایسی ہوگی جیسے زمین سے آسمان اور دونوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء اس بلندی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد درجات ہیں۔ یعنی ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے مابین سا فاصلہ ہے۔

۳۰۸۱۔ حدثنا احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا اسرائيل عن عبدالا علي عن ابى عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا بِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا

۳۰۸۱۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: "وتجعلون رزقكم".....الآیة (یعنی تم تکذیب کو اپنی غذا بنا رہے ہو) پھر فرمایا: یعنی اپنے رزق کا شکر تکذیب کے ساتھ کرتے ہو کہ فلاں ستارے وغیرہ کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان بھی عبدالاعلیٰ سے یہی حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۳۰۸۲۔ حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث الخزاعى المروزى نا وكيع عن موسى بن عبيدة عن يَزِيْدُ بْنَ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً قَالَ اِنَّ مِنَ

۳۰۸۲۔ حضرت انسؓ "انا انشأناهن".....الآیة (یعنی ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے) کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ خاص طور پر بنائی جانے والی عورتیں وہ ہیں جو دنیا میں بوڑھی، عمش ❶ اور رمص ❷ تھیں۔

❶ عمش کے معنی چندھا ہونے کے آتے ہیں۔ (مترجم) ❷ رمص سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی آنکھوں سے کیچڑ بہتا رہتا ہے۔ (مترجم)

الْمُنْشَاتِ اللَّلَاتِیْ کُنَّ فِی الدُّنْیَا عَجَائِزُ عُمْشًا رُمْصًا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی دونوں محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۳۰۸۳۔ حدثنا ابو کریب نا معاویة بن هشام عن شیبان عن ابی اسحق عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ

۳۰۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ فرمایا: مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالح بھی یہ حدیث ابواسحاق سے اور وہ ابوجحیفہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر کوئی راوی ابواسحاق سے ابومیسرہ کے حوالے سے تھوڑی سی حدیث مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۸٤۔ حدثنا عبد بن حمید و غیر واحد المعنی و احد قالوا نا یونس بن محمد نا شیبان بن عبدالرحمٰن عن قتادة قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَایَا الْاَرْضِ یَسُوْقُهُ اللّٰهُ اِلٰی قَوْمٍ لَایَشْکُرُوْنَهٗ وَلَایَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَکُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِیْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَّکْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ کَمْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهَا خَمْسُ مَائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ سَمَائَیْنِ مَابَیْنَهُمَا مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَّا بَیْنَ کُلِّ سَمَائَیْنِ مَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ

۱۵۹۷۔ سورۂ حدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۸۴۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ بادل آ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بادل زمین کو سیراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں کی طرف ہانکتے ہیں جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور اسے پکارتے نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُمَابَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالَّذِىْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الْاَ رْضَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَالَّذِىْ تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرْضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَ رْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَبِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ

عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس سے اوپر دو آسمان ہیں جن کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی طرح سات آسمان گنوائے اور بتایا کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے کے برابر فاصلہ ہے۔ پھر پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کے اوپر عرش ہے اور وہ آسمان سے اتنا دور ہے جتنا زمین سے آسمان۔ پھر پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ زمین ہے۔ پھر پوچھا: معلوم ہے کہ اس کے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کے نیچے دوسری زمین ہے اس کے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سات زمینیں گنوائیں۔ اور بتایا کہ ہر دو کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم لوگ نیچے کی زمین کی طرف رسی پھینکو گے تو وہ اللہ تک پہنچے گی۔ اور یہ آیت پڑھی "هو الاول و الآخر و الظاهر" الآية (یعنی وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے ہے اور وہی ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔)

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایوب، یونس بن عبید اور علی بن یزید سے منقول ہے کہ حسن نے ابو ہریرہؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض علماء اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس رسی کا اللہ کا علم، اس کی قدرت اور حکومت تک پہنچے گی۔ کیونکہ اللہ کا علم اس کی قدرت اور حکومت ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں بتایا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۸۵۔ حدثنا عبد بن حميد والحسن بن علي الحلواني المعنى واحد قالانا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحاق عن محمد بن عمر و بن عطاء

۱۵۹۸۔ سورۂ مجادلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۸۵۔ حضرت سلمہ بن صخر انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسا مرد ہوں جسے عورتوں سے جماع کی (وہ طاقت) عطا کی گئی ہے جو کسی اور کو نہیں دی گئی۔ چنانچہ جب رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر

عن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَآءِ مَالَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ اِمْرَأَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِّنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلِيْ فَاَتَتَابَعُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُّدْرِكَنِي النَّهَارُ وَاَنَا لَااَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدِمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ اِنْطَلِقُوْا مَعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ يُّنْزَلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَّبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَابَدَالَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرِيْ فَقَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَااَنَا ذَافَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ صَابِرٌ لِّذَالِكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِيْ بِيَدِيْ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِيْ مَا اَصَابَنِيْ اِلَّافِي الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ حُشًّى مَالَنَا عَشَآءٌ قَالَ اِذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْيَدْفَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَآئِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِيْ فَقُلْتُ وَجَدْتُّ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْيِ وَوَجَدْتُّ عِنْدَ رَسُوْلِ

لیا تاکہ ❶ رمضان ٹھیک سے گزر جائے اور ایسا نہ ہو کہ میں اس سے رات کو جماع شروع کروں اور دن ہو جائے اور میں اسے چھوڑ بھی نہ سکوں۔ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کی کوئی چیز منکشف ہوگئی پھر میں نے اس کے ساتھ جماع کیا اور صبح ہوئی تو اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں بتا کر کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تاکہ میں آپ ﷺ کو اپنے اس فعل کے متعلق بتاؤں۔ وہ کہنے لگے: نہیں اللہ کی قسم ہم ڈرتے ہیں کہ ہمارے متعلق قرآن نازل ہو یا رسول اللہ ﷺ ہمیں کوئی ایسی بات کہہ دیں کہ جس کی وجہ سے ہم پر عار باقی رہے۔ لہٰذا تم خود جا کر جو مناسب ہو عرض کر دو۔ فرماتے ہیں کہ میں نکل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے (قصہ سننے کے بعد) فرمایا: کیا تم ہی نے ایسا کیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسی طرح پوچھا تو میں نے عرض کیا جی ہاں اور یہ میں حاضر ہوں مجھ پر اللہ کا حکم جاری کیجئے میں اس پر صبر کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کیا کہ: اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا سوائے اپنی اس گردن کے میں کسی اور کا مالک نہیں ہوں۔ فرمایا: تو پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مصیبت بھی تو روزوں ہی کی وجہ سے آئی ہے۔ فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کیا: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہم خود آج رات بھوکے رہے ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بنو زریق سے زکوٰۃ وصول کرنے والے عامل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں دے اور پھر اس میں سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو پھر جو بچ جائے اسے اپنے اور عیال پر خرچ کر لو۔ فرماتے ہیں۔ کہ پھر میں اپنی قوم کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں نے تم لوگوں کے پاس تنگی اور بری تجویز پائی جبکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی زکوٰۃ مجھے دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

❶ یعنی انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح حرام ہے۔ (مترجم)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّعَةَ وَالْبَرَكَةَ اَمَرَلِيْ بِصَدَقَتِكُمْ فَاذْ فَعُوْهَا اِلَيَّ فَدَ فَعُوْهَا اِلَيَّ

یہ حدیث حسن ہے۔امام بخاری کے نزدیک سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ان کا کہنا ہے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں۔اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۰۸۶۔ حدثنا عبد بن حميدنا يونس عن شيبان عَنْ قَتَادَةَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتٰى عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ سَلَّمَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرُدُّوْهُ فَقَالَ قُلْتَ السَّام عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِذَاسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَالَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ

۳۰۸۶۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کے پاس آیا اور کہا: السام علیکم (یعنی تم پر موت آئے) صحابہؓ نے اسے جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں یارسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے۔فرمایا: نہیں بلکہ اس نے ایسی ایسی بات کہی ہے اسے میرے پاس لاؤ۔جب اسے لائے تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا اس نے بتایا کہ ہاں السام علیکم کہا تھا۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اہل کتاب میں سے جو بھی سلام کرے اسے یہ جواب دیا کرو کہ ''علیک ماقلت'' (یعنی جو تو نے کہا تجھ ہی پر ہو) پھر یہ آیت پڑھی ''واذاجاء وک حیوک''.....الآیة. (یعنی جب وہ لوگ اہل کتاب آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس سے اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں کیا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمارے اس طرح کہنے پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۷۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم نا عبيداللّٰه الاشجعيّ عن سفيان الثورى عن عثمان بن المغيرة الثقفى عن سالم بن ابى الجعد عن على ابن علقمة الاَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرٰى دِيْنَارٌ قُلْتُ لَايُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيْرَةٌ قَالَ اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ

۳۰۸۷۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ''یٰاَیھا الذین آمنوآ اذا ناجیتم الرسول''.....الآیة (یعنی اے ایمان والو! جب تم رسول (ﷺ) سے سرگوشی کیا کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مشورۃ لیا کہ صدقہ کی کتنی مقدار مقرر کی جائے۔ایک دینار؟ میں نے عرض کیا: لوگ ایک دینار نہیں دے سکیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا: نصف دینار۔عرض کیا: آدھا بھی نہیں دے سکیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کتنا مقرر کیا جائے؟ میں نے عرض کیا: ایک جو۔فرمایا: تم تو بہت کمی کرنے والے ہو۔اس پر یہ آیت

تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَاتٍ الْاٰيَةَ قَالَ فِيْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

نازل ہوئی "أ أ شفقتم ان تقدموا".....الآیة (یعنی کیا تم اپنی سر گوشی سے پہلے خیرات دینے سے ڈر گئے۔ چنانچہ جب تم نہ کر سکے تو اللہ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی لہٰذا تم نماز کے پابند رہو.....الخ) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے اس امت پر تخفیف کر دی (یعنی یہ منسوخ ہو گیا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ایک جو سے مراد جو کے برابر سونا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۹ا۔ سورۂ حشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۸۸۔ حدثنا قتيبة نا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درختوں کو کاٹ کر جلا دیا۔ اس مقام کا نام بویرہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "ماقطعتم من لينة او تركتموها".....الآیة (یعنی جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ خدا ہی کے حکم کے موافق ہے اور تا کہ وہ کافروں کو ذلیل کرے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۹۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان نا حفص بن غياث نا حبيب بن ابي عمرة عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا قَالَ اللِّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَ اَمَرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْاَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِّزْرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا الْاٰيَةَ

۳۰۸۹۔ حضرت ابن عباسؓ "ماقطعتم من لينة او تركتموها" الآیة کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لینہ: کھجور کا درخت ہے اور "وليخزى الفاسقين" سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان (یہودیوں) کو ان کے قلعوں سے اتار دیا پھر جب ان کے درختوں کے کاٹنے کا حکم ہوا تو ان کے دلوں میں خیال آیا کہ ہم نے کچھ درخت کاٹے ہیں اور کچھ چھوڑ دیئے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جو درخت ہم نے کاٹے ہیں ان کا کاٹنا باعث ثواب اور جو چھوڑ دیئے ہیں ان پر عذاب ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "مافطعتم من لينة".....الآیة.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اسے حفص بن غیاث سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم سے اسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابوعمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام بخاری نے یہ حدیث مجھ ہی سے سنی ہے۔

۳۰۹۰۔ حدثنا ابو کریب ناوکیع عن فضیل بن غزوان عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِیَاتِ بِهٖ ضَیْفٌ فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْیَانِهٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ نَوِّمِی الصَّبِیَّةَ وَاَطْفِیْ السِّرَاجَ وَقَرِّبِیْ لِلضَّیْفِ مَاعِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے پاس ایک مہمان آیا تو اس کے پاس صرف اتنا ہی کھانا تھا کہ خود کھا سکے اور بچوں کو کھلا سکے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ گل کر کے جو کچھ ہے مہمان کے آگے رکھ دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ویؤثرون علی انفسهم ولو کان"..... الآیة (ترجمہ: اور وہ اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔)

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورۂ ممتحنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۹۱۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عمرو بن دینار عن الحسن بن محمد هوابن الحنفیة عن عبیداللّٰه بن ابی رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً مَّعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَیْنَابِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَکَّةَ یُخْبِرُ هُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا حَاطِبُ قَالَ لَاتَعْجَلْ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ اِمْرَأً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَّلَمْ اَکُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَکَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ یَّحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِیْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَکَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْهِمْ یَدًا یَّحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَمَا

۳۰۹۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیرؓ اور مقداد بن اسودؓ کو حکم دیا کہ روضہ خاخ کے مقام پر جاؤ وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم لوگ نکلے۔ ہمارے گھوڑے دوڑ لگاتے ہوئے روضہ خاخ کے مقام پر پہنچے تو ہمیں وہ عورت مل گئی ہم نے کہا کہ خط دو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا: تم خط نکالو ورنہ کپڑے اتار دو۔ اس پر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا اور ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کو لکھا گیا تھا۔ جس میں اس نے آنحضرت ﷺ کے کسی راز کا ذکر کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے متعلق جلدی نہ کریں۔ میں ایسا شخص ہوں کہ قریش سے ملا ہوا ہوں اور ان میں سے نہیں ہوں۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اقارب مکہ میں ہیں جو ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ چونکہ میرا ان سے کوئی نسب کا تعلق نہیں لہٰذا میں نے سوچا کہ ان پر احسان کردوں تاکہ وہ میرے اقارب کی حمایت کریں۔ اور یہ کام میں نے کفر وارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ اور نہ ہی کفر سے راضی ہو کر کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا

فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةُ قَالَ عُمَرُ وَقَدْرَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ وَّكَانَ كَاتِبًا لِّعَلِيٍّ

یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا: کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "یٰاَیھا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی"..... الآیۃ (یعنی اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ راوی عمرو کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علیؓ کے کاتب تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبداللہ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ کئی حضرات یہ حدیث سفیان بن عینیہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ابوعبدالرحمٰن سلمی سے بھی حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حوالے سے اسی کے مثل منقول ہے۔ بعض حضرات یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ اس عورت سے کہا کہ خط نکال ورنہ ہم تجھے ننگا کریں گے۔

۳۰۹۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرحمٰن عن معمرعن الزهرى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ اِمْرَاَةٍ اِلَّا اِمْرَاَةٌ يَمْلِكُهَا

۳۰۹۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے "یٰاَیھا النبی اذاجائک المؤمنات یبایعنک علٰی ان لایشرکن"..... الآیۃ (یعنی اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ ﷺ کے پاس آئیں کہ ان چیزوں پر آپ سے بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان کی اولاد لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان بنالیں اور مشروع باتوں میں آپ ﷺ کے خلاف نہیں کریں گی تو آپ ان کو بیعت کرلیا کیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے) معمر کہتے ہیں کہ ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے ان عورتوں کے علاوہ جو آپ کی ملکیت میں تھیں کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۳۔ حدثنا عبد بن حميدنا ابونعيم نا يزيدابن عبدالله الشيبانى قال سمعت شهر بن حوشب قَالَ

۳۰۹۳۔ حضرت ام سلمہ انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ وہ معروف کیا چیز ہے جس میں ہمارے

حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ قَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَاهٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَّعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّلِيْ مِنْ قَضَآئِهِمْ فَاَبٰى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَآئِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرَهٗ حَتَّى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ اِمْرَأَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِيْ

لئے آپ ﷺ کی نافرمانی کرنا جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی ہے کہ تم نوحہ مت کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فلاں قبیلے کی عورتیں میرے چچا کی وفات پر میرے ساتھ نوحہ میں شریک تھیں لہٰذا ان کا بدلہ دینا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا پھر میں نے کئی مرتبہ عرض کیا تو اجازت دے دی کہ ان کے احسان کا بدلہ دے دوں۔ اس کے بعد میں نے کبھی کسی پر نوحہ نہیں کیا اور عورتوں میں سے میرے علاوہ ایسی کوئی عورت باقی نہ رہی جس نے بیعت کی ہو اور پھر نوحہ بھی کیا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے۔ عبداللہ بن حمید کہتے ہیں کہ ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء بنت یزید بن سکن ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۹۴۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرًامِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَاتَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ

۶۱ـ سورۃ الصّف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۹۴۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ ہم چند صحابہ رسول بیٹھے ہوئے تھے کہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے تو وہی کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں "سبح للّٰه مافى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم يٰاَيها الذين آمنوا لم تقولون" (آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزیں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔) عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ سورت پڑھ کر سنائی اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عبداللہ بن سلامؓ نے یہ سورت پڑھی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر ابوسلمہ نے ہمارے سامنے تلاوت کی، ابن کثیر کے سامنے اوزاعی نے اور عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ابن کثیر نے پڑھ کر سنائی۔

محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک، اوزاعی سے وہ یحییٰ بن کثیر سے وہ ہلال بن ابی میمونہ سے وہ عطاء سے اور وہ عبداللہ بن سلام سے یا ابوسلمہ کے واسطے سے عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں ولید بن مسلم بھی یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۹۵۔ حدثنا علی بن حجرانا عبداللّٰه بن جعفر ثنی(قال) ثوربن یزید الدیلی عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ یُکَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِیْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَا وَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

۱۶۰۲۔ سورۂ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۹۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے اس کی تلاوت کی۔ جب اس آیت پر پہنچے "واخرین منهم لما یلحقوابهم" (یعنی اور دوسروں کے لئے بھی جوان میں سے ہونے والے ہیں اور ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے) تو ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو اب تک ہم میں شامل نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمان بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ایمان ثریا (ستارہ) میں بھی ہوتا تو ان میں سے چند لوگ اسے حاصل کر لیتے۔

یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ حدیث اور سند سے بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے نیز ابوغیث کا نام سالم ہے وہ عبداللہ بن مطیع کے مولیٰ ہیں۔ ثور بن زید مدنی اور ثور بن یزید شامی ہیں۔

۳۰۹۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا حصین عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْ قَدِمَتْ عِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَ نِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا

۳۰۹۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ مدینہ کا ایک قافلہ آیا۔ صحابہ اس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے جن میں ابوبکرؓ وعمرؓ بھی تھے اور یہ آیت نازل ہوئی "واذا راواتجارة اولهوًا" (یعنی اور اگر وہ لوگ کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑنے کے لئے بکھر جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ ایسے مشغلہ اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی دینے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن منیع اسے ہشیم سے وہ حصین سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ جابر سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۹۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللّٰه بن

۱۶۰۳۔ سورۂ منافقون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۹۷۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا

موسیٰ عن اسرائیل عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَمِّیْ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ بْنِ سَلُوْلٍ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَلَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّیْ فَذَکَرَ ذٰلِكَ عَمِّیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَّاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَاقَالُوْا فَکَذَّبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِیْ شَیْءٌ لَّمْ یُصِبْنِیْ شَیْءٌ قَطُّ مِثْلَهٗ فَجَلَسْتُ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ عَمِّیْ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا اَنْ کَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ هَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ

کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ واپس آئے تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں (یعنی صحابہ و مہاجرین) کو نکال دیں گے۔ میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچا دی۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھے بلوا کر پوچھا۔ میں نے پوری بات بیان کی تو عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور ان کو سچا تسلیم کر لیا۔ مجھے اس کا اتنا دکھ ہوا کہ زندگی میں کبھی اتنا دکھ نہیں ہوا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا تو چچا کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں جھٹلا دیں اور تجھ سے خفا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: "اذاجآء ک المنافقون".....الخ پھر آپ ﷺ نے مجھے بلوایا اور یہ سورت پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللّٰه بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی سَعِیْدِ الْاَزْدِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مَعَنَا اُنَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَکُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَآءَ وَکَانَ الْاَعْرَابُ یَسْبِقُوْنَا اِلَیْهِ فَسَبَقَ اَعْرَابِیٌّ اَصْحَابَهٗ فَیَسْبِقُ الْاَعْرَابِیُّ فَیَمْلَاُ الْحَوْضَ وَیَجْعَلُ حَوْلَهٗ حِجَارَةً وَّیَجْعَلُ النِّطَعَ عَلَیْهِ حَتّٰی یَجِیْءَ اَصْحَابُهٗ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْرَابِیًّا فَاَرْخٰی زِمَامَ نَا قَتِهٖ لِتَشْرَبَ فَاَبٰی اَنْ یَّدَعَهٗ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَآءِ فَرَفَعَ الْاَعْرَابِیُّ خَشَبَةً فَضَرَبَ بِهَا رَاْسَ الْاَنْصَارِیِّ فَشَجَّهٗ فَاَتٰی عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ رَاْسَ الْمُنَافِقِیْنَ فَاَخْبَرَهٗ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَغَضِبَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ ثُمَّ قَالَ لَاتُنْفِقُوْا

۳۰۹۸۔ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے گئے ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی بھی تھے۔ ہم لوگ تیزی سے پانی کی طرف دوڑے دیہاتی ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور ایک دیہاتی نے پہنچ کر حوض بھرا اور اس کے گرد پتھر لگا کر اس پر چمڑا ڈال دیا۔ (تاکہ کوئی اور پانی نہ لے سکے) صرف اس کے ساتھی ہی وہاں آئیں۔ ایک انصاری اس کے پاس گیا اور اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دی تاکہ وہ پانی پی لے۔ لیکن دیہاتی نے انکار کر دیا۔ اس پر انصاری نے پانی کی روک ہٹا دی (تاکہ پانی بہہ جائے) اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر مار دی جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس آیا یہ قصہ سن کر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے پاس سے چلے جائیں۔ یعنی دیہاتی

عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ يَعْنِى الْاَعْرَابَ وَكَانُوْا يَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاَتَوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَاْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهٗ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَيُخْرِجِ الْاَعَزُّ مِنْكُمُ الْاَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَّاَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَمِّىْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِىْ قَالَ فَجَآءَ عَمِّىْ اِلَىَّ فَقَالَ مَآ اَرَدْتَّ اِلٰى اَنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَىَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ قَدْ خَفَضْتُ بِرَاْسِىْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَمَا كَانَ يَسُرُّنِىْ اَنَّ لِىْ بِهَا الْخُلْدَ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِىْ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِىْ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ عَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِىْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِىْ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ

لوگ۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت حاضر ہوا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کھانا اس وقت لے کر جایا کرو جب یہ لوگ جا چکیں۔ تاکہ صرف وہ اور ان کے ساتھی ہی کھا سکیں پھر کہنے لگا کہ جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگوں کو چاہئے کہ ذلیل لوگوں (یعنی اعراب) کو وہاں سے نکال دیں زید کہتے ہیں کہ میں اس وقت آنحضرت ﷺ کے پیچھے سوار تھا میں نے عبداللہ کی بات سن لی اور پھر چچا کو بتا دی۔ چچا نے رسول اللہ ﷺ کو۔ اور آپ ﷺ نے عبداللہ کو بلوایا تو اس نے آ کر قسم کھا کر اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سچا سمجھ کر مجھے جھٹلا دیا۔ پھر میرے چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے ناراض ہوں اور آپ ﷺ اور مسلمان تمہیں جھٹلا دیں۔ کہتے ہیں مجھ پر اس کا اتنا رنج طاری ہوا کہ کسی اور کو نہ ہوا ہوگا۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سر جھکائے چل رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرا کان کھینچ کر میرے سامنے ہنسنے لگے۔ مجھے اگر دنیا میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری بھی ملتی تو بھی میں اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا اس وقت ہوا پھر ابوبکرؓ مجھے ملے اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ میں نے کہا: کچھ فرمایا تو نہیں بس میرا کان ملا اور ہنسنے لگے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو۔ پھر عمرؓ مجھ سے ملے انہوں نے بھی اسی طرح پوچھا اور میں نے بھی وہی جواب دیا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سورۂ منافقون پڑھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال انبانا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ ن الْقُرَظِيَّ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ

۳۰۹۹۔ حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس سال پہلے زید بن ارقم کے حوالے سے یہ حدیث سنی کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک کے موقع پر کہا کہ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں

فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَه' فَحَلَفَ مَاقَالَه' فَلَامَنِیْ قَوْمِیْ فَقَالُوْا مَا اَرَدْتَّ اِلٰى هٰذِهٖ فَاَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَتَيْتُه' فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْصَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا

رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات بتائی تو عبداللہ نے قسم کھائی کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔اس پر میری قوم کے لوگ مجھے ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس جھوٹ بولنے سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور غمگین وحزین ہوکر سوگیا۔پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا: اللہ نے تمہاری بات کی تصدیق کی ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی:"هم الذين يقولون لاتنفقوا على من عند رسول الله".....الآية (یعنی ان لوگوں پر خرچ مت کرو.....الخ)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيٰن عن عمرو بن دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِیْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ اَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْارَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِیْ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَايَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَّقْتُلُ اَصْحَابَه' وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍوفَقَالَ لَهٗ ابْنُه' عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّاَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ

۳۱۰۰۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ غزوہ بنی مصطلق کا واقعہ ہے۔اس میں ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا۔اس پر مہاجر کہنے لگے اے مہاجر واور انصاری انصار کو پکارنے لگے۔آنحضرت ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا۔کیا بات ہے یہ جاہلیت کی پکار کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: (زمانہ جاہلیت کی اس عادت) کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے یہ بات عبداللہ بن ابی نے سنی تو کہنے لگا کہ ان لوگوں نے اس طرح کیا ہے؟ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے معززین، ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔عمرؓ فرمانے لگے: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ اس پر عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک تم اس بات کا اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل اور رسول اللہ ﷺ معزز ہیں پھر اس نے اقرار کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۱۔ حدثنا عبدبن حميد نا جعفر بن عون انا ابوخباب الكلبی عن الضحاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ

۳۱۰۱۔حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ حج بیت اللہ کے لئے جاسکے یا اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ

عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يُبَلِّغُهٗ حَجَّ بَيْتَ رَبِّهٖ اَوْيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ عِنْدَالْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَاَتْلُوْ عَلَيْكَ قُرْاٰنًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكٰوةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِاْتَيْنِ فَصَاعِدًا فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيْرُ

نہ حج کرے اور نہ زکوٰۃ دے تو موت کے وقت اس کی تمنا ہوگی کہ کاش میں واپس دنیا میں چلا جاؤں۔ ایک شخص نے عرض کیا: ابن عباس اللہ سے ڈرو۔ لوٹنے کی تمنا تو کفار کریں گے۔ فرمایا میں تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھتا ہوں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھیں "یٰاَیُّھا الذین اٰمنوا لاتلھکم اموالکم"..... سے آخر سورت تک (یعنی اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال و اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے۔ اور پھر وہ کہنے لگے کہ اے رب تو نے مجھے کچھ اور دنوں کی مہلت کیوں نہیں دے دی کہ میں خیرات وغیرہ دے دیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہوجاتا اور جب کسی کی (مدت ختم ہوجاتی ہے) اور اس کی موت آجاتی ہے تو اللہ ہرگز اسے مہلت نہیں دیتے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی اچھی طرح خبر ہے) اس شخص نے پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر دوسو درہم یا اس سے زیادہ ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ حج کب فرض ہوتا ہے؟ فرمایا: توشہ اور سواری ہونے پر۔

عبد بن حمید اسے عبدالرزاق سے وہ ثوری سے وہ یحییٰ بن ابی حیہ سے وہ ضحاک سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابن عینیہ اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابوخباب سے وہ ضحاک سے اور وہ ابن عباسؓ سے اسی طرح انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور عبدالرزاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے اور ابوخباب کا نام یحییٰ ہے وہ حدیث میں قوی نہیں۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۳۰۲۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا اسرائيل نا سماك بن حرب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ هٰؤُلَآءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اَنْ يَّدَعُوْهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا رَسُوْلَ

۱۶۰۴۔ سورۂ تغابن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے اس آیت کی تفسیر پوچھی "یٰاَیُّھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم....." (یعنی اے ایمان والو! تمہاری اولاد اور بیویوں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں) فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے اور چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں لیکن انہیں ان کی بیویوں اور اولاد نے روک دیا۔ چنانچہ جب وہ لوگ مدینہ آئے تو دیکھا کہ لوگ دین کو کافی سمجھنے لگے ہیں تو چاہا کہ ان کو سزا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَوُ النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ الْاٰيَةَ

فرمائی اور حکم دیا کہ ان سے ہوشیار رہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

۱۶۰۵۔ سورۂ تحریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۳۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن عبيدالله بن عبدالله بن ابی ثور قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَقَالَ لِيْ وَاعَجَبًا لَّكَ يَاابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِيْ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِيْ الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَآءِ هِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلٰى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَ تَهْجُرُهٗ اِحْدٰهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ

۳۱۰۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں کہ ازواج مطہرات میں سے وہ کون ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ "ان تتوبا الی اللّٰہ"..... الآیۃ (یعنی اے دونوں بیویو! اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو تمہارے دل مائل ہو رہے ہیں) یہاں تک کہ عمرؓ نے حج کیا میں ان کے ساتھ ہی تھا۔ پھر میں نے برتن سے ان کو وضو کرانے کے لئے پانی ڈالنا شروع کیا اور اسی دوران ان سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنینؓ وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمانے لگے تعجب ہے ابن عباسؓ کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ عمرؓ کو یہ برا لگا لیکن انہوں نے چھپایا نہیں اور فرمایا: وہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پھر قصہ سنانے لگے کہ ہم قریش والے عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے جب ہم لوگ مدینہ آئے تو ایسے لوگوں سے ملے جن کی عورتیں ان پر غالب رہتی تھیں۔ اس وجہ سے ہماری عورتیں بھی ان سے عادتیں سیکھنے لگیں۔ میں ایک دن اپنی بیوی کو غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے یہ بہت ناگوار گزرا وہ کہنے لگی تمہیں کیوں ناگوار گزرا ہے اللہ کی قسم ازواج مطہرات بھی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک آپ ﷺ سے (بات کرنا) ترک کر دیتی ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو نقصان میں رہ گئی۔ میں قبیلہ بنو امیہ کے ساتھ عوالی کے مقام پر رہائش پذیر تھا۔ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا۔ میں اور وہ باری باری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اور ایک دن میں اور دونوں ایک دوسرے کو

النُّزُوْلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِالْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاُنْزِلَ يَوْمًا فَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوْنَا قَالَ فَجَآءَ نِيْ يَوْمًا عِشَآءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ اَجَآءَ تْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ ہٗ قَالَ قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَ خَسِرَتْ وَ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَاَدْرِيْ هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْتُ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآ اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآ اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَدْ اَذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَ كَ قَالَ لَا قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْرَاَيْتَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلٰى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ

وحی وغیرہ کے متعلق بتایا کرتے تھے ہم لوگوں میں (ان دنوں) اس بات کا چرچا تھا کہ غسان ہم لوگوں سے جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ ایک دن میرا پڑوسی آیا اور رات کے وقت میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نکلا تو کہنے لگا کہ ایک بڑی بات ہوگئی ہے میں نے کہا کیا ہوا، کیا غسان آ گیا ہے؟ کہنے لگا: نہیں اس سے بھی بڑا حادثہ ہوا ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ حفصہ ناکام اور محروم ہوگئی۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز پڑھی اور کپڑے وغیرہ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ جب حفصہؓ کے ہاں پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگی۔ مجھے نہیں معلوم۔ آنحضرت ﷺ اس جھروکے میں الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرؓ کے لئے اجازت مانگو وہ اندر گیا اور واپس آ کر بتایا کہ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد چند آدمی بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب بیٹھ گیا لیکن وہی سوچ غالب ہوئی تو دوبارہ اس لڑکے کو اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا۔ میں دوبارہ مسجد کی طرف آ گیا۔ لیکن اس مرتبہ اور شدت سے اس فکر کا غلبہ ہوا اور میں پھر لڑکے کے پاس آیا اور اسے اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ اس مرتبہ بھی اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں جانے کے لئے مڑا تو دفعۃً اس لڑکے نے مجھے پکارا اور کہا کہ اندر چلے جاؤ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں داخل ہوا تو رسول اکرم ﷺ ایک چٹائی پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ جس کے نشانات آنحضرت ﷺ کے دونوں جانب واضح تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! دیکھئے ہم قریش والے عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب ہم مدینہ آ گئے تو ہم ایسی قوم سے ملے جن کی عورتیں ان پر حاوی ہوتی ہیں اور ان کی عادتیں ہماری عورتیں بھی سیکھنے لگیں چنانچہ میں ایک مرتبہ اپنی بیوی پر غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے بہت

تُرَاجِعُنِیْ فَاَنْکَرْتُ ذٰلِکَ فَقَالَتْ مَا تُنْکِرُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُرَاجِعْنَہٗ وَتَھْجُرُہٗ اِحْدٰھُنَّ الْیَوْمَ اِلَی اللَّیْلِ قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَۃَ اَتُرَاجِعِیْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَھْجُرُہٗ اِحْدٰنَا الْیَوْمَ اِلَی اللَّیْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِکَ مِنْکُنَّ وَخَسِرَتْ اَتَاْمَنُ اِحْدٰلُکُنَّ اَنْ یَّغْضَبَ اللّٰہُ عَلَیْھَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھِیَ قَدْ ھَلَکَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَۃَ لَاتُرَاجِعِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْاَلِیْہِ شَیْئًا وَّسَلِیْنِیْ مَا بَدَالَکِ وَلَا یَغُرَّنَّکِ اِنْ کَانَتْ صَاحِبَتُکِ اَوْسَمَ مِنْکِ وَاَحَبَّ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰی فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْتَاْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَمَا رَاَیْتُ فِی الْبَیْتِ اِلَّا اُھْبَۃً ثَلَاثَۃً فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّوَسِّعَ عَلٰی اُمَّتِکَ فَقَدْ وُسِّعَ عَلٰی فَارِسَ وَ الرُّوْمَ وَھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَہٗ فَاسْتَوٰی جَالِسًا قَالَ فِیْ شَکٍّ اَنْتَ یَاابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِکَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَھُمْ طَیِّبَاتُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا قَالَ وَکَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَّایَدْخُلَ عَلٰی نِسَآئِہٖ شَھْرًا فَعَاتَبَہُ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ فَجَعَلَ لَہٗ کَفَّارَۃَ الْیَمِیْنِ قَالَ الزُّھْرِیُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَاَبِیْ قَالَ یَا عَآئِشَۃُ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکِ شَیْئًا فَلَا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ الْاٰیَۃَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰہِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا یَاْمُرَانِّیْ بِفِرَاقِہٖ قَالَتْ فَقُلْتُ اَفِیْ ھٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

برا لگا تو کہنے لگی کہ تمہیں کیوں برا لگتا ہے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیویاں بھی آپ ﷺ کو جواب دیتی ہیں۔ اور ایسی بھی ہیں جو پورا پورا دن آنحضرت ﷺ سے خفا رہتی ہیں۔ عمر نے عرض کیا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے پوچھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ اس نے کہا ہاں اور ہم میں سے ایسی بھی ہیں جو دن سے رات تک آپ ﷺ سے خفا رہتی ہیں میں نے کہا بے شک تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ برباد ہوگئی۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتی کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ اس سے ناراض نہ ہوجائیں اور وہ ہلاک ہوجائے اس پر رسول اکرم ﷺ مسکرائے۔ عمر نے عرض کیا کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم آنحضرت ﷺ کے سامنے کبھی مت بولنا، ان سے کوئی چیز مت مانگنا۔ تمہیں جو چیز چاہئے ہو مجھ سے طلب کرلیا کرو اور اس خیال میں مت رہو کہ تمہاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اکرم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے (یعنی اس کی برابری نہ کر) اس مرتبہ رسول اکرم ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں بیٹھا رہوں فرمایا: ہاں۔ کہتے ہیں پھر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں تین کھالوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت پر کشادگی (وسعت رزق) کرے۔ اس نے فارس اور روم کو اس کی عبادت نہ کرنے کے باوجود خوب مال دیا ہے۔ اس مرتبہ آنحضرت ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب کیا تم ابھی تک شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا اور آپ ﷺ کو قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے بتایا کہ جب انتیس ۲۹ دن گزرے تو رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ ہی سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہ میں تمہارے سامنے ایک بات ذکر کرتا ہوں تم جواب دینے میں جلدی نہ کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کرکے جواب دینا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ اِنْ

لَاتُخْبِرُ اَزْوَاجَكَ اَنِّیْ اِخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَّ لَمْ يَبْعَثْنِیْ مُتَعَنِّتًا

تکلمن" الآیة (یعنی اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع دے کر بخوبی رخصت کردوں اور اگر اللہ، اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے نیک کرداروں کے لئے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ (ﷺ) اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے رسول اللہ (ﷺ) کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیں گے چنانچہ میں نے عرض کیا کہ اس میں والدین سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو ترجیح دیتی ہوں۔ معمر کہتے ہیں کہ مجھے ایوب نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دوسری بیویوں کو نہ بتایئے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے نہ کہ مشقت میں ڈالنے کے لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ وَالْقَلَمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۰۴۔ حدثنا يحيى بن موسى نا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ سَلِيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ نَا سًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِی الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَآءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ ثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرٰی بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۰۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرحمٰن بن

۱۶۰۶۔ سورۂ قلم کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۴۔ عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی تو عرض کیا: اے ابومحمد! ہمارے ہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ فرمایا: میری ایک مرتبہ ولید بن عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہر چیز لکھ دی۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

۱۶۰۷۔ سورۂ حاقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۵۔ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کی

سعد عن عمرو بن ابی قیس عن سماك بن حرب عن عبدالله بن عميرة عن الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَآءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْمَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَانَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ كَذَالِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ

ایک جماعت بطحاء کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدلی گزری لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں یہ بادل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور مزن عرض کیا جی ہاں مزن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور عنان بھی۔ عرض کیا جی ہاں عنان بھی۔ پھر پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے۔ فرمایا: ان دونوں میں اکہتر ۷۱، بہتر ۷۲ یا تہتر ۷۳ برس کا فرق ہے۔ پھر اس سے اوپر کا آسمان بھی اتنا ہی دور ہے۔ اور اسی طرح ساتوں آسمان گنوائے پھر فرمایا: ساتویں آسمان پر ایک سمندر ہے اس کے نچلے اور اوپر کے کناروں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا۔ اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی طرح ہیں۔ ان کے کھروں اور ٹخنوں کا درمیانی فاصلہ بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا ہے اور ان کی پیٹھ پر عرش ہے اس کے نچلے اور اوپر کی کنارے کے درمیان بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے اور اس کے اوپر اللہ ہے۔

عبد بن حمید، یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن سعد حج کے لئے کیوں نہیں جاتے تا کہ لوگ ان سے یہ حدیث سن سکیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور بھی سماک سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں یہ مرفوع ہے پھر شریک بھی سماک سے اس کا کچھ حصہ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن: بن عبداللہ بن سعد رازی سے یحییٰ بن موسیٰ عبدالرحمٰن بن سعد رازی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو خچر پر سوار تھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنایا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ سَاَلَ سَآئِلٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۰۶۔ حدثنا ابو كريب نار شدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمع عن ابی

۱۶۰۸۔ سورۂ معارج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۶۔ حضرت ابوسعیدؓ اس آیت "يوم تكون السماء كالمهل" (یعنی جس دن آسمان مہل کی طرح ہو جائے گا) کی تفسیر

الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ

آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مہل ❶ سے مراد تیل کی تلچھٹ ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۰۹۔ سورۂ جن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۷۔ حدثنا عبد بن حميد ثنى ابوالوليد نا ابوعوانة عن ابى بشر عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَارَاٰهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَالَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَهُنَا لِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا

۳۱۰۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ جنوں کو دیکھا اور نہ ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار جانے کے لئے نکلے تو شیطانوں اور وحی کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا اور ان پر شعلے برسنے لگے۔ اس پر شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگے ہم سے آسمان کی خبریں روک دی گئی ہیں اور شعلے برسائے جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ کسی نئے حکم کی وجہ سے ہے لہٰذا تم لوگ مشرق و مغرب میں گھوم پھر کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ہم سے خبریں روک دی گئی ہیں وہ نکلے تو جو لوگ تہامہ کی طرف جا رہے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نخلہ کے مقام پر پہنچے۔ آپ ﷺ عکاظ کے بازار کی طرف جا رہے تھے کہ اس جگہ فجر کی نماز پڑھنے لگے۔ جب جنوں نے قرآن سنا تو کان لگا کر سننے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم یہی چیز ہے جو تم لوگوں تک خبریں پہنچنے سے روک رہی ہے پھر وہ واپس اپنی قوم کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے۔ اے قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی "قل اوحی الی انه استمع" (یعنی آپ ﷺ کہئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتاتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور

❶ امام ترمذی سے اس حدیث کو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کرنے میں تسامح ہوا ہے۔ کیونکہ اس میں مہل کا لفظ آسمان کی صفت بیان کرنے کے لئے مذکور ہے۔ جبکہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو جہنم میں کفار کو پلائی جائے گی۔ اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ "كالمهل يشوى الوجوه" (سورۂ کہف:۲۹)

عَجَبًا يَّهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌمِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَآ اُوْحِىَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَاَوْهُ يُصَلِّىْ وَاَصْحَابُهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ قَالَ تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے'' یعنی اللہ تعالیٰ نے جنوں کا قول ہی نازل کر دیا۔ پھر اسی سند سے ابن عباس ہی سے منقول ہے کہ یہ بھی جنوں کا ہی قول تھا "وانه لما قام عبدالله يدعوه"..... الاية کہتے ہیں جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے تو صحابہ بھی پڑھنے لگے پھر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو صحابہ بھی سجدہ کرتے اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو صحابہ بھی کرتے۔ تو ان لوگوں کو صحابہ کی اطاعت پر تعجب ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگے۔ "لما قام عبدالله" الاية (یعنی جب خدا کا خاص بندہ اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ اس بندے پر بھیڑ لگانے لگتے ہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا اسرائيل نا ابواسحق عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ اِلَى السَّمَآءِ يَسْمَعُوْنَ الْوَحْىَ فَاِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَاَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَاَمَّا مَا زَادُوْهُ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوْا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِاِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ مَاهٰذَا اِلَّامِنْ اَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِى الْاَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهٗ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا يُّصَلِّىْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ اُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِىْ حَدَثَ فِى الْاَرْضِ

۳۱۰۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جن آسمان کی طرف چڑھا کرتے تھے تاکہ وحی کی باتیں سن سکیں چنانچہ ایک کلمہ سن کر نو بڑھا دیتے۔ لہٰذا جو بات سچی ہوتی وہ تو سچ ہو جاتی اور جو زیادہ کرتے جھوٹی ہو جاتی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو ان کی بیٹھک چھن گئی۔ انہوں نے ابلیس سے اس کا تذکرہ کیا۔ اس سے پہلے انہیں تاروں سے بھی نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس کہنے لگا کہ یہ کسی نئے حادثے کی وجہ سے ہوا ہے جو زمین پر وقوع پذیر ہوا ہے۔ پھر اس نے اپنے لشکر بھیجے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شاید مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہوئے پایا۔ چنانچہ واپس آئے اور اس سے ملاقات کر کے بتایا۔ وہ کہنے لگا یہی نیا واقعہ ہے جو زمین پر ہوا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۱۰۔ سورۂ مدثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۹۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبدالرزاق عن معمر عن الزهرى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِبْنِ

۳۱۰۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو وحی کے متعلق بتاتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چلا جا رہا

عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ

تھا کہ آسمان سے ایک آواز آتی سنائی دی میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ وہ آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا پھر میں نے کہا کہ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ پھر مجھے کمبل اوڑھا دیا گیا اور یہ آیات نازل ہوئیں "یٰٓاَیُّھا المدثر" سے "والرجز فاھجر" تک (ترجمہ: اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو اور ڈراؤ۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور بتوں سے الگ رہو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی نقل کرتے ہیں۔

۳۱۱۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا الحسن بن موسى عَنْ اَبِيْ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يُهْوٰى بِهٖ كَذٰلِكَ اَبَدًا

۳۱۱۰۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ دوزخی کو اس پر ستر برس میں چڑھایا جائے گا اور پھر دھکیل دیا جائے گا اور پھر ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اس کا کچھ حصہ عطیہ نے بھی ابوسعیدؓ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۳۱۱۱۔ حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن مجالد عن الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِاُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَهٗ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوْا قَالَ سَاَلَهُمْ يَهُوْدُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِاَعْدَآءِ اللّٰهِ اِنِّيْ سَاَئِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَآءُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ

۳۱۱۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ چند یہودیوں نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کیا تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں؟ صحابہؓ نے فرمایا ہمیں علم نہیں لیکن ہم پوچھیں گے پھر ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور عرض کیا: اے محمد (ﷺ) آپ ﷺ کے صحابہ آج ہار گئے فرمایا: کس طرح؟ کہنے لگا کہ یہودیوں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارا نبی جانتا ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ صحابہ نے کیا جواب دیا؟ کہنے لگا کہ انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں بتا سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ قوم ہار گئی جس سے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا جو وہ نہیں جانتے؟ (اس میں تو ہار نے والی کوئی بات نہیں) بلکہ یہودیوں نے تو اپنے نبیؑ سے کہا تھا کہ ہمیں اعلانیہ اللہ کا دیدار کرائیے۔ اللہ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کس چیز کی ہے؟ اور وہ میدہ ہے۔ پھر جب وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ سے پوچھنے لگے کہ جہنم

هٰكَذَا فِيْ مَرَّةٍ عَشْرَةٌ وَفِيْ مَرَّةٍ تِسْعٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَةٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ

کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا ایک مرتبہ دس انگلیوں سے اور ایک مرتبہ نو انگلیوں سے (یعنی ۱۹) کہنے لگے ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے؟ وہ چند لمحے چپ رہے اور پھر کہنے لگے کہ اے ابوقاسم روٹی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میدے کی روٹی ہے۔

اس حدیث کی ہم صرف مجالد کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۱۱۲۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزارنا زيد بن حباب انا سهيل بن عبدالله القطعي وهوا خوحزم بن ابى حزم القُطَعِي عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلٌ

۳۱۱۲۔ حضرت انس بن مالکؓ رسول اکرم ﷺ سے اس آیت "هو اهل التقوى"..... الآية کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں چنانچہ جو مجھ سے ڈرا اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہرایا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اسے معاف کردوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے سہیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور انہوں نے یہ حدیث ثابت سے نقل کی ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۱۱۔ سورۂ قیامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۳۔ حدثنا ابن ابى عمرنا سفيان عن موسى ابن ابى عائشة عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ

۳۱۱۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تو اپنی زبان ہلاتے تاکہ اسے یاد کرلیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لاتحرك به"..... الاية (اے پیغمبر آپ قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے۔ تاکہ اسے جلدی جلدی لیں اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے) چنانچہ راوی اپنے ہونٹ ہلا کر بتاتے اور سفیان نے بھی اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح ہلایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہؒ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

۳۱۱۴۔ حدثنا عبد بن حميد قال ثنى شبابة عن اسرائيل عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ

۳۱۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ایک برس کی مسافت سے دیکھ سکے گا۔ اور ان میں سب سے زیادہ بلند مرتبے

مَنْزِلَةً لِّمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَّاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً عَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُوْجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

والا وہ ہوگا جو اللہ رب العزت کا صبح وشام دیدار کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں۔ "وجوہ یومئذ ناضرة"..... (یعنی اس روز سب چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔)

یہ حدیث غریب ہے اسے کئی لوگ اسرائیل سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ عبدالملک بن جبر نے اسے ثوبر کے حوالے سے بن عمرؓ کا قول نقل کیا ہے۔ پھر اشجعی نے بھی اسے سفیان سے انہوں نے ثوبر سے انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے انہی کا قول نقل کیا ہے اور اس سند میں ثوری کے علاوہ کسی نے مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

۱۶۱۲۔ سورۂ عبس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۵۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموى قال ثنى ابى قال هذا ما عرضنا على هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَ عَبَسَ و تَوَلّٰى فِى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ نِالْاَعْمٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِىْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِىْ هٰذَا اُنْزِلَ

۳۱۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سورۂ عبس عبداللہ بن ام مکتوم (نابینا صحابی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے دین کا راستہ بتایئے۔ آپ ﷺ کے پاس اس وقت زعماء مشرکین میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ اس سے باتیں کرتے رہے اور عبداللہ سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا: کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے؟ فرمایا: نہیں اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

یہ حدیث غریب ہے بعض اسے ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سورۂ عبس عبداللہ بن ام مکتوم کے متعلق نازل ہوئی۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۳۱۱۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن الفضل نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ امْرَاَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْيَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ

۳۱۱۶۔ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن تم لوگوں کو ننگے سر، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھایا جائے گا۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے؟ فرمایا: اے فلاں عورت "لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه" (یعنی (اس روز) ان میں سے ہر ایک ایسا مشغول ہوگا کہ کسی اور طرف متوجہ ہی نہیں ہو سکے گا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۱۷۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبری نا عبدالرزاق نا عبداللّٰه بن بحير عن عبد الرحمٰن وهوابن يزيد الصنعانیّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَاْیُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

۱۶۱۳۔ سورۂ تکویر کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ یہ تین سورتیں پڑھ لے: سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۱۸۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَزِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

۱۶۱۴۔ سورۂ مطففین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگر اسے ترک کر دے، استغفار کرے اور توبہ کر لے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھا دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے اور یہی وہ ''ران'' ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ''كلا بل ران''.....الآية (یعنی ہرگز ایسا نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے) میں کیا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۱۹۔ حدثنا يحيى بن درست البصری نا حماد بن زيد عن ايوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِی الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ

۳۱۱۹۔ حضرت ابن عمرؓ، ''يوم يقوم الناس''.....الاية (یعنی جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس روز لوگ اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ان کے آدھے کان تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

ہناد یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۰۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبيدالله بن موسى عن عثمان بن الاسود عن ابن اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ

۱۶۱۵۔ سورۂ انشقاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے حساب کتاب میں پوچھ گچھ کرلی گئی وہ برباد ہوگیا۔ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ تو ارشاد فرماتے ہیں کہ "فاما من اوتی کتابہ" الآیۃ (یعنی جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف نیکوں کا پیش ہونا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی راوی بھی عبدالوہاب ثقفی سے وہ ایوب سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔

۳۱۲۱۔ حدثنا محمد بن عبيد الهمدانی نا علی ابن ابی بكر عن همام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ

۳۱۲۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا حساب کیا گیا وہ عذاب میں پڑ گیا۔

یہ حدیث قتادہ کی روایت سے غریب ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا روح بن عبادة وعبيدالله بن موسى عن موسى بن عبيدة عن ايوب بن خالد عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ يَّدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ

۱۶۱۶۔ سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم موعود قیامت کا دن، یوم مشہود عرفہ کا دن اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ سورج اس سے افضل (جمعہ سے) کسی دن میں نہ طلوع ہوا اور نہ غروب۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی مؤمن اس وقت اللہ تعالیٰ سے اچھی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتے ہیں اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دیتے ہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نزدیک حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں جب کہ شعبہ، سفیان ثوری اور کئی ائمہ موسیٰ بن عبیدہ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر بھی قران بن تمام اسدی سے اور وہ موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابوعبدالرزاق ہے۔ ان پر یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے حافظے کی وجہ سے اعتراض کیا ہے۔

۳۱۲۳۔حدثنا محمود بن غیلان وعبد بن حمید المعنی واحد قالا نا عبدالرزاق عن معمر عن ثابت البنانی عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِیْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَیْهِ کَاَنَّهٗ یَتَکَلَّمُ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا صَلَّیْتَ الْعَصْرَهَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ کَانَ اُعْجِبَ بِاُمَّتِهٖ فَقَامَ مَنْ یَّقُوْمُ لِهٰؤُلَآءِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنْ خَیِّرْهُمْ بَیْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَیْنَ اَنْ اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَیْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِیْ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًاقَالَ وَکَانَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَلَا خِرِ قَالَ کَانَ مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ وَکَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ کَاهِنٌ یَّکْهَنُ لَهٗ فَقَالَ الْکَاهِنُ انْظُرُوْا لِیْ غُلَامًا فَهِمًا اَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَاُعَلِّمُهٗ عِلْمِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَمُوْتَ فَیَنْقَطِعَ مِنْکُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَایَکُوْنُ فِیْکُمْ مَّنْ یُّعَلِّمُهٗ قَالَ فَنَظَرُوْا لَهٗ عَلٰی مَا وَصَفَ فَاَمَرُوْهُ اَنْ یَّحْضُرَ ذٰلِكَ الْکَاهِنَ وَ اَنْ یَّخْتَلِفَ اِلَیْهِ فَجَعَلَ یَخْتَلِفُ اِلَیْهِ وَکَانَ عَلٰی طَرِیْقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِیْ صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ اَحْسِبُ اَنَّ اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ کَانُوْا یَوْمَئِذٍ مُسْلِمِیْنَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ یَسْاَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ کُلَّمَا مَرَّبِهٖ فَلَمْ یَزَلْ بِهٖ حَتّٰی اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَعْبُدُاللّٰهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ یَمْکُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَیُبْطِیُٔ عَلَی الْکَاهِنِ فَاَرْسَلَ الْکَاهِنُ اِلٰی اَهْلِ الْغُلَامِ اَنَّهٗ یَکَادُ یَحْضُرُنِیْ فَاَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ الرَّاهِبُ اِذَا قَالَ لَكَ الْکَاهِنُ اَیْنَ کُنْتَ فَاَخْبِرْهُمْ اِنَّكَ کُنْتَ عِنْدَالْکَاهِنِ قَالَ فَبَیْنَمَا الْغُلَامُ عَلٰی ذٰلِكَ اِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ کَثِیْرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ

۳۱۲۳۔حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد آہستہ آہستہ کچھ پڑھا کرتے تھے (ہمس کے معنی بعض کے نزدیک اس طرح ہونٹ ہلانا ہے کہ ایسا معلوم ہو کہ کوئی بات کر رہے ہیں) آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت کا عجب ہوا تو انہوں نے دل ہی دل میں کہا کہ ان کا کون مقابلہ کر سکتا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ انہیں اختیار دے دیں کہ یا تو خود پر کسی دشمن کا مسلط ہونا اختیار کریں یا پھر ہلاکت۔ انہوں نے ہلاکت اختیار کی اور ان میں سے ایک ہی دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ ہوا کرتا تھا جس کا ایک کاہن تھا وہ اس کو غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ اس کاہن نے کہا کہ میرے لئے ایک سمجھ دار لڑکا تلاش کر دو یا کہا کہ ذہین وفطین لڑکا تلاش کرو جسے میں اپنا یہ علم سکھا سکوں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ اگر میں مر جاؤں تو تم لوگوں میں سے یہ علم اٹھ جائے اور اس کا جاننے والا کوئی نہ رہے لوگوں نے اس کے بتائے ہوئے اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے کہا کہ روزانہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرو۔ اور اس کے پاس آتے جاتے رہا کرو۔ اس نے آنا جانا شروع کر دیا اس کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب ہوتا تھا معمر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ان دنوں عبادت خانوں کے لوگ مسلمان ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا جب بھی وہاں سے گزرتا تو اس راہب سے دین کے متعلق باتیں سیکھتا۔ یہاں تک کہ اس راہب نے اسے بتایا کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اس پر اس لڑکے نے راہب کے پاس زیادہ ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن کے پاس کم۔ کاہن نے اس کے گھر والوں کو پیغام بھیجا کہ مجھے نہیں لگتا کہ اب یہ لڑکا میرے پاس آئے اس نے راہب کو یہ بات بتائی تو اس نے اسے کہا کہ ایسا کرو کہ اگر تمہارے گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو تم کہو کہ کاہن کے پاس پوچھے تو کہو کہ گھر تھا۔ وہ اسی طرح کرتا رہا کہ ایک دن اس کا ایک ایسی جماعت پر گزر ہوا جنہیں کسی جانور نے روک رکھا تھا بعض کا خیال کہ وہ جانور شیر تھا۔ اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا کہ یا اللہ اگ

اَسَدٌ قَالَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاَسْئَلُكَ اَنْ اَقْتُلَهٗ ثُمَّ رَمٰى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوْا قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ اَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهٖ اَعْمٰى فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَنْتَ رَدَدْتَّ بَصَرِىْ فَلَكَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا اُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ اَرَاَيْتَ اِنْ رَجَعَ اِلَيْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ بِالَّذِىْ رَدَّهٗ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ فَاٰمَنَ الْاَعْمٰى فَبَلَغَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاُتِىَ بِهِمْ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَتْلَةً لَا اَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهٗ فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِىْ كَانَ اَعْمٰى فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ اَحَدِ هِمَا فَقَتَلَهٗ وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقَتْلَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاَلْقُوْهُ مِنْ رَّاْسِهٖ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِىْ اَرَادُوْا اَنْ يُّلْقُوْهُ مِنْهُ جَعَلُوْا يَتَهَا فَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّدُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ اَنْ يُّنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوْنَهٗ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَغَرَقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهٗ وَاَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِىْ حَتّٰى تَصْلُبَنِىْ وَتَرْمِيَنِىْ وَتَقُوْلُ اِذْ رَمَيْتَنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ حِيْنَ رُمِىَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ اُنَاسٌ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَّا عَلِمَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ اَجَزِعْتَ اَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ قَالَ فَخَدَّ اُخْدُوْدًا ثُمَّ اَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَّمْ يَرْجِعْ اَلْقَيْنَاهُ فِىْ هٰذِهِ

راہب کی بات سچ ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اسے قتل کر سکوں۔ پھر اس نے پتھر مار دیا جس سے وہ جانور مر گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اسے کس نے قتل کیا۔ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے۔ لوگ حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ایسا علم سیکھ لیا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا یہ بات ایک اندھے نے سنی تو ان سے کہنے لگا کہ اگر تم میری بینائی لوٹا دو تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا لڑکا کہنے لگا میں تم سے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ اگر تمہاری آنکھیں تمہیں مل جائیں تو تم اس پر ایمان لے آؤ جس نے تمہاری بینائی لوٹائی ہو اس نے حامی بھر لی تو لڑکے نے دعا کی اور اس کی آنکھوں میں بینائی آ گئی اس پر وہ ایمان لے آیا۔ جب یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو اس نے سب کو بلوایا اور کہنے لگا کہ میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے راہب اور اس سابق نابینا شخص میں سے ایک کو آرے سے چروا دیا اور دوسرے کو کسی اور طریقے سے قتل کروا دیا۔ پھر لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر گرا دو وہ لوگ اسے اس پہاڑ پر لے گئے اور جب اس جگہ پہنچے جہاں سے اسے گرانا چاہتے تھے تو خود گرنے لگے یہاں تک کہ لڑکے کے علاوہ سب مر گئے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس واپس گیا تو اس نے حکم دیا کہ اسے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف چل پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور اس لڑکے کو بچا لیا۔ پھر وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک مجھے باندھ کر تیر نہ چلاؤ اور تیر چلاتے وقت یہ نہ پڑھو "بسم اللہ رب هذا الغلام" (یعنی اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔) چنانچہ بادشاہ نے اسے باندھنے کا حکم دیا اور تیر چلاتے وقت اسی طرح کہا جس طرح لڑکے نے بتایا تھا۔ جب تیر مارا گیا تو اس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا لوگ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی کے پاس نہیں تھا۔ لہٰذا ہم سب بھی اسی کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ (بادشاہ سے کہا گیا) تم تو تین آدمیوں کی مخالفت سے گھبرا رہے تھے۔ لو یہ سارا عالم تمہارا مخالف ہو گیا ہے۔ اس پر بادشاہ نے خندق کھدوائی اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگوا دی۔ پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ

النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأُخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِصْبَعُهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ

جو اپنے نئے دین کو چھوڑ دے گا ہم بھی اسے چھوڑ دیں گے اور جو اس پر قائم رہے گا ہم اسے آگ میں پھینک دیں گے۔ اس طرح وہ انہیں اس خندق میں ڈالنے لگا (اسی کے متعلق) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "قتل اصحاب الاخدود..... سے العزیز الحمید" تک (ترجمہ: یعنی خندق والے ملعون ہوئے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے۔ جس وقت وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اسے دیکھ رہے تھے۔ اور ان کافروں نے مسلمانوں میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں پایا تھا کہ وہ اس خدا پر ایمان لائے تھے جو زبردست اور حمد کے لائق ہے) راوی کہتے ہیں کہ لڑکا تو دفن کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی نعش حضرت عمرؓ کے زمانے میں نکلی تھی اور اس کی انگلی اس وقت بھی اسی طرح اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح اس نے قتل ہوتے وقت رکھی تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٣١٢٤۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن أبی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٣١٢٥۔ حدثنا ابوجعفرو بن علی نا عبد الرحمٰن بن مهدی وابوداؤد قالا نا همام نا قتادة عن عمران بن عصمام عن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ

۱۶۱۷۔ سورۂ غاشیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۴۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہنے لگیں۔ اگر ان لوگوں نے اس کا اقرار کر لیا تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "انما انت مذکر لست"..... الایة (یعنی آپ ﷺ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ ان پر مسلط نہیں ہیں۔)

۱۶۱۸۔ سورۂ فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے "والشفع والوتر" (یعنی جفت اور طاق) کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس سے مراد نمازیں ہیں بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے جانتے ہیں خالد بن قیس بھی اسے قتادہ ہی سے نقل کرتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۶۔ حدثنا هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَّذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِیْ عَقَرَهَا اِذِا انْبَعَثَ اَشْقٰهَا اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَّنِيْعٌ فِیْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ النِّسَآءَ فَقَالَ اِلٰی مَايَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَالْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُّضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِیْ ضِحْكِهِمْ مِّنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰی مَايَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّا يَفْعَلُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۱۹۔ سورۂ الشمس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۶۔ حضرت عبداللہ بن زمعہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت صالحؑ کی اونٹنی اور اسے ذبح کرنے والے کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا پھر آپ ﷺ نے "اذانبعث اشقاها" پڑھا (یعنی جب اس قوم کا سب سے زیادہ بد بخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا) اور فرمایا: ایک بد بخت، شریر اور اپنی قوم کا طاقتور ترین شخص (جو ابوزمعہ کی طرح تھا) اٹھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی کیوں اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارے اور پھر دوسرے دن اس کے ساتھ سوئے بھی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ ٹھٹھہ مار کر مت ہنسا کرو۔ اور فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہی کئے پر کیوں ہنستا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۷۔ حدثنا محمد بن بشارناعبدالرحمٰن بن مهدی نا زائدة بن قدامة عن منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَسْلَمِیْ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ فِی الْبَقِيْعِ فَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ وَمَعَهٗ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْ خَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰی كِتَابِنَا فَمَنْ

۱۶۲۰۔ سورۂ واللیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۷۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانہ لکھا نہ جا چکا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو کیا پھر ہم لوگ اپنے متعلق لکھے گئے پر بھروسہ کیوں نہ کر بیٹھیں؟ جو نیکی والا ہوگا وہ نیک عمل ہی کرے گا اور جو بد بخت ہوگا وہ اسی طرح کے عمل کرے گا۔ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کے لئے وہی آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے وہ

كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّه' يَعْمَلُ لِلشَّقَآءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّه' مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ فَاِنَّه' مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَآءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُه' لِلْعُسْرٰى

بنا ہے۔ جو نیک بخت ہے اس کے لئے بھلائی کے کام آسان کر دیئے گئے اور جو بد بخت ہے اس کے لئے برائی کے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں "فاما من اعطی" سے آخر حدیث تک (یعنی جس نے دیا اور اچھی بات کو سچا سمجھا ہم اسے راحت کی چیز کے لئے سامان مہیا کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لاپروائی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا اسے تکلیف کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۲۱۔ سورۂ ضحیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۸۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيٰن بن عيينة عن الاسود بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُه' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْوُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

۳۱۲۸۔ حضرت جندب بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھا کہ آپ ﷺ کی انگلی سے خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے۔ تجھ سے اللہ کی راہ میں اس تکلیف کی وجہ سے خون نکل آیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصے تک آپ ﷺ کے پاس جبرائیلؑ نہ آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کو چھوڑ دیا گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ماودعک ربک"..... (یعنی آپ ﷺ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ دشمنی کی۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری اسے اسود بن قیس سے نقل کرتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۲۲۔ سورۂ الم نشرح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۹۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر وابن ابی عدی عن سعيد عن قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْسَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَآءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ

۳۱۲۹۔ حضرت انس بن مالکؓ اپنی ہی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نہ سو رہا تھا اور نہ ہی جاگ رہا تھا کہ ایک شخص کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ دو اور بھی تھے وہ لوگ ایک طشت لائے جس میں زمزم تھا۔ اس نے میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے انس سے پوچھا کہ کیا مطلب؟ تو فرمایا: پیٹ کے نیچے تک۔ پھر میرے دل کو نکالا اور آب زمزم سے دھونے

لِاَنَسٍ مَایَعْنِیْ قَالَ اِلٰی اَسْفَلِ بَطْنِیْ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِیْ فَغُسِلَ قَلْبِیْ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِیْدَ مَکَانَہٗ ثُمَّ حُشِیَ اِیْمَانًا وَّحِکْمَۃً وَّفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ

کے بعد واپس اسی جگہ لگا دیا پھر اس میں ایمان اور حکمت بھر دیا گیا اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔

وَمِنْ سُوْرَۃِ وَالتِّیْنِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۳۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن اسمٰعیل بن امیۃ قال سمعت رجلا بدویا اعرابیا یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَقَرَأَ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ

۱۶۲۳۔ سورۂ والتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ والتین پڑھے "الیس اللہ باحکم الحاکمین" تک پہنچے تو یہ کہے "بلٰی وانا علی ذلک من الشاھدین" (یعنی میں بھی اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں)۔

سُوْرَۃُ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۳۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن عبد الکریم الجزری عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَھْلٍ لَئِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّیْ لَاَطَاَنَّ عَلٰی عُنُقِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْفَعَلَ لَاَخَذَتْہُ الْمَلَائِکَۃُ عَیَانًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۴۔ سورۂ علق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۱۔ حضرت ابن عباسؓ "سندع الزبانیۃ" (یعنی ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد (ﷺ) کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کی گردن روند دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو فرشتے اسے دیکھتے ہی پکڑ لیں گے۔

۳۱۳۲۔ حدثنا عبداللّٰہ بن سعید الاشج نا ابوخالد الاحمر عن داؤد بن ابی ھند عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَجَآءَ اَبُوْ جَھْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْھَکَ عَنْ ھٰذَا اَلَمْ اَنْھَکَ عَنْ ھٰذَا اَلَمْ اَنْھَکَ عَنْ ھٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَہٗ فَقَالَ اَبُوْ جَھْلٍ اِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا بِھَا نَادٍ اَکْثَرَ مِنِّیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰہِ

۳۱۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آیا اور کہنے لگا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا۔ (تین مرتبہ یہی جملہ دھرایا) آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے ڈانٹا۔ وہ کہنے لگا: تم جانتے ہو کہ مجھ سے زیادہ کسی کے ہم نشین نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں "فلیدع ناديه سندع الزبانیه" (یعنی وہ اپنے ہم نشینوں کو بلائے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر وہ اپنے دوستوں کو بلالیتا تو اللہ کے فرشتے اسے پکڑ لیتے۔

لَوْدَعَا نَادِيَه' لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۳۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداوٗد الطيالسی نا القاسم بن الفضل الحدانی عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَّ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَاتُؤَنِّبْنِیْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِیَ بَنِیْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاَلَه' ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ يَامُحَمَّدُ يَعْنِیْ نَهْرًا فِی الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنَا ہُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْاُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِیَ اَلْفُ شَهْرٍ لَّا تَزِيْدُ يَوْمًا وَّلَا تَنْقُصُ

۱۶۲۵۔ سورۂ قدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۳۔ حضرت یوسف بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسن بن علیؓ سے معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کے بعد کہا کہ آپ نے مسلمانوں کے منہ پر کالک مل دی ہے۔ انہوں نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے مجھے الزام مت دو پھر فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر بنوامیہ کے لوگ نظر آئے تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "انا اعطینک الکوثر" یعنی اے محمد (ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو جنت میں نہر عطا کی ہے پھر یہ سورت نازل ہوئی "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر".....الخ (یعنی ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ ﷺ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیا چیز ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے) کہ اس میں آپ ﷺ کے بعد بنوامیہ حکومت کریں گے۔ قاسم کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی حکومت کے دن گنے تو انہیں پورے کے پورے ایک ہزار ماہ پایا۔ نہ ایک دن کم نہ زیادہ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں بعض اسے قاسم بن فضل سے اور وہ یوسف بن مازن سے نقل کرتے ہیں۔ قاسم بن حدانی کو یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن ثقہ قرار دیتے ہیں۔ اس سند میں یوسف بن سعد مجہول ہیں۔ ہم اسے ان الفاظ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۱۳۴۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن عبدة بن ابی لبابة وعَاصِمٍ سَمِعَا زِرَّبْنَ حُبَيْشٍ يَّقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَیِّ وابْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ مَنْ يُّقِمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُاللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِمِنْ رَّمَضَانَ وَاِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّه' اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَايَسْتَثْنِیْ اِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَه' بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ

۳۱۳۴۔ حضرت زر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ تمہارے بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال بھر جاگے گا۔ وہ شب قدر کو پالے گا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعودؓ) کی مغفرت کرے وہ جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور یہ کہ یہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ وہی ستائیسویں شب ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابومنذر (ابی بن کعبؓ) تم کس طرح کہہ سکتے ہو؟ فرمایا: اس نشانی یا فرمایا: اس علامت کی وجہ سے جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتائی کہ اس

يَوْمَئِذٍ لَاشُعَاعَ لَهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۳۵۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمٰن بن مهدی نَاسُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورة اذا زلزلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۳۶۔ حدثنا سوید بن نصرانا عبداللّٰه بن المبارك نا سعید بن ابی ایوب عن یحیی بن ابی سلیمان عن سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوااللّٰهُ وَ رَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَعَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ م بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِن سُوْرَةِ اَلْهٰكُمُ التُّكَاثُرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۳۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وهب بن جریرنا شعبة عن قتادة عن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّه' انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰكُمُ التَّكَا ثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ

دن سورج اس طرح نکلتا ہے کہ اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

۱۶۲۶۔ سورۂ بینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۵۔ حضرت مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح پکارا "یا خیر البریة" (اے تمام مخلوق سے بہتر) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۶۲۷۔ سورۂ زلزال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "یومئذ تحدث اخبارها" (یعنی اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی) اور فرمایا: جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر مرد و عورت کے متعلق بتائے گی کہ اس نے اس پر کیا کیا اور کہے گی کہ اس نے اس طرح کیا۔ اس طرح کیا۔

۱۶۲۸۔ سورۂ تکاثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۷۔ حضرت عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سورۂ تکاثر پڑھ رہے تھے پھر فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے۔ حالانکہ (اے ابن آدم) تیرا مال تو صرف وہی ہے۔ جو تو نے صدقے کے طور پر دے دیا

مَالِیْ وَهَلْ لَّكَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّامَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۳۸۔ حدثنا ابو کریب نا حکام بن سلم الرازی عن عمرو بن قیس عن الحجاج عن المنهال بن عمرو عن زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَازِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

۳۱۳۸۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم عذاب قبر کے متعلق شک ہی میں تھے یہاں تک کہ یہ سورت نازل ہوئی "الھکم التکاثر"۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۳۹۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیی بن عبد الرحمٰن بن حاطب عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ

۳۱۳۹۔ حضرت زبیر بن عوامؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم لتسئلن"..... (یعنی پھر تم سے اس دن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا) تو زبیرؓ نے پوچھا: یارسول اللہ (ﷺ)! کون سی نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہمارے پاس کھجور اور پانی کے علاوہ ہے کیا؟ فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۰۔ حدثنا عبد بن حمید نا احمد بن یونس عن ابی بکر بن عیاش عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَيِّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَّسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ

۳۱۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم لتسئلن یومئذعن النعیم" تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے دو ہی تو چیزیں ہیں پانی اور کھجور۔ پھر ہم سے کن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔

ابن عیینہ کی محمد بن عمرو سے منقول حدیث (حضرت زبیرؓ کی) میرے نزدیک اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ سفیان بن عیینہ ابوبکر بن عیاش سے احفظ اور زیادہ صحیح ہیں۔

۳۱۴۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا شبابة عن عبداللّٰه بن العلاء عن الضحاك بن عبدالرحمٰن بن عرزم الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ

۳۱۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کیا ہم نے تجھے جسم کی صحت عطا نہیں کی کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہیں کیا۔

لَكَ جِسْمَكَ وَنُؤَوِيكَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک: ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عزرب ہیں انہیں ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۲۹۔ سورۂ کوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَاهٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۲۔ حضرت انسؓ سورۂ کوثر کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔ پھر فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔

۳۱۴۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا سريح بن النعمان انا الحكم بن عبدالملك عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْعُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى طِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا

۳۱۴۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے میں نے فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی، تو وہ مشک تھی۔ پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آ گئی اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

۳۱۴۴۔ حدثنا هناد نا محمد بن فضيل عن عطاء بن السائب عن مَجَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَّمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهٗ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں جانب سونے کے خیمے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے۔ اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا سليمان بن داود عن شعبه عن ابی بشرعن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِیْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْأَلُهٗ وَلَنَا بَنُوْنٌ مِثْلُهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَاَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ اِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ

۱۶۳۰۔ سورۂ فتح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ صحابہ کی موجودگی میں مجھ سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا: آپ ان سے مسائل پوچھتے ہیں جب کہ یہ ہماری اولاد کے برابر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیوں اس سے پوچھتا ہوں۔ ❶ پھر ابن عباسؓ سے "اذا جآء نصر اللہ والفتح" (یعنی جب خدا کی مدد اور فتح آپہنچے) کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: اس میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے وفات کی خبر دی گئی ہے۔ پھر پوری سورت پڑھی۔ اس پر حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابوبشر سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس کے یہ الفاظ ہیں "اتسئله ولنا ابن مثله" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ تَبَّتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۶۔ حدثنا هناد واحمد بن منيع قالا نا ابومعاوية نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَاصَبَاحَاه فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اِنِّیْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنِّیْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ اَوْ مُصَبِّحُكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اِلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّالَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۱۔ سورۂ لہب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ صفا پر چڑھے اور پکارنے لگے "یاصباحاہ" اس پر قریش آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ دیکھو اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن صبح یا شام کو تم تک پہنچنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب کہنے لگا۔ کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے "تبت یدآ ابی لهب وتب" نازل فرمائی (یعنی ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔)

❶ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن عباسؓ کے لئے دعا کی تھی کہ یا اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرما۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۷۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابوسعد وھو الصنعانی عن ابی جعفرالرازی عن الربیع بن انس عن اَبِی الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْالِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَداللّٰهُ الصَّمَدُ وَالصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَیْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَیْءٌ يَّمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَايَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَبِيْهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ

۳۱۴۷۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے اس پر اللہ تعالیٰ نے "قل ھو اللہ احد" نازل فرمائی (یعنی کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی اولاد نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے) صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی۔ اس لئے کہ ہر پیدا ہونے والی چیز یقیناً مرے گی۔ اور جو مرے گا اس کا وارث بھی ہوگا۔ لیکن اللہ نہ مریں گے اور نہ ان کا کوئی وارث ہوگا۔ "کفو" کے معنی مشابہ اور برابری کے ہیں یعنی اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔

۳۱۴۸۔ حدثنا عبد بن حمید انا عبیداللّٰہ بن موسی عن ابی جعفر الرازی عن الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الِهَتَهُمْ فَقَالُوا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۳۱۴۸۔ حضرت ابوعالیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے معبودوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ چنانچہ جبرائیل سورۂ اخلاص لے کر نازل ہوئے۔ پھر اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے ابی بن کعبؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

یہ حدیث میرے نزدیک گزشتہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے ابوسعد محمد بن میسر ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۹۔ حدثنا محمد بن المثنی نا عبدالملك بن عمرو عن ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۲۔ سورۂ اخلاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۷۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے اس پر اللہ تعالیٰ نے "قل ھو اللہ احد" نازل فرمائی (یعنی کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی اولاد نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے) صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی۔ اس لئے کہ ہر پیدا ہونے والی چیز یقیناً مرے گی۔ اور جو مرے گا اس کا وارث بھی ہوگا۔ لیکن اللہ نہ مریں گے اور نہ ان کا کوئی وارث ہوگا۔ "کفو" کے معنی مشابہ اور برابری کے ہیں یعنی اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔

۳۱۴۸۔ حضرت ابوعالیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے معبودوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ چنانچہ جبرائیل سورۂ اخلاص لے کر نازل ہوئے۔ پھر اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے ابی بن کعبؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۳۳۔ سورۂ فلق اور ناس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: عائشہؓ اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگا کرو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے۔


الله نور

لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِاِبْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ

سے کہنے لگے کہ تم جلدی آ گئے میری عمر تو ہزار سال ہے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن آپ نے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیئے تھے۔ اس پر آدم نے انکار کر دیا۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی منکر ہو گئی اور بھول گئے۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۶۳۵۔

باب ۱۶۳۵۔

۳۱۵۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا یزید بن هارون انا العوام بن حوشب عن سلیمان بن اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمُ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمُ النَّارُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمُ الْمَآءُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمُ الرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمُ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ

۳۱۵۲۔ حضرت انس بن مالکؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ چنانچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے رب کیا آپ کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے فرمایا: ہاں: لوہا عرض کیا: لوہے سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آگ۔ عرض کیا: اس سے سخت؟ فرمایا: پانی۔ عرض کیا: اس سے سخت۔ فرمایا: ہوا۔ عرض کیا: اس سے سخت..... فرمایا: ہاں اس سے بھی سخت ہے اور وہ ابن آدم ہے جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہو اور اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوتی ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

اَبْوَابُ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دعاؤں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۶۳۶۔ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَآءِ

باب ۱۶۳۶۔ دعا کی فضیلت۔

۳۱۵۳۔ حدثنا عباس بن عبد العظیم العنبری انا ابوداؤد الطیالسی نا عمران القطان عن قتادة عن سعید

۳۱۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں۔

ابن اَبِی الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن بشار اسے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ عمران قطان سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۳۷ ـ مِنْهُ

باب ۱۶۳۷۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۵۴ ـ حدثنا علی بن حجرانا الولید بن مسلم عن ابن لهیعة عن عبیداللّٰه بن ابی جعفر عن ابان بن صَالِحٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

۳۱۵۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۱۵۵ ـ حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویة عن الاعمش عن زر عَنْ یُسَیْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَآءُ هُوَالْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ

۳۱۵۵۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دعا ہی تو عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وقال ربکم ادعونی"..... الایة (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ منصور اور اعمش اسے زر سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اسے صرف ذر ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۳۸ ـ مِنْهُ

باب ۱۶۳۸۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۵۶ ـ حدثنا قتیبة نا حاتم بن اسماعیل عن ابی المهلیح عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ

۳۱۵۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

وکیع اور کئی راوی یہ حدیث ابوملیح سے روایت کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے ابوعاصم کے حوالے سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

باب ۱۶۳۹ ـ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الذِّكْرِ

باب ۱۶۳۹۔ ذکر کی فضیلت۔

۳۱۵۷ ـ حدثنا ابو کریب نا زید بن حباب عن معاویة بن صالح عن عمرو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ

۳۱۵۷۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اس سے متعلق رہوں۔ فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے

قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَايَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

ذکر سے تر رہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ١٦٤٠ ـ مِنْهُ

باب ۱۶۴۰۔ اسی کے متعلق۔

٣١٥٨ ـ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن ابى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا اَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً

۳۱۵۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کس کا درجہ سب سے افضل ہوگا؟ فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرنے والوں کا۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ فرمایا: اگر غازی اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین کو قتل کرے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والوں کا درجہ اس سے افضل ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف دراج کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٦٤١ ـ مِنْهُ

باب ۱۶۴۱۔ اسی کے متعلق۔

٣١٥٩ ـ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبدالله بن سعيد هوابن ابى هند عن زيادمولى ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَاۤ اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَ اَزْكٰهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍلَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّ كُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَا قَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاشَيْءٌ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِاللّٰهِ

۳۱۵۹۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک تمہارے بہترین اور پاکیزہ ترین اعمال کے متعلق نہ بتاؤں جن سے تمہارے درجات بلند ترین ہوں گے اور جو تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہیں نیز وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمہارے کفار کی گردنیں مارنے اور ان کے تمہاری گردنیں مارنے سے بھی افضل ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا: اللہ کا ذکر۔ معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں اللہ کے عذاب سے نجات دینے والے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

بعض حضرات یہ حدیث عبداللہ بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں بعض اسے انہی سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

باب ١٦٤٢ ـ مَاجَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَالَهُمْ مِّنَ الْفَضْلِ

باب ۱۶۴۲۔ مجلس ذکر کی فضیلت۔

٣١٦٠ ـ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن ابى اسحاق عن الاعرابى مسلم اَنَّهٗ شَهِدَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ

۳۱۶۰۔ حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے نیز ان پر تسکین (تسلی) نازل کر دی

هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَه'

جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی فرشتوں کے پاس یاد کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۶۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا مرحوم بن عبدالعزیز العطار نا ابونعامة عن اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُاللّٰهَ وَنَحْمَدُه' لِمَا هَدَيْنَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَقَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَّكُمْ اِنَّه' اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ وَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ

۳۱۶۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ مسجد آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ کہنے لگے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ پوچھا: کیا اسی لئے بیٹھے ہو؟ عرض کیا: اللہ کی قسم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ کہنے لگے: میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تمہیں جھوٹا سمجھ رہا ہوں (تم لوگ تو) جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے بہت کم احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کے ایک حلقے کی طرف تشریف لائے اور ان سے بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ ہم لوگ اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان کیا کہ ہمیں اس دولت سے نوازا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو؟ عرض کیا: اللہ کی قسم یہی وجہ ہے۔ فرمایا: میں نے تمہیں جھوٹ کے گمان کی وجہ سے قسم نہیں دی جان لو کہ میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ اور ابوعثمان نہدی کا عبدالرحمٰن بن مل ہے۔

باب ۱۶۴۳۔ مَاجَآءَ فِیْ الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

باب ۱۶۴۳۔ جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے متعلق۔

۳۱۶۲۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشارنا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن صالح مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ

۳۱۶۲۔ حضرت ابوہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر کسی مجلس میں اللہ کا ذکر اور رسول کریم ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے تو اس مجلس والے نقصان میں ہیں لہٰذا اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے۔

غَفَرَلَهُمْ

یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ١٦٤٤ ـ مَاجَآءَ اَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب ۱۶۴۴۔ مسلمان کی دعا کی قبولیت۔

٣١٦٣ ـ حدثنا قتيبة نا ابن لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْعُوْا بِدُعَآءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَاسَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ

۳۱۶۳۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یا تو اسے وہی چیز عطا کر دیتے ہیں یا اس کے برابر کسی برائی کو اس سے دور کر دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحم کے لئے دعا نہ کی ہو۔

اس باب میں ابو سعید اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔

٣١٦٤ ـ حدثنا محمد بن مرزوق نا عبيد بن واقد نا سعيد بن عطية الليثي عن شهر بن حَوْشَبَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَآءِ

۳۱۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی کے وقت اس کی دعا قبول کرے تو اسے چاہئے کہ راحت کے وقت بکثرت دعا کرے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

٣١٦٥ ـ حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة بن خِراش قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

۳۱۶۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا: افضل ترین ذکر لا الہ الا اللہ اور افضل ترین دعا الحمد للہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم ہی سے نقل کرتے ہیں۔

٣١٦٦ ـ حدثنا ابو كريب ومحمد بن عبيد المحاربي قالانا يحيى بن زكريا بن ابى زائدة عن ابيه عن خالد بن سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عروةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

۳۱۶۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں اور یہی کا نام عبداللہ ہے۔

باب ١٦٤٥ ـ مَاجَآءَ اَنَّ الدَّاعِیَ یَبْدَأُ بِنَفْسِهٖ

باب۱۶۴۵۔دعا کرنے والا پہلے اپنے لئے دعا کرے۔

٣١٦٧ ـ حدثنا نصر بن علی الکوفی نا ابوقطن عن حمزة الزیات عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا ذَکَرَ اَحَدًا فَدَعَالَهٗ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ

۳۱۶۷۔حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اگر کسی کو یاد کر کے اس کے لئے دعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لئے دعا کر لیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوقطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

باب ١٦٤٦ ـ مَاجَآءَ فِی رَفْعِ الْاَیْدِیْ عِنْدَ الدُّعَآءِ

باب۱۶۴۶۔دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا۔

٣١٦٨ ـ حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنٰی وابراهیم بن یعقوب وغیر واحد قالوا نا حماد بن عیسی الجهنی عن حنظلة بن ابی سفیان الجمحی عن سالم بن عبداللّٰه عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ فِی الدُّعَآءِ لَمْ یَحُطَّهُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ لَمْ یَرُدَّ هُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ

۳۱۶۸۔حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اگر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو انہیں اپنے چہرے پر پھیرے بغیر واپس نہ لوٹاتے۔محمد بن مثنیٰ بھی اپنی حدیث میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں جب کہ وہ قلیل الحدیث ہیں۔ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں۔حنظلہ بن ابوسفیان جمحی ثقہ ہیں۔یحییٰ بن سعید قطان انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں۔

باب ١٦٤٧ ـ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یَّسْتَعْجِلُ فِیْ دُعَائِهٖ

باب۱۶۴۷۔دعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق۔

٣١٦٩ ـ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابی عبید مَوْلٰی ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ

۳۱۶۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے۔اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبید کا نام سعد ہے۔وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے مولیٰ ہیں نیز انہیں عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ١٦٤٨ ـ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ اِذَا اَصْبَحَ وَاَمْسٰی

باب۱۶۴۸۔صبح اور شام کی دعائیں۔

٣١٧٠ ـ حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد هو الطیالسی نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیه عن

۳۱۷۰۔حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص روزانہ صبح وشام یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں

ابان بن عثمان قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ عَبْدٍ يَّقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَآءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ وَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيَمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ

پہنچا سکتی۔ "بسم اللہ الذی.....السمیع العلیم" تک (یعنی اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان وزمین کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) راوی حدیث ابان کو فالج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدث سن رہا تھا تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ کہنے لگے کیا دیکھتے ہو حدیث وہی ہے جیسے کہ میں نے بیان کی ہے اور اس (فالج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی جس دن یہ ہوا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر کا حکم جاری کریں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۱۷۱۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا عقبة بن خالد عن ابی سعد بن سعید بن المرزبان عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ

۳۱۷۱۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ شام کو یہ دعا پڑھے "رضیت سے نبیاً" تک تو اللہ پر یہ حق ہے کہ اسے راضی کر دے۔ (ترجمہ: میں اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۱۷۲۔ جدثنا سفیان بن وکیع نا جریر عن الحسن بن عبیداللّٰه عن ابراهیم بن سوید عن عبدالرحمٰن بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَمَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

۳۱۷۲۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "امسینا" سے "عذاب القبر" تک (یعنی ہم نے اور کائنات نے اللہ کے حکم سے شام کی۔ تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی فرمایا: کہ بادشاہت اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (اے اللہ) میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ نیز میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں پھر جہنم اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگتا ہوں) پھر صبح کے وقت بھی اسی طرح دعا کرتے اور امسینا کی جگہ "اصبحنا" فرماتے۔

شعبہ بھی یہ حدیث ابن مسعود سے اسی سند سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۳۱۷۳۔حدثنا علی بن حجر نا عبداللّٰہ بن جعفر انا سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ اَصْحَابَہٗ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ

۳۱۷۳۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو"اللھم بک اصبحنا" سے "الیک المصیر" تک (یعنی یا اللہ ہم نے تیرے ہی حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف لوٹیں گے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو"اللھم بک امسینا" سے آخر تک (یعنی اے اللہ تیرے ہی حکم سے شام کی ہے اسی سے صبح کی تھی۔ اسی سے جیتے اور اسی سے مریں گے پھر تیری طرف ہی اکٹھے ہو کر آئیں گے۔)

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۶۴۹۔ مِنْہُ

۱۶۴۹۔اسی سے متعلق۔

۳۱۷۴۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبۃ عن یعلی بن عطاء قال سمعت عمرو بن عاصم الثَّقَفِیُ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُہٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّالشَّیْطَانِ وَ شِرْکِہٖ قَالَ قُلْہُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ

۳۱۷۴۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے صبح وشام کوئی دعا پڑھنے کا حکم دیجئے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو"اللھم عالم الغیب....." شرکہ تک (یعنی اے اللہ اے غیب اور کھلی باتوں کے جاننے والے۔ آسمان و زمین کے پالنے والے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں تجھ سے اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے صبح وشام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۵۰۔ مِنْہُ

۱۶۵۰۔اسی کے متعلق۔

۳۱۷۵۔حدثنا الحسین بن حریث نا عبدالعزیز بن ابی حازم عن کثیر بن زید عن عثمان بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی سَیِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَااِلٰہَ اِلَّااَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ

۳۱۷۵۔حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں استغفار کے سردار کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ یہ دعا ہے "اللھم" سے "الا انت" تک (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک میری استطاعت ہے تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ تجھ سے اپنے کاموں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اقرار کرتا ہوں نیز اپنے گناہوں کا بھی اعتراف

ذُنُوبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا یَقُوْلُهَا اَحَدٌ کُمْ حِیْنَ یُمْسِیْ فَیَاْتِیْ عَلَیْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا یَقُوْلُهَا حِیْنَ یُصْبِحُ فَیَاْتِیْ عَلَیْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

کرتے ہوئے تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں) پھر فرمایا کہ اگر کوئی شخص شام کو یہ دعا پڑھے گا اور صبح ہونے سے پہلے مرجائے گا تو جنت اس کے لئے واجب ہوجائے گی۔ اسی طرح صبح کے وقت پڑھنے والے کے لئے شام تک۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، ابن ابزیؓ اور ابن بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور عبدالعزیز بن ابی حازم: زاہد کے بیٹے ہیں۔

باب ۱۶۵۱ ـ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ

باب ۱۶۵۱۔ سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں۔

۳۱۷۶ ـ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان بن عیینة عن ابی اسحاق الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اُعَلِّمُكَ کَلِمٰتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اٰوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاِنْ مُّتَّ مِنْ لَّیْلَتِكَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَیْرًا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَّلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَآءُ فَقُلْتُ وَ بِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِیَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

۳۱۷۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو اگر تم سوتے وقت پڑھ لو تو اگر تم اس رات مرجاؤ گے تو اسلام پر مرو گے اور اگر صبح ہوگی تو وہ بھی خیر پر ہوگی "اللھم" سے "ارسلت" تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اور اپنا کام بھی تجھ ہی کو سونپا۔ رغبت کی وجہ سے بھی اور تیرے ڈر سے بھی۔ نیز میں نے اپنی پیٹھ کو تیری ہی پناہ دی کیونکہ تجھ سے بھاگ کر نہ کہیں پناہ ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ۔ میں تیری بھیجی ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر بھی ایمان لایا) براء کہتے ہیں کہ میں نے کہا تیرے بھیجے ہوئے رسول پر تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تیرے بھیجے ہوئے نبی پر۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ منصور بن معتمر اسے سعد سے وہ براء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب تم سونے کے لئے آؤ اور باوضو ہو تو یہ دعا پڑھو۔

۳۱۷۷ ـ حدثنا محمد بن بشارنا عثمان بن عمرانا علی بن المبارك عن یحیی بن ابی کثیر عن یحیی بن اسحاق بن اَخِیْ رَافِعِ بْنِ خدیج عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ

۳۱۷۷۔ حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور پھر اسی رات میں مرجائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ اللھم سے "برسولک" (یعنی اے اللہ میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کرلیا، اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا، اپنے کام تجھے سونپ دیئے کیونکہ تیرے عذاب سے بچنے کا تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں (دے

وَاَلْجَاتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ لَامَلْجَأمِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَّاتَ مِنْ لَیْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ

سکتا) میں تیری کتاب اور تیرے رسول (ﷺ) پر ایمان لایا۔)

یہ حدیث رافع بن خدیج کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۱۷۸۔ حدثنا اسحق بن منصورنا عفان بن مسلم نا حماد عن ثابتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ كَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ

۳۱۷۸۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ: سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "الحمدللہ" سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا، ہمیں (مخلوق کے شر) سے بچایا اور ہمیں ٹھکانہ دیا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ ان کا ٹھکانہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۵۲۔ مِنْهُ

باب ۱۶۵۲۔اسی سے متعلق۔

۳۱۷۹۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا ابومعاویة عن الوصافی عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرَةِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا

۳۱۷۹۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سوتے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں یا درخت کے پتوں کے برابر یا (صحراء) عالج کی ریت کے برابر یا دنیا کے ایام کے برابر ہی ہوں "استغفر اللّٰہ" سے "اتوب الیہ" (یعنی میں اللہ کی مغفرت کا طلب گار ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو زندہ ہے اور سنبھالنے والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن ولید وصافی ہی کی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۵۳۔مِنْهُ

باب ۱۶۵۳۔اسی کے متعلق۔

۳۱۸۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عبدالملك بن عمیر عن ربعی بْنِ خِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَاَنْ یَّنَامَ وَضَعَ یَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

۳۱۸۰۔حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے "اللھم" سے آخر تک (یعنی یا اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸۱۔حدثنا ابوکریب نا اسحاق بن منصورعن ابراهیم بن یوسف بن ابی اسحاق عن ابیه عن ابی

۳۱۸۱۔حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بناتے اور یہ دعا کرتے "رب قنی" سے

اسحاق عن ابی بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهٗ عِنْدَالْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

آخرتک۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ثوری اسے ابواسحاق سے وہ براءؓ سے نقل کرتے ہوئے ابواسحاق اور براء کے درمیان کسی راوی کا ذکر نہیں کرتے۔شعبہ اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔پھر یہ ابواسحاق سے ابوعبیدہ کے واسطے سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

باب ١٦٥٤ ـ مِنْهُ

باب۱۶۵۴۔اسی کے متعلق۔

٣١٨٢ـ حدثنا عبداللّٰه بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عون انا خالد بن عبداللّٰه عن سهيل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ

۳۱۸۲۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر کوئی سونے لگے تو یہ دعا پڑھا کرے ''اللّٰھم'' سے آخرتک (یعنی اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار، اے ہمارے رب، اے ہر چیز کے رب، اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے اور اے توراۃ، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے۔میں تجھ سے ہر شر پہنچانے والی چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے اس کے بالوں سے پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔تو سب سے اوپر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن میں ہے تجھ سے ماوراء کوئی چیز نہیں (اے اللہ) میرا قرض ادا کردے اور مجھے فقر سے غنی کردے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٦٥٥ ـ مِنْهُ

باب۱۶۵۵۔اسی کے متعلق۔

٣١٨٣ـ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن ابن عجلان عن سعيد الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَايَدْرِيْ مَاخَلَفَهٗ عَلَيْهِ بَعْدَهٗ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ

۳۱۸۳۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی بستر پر سے اٹھ کر جائے اور پھر دوبارہ لیٹنے لگے تو اسے اپنے تہ بند کے کونے سے (کپڑے سے) جھاڑے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے جانے کے بعد وہاں کون سی چیز آئی۔اور پھر جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے ''باسمک ربی'' سے ''صالحین'' تک۔(اے میرے رب! میں نے تیرے نام سے کروٹ رکھی اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاتا ہوں لہٰذا اگر تو میری جان لے لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دے تو اس کی اس طرح نگہبانی کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی نگہبانی کرتا ہے) اور جب جاگے تو یہ دعا پڑھے ''الحمدللہ'' سے آخرتک (یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے

ہیں جس نے میرے بدن کو عافیت بخشی، مجھ میں میری روح لوٹا دی اور اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی۔

باب ۱۶۵۶۔ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یَّقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب ۱۶۵۶۔ جو شخص سوتے وقت قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

۳۱۸۴۔ حدثنا قتیبة نا المفضل بن فضاله عن عقیل عن ابن شهاب عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَأَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۳۱۸۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے پھر سورۂ اخلاص، الفلق اور الناس تینوں سورتیں پڑھ کر ان میں پھونکتے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکتا بدن پر مل لیتے۔ پہلے سر اور چہرے پر پھر جسم کے اگلے حصے پر اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۵۷۔ مِنْهُ

باب ۱۶۵۷۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۸۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحاق عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَآءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْیَانًا یَّقُوْلُ مَرَّةً وَّ اَحْیَانًا لَا یَقُوْلُهَا

۳۱۸۵۔ حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ نوفل خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز سکھایئے کہ میں سوتے وقت پڑھا کروں۔ فرمایا: سورۂ کافرون پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں شرک سے براءت ہے۔ شعبہ کبھی ایک مرتبہ پڑھنے کا کہتے اور کبھی نہیں۔

موسیٰ بن حزام بھی یحییٰ سے وہ اسرائیل سے وہ ابواسحاق سے وہ فروہ سے اور وہ اپنے والد نوفل سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور پھر اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا سے زیادہ صحیح ہے۔ زہیر اسے ابواسحاق سے وہ فروہ سے وہ نوفل سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ روایت شعبہ کی روایت سے اشبہ اور اصح ہے۔ ابواسحاق کے ساتھیوں نے اس میں اضطراب کیا ہے۔ اور یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ عبدالرحمٰن بن نوفل (فروہ کے بھائی) بھی اسے اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۳۱۸۶۔ حدثنا هشام بن یونس الکوفی المحاربی عن لیث عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ تَنْزِیْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

۳۱۸۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے۔

ثوری اور کئی راوی اسے اسی طرح ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابوزبیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث جابرؓ سے سنی ہے تو جواب دیا نہیں۔ بلکہ صفوان یا ابن صفوان سے سنی ہے۔ شبابہ بھی مغیرہ سے وہ ابوزبیر سے اور وہ جابرؓ سے لیث ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۱۸۷۔ حدثنا صالح بن عبدالله نا حماد بن زيد عن ابی لبابة قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

۳۱۸۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ زمر اور سورۂ اسراء پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن زیاد کے مولی ہیں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں اور ان سے حماد بن زید کا سماع ثابت نہیں ہے۔

۳۱۸۸۔ حدثنا علی بن حجر نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبدالرحمٰن بن اَبِی بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَ يَقُوْلُ فِيْهَا اٰيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ

۳۱۸۸۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سبح، یسبح اور سبحان سے شروع ہونے والی سورتیں نہ پڑھ لیتے اور فرماتے کہ ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۸۹۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد الزبيری نا سفيان عن الجريری عن ابی العلاء بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ نَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَ اَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّ قَلْبًاسَلِيْمًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِمَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّاْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَايَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ

۳۱۸۹۔ قبیلہ بنوحنظلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شداد بن اوسؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ فرمانے لگے میں تمہیں ایسی چیز سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ ''اللّٰھم'' سے ''علام الغیوب'' تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی پختگی، تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں۔ اور تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے پھر میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں کا جاننے والا ہے) اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں چنانچہ اسے تکلیف دینے والی کوئی چیز اس کے بیدار ہونے تک اس کے قریب نہیں آتی۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوعلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

باب ۱۶۵۸۔ مَاجَآءَ فِی التَّسْبِیحِ وَالتَّکْبِیرِ وَالتَّحْمِیدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب ۱۶۵۸۔ سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھنا۔

۳۱۹۰۔ حدثنا ابوالخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ازھر السمان عن ابن عون عن ابن سیرین عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ شَکَتْ اِلَیَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ یَدَیْهَا مِنَ الطَّحِینِ فَقُلْتُ: لَوْاَتَیْتَ اَبَاكِ فَسَاَلْتِیهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی مَاهُوَ خَیْرٌ لَکُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَکُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِینَ وَثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِینَ وَاَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِینَ مِنْ تَحْمِیدٍ وَّ تَسْبِیحٍ وَّتَکْبِیرٍ وَّفِی الْحَدِیثِ قِصَّةٌ

۳۱۹۰۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فاطمہؓ نے مجھ سے اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے گھٹے پڑ جانے کی شکایت کی تو میں نے کہا: اگر تم اپنے والد سے کوئی خادم مانگ لیتیں تو اچھا ہوتا (وہ گئیں اور غلام مانگا) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے کہ جب تم سونے لگو، تو تینتیس مرتبہ الحمد للہ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عون کی روایت سے کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔

۳۱۹۱۔ حدثنا محمد بن یحیی نا ازھر السمان عن ابن عون عن محمد عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَشْکُوا مَجْلَ یَدَیْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِیحِ وَالتَّکْبِیرِ وَالتَّحْمِیدِ

۳۱۹۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے ہاتھوں کے چھل جانے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

باب ۱۶۵۹۔ مِنْهُ

باب ۱۶۵۹۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۹۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن علیة نا عطاء بن السائب عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلَّتَانِ لَا یُحْصِیهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا یَسِیرٌ وَّمَنْ یَعْمَلُ بِهِمَا قَلِیلٌ یُسَبِّحُ اللّٰهَ فِی دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّ یَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّ یُکَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُهَا بِیَدِهٖ قَالَ فَتِلْکَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِی الْمِیزَانِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ تُسَبِّحُهٗ وَتُکَبِّرُهٗ وَتُحَمِّدُهٗ مِائَةً فَتِلْکَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیزَانِ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِی

۳۱۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی مسلمان انہیں اختیار کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنی انگلیوں پر گنا کرتے تھے پھر فرمایا کہ وہ زبان پر ڈیڑھ سو اور میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں (دوسری خصلت یہ بیان فرمائی) کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ یہ زبان کے لئے سو اور میزان کے لئے ایک ہزار کلمات ہیں تم میں سے کون ہے جو رات و دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے۔ ❶ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان پر مداومت کیوں

❶ یعنی اگر اتنی برائیاں بھی ہوں تو بھی وہ معاف ہو جاتی ہیں۔ (مترجم)

الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفٌ وَ خَمْسُ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا كَيْفَ لَانُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ هُوَ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ

نہیں کر سکتے؟ فرمایا: جب تم نماز میں ہوتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو۔ یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا۔ پھر جب وہ سونے کے لئے بستر کی طرف جاتا ہے تو اسے تھپکنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے شعبہ اور ثوری، عطاء بن ابی سائب سے مختصراً نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں زید بن ثابتؓ، انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۱۹۳۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعانى نا عثام بن على عن الاعمش عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ

۳۱۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۱۹۴۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل بن سمرة الاحمسى الكوفىّ نا اسباط محمدنا عمرو بن قيس الملائى عن الحكم بن عتيبة بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَّايَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُحَمِّدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ

۳۱۹۴۔ حضرت کعب بن عجرہؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اگر نماز کے بعد پڑھی جائیں تو ان کا پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا۔ وہ یہ کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ اور حافظ ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حکم سے نقل کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے جب کہ منصور بن معتمر اسے حکم سے مرفوع نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۶۰۔ مَاجَآءَ فِي الدُّعَآءِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب ۱۶۶۰۔ رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا۔

۳۱۹۵۔ حدثنا محمد بن عبدالعزيز بن ابى رزمة نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعى ثنى عمير بن هانئ قال ثنى جنادة بن ابى امية قَالَ ثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّمِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

۳۱۹۵۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہوا اور یہ دعا پڑھے "لاالٰہ" سے "الا باللہ" تک پھر کہے کہ یا اللہ مجھے بخش دے یا فرمایا کہ کوئی دعا بھی کرے تو قبول ہوتی ہے۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز قبول ہوتی ہے (ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کی ہے، تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں۔

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَوْقَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے۔ تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے یا نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم سے اسے علی بن حجر نے مسلمہ بن عمرو کے حوالے نقل کیا ہے مسلمہ کہتے ہیں کہ عمیر بن ہانیٔ روزانہ ایک ہزار سجدے کرتے اور ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرتے تھے۔

باب ۱۶۶۱۔ مِنْهُ

باب ۱۶۶۱۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۹۶۔ حدثنا اسحق بن منصور نا النضر بن شمیل ووهب بن جریر و ابوعامر العقدی و عبدالصمد بن عبد الوارث قالوانا هشام الد ستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قَالَ ثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ كَعْبِ نِالْاَسْلَمِیُّ قَالَ كُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُعْطِیْهِ وُضُوْءَ هٗ فَاَسْمَعُهُ الْهَوِیَّ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

۳۱۹۶۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا اور آپ ﷺ کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ پھر بہت دیر تک سنتا رہتا کہ آپ ﷺ سمع اللّٰه لمن حمده کہتے اور الحمدللّٰه رب العالمین پڑھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۶۲۔ مِنْهُ

باب ۱۶۶۲۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۹۷۔ حدثنا عمروبن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید الهمدانی نا ابی عن عبد الملك بن عمیر عَنْ رِبْعِیْ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَفْسِیْ بَعْدَ مَا اَمَا تَهَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

۳۱۹۷۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اللّٰهم باسمك اموت واحیٰی" (یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں)۔ پھر جب بیدار ہوتے تو "الحمدللّٰه" سے آخر تک پڑھتے (یعنی تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۶۳۔ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ اِذَاقَامَ مِنَ اللَّیْلِ اِلَی الصَّلٰوةِ

باب ۱۶۶۳۔ تہجد کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔

۳۱۹۸۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابی الزبیر عن طاؤس الْیَمَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ

۳۱۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے "اللّٰهم" سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کا قائم کرنے والا ہے، تمام

اَلْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآءُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمان وزمین اور ان میں موجود چیزوں کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے ہی لئے اسلام لایا، تجھ ہی پر ایمان لایا۔ تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی لئے لڑا اور تجھ کو حاکم تسلیم کیا تو میری مغفرت فرمادے میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کردے میرے اعلانیہ اور پوشیدہ تمام گناہ معاف فرمادے۔ تو ہی میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

باب ١٦٦٤ ـ مِنْهُ

باب ۱۶۶۴۔ اسی سے متعلق۔

٣١٩٩ ـ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن انا محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ قال ثنی ابی قال ثنی ابن ابی لیلیٰ عن داؤد بن علی هو ابن عبدالله بن عباس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَ تُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَ تُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَائِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْئَلُكَ يَاقَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ

۳۱۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کو نماز تہجد سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا "اَللّٰهُمَّ" سے آخر تک۔ (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا طلبگار ہوں کہ جس سے تو میرے دل کو ہدایت دے۔ میرے کام کو جامع بنادے، اس کی برکت سے میری پریشانی کو دور کردے، میرے غیبی امور کو اس سے سنوار دے، میرے موجودہ دو جات کو بلند کردے، مجھے اس سے سیدھی راہ سکھا، میرے چھیتوں کو جمع کردے، اور مجھے ہر برائی سے بچا۔ اے اللہ مجھے ایسا ایمان ویقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا کر کہ اس سے میں دنیا وآخرت میں تیری کرامت کے شرف کو پہنچوں۔ اے اللہ میں تجھ سے قضا میں کامیابی، شہداء کے مرتبے، نیک لوگوں کی زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کر رہا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے امور کو درست کرنے والے، اے دلوں کو شفا عطا کرنے والے! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کے عذاب سے اسی طرح بچا جس طرح تو سمندروں کو آپس میں ملنے سے بچاتا ہے۔ نیز ہلاک کرنے والی دعا اور قبر کے فتنے سے بھی اسی طرح بچا۔ اے اللہ جو خیر میری عقل

فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَاقَصُرَ عَنْهُ رَائِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّ عَدْتَّه' اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَیْرٍاَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَ اَسْاَلُكَه' بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ ذَاالْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِالرَّشِیْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِیْنَ مُهْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِكَ وَعَدُوًّ لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِی بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَیْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شَمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًافِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّوَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَایَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَه' سُبْحَانَ ذِیْ الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

میں نہ آئے، میری نیت اور سوال بھی اس وقت تک نہ پہنچا ہو لیکن تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا اپنے کسی بندے کو دینے والا ہو تو میں بھی تجھ سے اس خیر کو طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اے سخت قوت والے اور اے اچھے کام والے میں تجھ سے قیامت کے دن کے چین اور یوم خلود کو ان مقربین کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں۔ جو گواہی دینے والے رکوع وسجود کرنے والے اور وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو بڑا مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کردے نہ کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والوں میں سے، تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والوں اور تیرے دشمنوں سے دشمنی کرنے والوں میں سے کردے۔ ہم تیری ہی وجہ سے اسی سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کریں اور تیری مخالفت کرنے والوں سے تیری دشمنی کی وجہ سے دشمنی رکھیں۔ اے اللہ! یہ دعا ہے اب تیرا کام ہے اور یہ تو میری کوشش ہے تو کل تو تجھ ہی پر ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں، میری قبر میں، میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں بائیں، میرے اوپر نیچے، میری سماعت میں، میری نظر میں، میرے بالوں میں، میرے بدن میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں میرے لئے نور ڈال دے۔ اے اللہ میرا نور بڑھا دے، مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور کو ٹھہرا دے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنی ذات سے مخصوص کردیا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں، پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا اور پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری اسے سلمہ بن کہیل سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس حدیث کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۶۵۔ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اللَّیْلِ

باب ۱۶۶۵۔ تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعائیں۔

۳۲۰۰۔ حدثنا یحیی بن موسٰی وغیر واحد قالوا

۳۲۰۰۔ حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال

نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمارنا یحیی بن ابی کثیر قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَآءِ یْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ فَاطِرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

کیا کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز پڑھنی شروع کرتے تو کیا پڑھا کرتے تھے۔فرمایا: یہ دعا پڑھا کرتے تھے ''اللھم'' سے) آخر تک (یعنی اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اور اے پوشیدہ اور غیر پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں میں فیصلہ کرے گا جن کے متعلق ان میں اختلاف تھا۔ مجھے اپنے حکم سے وہ راستہ بتا دے جس میں حق سے اختلاف کیا گیا ہے تو ہی صراط مستقیم پر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۶۶۔ مِنْهُ

۳۲۰۱۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا یوسف بن الماجشون قال اخبرنی ابی عن عبدالرحمٰن الاعرج عن عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ

باب ۱۶۶۶۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۰۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے ''وجهت وجهی'' سے ''انا من المسلمین'' تک (یعنی میں نے اپنے چہرے کو اسی کی طرف متوجہ کرلیا جو آسمانوں اور زمین کو پالنے والا ہے۔ میں کسی کجی کی طرف (مائل) نہیں ہوں اور نہ ہی میں مشرکین میں سے ہوں۔ بالیقین میری نماز، میرے ساری عبادات میرا جینا اور میرا مرنا سب خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں ماننے والوں میں سے پہلے ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرمادے اس لئے کہ گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے بہترین اخلاق عطا فرما تیرے علاوہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں مجھ سے برائیاں دور کردے کیونکہ یہ بھی صرف تو ہی کرسکتا ہے میں تجھ پر ایمان لایا۔ تو بڑی برکت والا اور بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) پھر جب رکوع کرتے تو ''اللھم'' سے ''عصبی'' تک پڑھتے (یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ اٰخِرُمَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے لئے جھک گئے) پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے "اللّٰھم" سے "من شیء" تک (ترجمہ: اے اللہ اے ہمارے رب آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان میں ہے، کے برابر تو یقیناً تیرے ہی لئے ہیں اور مزید جتنی تو چاہے) پھر سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے "اللّٰھم" سے "الخالقین" تک (یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اس کی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کئے۔ چنانچہ وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے پھر آخر میں التحیات کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھتے "اللّٰھم اغفرلی" سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، نیز اعلانیہ اور پوشیدہ گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۲۔ حدثنا الحسن بن الخلال نا ابوالوليد الطيالسي نا عبدالعزيز بن ابي سلمة ويوسف بن الماجشون قال عبدالعزيز ثني عمي وقال يوسف اخبرني ابي قال ثني الاعرج عن عبيدالله بن اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

۳۲۰۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے "وجهت وجهي" سے "اتوب اليك" تک۔ ❶ (ترجمہ..... لبیک الخ اے اللہ! میں حاضر ہوں اور تیری ہی اطاعت کرتا ہوں۔ خیر پوری کی پوری تیرے ہاتھ میں ہے جب کہ شر سے تیری قربت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اے ہمارے رب! میں تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تو بابرکت اور بہت بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) پھر رکوع کرتے تو "اللهم" سے عصبی تک پڑھتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اللهم ربنا سے "من شئی" "بعد" تک پڑھتے پھر سجدے میں جاتے تو "اللهم لک سجدت سے احسن الخالقین" تک پڑھتے پھر تشہد اور سلام کے درمیان اللهم

❶ باقی دعا کے معنی گذشتہ حدیث میں گزر چکے ہیں۔ "لبیک" سے "اتوب الیک" تک معنی یہاں مذکور ہیں۔ اس کے بعد کی دعا کے معنی بھی پیچھے گزر چکے ہیں۔ یعنی حدیث ۳۲۰۸ میں۔ (مترجم)

وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّلَیْسَ اِلَیْكَ اَنَابِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَعِظَامِیْ وَعَصَبِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَآءِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَمَا بَیْنَهُمَا وَمِلْأَمَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُلَآ اِلٰهَ اِلَّااَنْتَ

سے آخر تک پڑھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۳۔حدثنا الحسن بن علی الخلال نا سلیمان بن داؤد الهاشمی نا عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن موسیٰ بن عقبة عن عبداللّٰه بن المفضل عن عبدالرحمٰن عن الاعرج عن عبیداللّٰه بن ابی رافع عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ وَیَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَاقَضٰی قِرَآءَتَهٗ وَاَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ وَیَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَاقَامَ مِنْ سَجْدَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ

۳۲۰۳۔حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول خداﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھاتے اسی طرح قراءت کے بعد کھڑے ہو کر بھی کرتے اس کے علاوہ تشہد اور سجدوں وغیرہ کے دوران ہاتھ نہ اٹھاتے (رفع یدین نہ کرتے) پھر دو رکعتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو بھی رفع یدین کرتے۔اور جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے "وجهت وجهی" سے "اتوب الیک" (ترجمہ:..... لامنجأ سے آخر تک۔یعنی تیرے عذاب سے صرف تو ہی پناہ دے سکتا ہے اور اس سے بھاگ کر تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں دے سکتا۔میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ

وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَايَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَامَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَاِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهٗ فِيْ رُكُوْعِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَتْبَعُهَا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَمَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ اِنْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

کرتا ہوں) پھر قرأت کرتے اور رکوع میں جا کر یہ دعا پڑھتے "اللّٰھم لک رکعت" سے "رب العالمین" تک پھر رکوع سے سر اٹھاتے اور "من شیء" بعد تک دعا پڑھتے۔ پھر سجدے میں جاتے تو "اللّٰھم لک سجدت" سے "احسن الخالقین" تک پڑھتے۔ پھر نماز ختم کرنے لگتے تو "اللھم اغفرلی" سے آخر تک دعا پڑھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی اور ہمارے بعض ساتھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ میں سے بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ دعائیں نوافل میں پڑھی جائیں فرائض میں نہیں۔ ابواسماعیل ترمذی، سلیمان بن داؤد ہاشمی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک زہری کی سالم سے ان کے والد کے حوالے سے منقول حدیث کے مثل ہے۔

باب ۱۶۶۷۔ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب ۱۶۶۷۔ سجدہ تلاوت کی دعائیں۔

٣٢٠٤ـ حدثنا قتيبة نا محمد بن يزيد بن خنيس نا الحسن بن محمد بن عبيدالله بن اَبِیْ يَزِيْد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِیْ اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَآئِمٌ كَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُهَا وَهِیَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِیْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَااَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

۳۲۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں جب میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے اسے یہ کہتے ہوئے بھی سنا۔ "اللّٰھم" سے "عبدک داؤد" تک (یعنی یا اللہ! میرے لئے اس کا اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے مجھ سے (بوجھ) گناہ ہلکا کر پھر اسے مجھ سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا تھا) ابن جریج، عبید اللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ پھر رسول اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو میں نے آپ ﷺ کو وہی دعا پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

٣٢٠٥ـ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی العالية عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ

۳۲۰۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ دعا پڑھتے "سجد وجھی" آخر تک (یعنی میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس میں اپنی طاقت وقوت سے کان اور آنکھ بنائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٦٦٨ ـ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب ۱۶۶۸۔ گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعائیں۔

٣٢٠٦ـ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموی نا ابی نا ابن جريج عن اسحق بن عبدالله بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِیْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ

۳۲۰۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت "بسم اللّٰہ..... الا باللّٰہ" تک پڑھ لے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو شر سے بچا لیا گیا تیرے لئے یہ کافی ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے (ترجمہ: اللہ کے نام سے میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ١٦٦٩ ـ مِنْهُ

باب ۱۶۶۹۔ اسی کے متعلق۔

۳۲۰۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن منصور عن عامر الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْنُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا

۳۲۰۷۔حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ''بسم اللّٰہ''..... آخر تک۔(یعنی اللہ کے نام سے، میں اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ میں تجھ سے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا بھٹک جاؤں یا میں کسی پر یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں جہالت میں پڑ جاؤں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۷۰۔مَايَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ

باب ۱۶۷۰۔بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۰۸۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون قال نا ازهر بن سنان نا محمد بن واسع قال قدمت مكة فَلَقِيَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ

۳۲۰۸۔حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت ''لاالٰہ الااللّٰہ'' سے ''قدیر'' تک پڑھ لے اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ ❶ (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کے لئے ہیں وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے اسے آل زبیر کے خزانچی عمرو بن دینار نے سالم بن عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ احمد بن عبدہ ضبی، حماد بن زید اور معتمر بن سلیمان سے وہ دونوں عمرو بن دینار سے وہ سالم سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو بازار میں جائے اور یہ دعا پڑھے **"لا الٰہ الااللّٰہ"** سے **"قدیر"** تک تو اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔

باب ۱۶۷۱۔مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ الْعَبْدُ اِذَا مَرِضَ

باب ۱۶۷۱۔اگر کسی کو کوئی مرض لاحق ہو جائے تو یہ دعا پڑھے۔

۳۲۰۹۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا اسمعيل بن محمد بن جحادة نا عبد الجبار بن عباس عن ابى اسحق عن الاعز ابى مسلم قَالَ اَشْهَدَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا

۳۲۰۹۔حضرت ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص **"لاالٰہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر"** کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ (وہاں) ''میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں بہت بڑا ہوں'' اور جو شخص **"لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ"** کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' (وہاں) میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں تنہا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں''

❶ ہزار ہزار کا عدد ان چیزوں کی کثرت کے لئے بطور کنایہ استعمال کیا گیا ہے۔(مترجم)

اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنَالِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ

نیز جو شخص "لاالہ الااللہ لہ الملک ولہ الحمد" کہتا ہے تو اللہ جواب میں کہتا ہے "میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، بادشاہت اور تمام تعریفیں میرے ہی لئے ہیں" پھر اگر کوئی "لاالہ الااللہ ولاحول ولا قوۃ الاباللہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے یا نیکی کرنے کی طاقت صرف میری ہی طرف سے ہے۔" رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بیماری میں یہ کلمات پڑھے اور پھر مرجائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ بھی ابواسحاق سے وہ ایک اعرابی مسلم سے اور وہ ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ غیر مرفوع ہے اور اس کے ہم معنی ہے۔ محمد بن بشار نے یہ حدیث محمد بن جعفر سے اور انہوں نے شعبہ سے نقل کی ہے۔

باب ۱۶۷۲۔ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلًی

باب ۱۶۷۲۔ اگر کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کیا پڑھے؟

۳۲۱۰۔ حدثنا محمد بن عبداللّٰه بن يزيع قال نا عبدالوارث بن سعيد عن عمرو بن دينار مولیٰ آل الزبير عن سالم بن عبداللّٰه بن عُمَر عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰی صَاحِبَ بَلَآءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُفِیَ مِنَ الْبَلَآءِ كَائِنًا مَّا كَانَ مَاعَاشَ

۳۲۱۰۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت و آزمائش میں گرفتار دیکھ کر "الحمدللّٰہ" سے "تفضیلاً" تک پڑھے گا۔ وہ جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے گرفتار کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی۔)

یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے بھی روایت ہے۔ یہ آل زبیر کے خزانچی ہیں، محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے اکثر ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جن میں وہ منفرد ہیں یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو سخت مصیبت یا بدنی تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس سے پناہ مانگے اس کے سامنے نہیں۔ ابوجعفر سمنانی اور کئی حضرات مطرف بن عبداللہ مدینی سے وہ عبداللہ بن عمر عمری سے وہ سہل بن ابی صالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے تو یہ دعا پڑھے (جو اوپر مذکور ہے) چنانچہ اسے وہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۷۳۔ مَايَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ

باب ۱۶۷۳۔ مجلس سے اٹھتے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۱۱۔ حدثنا ابوعبيدة بن ابی السفر الكوفی واسمه احمد بن عبداللّٰه الهمدانی نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرنی موسی بن عقبة

۳۲۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بہت لغو باتیں ہوں اور پھر اٹھنے سے پہلے "سبحانک" سے "اتوب الیک" تک پڑھ لے تو

اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَکَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَاکَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

اس نے جو باتیں اس مجلس میں کی ہوتی ہیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ (ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں)

اس باب میں ابوبرزہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے سہیل کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۲۱۲۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نا المحاربی عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ یُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

۳۲۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مجلس سے اٹھتے وقت سو مرتبہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور یہ گنا جاتا تھا۔ "رب اغفرلی" سے آخر تک (یعنی اے رب مجھے معاف فرمادے تو ہی معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۷۴۔ مَایَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ

باب ۱۶۷۴۔ کرب کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۱۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا عِنْدَالْکَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْحَکِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

۳۲۱۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کرب کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "لاالٰہ الااللہ" سے آخر تک (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم (بردبار) اور حکیم ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ آسمانوں اور بڑے عرش کا مالک ہے۔)

محمد بن بشار بھی ابن عدی سے وہ قتادہ سے وہ ابوعالیہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مرفوعاً اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱۴۔ حدثنا ابوسلمة یحیی بن المغیرة المخزومی المدینی وغیر واحد قالوا انا ابن ابی فدیك عن ابراهیم بن الفضل عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَهَمَّهٗ

۳۲۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی وجہ سے سخت فکر میں مبتلا ہوتے تو سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہتے "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا کے لئے کوشش کرتے تو کہتے "یاحی یاقیوم۔"

الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِى الدُّعَآءِ قَالَ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۶۷۵۔ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب ۱۶۷۵۔ کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا۔

۳۲۱۵۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابى حبيب عن الحارث بن يعقوب عن يعقوب بن عبدالله بن الا شج عن بسربن سعيد عن سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَّزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَىْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ

۳۲۱۵۔ حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہؓ، رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ فرمایا: جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور "اعوذبكلمات الله التامات من شرما خلق" (یعنی میں مخلوق کے فساد سے اللہ کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھ لے اسے وہاں سے روانہ ہونے تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ مالک بن انس بھی یعقوب اشج سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ ابن عجلان سے بھی یعقوب بن عبداللہ بن اشج کے حوالے سے منقول ہے۔ وہ اسے سعید بن میتب سے روایت کرتے ہیں اور وہ خولہ سے مذکورہ بالا حدیث ابن عجلان کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۶۷۶۔ مَايَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

باب ۱۶۷۶۔ سفر کے لئے جاتے ہوئے پڑھنے کی دعا۔

۳۲۱۶۔ حدثنا محمد بن عمر بن على المقدمى نا ابن ابى عدى عن شعبة عن عبدالله بن بشر الخثعمى عن اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ اِصْبَعَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ اَزْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

۳۲۱۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لئے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے (آسمان کی طرف) اشارہ کرتے۔ (شعبہ نے بھی انگلی دراز کر کے دکھائی) پھر فرماتے "اللهم" سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ اپنی خیر خواہی سے میرے ساتھ رہ اور اپنے ہی ذمے میں لوٹا۔ اے اللہ زمین کی (مسافت کو) ہمارے لئے چھوٹا کر دے اور سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں)

سوید بن نصر بھی عبداللہ بن مبارک سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عدی کی شعبہ کے حوالے سے منقول حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۱۷۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبى نا حماد بن زيد عن عاصم الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجَسَ

۳۲۱۷۔ حضرت عبداللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے لئے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللهم سے آخر تک (یعنی اے اللہ تو ہی سفر

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَ اخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ

کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! سفر میں ہمارے ساتھ رہ اور ہمارے گھر والوں کی نگہبانی کر۔ یا اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت اور رنجیدہ یا نا مراد لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ نیز ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے یا اطاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں کوئی برائی دیکھنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی منقول ہے اس سے مراد خیر سے شر کی طرف لوٹنا ہے۔

باب ۱۶۷۷۔ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

باب ۱۶۷۷۔ سفر سے لوٹنے پر پڑھنے کی دعائیں۔

۳۲۱۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحاق قال سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

۳۲۱۸۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے۔ آئبون سے آخر تک (یعنی ہم سفر سے سلامتی کے ساتھ لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثوری یہی حدیث ابواسحاق سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہوئے ربیع بن براء کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۶۷۸۔ مِنْهُ

باب ۱۶۷۸۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۱۹۔ حدثنا علی بن حجر انا اسمٰعيل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

۳۲۱۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے لوٹتے تو مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑنے پر اپنی اونٹنی کو دوڑاتے۔ اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے بھی مدینہ کی محبت کی وجہ سے تیز چلاتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۷۹۔ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

باب ۱۶۷۹۔ کسی کو رخصت کرتے وقت کے دعائیہ کلمات۔

۳۲۲۰۔ حدثنا احمد بن عبيدالله السليمی البصری نا ابوقتيبة سلم بن قتيبة عن ابراهيم بن عبدالرحمٰن بن يزيد بن اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ

۳۲۲۰۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود آنحضرت ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ پھر فرماتے ''استودع'' سے آخر تک یعنی میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین و ایمان اور آخری اعمال کا امین بناتا ہوں۔

دِيْنَكَ وَاَمَا نَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی حضرت عمرؓ سے منقول ہے۔

۳۲۲۱۔ حدثنا اسمٰعیل بن موسٰی الفزاری نا سعید بن حثیم عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَنْ اُدْنُ مِنِّیْ اُوَدِّعُكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَا نَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

۳۲۲۱۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے تو اسے کہتے کہ قریب آؤ تا کہ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح رسول اللہ ﷺ کسی کو رخصت کیا کرتے تھے پھر ''استودع'' سے آخر تک کہتے۔

یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۸۰۔ مِنْهُ

باب ۱۶۸۰۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۲۲۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا سیارنا جعفر بن سلیمان عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی قَالَ زِدْنِیْ قَالَ وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

۳۲۲۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کے لئے روانہ ہو رہا ہوں مجھے توشہ دیجئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا توشہ دے۔ عرض کیا اور زیادہ دیجئے۔ فرمایا: اور تیرے گناہ معاف کرے۔ عرض کیا اور زیادہ کیجئے۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ فرمایا: اور تیرے لئے تو جہاں کہیں بھی ہو خیر کو آسان کر دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۸۱۔ مِنْهُ

باب ۱۶۸۱۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۲۳۔ حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن الکندی الکوفی نازید بن حباب اخبرنی اسامة بن زید عن سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلّٰی الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

۳۲۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا: اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا اور جب وہ چلا تو دعا کی کہ یا اللہ اس کے لئے زمین کی مسافت کو کم کر دے اور اس پر سفر آسان کر۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۶۸۲۔ مَاذُكِرَ فِیْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

باب ۱۶۸۲۔ مسافر کی دعا کی قبولیت۔

۳۲۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعاصم نا الحجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۲۲۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں مظلوم، مسافر اور باپ کی بیٹے کے لئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ

علی نے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے اور انہوں نے یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔اس میں یہ الفاظ ہیں "مستجابات لا شک فیھن" (یعنی تین دعائیں بلاشک وشبہ قبول ہوتی ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔اور ابوجعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے۔انہیں ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ ان کا نام کیا ہے۔

باب ۱۶۸۳۔مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ دَآبَّةً

باب ۱۶۸۳۔سواری پر سوار ہونے کی دعا۔

۳۲۲۵۔حدثنا قتيبة ثنا ابوالاحوص عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا اُوْتِىَ بِدَآبَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ الرِّكَابَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّىْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَىِّ شَىْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَىِّ شَىْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ

۳۲۲۵۔حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس ان کے سوار ہونے کے لئے سواری لائی گئی۔جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا "بسم اللہ" پھر جب اس پر بیٹھ گئے تو "سبحان الذی" سے "لمنقلبون" تک پڑھا۔(یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ہم تو اسے قابو میں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے) پھر تین تین مرتبہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھی "سبحانک"..... الا انت" تک (یعنی تیری ذات پاک ہے میں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا لہٰذا تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ نہیں بخش سکتا) پھر ہنسنے لگے تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا۔پھر آپ ﷺ ہنسے۔میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: تمہارے رب کو اپنے بندے کا یہ کہنا بہت پسند ہے کہ اے رب مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۲۶۔ حدثنا سويد بن نصرانا عبدالله بن المبارك انا حماد بن سلمة عن ابى الزبير عن على بن عبدالله اَلْبَارِقِىْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ فِىْ سَفَرِىْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ

۳۲۲۶۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب کسی سفر کے لئے جاتے اور سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر "سبحان الذی" سے "لمنقلبون" تک دعا پڑھتے۔پھر یہ دعا کرتے "اللھم" سے "فی اھل" تک (اے اللہ مجھے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی ہو۔اے اللہ ہمارے لئے چلنا آسان کر اور زمین کی مسافت کو چھوٹا کر دے اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل وعیال کا خلیفہ ہے۔اے اللہ ہمارے

مَاتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِعَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اٰئِبُوْنَ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ساتھ رہ اور اہل وعیال کی نگہبانی فرما۔) پھر جب گھر واپس لوٹتے تو فرماتے "آئبون..... الخ" (یعنی انشاء اللہ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف بیان کرنے والے ہیں)۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ١٦٨٤ ـ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

١٦٢٧ ـ حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود ابوعمرو ابصری نا محمد بن ربيعة عن ابن جريج عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَاَى الرِّيْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

باب ۱۶۸۴۔ آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آندھی دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم سے آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی سے خیر اور اس میں موجود خیر کا سوال کرتا ہوں۔ نیز میں اس کے ساتھ بھیجی گئی خیر کا بھی طلبگار ہوں۔ پھر میں اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ١٦٨٥ ـ مَايَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

٣٢٢٨ ـ حدثنا قتيبة نا عبدالواحد بن زياد عن حجاج بن ارطاة عن ابی مطر عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

باب ۱۶۸۵۔ بادل کی گرج سننے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل کی گرج اور گڑگڑاہٹ سنتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اللھم" سے آخر تک (یعنی اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر، ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور ہمیں اس (عذاب وغیرہ) سے پہلے معاف کر دے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ١٦٨٧ ـ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

٣٢٢٩ ـ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدی نا سليمان بن سفيان المدينی قال ثنی بلال بْنُ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

باب ۱۶۸۶۔ چاند دیکھنے کی دعا۔

۳۲۲۹۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "اللھم" سے آخر تک (یعنی اے اللہ ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۸۸ ـ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب ۱۶۸۸۔غصہ کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۰ ـ حدثنا محمود بن غيلان نا سفيان عن عبدالملك بن عمير عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهٗ اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

۳۲۳۰۔حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ دو شخص آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔یہاں تک کہ ایک کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ وہ کہہ لے تو اس کا غصہ زائل ہو جائے گا۔"اعوذ باللّٰہ".....الخ.

اس باب میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔محمد بن بشار بھی عبدالرحمٰن سے اور وہ سفیان سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ معاذؓ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا سماع ثابت نہیں کیونکہ معاذؓ کا انتقال حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوا اور اس وقت عبدالرحمٰن کی عمر چھ سال تھی۔شعبہ بھی حکم سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اچھی طرح روایت کرتے ہیں۔عبدالرحمٰن نے عمر بن خطابؓ سے روایت بھی کی ہے اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ان کی کنیت۔ابوعیسیٰ اور والد کا نام یسار ہے۔عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ انہوں نے انصار میں سے ایک سو بیس صحابہؓ کی زیارت کی ہے۔

باب ۱۶۸۸ ـ مَايَقُوْلُ اِذَا رَاٰى رُؤْيَايَكْرَهُهَا

باب ۱۶۸۸۔براخواب دیکھنے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۱ ـ حدثنا قتيبة بن سعيد نا بكر بن مضر عن ابن الهاد عن عبدالله بن خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِمَارَاٰى وَ اِذَارَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهٗ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَايَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ

۳۲۳۱۔حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اس پر اللہ کی تعریف بیان کرے اور خواب لوگوں کو سنائے اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے تاکہ اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔

اس باب میں ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث اس سند سے حدیث صحیح غریب ہے۔ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ان سے امام مالک اور بہت سے حضرات روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۶۸۹ ـ مَايَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْبَاكُوْرَةَ مِنَ الثَّمَرِ

باب ۱۶۸۹۔پہلا پھل دیکھنے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۲ ـ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك و نا قتيبة عن مالك عن سهيل بن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ

۳۲۳۲۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے۔"اللّٰھم" سے "ومثلہ معہ" تک (یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے پھلوں، ہمارے شہر، ہمارے صاع اور ہمارے مد

لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَّرَاهُ فَيُعْطِيَهٗ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

میں برکت پیدا فرما۔ اے اللہ ابراہیم تیرے دوست، بندے اور نبی تھے انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں میں تجھ سے مدینہ کے لئے وہی کچھ مانگتا ہوں جو انہوں نے مکہ کے لئے مانگا تھا۔ بلکہ اس سے دوگنا) پھر آپ ﷺ جس چھوٹے بچے کو دیکھتے اسے بلاتے اور وہ پھل عنایت کرتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۰۔مَايَقُوْلُ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا

باب ۱۶۹۰۔کھانے کے بعد پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسمٰعيل بن ابراهيم نا علی بن زيد عن عمر هوابن ابی حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَآءَ تْنَا بِاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِ بَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ لِيَ الشَّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ اُوْثِرُ عَلٰى سُوْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُّجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

۳۲۳۳۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولیدؓ اور میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ مجھے پینے کے لئے دیا اور فرمایا کہ حق تو تمہارا ہے لیکن اگر تم چاہو تو خالد کو اپنے اوپر مقدم کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے جوٹھے پر کسی کو مقدم نہیں کر سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائیں اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے۔ "اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرًا منه" (یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو دودھ پلائیں تو یہ دعا پڑھے "اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه" (یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما۔) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔

یہ حدیث حسن ہے بعض اسے علی بن زید سے عمر بن حرملہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ بعض انہیں عمرو بن حرملہ کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

باب ۱۶۹۱۔مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب ۱۶۹۱۔کھانے سے فراغت پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۴۔حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا ثوربن يزيد نا خالد بن مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَآئِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

۳۲۳۴۔حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے دستر خوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "الحمدلله" سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں، بہت زیادہ تعریف اور پاک تعریف اسی کے لئے ہے۔ (اے اللہ) اس میں برکت پیدا فرما۔ ہم اس سے بے پرواہ اور بے نیاز نہیں ہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۳۵۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا حفص بن غیاث وابوخالد الاحمر عن حجاج بن ارطاۃ عن ریاح بن عبیدۃ قال حفص عن ابن اخی ابی سعید وقال ابوخالد عن مولیٰ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ وَشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

۳۲۳۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر کوئی چیز کھاتے پیتے تو یہ دعا پڑھتے "الحمدللّٰہ"..... آخر تک یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔)

۳۲۳۶۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا عبداللّٰہ بن یزید المقری ثنا سعید بن ابی ایوب قال ثنی ابومرحوم عَنْ سَہْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

۳۲۳۶۔ حضرت معاذ بن انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے گا "الحمدللّٰہ" سے "ولاقوۃ" تک تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (ترجمہ: تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری قدرت وطاقت نہ ہونے کے باوجود یہ عنایت فرمایا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

باب ۱۶۹۲۔ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَھِیْقَ الْحِمَارِ

باب ۱۶۹۲۔ گدھے کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے۔

۳۲۳۷۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن جعفر بن ربیعۃ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَ اسَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَاسْئَلُوااللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطَانًا

۳۲۳۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو "اعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم" پڑھو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۳۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ

باب ۱۶۹۳۔ تسبیح، تکبیر، تہلیل اور الحمدللہ کہنے کی فضیلت۔

۳۲۳۸۔ حدثنا عبداللّٰہ بن ابی زیاد نا عبداللّٰہ بن بکر السھمی عن حاتم بن ابی صغیرۃ عن ابی بلج عن عمرو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

۳۲۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو "لاالٰہ الااللّٰہ" سے "الاباللّٰہ" تک کہے اور اس کے تمام چھوٹے گناہ معاف نہ کر دیئے جائیں خواہ وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ

سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے شعبہ یہی حدیث ابوبلج سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت غیر مرفوع ہے۔ ابوبلج۔ یحییٰ بن ابی سلیم ہیں۔ بعض انہیں ابن سلیم کہتے ہیں۔ محمد بن بشار بھی بن عدی سے وہ حاتم سے وہ ابوبلج سے وہ عمرو بن میمون سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر محمد بن بشار محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابوبلج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہی۔ یہ بھی غیر مرفوع ہے۔

۳۳۳۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبدالعزيز العطارنا ابونعامة السعدى عن ابى عثمان النَّهْدِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ كُنَّا مع رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَّرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَآئِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۳۳۳۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچنے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے درمیان ہے پھر فرمایا: اے عبداللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن ملک اور ابونعامہ کا عمرو بن عیسیٰ ہے۔ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے درمیان ہونے سے مراد اللہ کا علم اور اس کی قدرت ہے۔

باب ١٦٩٤۔

باب ۱۶۹۴۔

۳۲۴۰۔ حدثنا عبدالله بن ابى زياد نا سيارنا عبدالواحد بن زياد عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن القاسم بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرٰهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اَقْرِأْ اُمَّتَكَ مِنِّى السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عُذْبَةُ الْمَآءِ وَاِنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۳۲۴۰۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میری ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ خالی ہے۔ اور اس کے درخت سبحان اللہ، والحمدللہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔

اس باب میں ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۲۴۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا یحیی بن سعیدنا موسی الجهنی قال ثنی مُصْعَبُ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَآئِهٖ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِّائَةَ تَسْبِيْحَةٍ تُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۴۱۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے ہم نشینوں سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کمانے سے بھی عاجز ہے؟ کسی شخص نے سوال کیا کہ وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کے بدلے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ہزار گناہ (صغیرہ) مٹا دیئے جاتے ہیں۔

باب ۱۶۹۵۔

باب ۱۶۹۵۔

۳۲۴۲۔ حدثنا احمد بن منیع وغیر واحد قالوا ناروح بن عبادة عن حجاج الصواف عن اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ

۳۲۴۲۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص **سبحان اللّٰه العظیم وبحمده** کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابوزبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن رافع نے اسے مؤمل کے حوالے سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۴۳۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نا المحاربی عن مالك بن انس عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سو مرتبہ "**سبحان اللّٰه وبحمده**" کہا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

۳۲۴۴۔ حدثنا یوسف بن عیسٰی نا محمد بن فضیل عن عمارة بن القعقاع عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ

۳۲۴۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان کے لئے ہلکے، میزان پر بھاری، اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ **سبحان اللّٰه العظیم** اور **سبحان اللّٰه وبحمده**۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۵۔ حدثنا اسحٰق بن موسٰی الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَّكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِالْبَحْرِ

۳۲۴۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ''لا الٰہ الا اللہ'' سے ''قدیر'' روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ اس کے لئے اس روز شام تک شیطان سے پناہ کا کام دے گا اور قیامت کے دن اس سے اچھے اعمال صرف وہی شخص پیش کر سکے گا جو اس کو اس سے زیادہ پڑھتا رہا ہوگا اسی سند سے رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ جس نے سو مرتبہ **سبحان اللہ وبحمدہ** پڑھا اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۴۶۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا عبدالعزیز بن المختار عن سهیل بن ابی صالح عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلَیْهِ

۳۲۴۶۔ حضرت ابوہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص صبح و شام ''**سبحان اللہ وبحمدہ**'' سو سو مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے دن اس سے افضل عمل وہی شخص لا سکے گا جو اس سے زیادہ مرتبہ یا اتنی ہی مرتبہ پڑھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۷۔ حدثنا اسمٰعیل بن موسٰی نادادٗ بن الزبرقان عن مطر الوراق عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِّاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ

۳۲۴۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا: سو مرتبہ ''**سبحان اللہ وبحمدہ**'' پڑھا کرو اس لئے کہ جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ پھر جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے سو اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ نیز جو اس سے زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے مزید عطا فرمائیں گے اور جو اللہ سے

وَمَنِ اسْتَغْفَرَاللّٰهَ غَفَرَلَه'

مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۴۸۔حدثنا محمد بن وزیر الواسطی نا ابوسفیان الحمیری عن الضحاك بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةَ بِالْغَدَاةِ وَمِائَةَ بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَّمَنْ حَمِدَاللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْقَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَاللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلٰى مَاقَالَ

۳۲۴۸۔عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ سبحان اللہ پڑھا گویا کہ اس نے سو حج کئے اور جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ الحمدللہ کہا گویا کہ اس نے سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کرایا یا فرمایا: گویا کہ اس نے سو جہاد کئے۔اور جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ "لاالٰہ الااللہ" کہا گویا کہ اس نے اولاد اسماعیلؑ سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ اللہ اکبر پڑھا۔قیامت کے دن اس سے بہتر اعمال وہی پیش کرسکے گا جس نے اس سے زیادہ مرتبہ یا اس کے برابر پڑھا ہوگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے حسین بن اسود نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابوبشر سے اور انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے۔زہری کہتے ہیں کہ رمضان میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا رمضان کے علاوہ ہزار مرتبہ کہنے سے افضل ہے۔

باب ۱۶۹۶۔

باب۱۶۹۶۔

۳۲۴۹۔ حدثنا قتیبة بن سعید نا اللیث عن الخلیل بن مرة عن ازهر بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ

۳۲۴۹۔حضرت تمیم داریؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص دس مرتبہ "اشھد" سے "کفوًا احد" تک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۳۲۵۰۔ حدثنا اسحق بن منصور انا علی بن معبدنا عبیداللّٰه بن عمرالرقی عن زید بن ابی انیسة عن شهربن حوشب عن عبدالرحمٰن ابْنِ غَنْمٍ عَنْ

۳۲۵۰۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی طرح بیٹھ کر (جیسے نماز میں تشہد میں بیٹھتا ہے) کسی سے بات کئے بغیر دس مرتبہ "لاالٰہ اللّٰہ" سے "قدیر" تک پڑھے گا

اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِیْ حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحَرُسٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ لَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّاالشِّرْكُ بِاللّٰهِ

اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور وہ اس دن ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔ نیز اسے شیطان کی پہنچ سے دور کر دیا جائے گا اور اسے اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ ہلاک نہیں کر سکے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۹۷۔ مَاجَآءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۶۹۷۔ متفرق دعاؤں کے متعلق۔

۳۲۵۱۔ حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی الْكُوْفِی نا زيد بن حباب عن مالك بن مغول عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهٗ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهٗ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَّالِكٍ

۳۲۵۱۔ حضرت بریدہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ سے دعا مانگتے ہوئے سنا "اللھم کفواً احدا" تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ میں نے گواہی دی ہے کہ تو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو تنہا اور بے نیاز ہے۔ جو نہ خود کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے) تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے۔ اگر اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور اگر کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔ زید کہتے ہیں کہ میں نے کئی سال کے بعد یہ حدیث زہیر بن معاویہ کے سامنے بیان کی تو فرمایا کہ مجھے یہ حدیث ابواسحاق نے مالک بن مغول کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میں نے سفیان کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی مالک سے روایت کی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شریک اسے ابواسحاق سے وہ ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ ابواسحاق نے یہ حدیث مالک بن مغول سے روایت کی ہے۔

۳۲۵۲۔ حدثنا علی بن خشرم نا عيسى بن يونس عن عبيداللّٰه بن ابی زياد القداح عن شَهْرِ بْنِ

۳۲۵۲۔ حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے "والھکم الہ واحد لاالہ الاھو

حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

الرحمٰن الرحیم" اور سورۂ آل عمران کی ابتدائی آیت "الم اللّٰہ لاالٰہ الا ھوالحی القیوم"

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۵۳۔حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن ابى هانئ الخولانى عن اَبِيْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِاللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ

۳۲۵۳۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی پھر اللہ سے مغفرت مانگنے اور اس کی رحمت کا سوال کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرو جیسا کہ اس کا حق ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ کی تعریف بیان کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی دعا کرو قبول کی جائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اسے حیوۃ بن شریح، ابوہانئ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوہانئ کا نام: حمید بن ہانی اور ابوعلی جنبی کا عمرو بن مالک ہے۔

۳۲۵۴۔حدثنا عبدالله بن ماوية الجمحى نا صالح المرى عن هشام بن حسان عن مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُّوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَّاهٍ

۳۲۵۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس وقت دعا کرو کہ قبولیت کا یقین ہو۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو ولعب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں کرتے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۵۵۔ حدثنا محمود بن غيلان نا المقرى نا حيوة قال ثنى ابوهانئ ان عمرو بن مالك الجنبى اخبره اَنَّهٗ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَّقُوْلُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِّلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِاللّٰهِ وَالثَّنَآءِ

۳۲۵۵۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ اس نے درود شریف نہیں پڑھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے پھر اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو کہا کہ اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کرے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَاشَآءَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۸۔

۳۲۵۶۔حدثنا ابو کریب نا معاویة بن هشام عن حمزة الزیات عن حبیب بن ابی ثابت عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

باب ۱۶۹۸۔

۳۲۵۶۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے "اللھم"..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حکمت اور کرم والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب ۱۶۹۹۔

۳۲۵۷۔ حدثنا ابو کریب نا ابو اسامة عن الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُّنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

باب ۱۶۹۹۔

۳۲۵۷۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور خادم مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللھم رب..... آخر تک پڑھا کرو۔ (یعنی اے اللہ! اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب۔ اے توریت، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے، دانے کو اور گٹھلی کو اگانے والے ہیں ہر اس چیز کے فساد سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جس کی پیشانی (باگ ڈور) تیرے دست قدرت میں ہے۔ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں میرا قرض ادا فرما اور مجھے فقر سے مستغنی کر دے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اعمش کے بعض ساتھی بھی اسی اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات اعمش سے ابو صالح کے حوالے سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس میں ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۱۷۰۰۔

۳۲۵۸۔حدثنا ابو کریب نا یحیی بن آدم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن

باب ۱۷۰۰۔

۳۲۵۸۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک....." آخر تک (یعنی اے اللہ

عبداللّٰه بن الحارث عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّايَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّايُسْمَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّاتَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّايَنْفَعُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ

میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خوف خدا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہوتی ہے اور ایسا نفس جو سیر نہ ہوتا ہے اور ایسا علم جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

اس باب میں جابرؓ، ابوہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۰۱۔

باب۱۷۰۱۔

۳۲۵۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابومعاوية عن شعيب بن شيبة عن الحسن البَصَرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ يَاحُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَةً سِتَّةً فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِی السَّمَآءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تُعِدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ قَالَ يَاحُصَيْنُ اَمَا لَوْاَنَّكَ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِی الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

۳۲۵۹۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ اے حصین تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ عرض کیا سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا: پھر امید وخوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا: اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تجھے فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہوئے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھایئے جن کا آپ ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللھم..... آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمران بن حصینؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

باب۱۷۰۳۔

باب۱۷۰۲۔

۳۲۶۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر نا ابومصعب عن عمرو بن ابی عمرو مولٰی المطلب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيْرًا مَّاكُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَقَهْرِالرِّجَالِ

۳۲۶۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اللھم..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے فکر، غم، تھکن، سستی، بخل، قرض کی زیادتی اور مردوں کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث عمرو بن عمرو کی روایت سے اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۲۶۱۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعيل بن جَعْفَرَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى

۳۲۶۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے "اللھم"..... آخر تک (یعنی اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، بزدلی،

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

بخل، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۰۳۔ مَاجَآءَ فِيْ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ بِالْيَدِ

باب ۱۷۰۳۔ انگلیوں پر تسبیح گننے کے متعلق۔

۳۲۶۲۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُالتَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ

۳۲۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث حسن اس سند سے حسن غریب ہے یعنی اعمش کی عطاء سے روایت سے۔ شعبہ اور ثوری اسے عطاء بن سائب سے طول کے ساتھ نقل کرتے ہیں اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

۳۲۶۳۔ حدثنا محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حميد عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا كُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَاكُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَاتُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَاكُنْتَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۳۲۶۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ پرندے کے بچے کی طرح لاغر ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اللہ سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ عرض کیا: میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے جو عذاب آخرت میں دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ۔ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے تھے۔ اللّٰهم اٰتنا فی الدنیا..... آخر تک (یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں بھلائی کا معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔)

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ ہی سے منقول ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۰۴۔

باب ۱۷۰۴۔

۳۲۶۴۔ حدثنا ابو كريب نا محمد بن فضيل عن محمد بن سعد الانصاری عن عبداللّٰه بن ربيعة الدمشقی قال اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

۳۲۶۴۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤدؑ یہ دعا کیا کرتے تھے "اللّٰهم"..... "الماء البارد" تک۔ (یعنی یا اللہ! میں تجھ سے تیری اور ہر اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر ہر وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی محبت کو میری جان و مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز کر دے۔) راوی کہتے ہیں کہ جب

حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ قَالَ وَكَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ

رسول اللہ ﷺ حضرت داؤدؑ کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ وہ بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۰۵۔

باب۱۷۰۵۔

۳۲۶۵۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابن ابی عدی عن حماد بن سلمة عن ابی جعفر الخطمی عن محمد بن كَعْبِ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُعَآئِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَازَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ

۳۲۶۵۔ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے "اللّٰھم.....آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت بھی عطا فرما جس کی محبت تیری نزدیک فائدہ مند ہو۔ اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے میری پسند کی چیز عطا کی ہے اسے اپنی پسند کی چیز کے لئے میری قوت بنادے۔ اے اللہ تو نے میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو مجھے عطا نہیں کیا اسے اپنی پسندیدہ چیز کے لئے میری فراغت کا سبب بنادے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوجعفر کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

باب ۱۷۰۶۔

باب۱۷۰۶۔

۳۲۶۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابواحمد الزبيری قال ثنی سعد بن اوس عن بلال بن يحيى العبسی عن شُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِكَفِّیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ يَعْنِیْ فَرْجَهٗ

۳۲۶۶۔ حضرت شکل بن حمیدیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور "اللھم.....منیّ" تک پڑھا۔ (یعنی اے اللہ میں اپنے کانوں، آنکھوں، زبان، دل اور منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں) منی سے مراد شرم گاہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں یعنی سعد بن اوس، ہلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۷۰۷۔

باب۱۷۰۷۔

۳۲۶۷۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابی الزبيرالمكی عن طاؤس الْيَمَانِیْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَآءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۳۲۶۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا ایسے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت یاد کراتے ہوں۔ "اللھم" سے آخر تک (یعنی یا اللہ میں دوزخ، قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۶۸۔ حدثنا هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّالْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَا بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۶۸۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔''اللھم'' سے آخر تک یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب، قبر کے فتنے، میری کے فتنے، فقر کے فتنے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرما جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر دی۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور جرمانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۲۶۹۔ حدثنا هارون نا عبدة عن هشام بن عروة عن عباد بن عبداللّٰه بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۶۹۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو وفات کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔''اللھم''.....آخر تک (یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ ❶ سے ملا۔)

باب ۱۷۰۸۔

باب ۱۷۰۸۔

۳۲۷۰۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم التَّيْمِیِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُّهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهٗ

۳۲۷۰۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سو رہی تھی کہ میں نے آپ ﷺ کو نہ پا کر ہاتھ سے ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ ﷺ سجدے میں تھے۔ اور یہ دعا کر رہے تھے۔''اعوذ'' آخر تک (یعنی تیرے غصے سے تیری رضا کی

❶ رفیق اعلیٰ انبیاء کی ایک جماعت کو کہتے ہیں جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد خود ذات باری تعالیٰ ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت بندوں کے رفیق ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

فَوَقَعَ يَدِیْ عَلٰی قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَااُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

اور تیرے عذاب سے تیرعفو کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔ قتیبہ بھی اسے یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں "اعوذبک منک لااحصی"..... (یعنی میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا۔)

باب ۱۷۰۹۔

باب ۱۷۰۹۔

۳۲۷۱۔ حدثنا الا نصاری نا معن نامالك عن اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَقُوْلُ اَحَدُكُمُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمَ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَامُكْرِهَ لَهٗ

۳۲۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ اسے چاہئے کہ سوال کو کسی چیز کے ساتھ متعلق نہ کرے کیونکہ اسے روکنے یا منع کرنے والا کوئی نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۱۰۔

باب ۱۷۱۰۔

۳۲۷۲۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهابٍ عن ابی عبداللّٰه الاغر عن ابی سَلَمَةَ بن عبدالرحمٰن عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰی ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ

۳۲۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزانہ رات کو جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو دنیا کے آسمان پر آجاتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اسے قبول کروں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے تاکہ میں اسے معاف کروں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جبیر بن مطعمؓ، رفاعہ جہنیؓ، ابودرداءؓ اور عثمان بن ابی العاصؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۲۷۳۔ حدثنا محمد بن يحيی الثقفی المروزی نا حفص بن غياث عن ابن جريج عَنْ عبدالرحمٰن بن سابط عن اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

۳۲۷۳۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابوذرؓ اور ابن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رات کے آخری حصے میں مانگی جانے والی دعا افضل ہے اور اس کی قبولیت کی امید ہے اور اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۱۱۔

۳۲۷۴۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن انا حيوة بن شريح الحمصي عن بقيه بن وليد عن مسلم بن زياد قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَاللّٰهُ لَه' مَااَصَابَ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَاللّٰهُ لَه' مَااَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۱۔

۳۲۷۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یہ دعا پڑھے گا اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس سے سرزد ہونے والے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے۔ ''اللّٰھم..... رسولک'' تک (یعنی اے اللہ! ہم نے صبح کی ہم تجھے، تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔

باب ۱۷۱۲۔

۲۱۷۵۔ حدثنا علي بن حجر نا عبدالحميد بن عمر الهلالي عن سعيد بن اياس الجريري عن اَبِي السَّلِيْلِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دُعَآءَ كَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِيْ وَصَلَ اِلَيَّ مِنْهُ اَنَّكَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا

۳۲۷۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی چنانچہ جو میں سن سکا وہ یہ ہے ''اللھم..... رزقنی'' تک۔ (یعنی اے اللہ میرے گناہ معاف فرما۔ میرے گھر میں کشادگی پیدا کر اور جو کچھ مجھے یاد ہے اس میں برکت پیدا فرما۔) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس میں دیکھا کہ کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔

ابوالسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے۔ کوئی نفیر بھی کہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۳۔

۳۲۷۶۔ حدثنا علي بن حجر انا ابن المبارك يحيى بن ايوب عن عبيدالله بن زحر عن خالد بن اَبِيْ عِمْرَانَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَايَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ

۳۲۷۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے یہ دعا کئے بغیر اٹھے ہوں ''اللّٰھم اقسم''..... آخر تک (یعنی اے اللہ! ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی فرمانبرداری ہم میں اتنی تقسیم کر دے کہ وہ ہمیں جنت تک پہنچا دے۔ نیز اتنا یقین تقسیم کر دے کہ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جائیں اور جب تک ہم زندہ رہیں ہمیں ہماری سماعت، بصر اور قوت سے مستفید کر اور اسے

عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَااَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَهَمِّنَا وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّايَرْحَمُنَا

ہمارا وارث کردے (اے اللہ) ہمارا انتقام اسی تک محدود کردے جو ہم پر ظلم کرے،❶ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرما، ہمارے دین میں مصیبت نازل نہ فرما،❷ نیا ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات اسے خالد بن ابی عمران سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

۳۲۷۷۔حدثنا محمد بن بشار نا ابوعاصم نا عثمان الشَّحَّامُ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَابُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ قَالَ اَلْزِمْهُنَّ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُنَّ

۳۲۷۷۔حضرت مسلم بن ابی بکرہؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ دعا کرتے ہوئے سنا "اللّٰھم.....عذاب القبر" تک۔ تو پوچھا کہ بیٹے یہ دعا تم نے کس سے سنی؟ میں نے عرض کیا کہ آپ سے۔ کہنے لگے: تو پھر ہمیشہ اسے پڑھتے رہا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے غم، سستی اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۴۔

باب ۱۷۱۴۔

۳۲۷۸۔حدثنا علی بن خشرم نا الفضل بن موسٰی عن الحسین بن واقد عن ابی اسحٰق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ قَالَ قُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْ اٰخِرِهَا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۳۲۷۸۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کریں؟ وہ یہ ہیں "لاالٰہ الااللّٰہ.....رب العرش العظیم" تک۔ (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ حلیم وکریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔) علی بن خشرم کہتے ہیں کہ علی بن حسین بن واقد بھی اپنے والد سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اس میں آخر میں "الحمدللّٰہ رب العظیم" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابواسحاق کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔

❶اس سے مراد یہ ہے کہ بے قصور سے انتقام نہ لیا جائے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا کہ ایک کے بدلے دس کو قتل کردیتے تھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

❷دین میں مصیبت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً ہمیں فساق کی صحبت یا گناہوں میں گرفتار ہونے سے محفوظ رکھنا کہ ہماری عاقبت خراب نہ ہوجائے۔ (مترجم)

باب ۱۷۱۵۔

۳۲۷۹۔ حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا یونس بن ابی اسحق عن ابراهیم بن محمد بن سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَعْدٍ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاِنَّه' لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّااسْتَجَابَ اللّٰهُ لَه'

باب ۱۷۱۵۔

۳۲۷۹۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونسؑ) کی مچھلی کے پیٹ میں کی جانے والی دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ لازماً اس کی دعا قبول فرمائیں گے وہ یہ ہے "لاالٰہ الظالمین" تک (یعنی تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔)

ایک مرتبہ محمد بن یوسف نے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن سعد کے واسطے سے سعد سے نقل کی۔ نیز کئی راوی یہ حدیث یونس بن ابواسحاق سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ سعد سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں یہ نہیں کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر ابواحمد زبیری اسے یونس سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ اپنے والد سے اور وہ سعد سے محمد بن یوسف ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۱۶۔

۳۲۸۰۔ حدثنا یوسف بن حماد البصری نا عبدالاعلی عن سعید عن قتادة عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَةً غَیْرَ وَاحِدَةٍ مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

باب ۱۷۱۶۔

۳۲۸۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں۔ جس نے انہیں یاد کر دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

یوسف، عبدالاعلی سے وہ ہشام سے وہ محمد بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۷۱۷

۳۲۸۱۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم نا شعیب ابن ابی حمزة عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً

باب ۱۷۱۷۔

۳۲۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ ❶ ہواللہ الذی..... آخر تک۔

❶ (۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔ وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا (یعنی اللہ کے لئے بہترین نام ہیں تم انہی ناموں کے ذریعہ اسے پکارا کرو) اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کو پکارو تو اس کے ناموں سے پکارو۔ انہی کے ذریعے دعا کرو، اس کی تسبیح بھی انہی اسماء کے ذریعہ کرو، اس کا ذکر بھی انہی اسماء کے ذریعہ کرو اور انہی اسماء گرامی کے ذریعہ اس کی اطاعت اور عبادت کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اسماء کی صفت حسنیٰ بیان فرمائی، جس کے معنی عمدگی اور خوبصورتی کے ہیں۔ یعنی اللہ ہی کے نام ہیں جو حسنیٰ کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حسن و جمال اور خوبصورتی کیا ہے جسے خود خدائے بزرگ و برتر نے ان اسماء کی صفت میں بیان کیا ہے۔ امام رازی نے اس کی مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ سب سے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اللہ کی ذات گرامی سب سے اعلیٰ، بلند، تمام صفات سے موصوف اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ لہٰذا جو ذات ہمہ وقت موصوف ہو اس کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّالْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُالْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِىُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِىُّ الْمُحْصِىُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِىُ الْمُمِيْتُ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِىُ الْمُتَعَالِىُ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِىُّ الْمُغْنِىُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِىُ الْبَدِيْعُ الْبَاقِى الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اسماء بھی انہی صفات سے متصف ہوں گے۔ کیونکہ ذات اسماء ہی کے ذریعے پہچانی جاتی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف اوصاف بیان کئے۔ مثلاً وحدانیت، جلال، عزت، تخلیق وغیرہ اور جب انسان خدا کو ان اسماء کے ساتھ پاتا ہے تو تمام صفات اس کے مجسم ہو کر آ جاتے ہیں تو اس کا ہر رونگٹا شہادت دیتا ہے کہ خدا ہی وہ ذات ہے جو تنہا بھی ہے، رحمٰن بھی ہے، خالق بھی ہے اور تمام عیوب سے پاک بھی ہے۔

(۳) ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف کا اظہار فرمایا ہے، جن میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ جس طرح وہ اپنی ذات میں تنہا ہے اسی طرح اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ جن اسماء میں یہ صفات پائی جائیں وہ بدرجہ اولیٰ حسن و جمال سے متصف ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں علماء کا یہ متفقہ موقف ہے کہ اس حدیث کا مفہوم ظاہری الفاظ نہیں کیونکہ جنت کا دارومدار تو نیک اعمال پر ہے۔ اگر صرف ان کے یاد کرنے پر ہی جنت کا دارومدار ہو تو نزول قرآن اور رسالت نبوی کا مقصد باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ اس حدیث کے مقصد کے تعین میں مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ اس سے مراد اسماء حسنیٰ کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا، یعنی جس اسم سے جو حکم ظاہر ہوتا ہے اس کے مطابق عبادت کرنا۔ مثلاً رحمٰن و رحیم پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کیساتھ رحم و کرم اور مہربانی سے پیش آنا۔ اگر بندے میں یہ صفات پیدا ہو جائیں گی تو اس کے جنتی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۲۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہر اسم کو قرآن میں تلاش کیا جائے اور اس آیت سے جو مفہوم ظاہر ہوتا ہے اس پر عمل کیا جائے۔

۳۔ جو صفات خداوندی اسماء کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں انہیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ یاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے معنی پر غور و فکر کیا جائے۔

۵۔ یہ کہ اپنے دل پر ان اسماء کا اثر قبول کیا جائے۔

ان اقوال کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ جن اسماء کا تعلق عمل سے ہے مثلاً حلیم وغیرہ تو بندے کا فرض ہے کہ اپنی ذات میں حلم وغیرہ کا مادہ پیدا کرے۔ جبکہ جن اسماء کا تعلق عقیدے سے ہے مثلاً خالق وغیرہ تو اس میں ان اسماء کے مطابق اپنا عقیدہ درست رکھے اور کسی کو خالق تسلیم نہ کرے۔

۳۲۸۲۔ حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا زيد بن حباب ان حميد المكي مولى بن علقمة حدثه ان عطاء بن اَبِیْ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۳۲۸۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہاں چرا کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! باغ کیا ہیں؟ فرمایا: مسجدیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان میں چرنا کس طرح ہوگا؟ فرمایا: سبحان اللہ سے آخر تک کہنا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۸۳۔ حدثنا عبدالوارث بن عبد الصمد بن عبدالوارث قال ثنى ابى قال ثنى محمد بن ثابت هو الْبُنَانِيّ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

۳۲۸۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہیں چرا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا: جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔

یہ حدیث ثابت بن انس کی روایت سے اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۸۔

۲۳۸٤۔ حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا عمرو بن عاصم ناحماد بن سلمة عن ثابت عن عمر بن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْسِبُ مُصِيْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتَضَرَ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَهْلِیْ خَيْرًا مِنِّیْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَاللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِيْهَا۔

باب ۱۷۱۸۔

۳۲۸۴۔ حضرت ام سلمہؓ، حضرت ابوسلمہؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہئے کہ "انا للہ خیرًا" تک پڑھے۔ (یعنی ہم سب اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ میں اپنی مصیبت کا ثواب تجھ سے چاہتا ہوں۔ مجھے اس کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بہتر چیز دے۔) پھر جب ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ میری بیوی کو مجھ سے بہتر شخص عطا فرما۔ جب وہ فوت ہو گئے تو ام سلمہؓ نے انا للہ..... آخر تک پڑھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی ام سلمہؓ ہی کے واسطے سے منقول ہے ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

باب ۱۷۱۹۔

۳۲۸۵۔ حدثنا یوسف بن عیسٰی نا الفضل بن موسٰی نا سلمة بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَه' مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ يَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ لَه' مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيْتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ

باب۱۷۱۹۔

۳۲۸۵۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوااور عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے ؟ فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور دنیاو آخرت میں معافی مانگا کرو۔وہ دوسرے دن پھر حاضر ہوا اور وہی سوال کیا: آپ ﷺ نے وہی جواب دیا۔وہ تیسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے دنیاو آخرت میں معافی مل گئی تو (تجھے اور کیا چاہئے) تو کامیاب ہوگیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۸۶۔ حدثنا قتیبة بن سعید انا جعفر بن سلیمان الضبعی عن کهمس بن الحسن عن عبداللّٰه بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَاَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

۳۲۸۶۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ شب قدر کون سی رات ہے تو کیا دعا کروں؟: فرمایا:"اللهم انک عفوتحب العفو فاعف عنی" یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو ہی پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف کردے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۸۷۔ حدثنا احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن یزید بن ابی زیاد عن عبداللّٰه بن الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْئَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْئَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِيْ يَاعَبَّاسُ يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

۳۲۸۷۔حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں رب سے مانگوں؟ فرمایا: عافیت مانگا کر میں تھوڑے دن بعد پھر گیا اور وہی سوال کیا تو فرمایا: اے عباس اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! اللہ سے دنیاو آخرت میں عافیت مانگا کر۔

یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ: عبداللہ بن حارث بن نوفل ہیں۔ان کا عباسؓ سے سماع ثابت ہے۔

باب ۱۷۲۰۔

۳۲۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابراهیم بن عمر ابن ابی الوزیر نا زنفل بن عبداللّٰه ابوعبداللّٰه عن ابن اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ اَنَّ

باب۱۷۲۰۔

۳۲۸۸۔حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے۔"اللهم"..... سے آخر تک (یعنی اے اللہ! میرے لئے خیر

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ

پسند فرما اور میرے کام میں برکت پیدا فرما۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ انہیں زنفل بن عبداللہ العرفی کہتے ہیں۔ یہ عرفات میں تنہا رہا کرتے تھے ان کا اس حدیث کے بیان کرنے میں میں کوئی متابع نہیں۔

باب ۱۷۲۱۔

۳۲۸۹۔ حدثنا اسحق بن منصورنا حبان بن هلال نا ابان هوابن يزيد العطار نا يحيى ان زيد بن سلام حدثه ان اَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِالْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْعَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْمُوْبِقُهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۲۱۔

۳۲۸۹۔ حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔ الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے اور "سبحان اللہ والحمدللہ" آسمانوں اور زمین کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ (ایمان کی دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآن (تیری) نجات یا ہلاکت کی حجت ہے اور ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بیچ رہا ہوتا ہے پھر یا تو وہ اسے (اطاعت وفرمانبرداری) کی وجہ سے آزاد کرالیتا ہے یا پھر (نافرمانی کر کے) خود کو برباد کر لیتا ہے۔

باب ۱۷۲۲۔

۳۲۹۰۔ حدثنا الحسن بن عرفه نا اسمٰعيل بن عياش عن عبدالرحمٰن بن زياد عن عبداللّٰه بن يزيد عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

باب ۱۷۲۲۔

۳۲۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ نصف میزان ہے، الحمدللہ اسے بھر دیتا ہے اور لاالٰہ الااللہ اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ بغیر کسی چیز کے حائل ہوئے اللہ رب العزت کے پاس پہنچتا ہے۔

۳۲۹۱۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابى اسحق عن جُرَيِّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ اَوْيَدِهٖ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ

۳۲۹۱۔ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یا میرے ہاتھ پر یہ چیزیں گن کر بتائیں کہ تسبیح (سبحان اللہ) نصف میزان، الحمدللہ کامل میزان اور اللہ اکبر آسمان وزمین کے مابین خلا کو بھر دیتا ہے نیز روزہ نصف صبر ہے، اور پاکی نصف ایمان ہے۔

نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرِ نِصْفُ الْاِيْمَان

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ اور ثوری، ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۲۳۔

۳۲۹۲۔ حدثنا محمد بن حاتم لمؤدب نا علی ابن ثابت ثنی قیس بن الربیع و کان من بنی اسد عن الاغر بن الصباح عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَكْثَرُ مَادَعَابِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

باب ۱۷۲۳۔

۳۲۹۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ وقوف عرفات کے موقع پر زوال کے بعد اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللھم..... آخر تک (یعنی اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں جس طرح تو خود بیان کرے اور ہمارے بیان کرنے سے بہتر۔ اے اللہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اور میرا لوٹنا تیری ہی طرف ہے۔ اے اللہ! میری میراث بھی تیرے ہی لئے ہے۔ یا الٰہی میں تجھ سے عذاب قبر، سینے کے وسوسے اور (کسی) کام کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لاتی ہے۔

باب ۱۷۲۴۔

۳۲۹۳۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت سفیان الثوری نا اللیث بن ابی سلیم عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَآءٍ كَثِيْرٍ لَّمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَآءٍ كَثِيْرٍ لَّمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَايَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۲۴۔

۳۲۹۳۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہوسکیں تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ (ﷺ) نے بہت سی دعائیں کیں ہم یاد نہ کر سکے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کردے وہ یہ ہے کہ یہ دعا کیا کرو "اللھم"..... آخر تک (یعنی اے اللہ ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا رسول اکرم ﷺ نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر و شر کا پہنچانے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

باب ۱۷۲۵۔

۳۲۹۴۔ حدثنا ابوموسی الانصاری نا معاذ بن معاذ عن ابی کعب صاحب الحریر قَالَ ثَنِيْ.....

باب ۱۷۲۵۔

۳۲۹۴۔ حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس اکثر کیا دعا کیا

شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَاكَانَ اَكْثَرُ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهٖ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِاَكْثَرِ دُعَآئِكَ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقَالَ يَااُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَآءَ اَقَامَ وَمَنْ شَآءَ اَزَاغَ فَتلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا.....اَلْاٰيَةَ

کرتے تھے؟ فرمایا: "یا مقلب القلوب" علی دینک" تک (یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) پھر کہنے لگیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اکثر یہی دعا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: ام سلمہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ پھر حدیث کے راوی معاذؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لاتزغ....." الآیۃ (یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد کج نہ کیجئے۔

اس باب میں عائشہؓ، نواس بن سمعان، انسؓ، جابرؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور نعیم بن تمارؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۲۶ ۱۷۔

۳۲۹۵۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا الحكم بن ظهير نا علقمة بن مرشد عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاَانَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَاَنْ يَّبْغِيْ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ لَااِلٰهَ غَيْرُكَ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

باب ۲۶ ۱۷۔

۳۲۹۵۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید مخزومی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! رات میں کسی وسوسے یا خوف کی وجہ سے سو نہیں سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ "اللھم....." آخر تک۔ (یعنی اے اللہ اے سات آسمانوں اور ان کے سائے میں پلنے والوں کے رب، اے زمین والوں کو پالنے والے، اے شیاطین اور ان کے گمراہ کئے ہوئے لوگوں کے رب میرا اپنی پوری مخلوق کے شر سے ہمسایہ ہو جا، کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا دشمنی نہ کر سکے۔ تیری ہمسائیگی زبردست ہے تیری ثنا برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں معبود صرف تو ہی ہے۔)

اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکم بن ظہیر سے بعض محدثین نے احادیث نقل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر اس کے علاوہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن وہ مرسل ہے۔

۳۲۹۶۔ حدثنا علی بن حجر نا اسماعيل بن عياش عن مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ

۳۲۹۶۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے۔ "اعوذ..... یحضرون" تک (یعنی میں اللہ کے غضب، عقاب، اس کے بندوں کے فساد، شیطانی وساوس اور ان (شیطانوں) کے ہمارے پاس آنے سے اللہ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔) (اگر وہ یہ دعا پڑھے گا) تو وہ خواب اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

تَضُرَّہ، فَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُلَقِّنُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِّنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عبدالرحمٰن بن عمروؓ یہ دعا اپنے بالغ بچوں کو سکھایا کرتے تھے اور نابالغ بچوں کے لئے لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔

باب ۱۷۲۷۔

باب ۱۷۲۷۔

۳۲۹۷۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر نَاشُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَہٗ اَنَّہٗ قَالَ مَااَحَدٌ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ مَدَحَ نَفْسَہٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۹۷۔ عمرو بن مرہ، ابووائل سے اور وہ عبداللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کہ کیا تم نے خود ابن مسعود سے سنا؟ فرمایا: (ہاں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی تمام فواحش کو حرام قرار دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سب سے زیادہ پسند ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔

باب ۱۷۲۸۔

باب ۱۷۲۸۔

۳۲۹۸۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِالصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ دَعَآءً اَدْعُوْا بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُالرَّحِیْمُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ، حضرت ابوبکرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتایئے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ فرمایا: "اللھم انی ظلمت"..... آخر تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو معاف کرنے والا تیرے علاوہ کوئی نہیں۔ مجھے بھی معاف کردے اور اپنی طرف سے مغفرت اور رحم فرما کیونکہ تو غفور اور رحیم ہے۔)

باب ۱۷۲۹۔

باب ۱۷۲۹۔

۳۲۹۹۔ حدثنا محمد بن حاتم نا ابوبدر شجاع بن الولید عن الرجل بن معاویۃ اخی زھیر بن معاویۃ عَنْ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ قَالَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّوَابِیَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

۳۲۹۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر کوئی سخت کام آن پڑتا تو یہ دعا کرتے "یا حی استغیث" تک (یعنی اے زندہ اور (زمین و آسمان کو) قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں) اسی سند سے یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یا ذا الجلال و الاکرم" کو لازم پکڑو۔ (یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے)۔

یہ حدیث غریب ہے اور انسؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔ چنانچہ محمود بن غیلان اسے مؤمل سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ انس بن مالکؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ "یا ذوالجلال والاکرام" پڑھتے رہا کرو۔" یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے۔ حماد بن سلمہ سے بھی حمید کے حوالے سے حسن بصری سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں غلطی کی ہے وہ حمید کے واسطے سے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا کوئی متابع نہیں۔

۳۳۰۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الجریری عن ابی الورد اللَّجلاج عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَیْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلُ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَّهُوَ یَقُوْلُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِیْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْئَلْهُ الْعَافِیَةَ

۳۳۰۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے دیکھا "اللھم انی النعمة" تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) تو پوچھا کہ پوری نعمت کیا ہے؟ عرض کیا: میں نے ایک بہتری کی دعا کی تھی (اس سے وہی مراد ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد دوزخ سے نجات اور جنت میں داخل ہونا ہے پھر آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو یاذوالجلال والاکرام کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے لہٰذا سوال کرو (مانگو) پھر آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو اللہ سے صبر مانگتے ہوئے سنا تو فرمایا: یہ تو بلا ہے اب اس سے عافیت مانگو۔

احمد بن منیع بھی اسماعیل سے اور وہ جریری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۷۳۰۔

باب ۱۷۳۰۔

۳۳۰۱۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین عن شهر بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا یَّذْكُرُاللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ

۳۳۰۱۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لئے پاک ہو کر جائے اور نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے وہ رات کے کسی بھی حصے میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اسے عطا فرمائیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور شہر بن حوشب سے منقول ہے وہ ابوظبیہ سے وہ عمرو بن عنبسہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۰۲۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعیل بن عیاش عن محمد بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ رَاشِدِ نِالْحُبْرَانِيِّ قَالَ اَتَیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ

۳۳۰۲۔ ابوراشد حبرانی کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو خود آنحضرت ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے مجھے ایک ورقہ دیا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ

حَدَّثَنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقٰى إِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَاكَتَبَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَإِذَا إِنَّ اَبَابَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ مَاأَقُوْلُ إِذَا اَصْبَحْتُ وَإِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ يَااَبَابَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةَ لَآإِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهٗ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّالشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَنِ اقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اِذُ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

ﷺ سے لکھوایا تھا میں نے اسے دیکھا تو اس میں یہ تحریر تھا: ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے صبح و شام پڑھنے کے لئے کوئی دعا بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو "اللھم"..... آخر تک (یعنی اے اللہ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، اے عالم الغیب اور عالم الحاضر تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز اس سے بھی تیری پناہ کا طلب گار ہوں کہ خود کوئی برائی کروں یا اسے کسی مسلمان سے کراؤں۔)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۰۳۔ حدثنا محمد بن حميد الرازی نا الفضل بن موسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَّابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَالْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تُسَاقِطُ وَرَقَ الشَّجَرَةِ هٰذِهٖ

۳۳۰۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو اس کے پتے جھڑے۔ پھر فرمایا: الحمد للہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اعمش نے انسؓ سے کوئی حدیث سنی یا نہیں ہاں انہیں دیکھا ضرور ہے۔

۳۳۰۴۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن الجلاح ابی كثير عن ابی عبدالرحمان الْحُبُلِي عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الشَّبِيْبِ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اَثَرِالْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَّحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكُتِبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُّوْجِبَاتٍ وَّمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ مُّوْبِقَاتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ

۳۳۰۴۔ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص "لاالہ الااللہ قدیر" تک مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لئے دس رحمت کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے دس برباد کر دینے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ عمارہ بن شبیب نے آنحضرت ﷺ سے کچھ سنا یا نہیں۔

باب ۱۷۳۱ ۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُکِرَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

۳۳۰۵ ۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عاصم بن ابی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَیْشٍ قَالَ اَتَیْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِیَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ یَازِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَآءُ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ قُلْتُ اِنَّهٗ حَكَّ فِیْ صَدْرِیْ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَالْغَآئِطِ وَالْبَوْلِ وَکُنْتُ امْرَأً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْکُرُ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا قَالَ نَعَمْ کَانَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفَرًا اَوْمُسَافِرِیْنَ اَنْ لَّانَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰکِنْ مِّنْ غَآئِطٍ وَّبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْکُرُ فِی الْهَوٰی شَیْئًا قَالَ نَعَمْ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَبَیْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْنَادَاهُ اَعْرَابِیٌّ بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِیٍّ یَامُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاءُ مُ فَقُلْنَا لَهٗ وَیْحَكَ اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِیْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ الْمَرْءُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَمَا زَالَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی ذَکَرَ بَابًا مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِیْرَةَ عَرْضِهٖ اَرْبَعِیْنَ اَوْسَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ سُفْیَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا یَعْنِیْ لِلتَّوْبَةِ لَایُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۳۱ ۔ توبہ اور استغفار کی فضیلت اور اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت۔

۳۳۰۵ ۔ حضرت زر بن حبیشؒ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس گیا تا کہ ان سے موزوں کے مسح کے بارے میں پوچھوں۔ کہنے لگے: زر کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا علم حاصل کرنے کے لئے: فرمایا: فرشتے طالب علم کی طلب علم کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے کہا: میں ایک صحابی ہوں میرے دل میں قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق تردد ہوا کہ کیا جاتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں تم سے یہی پوچھنے کے لئے آیا تھا کہ کیا اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ کہنے لگے: ہاں۔ آپ ﷺ ہمیں سفر کے دوران تین دن ورات تک موزے نہ اتارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ البتہ غسل جنابت اس حکم سے مستثنیٰ تھا۔ لیکن قضائے حاجت یا سونے کے بعد وضو کرنے پر یہی حکم تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے آنحضرت ﷺ سے محبت کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور زور سے پکارا: یا محمد۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اسے اسی آواز سے حکم دیا کہ آؤ۔ ہم نے اس سے کہا: تیری بربادی ہو اپنی آواز کو پست کر۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے اور تمہیں اس طرح آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میں آواز دھیمی نہیں کروں گا۔ پھر کہنے لگا کہ ایک آدمی ایک قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے اب تک ملا بھی نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے اور مجھے بتایا کہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر برس کی مسافت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی جانب ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اسی دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان وزمین بنائے تھے اور وہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔

۳۳۰۶۔حدثنا احمد بن عبدة الضبّی نا حماد بن زید عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ اَتَیْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّانَ الْمُرَادِیَّ فَقَالَ لِیْ مَاجَآءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَآءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْمَلَائِکَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّهٗ حَاكَ اَوْقَالَ حَكَّ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِّنَ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ شَیْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْمُسَافِرِیْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَّانَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَآئِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْهَوٰی شَیْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِیْ اٰخِرِالْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِیٍّ اَعْرَابِیٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ یَامُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِیْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَحْوٍ مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَلَمَّا بَرِحَ یُحَدِّثُنِیْ حَتّٰی حَدَّثَنِیْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْغَرْبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِیْرَةُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَایُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا

۳۳۰۶۔اس کا ترجمہ گزشتہ حدیث میں گزر گیا ہے صرف اس میں اعرابی کو سخت مزاج اور احمق کہا گیا ہے پھر آخر میں یہ ہے کہ (پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ''یوم یاتی بعض الآیۃ''یعنی اس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

باب ۱۷۳۲۔

باب ۱۷۳۲۔

۳۳۰۷۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب نا علی بن عیاش الحمصی نا عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عن ابیه عن مکحول عن جبیر بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ

۳۳۰۷۔حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک کہ (موت کی وجہ سے) اس کا نرخرہ بجنے لگے۔

تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے محمد بن بشار، ابوعامر عقدی سے وہ عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد ثابت سے وہ مکحول سے وہ جبیر بن نفیر سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۳۳۔

۳۳۰۸۔ حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عن الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِّنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا

۱۷۳۳۔

۳۳۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنا اونٹ کھونے کے بعد پانے پر خوش ہوتا ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، نعمان بن بشیرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۳۴۔

۳۳۰۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن محمد بن قيس قاس عمی بن عبدالعزيز عَنْ اَبِیْ صِرْمَةَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ

باب ۱۷۳۴۔

۳۳۰۹۔ حضرت ابوایوبؓ سے منقول ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: میں نے تم لوگوں سے ایک بات چھپائی تھی وہ یہ ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا تاکہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کعب بھی ابوایوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ نے یہ حدیث عبدالرحمٰن سے انہوں نے غضرہ کے مولیٰ عمرو سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابوایوبؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔

باب ۱۷۳۵۔

۳۳۱۰۔ حدثنا عبدالله بن اسحاق الجوهری نا ابوعاصم نا كثير بن فائد نا سعيد بن عبيد قال سمعت بكر بن عبدالله الْمُزَنِیَ يَقُوْلُ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَادَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَاكَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِیْ يَاابْنَ اٰدَمَ لَوْبَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ يَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِیْ لَاتُشْرِكُ بِیْ

۳۳۱۰۔ حضرت انس بن مالکؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابن آدم تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا۔ میں تجھے معاف کرتا رہوں گا۔ خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک ہی پہنچ جائیں۔ تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کردوں گا۔ اے ابن آدم مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت (معافی) عنایت کروں گا۔

شَيْئًا لَاتِيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۳۶۔ باب ۱۷۳۶۔

۳۳۱۱۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد نا العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَاللّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ رَحْمَةً

۳۳۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں اور ان میں سے صرف ایک رحمت اپنی مخلوق میں نازل فرمائی جس کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ باقی ننانوے رحمتیں اللہ رب العزت کے پاس ہیں۔

اس باب میں سلمانؓ اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۳۸۔ باب ۱۷۳۸۔

۳۳۱۲۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَاطَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ

۳۳۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مؤمن یہ جان لے کہ اللہ کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ جنت کی طمع نہ کرے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کے متعلق جان لے کہ کتنی ہے تو وہ بھی اس سے ناامید نہ ہو۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے جانتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۳۹۔ باب ۱۷۳۹۔

۳۳۱۳۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن بن عجلان عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ

۳۳۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنی ذات کے متعلق تحریر فرمایا: کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۱۴۔ حدثنا محمد بن ابی ثلج رجل من اهل بغداد ابوعبدالله صاحب احمد بن حنبل ثنا يونس بن محمد نا سعيد بن زربی عن عاصم الْاَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ قَدْصَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ

۳۳۱۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد دعا کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ (اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا، اور عظمت وکرم والا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے کن الفاظ سے دعا کی

دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

ہے؟ اس نے اسم اعظم (کے وسیلے) سے دعا کی ہے۔ اگر اس (کے وسیلے) سے دعا کی جائے تو دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر سوال کیا جاتا ہے تو عطا کیا جاتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی انسؓ سے ہی منقول ہے۔

باب ۱۷۴۰۔

۳۳۱۵۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا ربعي بن ابراهيم عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن سعيد بن ابي سعيد الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنُ وَاَظُنُّهٗ قَالَ اَوْاَحَدُهُمَا

باب ۱۷۴۰۔

۳۳۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور اس شخص کے ناک میں خاک جس کی زندگی میں رمضان آیا اور اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور اس شخص کے ناک میں بھی خاک جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پانے کے باوجود (ان کی خدمت کی وجہ سے) جنت نہیں پائی۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک)۔

اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ربعی بن ابراہیم، اسمٰعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں ان کی کنیت ابوعلیہ ہے۔ ان سے منقول ہے کہ ایک مجلس میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا کافی ہے۔

۳۳۱۶۔ حدثنا يحيى بن موسٰى نا ابوعامر العقدي عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية عن عبدالله بن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب عن ابيه عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

۳۳۱۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۴۱۔

۳۳۱۷۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا عمر بن حفص بن غياث نا ابي عن الحسن بن عبيدالله عن عطاء بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

باب ۱۷۴۱۔

۳۳۱۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ''اللھم''..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میرے دل کو برف اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل

بَرِّدْ قَلْبِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ

سے صاف کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۴۲۔

باب ۱۷۴۲۔

۳۳۱۸۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا یزید بن هارون ابن عبد الرحمٰن بن ابی بکر القرشی عن موسیٰ بن عقبة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَاسُئِلَ اللّٰهَ شَيْئًا يَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَاللّٰهِ بِالدُّعَآءِ

۳۳۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے عافیت مانگنا ہر چیز مانگنے سے زیادہ محبوب ہے۔ نیز فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی فائدہ مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی لہٰذا اے اللہ کے بندو دعا کرنا ضروری سمجھو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی بکر قریشی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ملیکی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہیں۔ قاسم بن دینار کوفی یہ حدیث اسحاق بن منصور سے اور وہ اسرائیل سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۱۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابوالنضر نا بکر بن خنیش عن محمد القرشی عن ربیعة بن یزید عن ابی اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیْ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّآءِ عَنِ الْجَسَدِ

۳۳۱۹۔ حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ راتوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت بناؤ کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ نیز یہ کہ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، گناہوں سے دوری پیدا ہوتی ہے، یہ برائیوں کا کفارہ ہے اور بدنی امراض کو دور کرتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بلالؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ محمد القرشی محمد بن سعید شامی بن ابوقیس محمد بن حسان ہیں۔ ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا گیا۔ معاذ بن صالح یہ حدیث ربیعہ سے وہ ابوادریس سے وہ ابوامامہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابوامامہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے اس میں جسمانی بیماریوں کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث ابوادریس کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے جو انہوں نے بلالؓ سے نقل کی ہے۔

باب ۱۷۴۳۔

باب ۱۷۴۳۔

۳۳۲۰۔ حدثنا الحسن بن عرفة قال ثنی عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَابَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یُّجَاوِزُ ذٰلِكَ

۳۳۲۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی۔ کم ہی ہوں گے جو اس سے تجاوز کریں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عمرو اسے ابوامامہ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ اور سند سے بھی ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۷۴۴۔

۳۳۲۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد الحضری عن سفیان الثوری عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰه بن الحارث عن طُلَیْقِ بْنِ قَیْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَاتُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَاتَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْكُرْلِیْ وَلَاتَمْكُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَّكَ رَهَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا مُّخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ

باب ۱۷۴۴۔

۳۳۲۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "رب اعنی"..... آخر تک (یعنی اے میرے رب میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میری نصرت فرما، میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میرے لئے مکر کر نہ کہ میرے خلاف دوسروں کے لئے (اے اللہ) مجھے ہدایت دے اور ہدایت پر چلنا میرے لئے آسان کردے، مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرے ہی شکر کرتا ہوں، تیرا ہی ذکر کروں، تجھ ہی سے ڈروں، تیری ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ وزاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں۔ اے رب میری توبہ قبول فرما۔ میرے گناہ دھودے، میری دعا قبول فرما، میری حجت کو ثابت کر، میری زبان کو (برائیوں سے) روک دے۔ میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔

محمود بن غیلان، محمد بن بشر عبدی سے اور وہ سفیان سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۴۵۔

۳۳۲۲۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابی حمزة عن ابراهیم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِانْتَصَرَ

باب ۱۷۴۵۔

۳۳۲۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے ظالم کے لئے بددعا کردی اس نے بدلہ لے لیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوحمزہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ میمون اعور ہیں۔ قتیبہ یہ حدیث حمید سے وہ ابوالاحوص سے اور وہ ابوحمزہ سے اسی سند سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۴۶۔

۳۳۲۳۔ حدثنا موسیٰ بن عبدالرحمٰن الکندی الکوفی نا زید بن حباب قال واخبرنی سفیان الثوری عن محمد بن عبدالرحمٰن عن الشعبی عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشَرَ مَرَّاتٍ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَتْ لَہٗ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِّنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ

یہ حدیث ابوایوبؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

باب ۱۷۴۶۔

۳۳۲۳۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دس مرتبہ ''لاالٰہ الااللّٰہ.....قدیر'' تک پڑھا اسے اسمٰعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

باب ۱۷۴۷۔

۳۳۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالصمد بن عبد الوارث نا ھاشم ھوا بن سعید الکوفی ثنا کنانۃ مولیٰ صَفِیَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِیَّۃَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیَّ اَرْبَعَۃُ الَافِ نَوَاۃٍ اُسَبِّحُ بِھَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِھٰذِہٖ اَلَا اُعَلِّمُکِ بِاَکْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِہٖ فَقُلْتُ بَلٰی عَلِّمْنِیْ فَقَالَ قُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ

باب ۱۷۴۷۔

۳۳۲۴۔ حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان گٹھلیوں پر تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتادوں جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: ''سبحان اللّٰہ عدد خلقہ'' پڑھا کرو (یعنی اللہ کی ذات اس کی مخلوق کے تعداد کے برابر پاک ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صفیہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یعنی ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے۔ اس کی سند معروف نہیں اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۳۲۵۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن محمد بن عبدالرحمٰن قال سمعت کریبا یحدث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَیْرِیَّۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَیْھَا وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ مَرَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھَا قَرِیْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّھَارِ فَقَالَ لَھَا مَازِلْتِ عَلٰی حَالِکِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُکِ کَلِمَاتٍ تَقُوْلِیْنَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ

۳۳۲۵۔ حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اپنی مسجد میں تھی۔ پھر دوپہر کے وقت دوبارہ گزرے تو پوچھا کہ ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہو (تسبیح پڑھ رہی ہو) عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں۔ تم وہ پڑھا کرو۔ ''سبحان اللّٰہ عدد خلقہ'' (تین مرتبہ) ''سبحان اللّٰہ رضیٰ نفسہ'' (اس کے نفس کی چاہت کے مطابق) یہ بھی تین مرتبہ فرمایا، ''سبحان للّٰہ زنۃ عرشہ''(.....اس کے عرش کے وزن کے برابر) یہ بھی تین مرتبہ اور پھر فرمایا ''سبحان اللّٰہ مداد کلماتہ''

عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

یعنی (.....اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر) اور یہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن، آل طلحہ کے مولیٰ ہیں یہ مدنی اور ثقہ ہیں مسعودی اور ثوری نے ان سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

باب ۱۷۴۸۔

باب ۱۷۴۸۔

۳۳۲۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابن ابی عدی قال انبانا جعفر بن میمون صاحب الاغاط عن ابی عثمان النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

۳۳۲۶۔ حضرت سلیمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کامل الحیاء اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ انہیں محروم لوٹائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات یہ حدیث انہی سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۳۳۲۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عیسٰی نا محمد بن عجلان عن القعقاع عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَحَدٌ

۳۳۲۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو انگلیوں سے دعا مانگ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سے دعا کرو ایک سے دعا کرو۔

یہ حدیث غریب ہے اس سے مراد تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔

اَحَادِيْثُ شَتّٰى مِنْ اَبْوَابِ الدَّعْوَاتِ

دعاؤں کے متعلق مختلف احادیث

۳۳۲۸۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابوعامر العقدی نازهیر وهوابن محمد عن عبداللّٰه بن محمد بن عقیل اِنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ قَالَ قَامَ اَبُوْبَكْرِ نِالصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَا فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَا فَقَالَ سَلُوااللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَالْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ

۳۳۲۸۔ حضرت رفاعہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے پھر فرمایا: (ہجرت کے) پہلے سال آنحضرت ﷺ بھی جب منبر پر کھڑے ہوئے تو روئے اور فرمایا: اللہ سے عفو اور عافیت مانگا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں۔

باب ۱۷۴۹۔

باب ۱۷۴۹۔

۳۳۲۹۔ حدثنا حسین بن یزید الکوفی نا ابویحیٰی الحمانی نا عثمان بن واقد عن ابی نصیرة عن مولٰی لِاَبِیْ

۳۳۲۹۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گناہ کے بعد استغفار کیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ اس نے

بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهٗ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

ایک دن میں ستر مرتبہ ایسا کیا ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابونصیر کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۳۰۔ حدثنا یحیٰی بن موسٰی وسفیان بن وکیع المعنٰی واحد قالا نایزید بن هارون انا الاصبغ بن زید نا اَبُوالْعُلَاءِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَااُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَااُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِاللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا

۳۳۳۰۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطابؓ نے نئے کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھی "الحمدللّٰہ..... حیاتی" تک (یعنی: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ستر ڈھانپنے اور زندگی سنوارنے کے لئے کپڑے پہنائے) اور پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جس نے نیا کپڑا پہننے پر یہ دعا پڑھی اور پھر پرانا کپڑا صدقے میں دے دیا وہ اللہ کی حفاظت، اس کی پناہ اور پردے میں رہے گا خواہ زندہ رہے یا مرجائے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یحیٰی بن ایوب اسے عبید بن زحر سے وہ علی بن یزید سے وہ قاسم سے اور وہ ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۳۱۔حدثنا احمد بن الحسن نا عبداللّٰه بن نافع الصائغ قراءة علیه عن حماد بن ابی حمید عن زید بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَآئِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوْا اِلَى الرَّجْعَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَارَاَيْنَا بَعْضًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَادُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّاَفْضَلُ غَنِيْمَةً

۳۳۳۱۔حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ وہ لوگ بہت مال غنیمت لوٹنے کے بعد جلد واپس آ گئے۔ چنانچہ ایک شخص جو ان کے ساتھ نہیں گیا تھا کہنے لگا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی لشکر اتنی جلدی واپس آئے اور اتنا مال غنیمت ساتھ لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان سے بھی جلد لوٹنے والوں اور ان سے افضل مال غنیمت لانے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ ہیں جنہوں نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اور پھر آفتاب کے طلوع ہونے تک بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے۔ وہ لوگ ان سے بھی جلد واپس آنے والے اور افضل مال غنیمت لانے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید کا نام محمد اور کنیت ابوابراہیم ہے۔ یہ انصاری مدنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۳۳۳۲۔حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن سفیان عن عاصم بن عبداللّٰه عن سالم عَنِ ابْنِ

۳۳۳۲۔حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عمرے کے لئے جانے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بھائی

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَیْ اُخَیَّ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَآءِكَ وَلَا تَنْسَنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہمیں بھی دعا میں شریک کرنا بھولنا نہیں۔

۳۳۳۳۔ حدثنا عبداللّٰه ابن عبدالرحمٰن انا یحیی بن حسان انا ابومعاویة عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن سَیَّارٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ مُکَاتَبًا جَآءَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِبِرٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۳۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام ان کے پاس حاضر ہوا جو زر کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوگیا تھا اور عرض کیا کہ میری مدد کیجئے۔ فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تمہارے اوپر کے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا فرمادیں گے۔ دعا یہ ہے کہ ''اللھم.....'' آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کردے۔)

۳۳۳۴۔ حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر انا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰه بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ شَاکِیًا فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ کَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَاِنْ کَانَ بَلَآءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَیْهِ مَاقَالَ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوْاشْفِهٖ شُعْبَةُ الشَّاکُّ قَالَ فَمَا اشْتَکَیْتُ وَجَعِیْ بَعْدُ

۳۳۳۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں بیمار ہوا تو آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر دور ہے تو تندرستی عطا فرما اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علیؓ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے دوبارہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پیر سے مارا اور دعا کی کہ یا اللہ! اسے عافیت عطا فرمایا فرمایا کہ اسے شفا دے۔ (یہ شعبہ کا شک ہے) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے اس مرض کی شکایت نہیں ہوئی۔

۳۳۳۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن ادم عن اسرائیل عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِیْضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّایُغَادِرُ سَقَمًا

۳۳۳۵۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ''اذھب''.....آخر تک (یعنی اے اللہ! مرض کو دور کر اے لوگوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔)

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۳۶۔ حدثنا احمد بن منیع نایزید بن هارون نا حماد بن سلمة عن هشام بن عمرو الفزاری عن عبدالرحمٰن بن الحارث بن هشام عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی وترہ اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك منك لااحصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك

۳۳۳۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ''اللھم''..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۳۳۷۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا زکریا بن عدی نا عبیداللہ هوا بن عمرو عن عبدالملك بن عمیر عن مصعب بن سعد وعمرو بن میمون قالا کان سعدٌ کان یعلم بنیه هؤلاء الکلمات کما یعلم المکتب الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بهن دبر الصلوٰة اللھم انی اعوذبك من الجبن واعوذبك من البخل واعوذبك من ارذل العمر واعوذبك من فتنة الدنیا وعذاب القبر

۳۳۳۷۔ حضرت سعدؓ سے منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح یاد کرایا کرتے تھے جس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کو، اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ کر پناہ مانگا کرتے تھے۔ ''اللھم''..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں بزدلی، بخل، بڑھاپے کی عمر، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابواسحاق ہمدانی اس حدیث میں اضطراب کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی کہتے کہ عمرو بن میمون، عمر سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کچھ اور کہتے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح ہے۔

۳۳۳۸۔ حدثنا احمد بن الحسن نا اصبغ بن الفرج اخبرنی عبداللہ بن وهب عن عمرو بن الحارث انه اخبره عن سعید بن ابی هلال عن خزیمة عن عائشة بنت سعد بن ابی وقاص انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأة وبین یدیها نواة اوقال حصاة تسبح بها فقال اخبرك بما هو ایسر علیك من هذا اوافضل سبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ماخلق فی الارض وسبحان اللہ عدد مابین ذلك وسبحان اللہ عدد ماهو خالق واللہ اکبر مثل ذلك والحمدللہ مثل ذلك ولاحول ولاقوة الا باللہ مثل ذلك

۳۳۳۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس گیا اس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکر پڑے ہوئے تھے اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے آسان یا افضل چیز بتاتا ہوں ''سبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء''..... آخر تک۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر پاکی ہے۔ پھر جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جس جس چیز کو وہ قیامت تک پیدا کرے گا اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اس کی تعریف بھی اتنی ہی تعداد میں اور حول قوت اور اسی کی طرف سے اتنی ہی تعداد میں ہے۔)

یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۳۳۹۔حدثنا سفیان بن وکیع نا عبداللّٰہ بن نمیر وزید بن حباب عن موسیٰ بن عبیدة عن محمد بن ثابت عن ابی حکیم مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعَبْدُ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۳۹۔حضرت زبیر بن عوامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان نہ کرتا ہو کہ ملک قدوس کی تسبیح بیان کرو۔

۳۳۴۰۔ حدثنا احمد بن الحسن انا سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی اناالولید بن مسلم نا ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح وعکرمة مولی ابن عباس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہ' قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ ہ' عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ تَفَلَّتَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِیْ فَمَا اَجِدُنِیْ اَقْدِرُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہ' رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھِنَّ وَیَنْفَعُ بِھِنَّ مَنْ عَلَّمْتَہ' وَیَثْبُتُ مَاتَعَلَّمْتَ فِیْ صَدْرِکَ قَالَ اَجَلْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَعَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا کَانَ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّھَا سَاعَةٌ مَّشْھُوْدَةٌ وَّالدُّعَآءُ فِیْھَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ اَخِیْ یَعْقُوْبُ لِبَنِیْہِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ یَقُوْلُ حَتّٰی تَاْتِیَ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِیْ وَسْطِھَا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِیْ اَوَّلِھَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَأُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَةِ یٰسٓ وَفِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِی الرَّکْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَاٰلٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ وَفِی الرَّکْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَتَبٰرَکَ الْمُفَصَّلِ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَھُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰہَ وَاَحْسِنِ الثَّنَآءَ عَلَی اللّٰہِ وَصَلِّ عَلَیَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰی

۳۳۴۰۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ علی بن ابی طالبؓ آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میرے سینے سے قرآن نکلتا جارہا ہے۔ میں اس کے حفظ پر قادر نہیں رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوحسنؓ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ تمہیں بھی فائدہ پہنچائیں گے اور جسے بتاؤ گے اس کے لئے بھی فائدہ مند ہوں گے اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں رہے گا۔ عرض کیا: جی ضرور سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی شب کو اگر تم رات کے آخری حصے میں اٹھ سکو تو یہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہیں اور دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ چنانچہ میرے بھائی یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی کہا تھا کہ میں عنقریب جمعہ کی رات کو تم لوگوں کے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔ لیکن اگر اس وقت نہ اٹھ سکو تو درمیانی حصے میں اٹھ جاؤ اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکو تو رات کے پہلے تہائی حصے میں ہی چار رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰس، دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان، تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھو۔ پھر جب (قعدۂ اخیر میں) التحیات سے فارغ ہونے کے بعد خوب اچھے طریقے سے اللہ کی حمد وثنا بیان کرو۔ پھر اسی طرح مجھ پر اور تمام انبیاءؑ پر درود بھیجو، پھر تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت مانگو، پھر ان بھائیوں کے لئے بھی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ "اللّٰھم.....العظیم" تک (یعنی اے اللہ مجھ پر جب تک میں زندہ ہوں اس طرح اپنا رحم فرما کہ میں ہمیشہ کے لئے گناہ ترک کردوں

سَآئِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَاتُرَامُ اَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَاتُرَامُ اَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَايُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَااَبَاالْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَالَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَااَخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ وَّنَحْوَهُنَّ فَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَّنَحْوَهَا فَاِذَا قَرَاْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا اَرَدْتُّهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ بِهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ اَبَاالْحَسَنِ۔

اور لایعنی باتوں سے پرہیز کروں، مجھے اپنے پسندیدہ امور کے متعلق خوب غور وفکر کرنا عطا فرما۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اے ایسی عزت والے کہ جس کی کوئی اور خواہش نہ کر سکے، اے اللہ! اے رحمٰن میں تجھ سے تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل پر اپنی کتاب کا حفظ اس طرح لازم کر دے جس طرح تو نے مجھے یہ (کتاب) سکھائی ہے۔ اور مجھے توفیق دے کہ میں اس کی اسی طرح تلاوت کروں جس طرح تو پسند کرتا ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے خالق، اے ذوالجلال والاکرام، اور اے ایسی عزت والے جس کی کوئی خواہش بھی نہیں کر سکتا اے اللہ! اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے پرنور کر دے اسے میری زبان پر جاری کر دے، اس سے میرا دل اور سینہ کھول دے اور اس سے میرا بدن دھو دے اس لئے کہ حق پر میری تیرے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ صرف تو ہی ہے جو میری مدد کر سکتا ہے۔ کسی گناہ سے بچنے کی طاقت یا نیکی کرنے کی قوت بھی صرف تیری ہی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظیم ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوحسن تم اسے تین، پانچ یا سات جمعہ تک پڑھو۔ اللہ کے حکم سے تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔ اور اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اسے پڑھنے والا کوئی مؤمن کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعے گزرنے کے بعد حضرت علیؓ ویسی ہی مجلس میں دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں پہلے چار آیتیں یاد کرتا جب پڑھنے لگتا بھول جاتا اور اب چالیس آیتیں یاد کرنے کے بعد بھی پڑھنے لگتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن میرے سامنے ہے۔ اسی طرح جب میں کوئی حدیث سنتا تھا تو جب پڑھنے لگتا تو وہ دل سے نکل جاتی۔ اور اب احادیث سنتا ہوں تو بیان کرتے وقت اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم ابوحسن مؤمن ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۳۴۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدی البصری نا حماد بن واقد عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلُوااللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْئَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ

۳۳۴۱۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو کیونکہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت دعا کی قبولیت کا انتظار کرنا ہے۔

احمد بن واقد بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔حماد بن واقد کا حافظہ قوی نہیں۔ابونعیم یہی حدیث اسرائیل سے وہ حکیم بن جبیر سے وہ ایک شخص سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔یہ زیادہ اشبہ ہے۔

۳۳۴۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابومعاویة ناعاصم الاحول عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

۳۳۴۲۔حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔"اللھم.....بخل" تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں) اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ بڑھاپے اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۴۳۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا محمد بن یوسف عن ابن ثوبان عن ابیه عن مکحول عن جبیر ابْنِ نُفَیْرٍ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاعَلَی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یَّدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهَا اَوْصَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ یَدْعُ بِمَاْثَمٍ اَوْقَطِیْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُکْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَکْثَرُ

۳۳۴۳۔حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے دعا کرے اور اللہ سے وہی چیز عطا نہ کریں، یا اس سے اس کے برابر کوئی برائی دور نہ کریں۔ بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے لئے دعا نہ کی ہو۔اس پر ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ہم بہت زیادہ دعائیں کرنے لگیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ابن ثوبان کا نام۔عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہے۔

۳۳۴۴۔ حدثنا سفیان بن وکیع ناجریر عن منصور عن سعد بن عبیدة قَالَ نُبِّئُ الْبَرَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ

۳۳۴۴۔حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کے لئے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔اسی طرح وضو کرو۔پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو اور یہ دعا پڑھا کرو "اللھم..... ارسلت" تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا کام تجھ کو سونپا اور تجھ ہی کو امید اور خوف کے وقت

اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَامَلْجَاَ وَّلَا مَنْجَاً مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُّتَّ فِیْ لَیْلَتِكَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُّهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهٗ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

اپنا پشت پناہ بنایا اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ سے فرار ہو کر نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ نجات۔ میں تیری نازل کی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا) پھر اگر تم اس رات مرجاؤ گے تو دین اسلام پر مرو گے۔ براء کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات یاد کرنے کے لئے دہرائے تو "آمنت برسولک"..... کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ "آمنت بنبیک....."

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے براء بن عازبؓ سے منقول ہے لیکن وضو کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

۳۳۴۵۔ حدثنا عبد بن حمیدنا محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیك نا ابن ابی ذئب عن ابی سعید البراد عن مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَةٍ مَّطِیْرَةٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِیْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَااَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

۳۳۴۵۔ حضرت عبداللہ بن حبیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم شدید تاریک برسات کی رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تاکہ آپ ﷺ ہماری امامت کریں۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو تلاش کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں خاموش رہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کہو۔ میں اس مرتبہ بھی کچھ نہ بولا تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ فرمایا: سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ تمہاری ہر چیز کے لئے کافی ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوسعید براد کا نام ابواسید بن ابی اسید ہے۔

۳۳۴۶۔ حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنٰی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن یزید بْنِ خُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَیْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ یَاْكُلُهٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بِاِصْبَعَیْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّیْ فِیْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَاَلْقَی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

۳۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر کھجوریں لائی گئیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کھاتے اور گٹھلی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے رکھ دیتے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ان دو انگلیوں سے گٹھلیاں رکھنا میرا گمان ہے اور انشاء اللہ صحیح ہوگا۔ پھر کوئی پینے کی چیز لائی گئی وہ بھی آپ ﷺ نے پی اور پھر اپنے دائیں طرف والے کو دے دی۔ پھر میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ دعا کی۔ "اللھم"..... آخر تک (یعنی اے اللہ! انہیں جو کچھ تو نے عطا کیا ہے اس میں برکت پیدا فرما، ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم فرما۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۴۷۔حدثنا محمد بن اسمٰعیل ناموسٰی ابن اسمٰعیل نا حفص بن عمرالشنی ثنی ابی عمر بن مرة قال سمعت بلالَ بْنَ یَسَارِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ وَاِنْ کَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ

۳۳۴۷۔حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص "استغفر اللّٰہ.....اتوب الیہ" تک پڑھ کر مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے خواہ وہ جہاد ہی سے بھاگا ہو۔ (ترجمہ: میں اس اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے اور اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔)

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۳۴۸۔حدثنا محمود بن غیلان نا عثمان بن عمرنا شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہ' قَالَ فَاَمَرَہ' اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ وُضُوْءَ ہ' وَیَدْعُوْ بِھٰذَاالدُّعَآءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہ' اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِی الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ

۳۳۴۸۔حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لئے عافیت کی دعا کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر چاہو تو اسی (نابینا پن) پر صبر کرو، اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔اس نے عرض کیا: آپ ﷺ میرے لئے دعا ہی کیجئے۔چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد اس طرح دعا کرو۔ اللھم آخر تک۔(یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی محمد (ﷺ) کے وسیلے ❶ سے سوال کرتا اور متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت کے نبی ہیں۔میں آپ ﷺ کے وسیلے سے اپنے رب سے اپنی اس حاجت کو پورا کرنے کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ہم اسے اس سند سے صرف ابوجعفر کی روایت سے جانتے ہیں یہ خطمی کے علاوہ کوئی اور ہیں۔

۳۳۴۹۔حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا اسحٰق بن موسٰی قال ثنی معن ثنی معاویة بن صالح عن ضمرة بن حبیب قال سمعت اباامامة یَقُوْلُ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّذْکُرُاللّٰہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ فَکُنْ

۳۳۴۹۔حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم اس وقت ذاکرین میں شامل ہوسکو تو ایسا کرلیا کرو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

❶ علماء اس حدیث سے وسیلہ کے جواز پر استدلال کرتے ہیں۔لیکن یہاں یہ ذکر کردینا ضروری ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ بنانا نہ مطلقاً جائز ہے اور نہ مطلقاً ناجائز بلکہ کسی کو مختار مطلق سمجھ کر وسیلہ بنانا تو شرک کے زمرے میں آتا ہے۔لہٰذا یہ حرام ہے، لیکن اگر محض واسطہ اور ذریعہ سمجھ کر بنایا جائے تو جائز ہے۔واللہ اعلم مترجم۔

۳۳۵۰۔حدثنا ابوالولید الد مشقی نا الولید بن مسلم ثنی عقیر بن معدان انه سمع ابا دوس الیحصبی یحدث عن ابی عَائِذِ الْیَحْصَبِیِّ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ زَعْکَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِی الَّذِیْ یَذْکُرُنِیْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهٗ یَعْنِیْ عِنْدَالْقِتَالِ

۳۳۵۰۔حضرت عمارہ بن زعکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ وہ ہے جو مجھے جہاد کے وقت قتال میں یاد کرتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۵۱۔ خدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنّٰی ناوهب بن جریر ثنی ابی قال سمعت منصور بن زاذان یحدث عن میمون بن اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْدِمُهٗ قَالَ فَمَرَّبِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّیْتُ فَضَرَبَنِیْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۳۳۵۱۔حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت پر مامور کر دیا تھا۔ایک مرتبہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھے اپنے پاؤں سے مار کر فرمایا: میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے متعلق بتاتا ہوں۔میں نے عرض کیا۔؟ ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا:"لاحول ولا قوة الا باللّٰه"

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۵۲۔ حدثنا موسٰی بن حزام وعبد بن حمید و غیر واحد قالوانا محمد بن بشر قال سمعت هانئ بن عثمان عن امه حمیصة بِنْتِ یَاسِرَ عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ یُسَیْرَةَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَّلَا تَغْفَلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَةَ

۳۳۵۲۔حضرت یسیرہؓ جو مہاجرات میں سے تھیں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ تسبیح تہلیل اور تقدیس ❶ پڑھتی رہا کرو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو۔اس لئے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا۔اور وہ بولیں گی۔پھر غافل نہ ہونا کیونکہ اس سے تم اسباب رحمت بھول جاؤ گی۔

یہ حدیث صرف ہانیٔ بن عثمان نے نقل کی ہے۔محمد بن ربیعہ بھی ہانیٔ ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۵۳۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال اخبرنی ابی عن المثنی بن سعید عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزٰی قَالَ

۳۳۵۳۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔"اللهم....." آخر تک (یعنی اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور میرا مددگار ہے۔میں صرف تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

❶ تقدیس سے مراد یہ پڑھنا ہے "سبحان الملک القدوس" یا پھر "سبوح قدوس ربنا ورب الملئکة والروح۔" (مترجم)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۵۴۔ حدثنا ابوعمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدینی قال ثنی عبداللّٰه بن نافع عن حماد بن اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُالدُّعَآءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

۳۳۵۴۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا وہ ہے جو عرفات کے دن مانگی جائے اور میرا اور پچھلے تمام انبیاء کا بہترین قول یہ ہے "لا الہ الا اللہ"..... آخر تک۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ حماد بن ابی حمید، محمد بن ابوحمید ابوابراہیم انصاری ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

باب ۱۷۵۰۔

باب ۱۷۵۰۔

۳۳۵۵۔ حدثنا محمد بن حمیدنا علی بن ابی بکر عن الجراح بن الضحاك الکندی عن ابی شیبة عن عبداللّٰه بْنِ عُكَیْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَاتُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَیْرَالضَّآلِّ وَلَاالْمُضِلِّ

۳۳۵۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔ "اللھم....." آخر تک (یعنی اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر اور میرا ظاہر نیک کر دے اے اللہ تو لوگوں کو جو مال اور اہل وعیال عطا کرتا ہے اس میں سے میں تجھ سے بہترین چیزیں مانگتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ کسی کو گمراہ کریں۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۵۶۔ حدثنا عقبة بن مکرم نا سعید بن سفیان الجحدری ناعبداللّٰه بن معدان قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ وَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ یَقُوْلُ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

۳۳۵۶۔ حضرت عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں بائیں ران پر تھا۔ مٹھی بند کی ہوئی تھی اور شہادت کی انگلی کو پھیلا کر یہ دعا کر رہے تھے۔ "یا مقلب القلوب....." آخر تک۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۵۷۔ حدثنا عبدالوارث بن عَبْدِالصَّمَدِثنِیْ اَبِیْ نَامُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ قَالَ قَالَ لِیْ یَامُحَمَّدُ اِذَا اشْتَکَیْتَ فَضَعْ یَدَیْكَ حَیْثُ تَشْتَکِیْ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَااَجِدُ مِنْ وَجْعِیْ هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ یَدَكَ ثُمَّ اَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَاِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ

۳۳۵۷۔ حضرت محمد بن سالم، ثابت بنانی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا: اے محمد اگر کہیں تکلیف ہو تو اس جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرو "بسم اللّٰہ هذا" تک (یعنی اللہ کے نام سے میں اس درد کے شر سے اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں) پھر ہاتھ ہٹالو اور یہی عمل طاق تعداد میں کرو اس لئے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے یہ عمل بیان فرمایا تھا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۵۸۔ حدثنا حسین بن علی ابن الاسود البغدادی نامحمد بن فضیل عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن حفصة بنت ابی کثیر عن ابیها اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ هٰذَااسْتِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ وَحَضُوْرُ صَلٰوتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ

۳۳۵۸۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی "اللهم آخر تک (یعنی اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے۔ اور تجھے پکارنے والوں کی آواز کا نیز تیری نماز کے حاضر ہونے کا بھی وقت ہے۔ لہٰذا میں تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر یا ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۳۳۵۹۔ حدثنا الحسین بن علی بن یزید الصدائی البغدادی نا الولید بن قاسم الهمدانی عن یزید بن کیسان عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاقَالَ عَبْدٌ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی تُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَااجْتَنَبَ الْکَبَآئِرَ

۳۳۵۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ "لاالٰه الااللّٰه" کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۶۰۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا احمد بن بشیر وابواسامة عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ

۳۳۶۰۔ حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اللهم.....آخر تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے بری عادات، برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

۳۳۶۱۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمٰعيل بن ابراهيم انا الحجاج بن ابی عثمان عن ابی الزبير عن عون بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَآئِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَاتَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۶۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے "اللہ اکبر..... اصیلا" تک پڑھا۔ (یعنی اللہ بہت بڑا ہے، تمام اور بہت سی تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اللہ صبح و شام پاکی والا ہے) آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) پوچھا کہ کس نے یہ کہا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں، جب سے میں نے یہ کلمات کبھی نہیں چھوڑے۔

یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ابی عثمان، حجاج بن میسرہ صواف ہیں۔ ان کی کنیت ابوصلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۳۳۶۲۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمٰعيل بن ابراهيم قال اخبرنی الجريری عن ابی عبدالله الجسری عن عبدالله بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَااصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ

۳۳۶۲۔ حضرت ابوذرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عیادت کی تو ابوذرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اللہ کو کون سا کلام زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند کر رکھا ہے۔ "سبحان اللہ وبحمدہ۔"

۳۳۶۳۔ حدثنا ابوهشام الرفاعی محمد بن يزيد الكوفی نا يحيى بن اليمان نا سفيان عن زيد العمی عن ابی اياس مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَآءُ لَايُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوااللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

۳۳۶۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! پھر ہم اس وقت کیا دعا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت زیادہ بیان کی ہے کہ لوگوں نے پوچھا: تو پھر ہم اس وقت کیا دعا کیا کریں۔ فرمایا: اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ محمود بن غیلان بھی وکیع اور عبدالرزاق سے وہ ابواحمد اور ابونعیم سے وہ سفیان سے وہ زید سے وہ معاویہ سے وہ انسؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ابواسحاق ہمدانی نے بھی یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم سے انہوں نے انس سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۷۵۱۔

۳۳۶۴۔ حدثنا ابوکریب محمد بن العلاء نا ابومعاویة عن عمر بن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاالْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِاللّٰهِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خِفَافًا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۵۱۔

۳۳۶۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلکے پھلکے لوگ آگے نکل گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: جو ذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ذکر ان پر سے گناہوں کے بوجھ اتار دیتا ہے لہٰذا وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے ہوکر حاضر ہوں گے۔

۳۳۶۵۔ حدثنا ابوکریب نا ابومعاویة عن الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۶۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ''سبحان اللہ..... اللہ اکبر'' تک کہنا مجھے ان سب چیزوں سے عزیز ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی دنیا و مافیہا سے۔)

۳۳۶۶۔ حدثنا ابوکریب نا عبداللّٰه بن نمیر عن سعد ان القُمّی عن ابی مجاهد عن اَبِیْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَاتُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ

۳۳۶۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ روزے دار کی افطار کے وقت اور عادل حاکم کی نیز اللہ تعالیٰ مظلوم کی بددعا کو بادل سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصے کے بعد کروں۔

یہ حدیث حسن ہے اور سعدان قمی سعدان بن بشیر ہیں ان سے عیسیٰ بن یونس، ابوعاصم اور کئی بڑے محدثین روایت کرتے ہیں۔ ابومجاہد کا نام سعد طائی اور کنیت ابومدلہ ہے یہ ام المؤمنین عائشہؓ کے مولیٰ ہیں۔ ہم انہیں اسی حدیث سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ان سے طول کے ساتھ منقول ہے۔

۳۳۶۷۔ حدثنا ابو کریب نا عبداللّٰہ بن نمیر عن موسیٰ بن عبیدۃ عن محمد بن ثابت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ مَاينْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۶۸۔ حدثنا ابو کریب نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْاَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَیَّ شَیْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ يَصْنَعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَاقَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْنِیْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَّاَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَّاَشَدَّلَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُوْلُ وَاَیَّ شَیْءٍ يَّطْلُبُوْنَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَاقَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّلَهَا طَلَبًا وَّاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالُوْا يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَاقَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَّاَشَدَّمِنْهَا خَوْفًا وَّاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ اِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ هُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَايَشْقٰی لَهُمْ جَلِيْسٌ

۳۳۶۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللھم.....'' آخر تک (یعنی اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا اس سے مجھے فائدہ عطا فرما اور مجھے مزید علم عطا فرما۔ ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور میں دوزخیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۳۶۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نامہ اعمال لکھنے والوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور انہیں دنیا کے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا وہ کہتے ہیں: ہم نے انہیں تیری تعریف بیان کرتے ہوئے، تیری بزرگی بیان کرتے ہوئے اور تیرا ذکر کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں، نہیں۔ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیں تو اور شدت سے تحمید و بزرگی بیان کرنے لگیں اور اس سے زیادہ شدت سے ذکر کرنے لگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ: تیری جنت کے طلبگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر دیکھ لیں تو اور زیادہ شدت اور حرص سے اسے مانگیں گے پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ لوگ دوزخ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر دیکھ لیں تو اس سے زیادہ بھاگیں، اور زیادہ ڈریں اور پہلے سے بھی زیادہ پناہ مانگیں۔

چنانچہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ ایک شخص ان میں ایسے ہی اپنے کسی کام سے آیا تھا۔ انہیں دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ سے اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۳۳۶۹۔ حدثنا ابو کریب نا ابو خالد الاحمر عن هشام بن الغاز عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِالْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ

۳۳۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ" زیادہ پڑھا کرو۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ مکحول کہتے ہیں کہ جو شخص "لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ ولا منجا من اللّٰہ الا الیہ" پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں ان میں سے ادنیٰ ترین فقر ہے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ مکحول کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

۳۳۷۰۔ حدثنا ابو کریب نا ابو معاوية عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنِّی اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ وَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

۳۳۷۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک "اختیاری" دعا قبول کی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ اور یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کو ملنے والی ہے جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷۱۔ حدثنا ابو کریب نا ابو معاوية وابن نمير عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً

۳۳۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت کے سامنے اسے یاد کرتا ہوں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ ''میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں'' سے مراد یہ ہے کہ میں اپنی رحمت ومغفرت اس کے ساتھ کر دیتا ہوں۔ بعض علماء محدثین بھی اس کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت ومغفرت نازل ہوتی ہے۔

۳۳۷۲۔ حدثنا ابوکریب نا ابومعاویة عن الاعمش عن اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

۳۳۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگا کرو۔ اسی طرح عذاب قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے بھی پناہ مانگا کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۳۷۳۔ حدثنا یحیٰی بن موسٰی نا یزید بن هارون انا هشام بن حسان عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ یَضُرَّهٗ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّیْلَةَ قَالَ سُهَیْلٌ فَکَانَ اَهْلُنَا تُعَلِّمُوْنَهَا فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا کُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِّنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْلَهَا وَجْعًا

۳۳۷۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ''اعوذ..... خلق'' تک تو اسے اس رات کوئی زہر اثر نہیں کرے گا۔ سہیل کہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے اسے سکھایا کرتے اور ہر رات پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان میں سے کسی لڑکی کو کسی چیز نے ڈنگ مارا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ مالک اسے سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عبید بن عمر اور کئی راوی یہ حدیث سہیل سے روایت کرتے ہوئے اس میں ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۳۷۴۔ حدثنا یحیٰی بن موسٰی ناوکیع نا ابوفضالة الفرح بن فضالة عن ابی سعید الْمَقْبُرِیِّ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَااَدَعُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَكَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ

۳۳۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ ﷺ سے سیکھی تھی۔ میں اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔ ''اللھم''..... آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں تیرا زیادہ سے زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی اتباع کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔)

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۷۵۔ حدثنا یحیٰی بن موسٰی نا ابومعاویة نا اللیث هو ابن ابی سلیم عن زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

۳۳۷۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول کی جاتی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ رَّجُلٍ يَّدْعُوا اللّٰهَ بِدُعَآءٍ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُّدَّخَرَلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَادَعَا مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْيَسْتَعْجِلْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالُوْا يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَمَا اسْتَجَابَ لِيْ

ہے۔خواہ دنیا ہی میں اسے وہ چیز عطا کر دی جائے یا اسے اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ بنا دیا جائے یا پھر اس دعا کی وجہ سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ بشرط یہ کہ اس کی دعا کسی گناہ یا قطع رحم کے لئے نہ ہو اور وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یعنی یہ کہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی لیکن اس نے قبول نہیں کی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۷۶۔ حدثنا یحیی نا یعلی بن عبید قال نا یحیی بن عبیداللّٰه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطُهٗ يَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اَتَاهَا اِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عُجْلَتُهٗ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَيْئًا

۳۳۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اپنے ہاتھ یہاں تک بلند کرے کہ اس کے بغل کھل جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے اور اللہ تعالیٰ اسے عطا نہ کریں بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ جلدی کس طرح کرے گا؟ یعنی اس طرح کہنے لگے کہ میں نے بہت مانگا لیکن مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔

یہ حدیث زہری بھی ابوعبید سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔

۳۳۷۷۔ حدثنا یحیی بن موسی نا ابوداؤد نا صدقة بن موسی نا محمد بن واسع عن سمیر بن نهار الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ

۳۳۷۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا اللہ کی بہترین عبادت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۷۸۔ حدثنا یحیی بن موسی نا عمرو بن عون نا ابوعوانة عن عمر بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَّالَّذِيْ يَتَمَنّٰى فَاِنَّهٗ لَايَدْرِيْ مَايُكْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِيَّتِهٖ

۳۳۷۸۔ حضرت ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دیکھے کہ کیا تمنا کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی تمناؤں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۷۹۔ حدثنا یحیی بن موسی نا جابر بن نوح قال نا محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ''اللھم''..... آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے میری سماعت اور بصر سے فائدہ پہنچا اور انہیں میرا وارث کر دے ❷ اور مجھ پر جو ظلم

❶ یعنی انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ نیک چیز کی آرزو کرے تاکہ وبال آخرت کا سبب نہ بن جائے۔ (مترجم)۔ ❷ میرا وارث کر دے یعنی انہیں میری زندگی تک باقی رکھ۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ يَّظْلِمُنِیْ وَخُذْمِنْهُ بِثَارِیْ

کرے اس کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے لے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۸۰۔حدثنا ابوداوٗد سلیمان بن الاشعث السجزی ثنا قطن البصری نا جعفر بن سلیمان عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰی يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ

۳۳۸۰۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے رب سے اپنی ہر حاجت مانگے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی رب سے مانگے۔

یہ حدیث غریب ہے کئی راوی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت بنانی سے اور وہ رسول خدا ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس سند میں انہوں نے انسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ صالح بن عبداللہ بن جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت بنانی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ''ہر شخص کو اپنی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو یہ بھی اسی سے مانگے۔'' یہ حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے جو قطنی نے جعفر بن سلیمان سے نقل کی ہے۔

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب وخصائل کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۷۵۲۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷۵۲۔ آنحضرت ﷺ کی فضیلت۔

۳۳۸۱۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا محمد بن مصعب نا الاوزاعی عن اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی مِنْ وُّلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِیْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَّاصْطَفٰی مِنْ قُرَيْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ

۳۳۸۱۔حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اولاد سے اسمٰعیلؑ کو چنا ان سے بنو کنانہ کو ان میں سے قریش کو ان میں سے بنو ہاشم کو اور ان میں سے مجھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸۲۔حدثنا یوسف بن موسٰی القطان البغدادی نا عبیداللّٰه بن موسٰی عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن

۳۳۸۲۔حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ قریش آپس میں بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپ ﷺ

یزید بن ابی زیاد عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مِثْلَكَ مِثْلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِالْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ خَيْرِالْقَبَآئِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيْرَالْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا

کی مثال ایسے درخت سے دی جو کوڑی پر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو پیدا کیا اور مجھے ان میں سے بہترین فرقے میں پیدا کیا۔ پھر دو فرقوں کو پسند کیا۔ پھر قبیلوں میں سے پسند کیا اور مجھے بہترین قبیلے میں کیا پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔

یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ: حارث بن نوفل ہیں۔

۳۳۸۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد نا سفيان عن يزيد بن ابی زياد عن عبدالله بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَآءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَّخَيْرِهِمْ نَفْسًا

۳۳۸۳۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلبؓ، رسول اللہ (ﷺ) کے پاس حاضر ہوئے گویا کہ وہ (قریش وغیرہ سے) کچھ سن کر آئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ پھر فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین لوگوں سے مجھے پیدا کیا۔ پھر دو گروہ کئے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں سے پیدا کیا۔ پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کئی گھرانے بنائے ان میں سے بھی بہترین گھرانے میں مجھے پیدا کیا اسی طرح بہترین ذات میں بھی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری بھی یزید بن ابی زیاد سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یعنی اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث جو انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۴۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا سليمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعی نا شَدَّادٌ اَبُوْعَمَّارٍ ثَنِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِّنْ قُرَيْشٍ وَّاصْطَفَانِيْ

۳۳۸۴۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں..... الخ۔ اس کا ترجمہ حدیث نمبر ۳۳۸۸ میں گزر چکا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ

۳۳۸۵۔ حدثنا ابوهمام الوليد بن شجاع بن الوليد البغدادی نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعی عن يحيٰی بن كثير عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

۳۳۸۵۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا، یا رسول اللہ (ﷺ) آپ پر نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا: جب آدم کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۳۸۶۔ حدثنا الحسين بن يزيد الكوفی ثنا عبدالسلام بن حرب عن ليث عن الربيع بن اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ

۳۳۸۶۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قبر میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے نکلوں گا، جب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور اگر یہ نا امید ہوں گے تو میں انہیں بشارت دوں گا اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔اور میں اولاد آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۸۷۔ حدثنا الحسين بن يزيد نا عبدالسلام بن حرب عن يزيد بن ابی خالد عن المنهال بن عمرو عن عبداللّٰه بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰی الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدًا مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ

۳۳۸۷۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی پھر مجھے جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔اس کے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۵۳۔

باب ۱۷۵۳۔

۳۳۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعاصم نا سفيان وهوالثوری عن ليث وهو ابن ابی سُلَيْمٍ قَالَ ثَنِیْ كَعْبٌ ثَنِیْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا

۳۳۸۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگا کرو۔لوگوں نے پوچھا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ وہ صرف ایک ہی شخص کو عطا کیا جائے گا۔میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَاهُوَ

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند میں مذکور کعب مشہور شخص نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہو۔

۳۳۸۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدی نا زهير بن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقيل عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ

۳۳۸۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور تمام انبیاء کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے ایک بہت خوبصورت گھر بنایا۔ اسے مکمل اور خوبصورت کرنے کے بعد ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومتے اور تعجب کرتے کہ یہ اینٹ کیوں چھوڑ دی، میری مثال بھی انبیاء میں اسی طرح ہے اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن انبیاء کا امام ہوں گا۔ اور (ان کی) شفاعت کروں گا۔ کوئی فخر نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۹۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيٰن عن بن جدعان عن اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ ادَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ ادَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۳۳۹۰۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ میرے ہی ہاتھ میں حمد الٰہی کا جھنڈا ہوگا کوئی فخر نہیں، اس دن آدمؑ سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا۔ اور میں ہی وہ شخص ہوں جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۹۱۔ حدثنا محمد بن اسمٰعيل اخبرنا عبدالله بن يزيد المقرئی نا حيوة انا كعب بن علقمة سمع عبدالرحمٰن بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا

۳۳۹۱۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ اس کا مستحق ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جو میرے لئے وسیلہ مانگے

ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِي إِلَّالِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِاللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر قریشی ہیں اور مصر کے رہنے والے ہیں جب کہ نفیر کے پوتے عبدالرحمٰن شامی ہیں۔

۳۳۹۲۔ حدثنا علی بن نصر بن علی الجهضمی نا عبیداللّٰه بن عبدالمجید نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَه، قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا أَنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَه، تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُه، وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُه، وَكَلِمَتُه، وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ إِلَّا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ

۳۳۹۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور جب ان کے قریب پہنچے تو ان کی باتیں سنیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں سے ابراہیمؑ کو دوست بنا لیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا موسیٰؑ سے کلام کرنا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات ہے۔ تیسرے نے کہا کہ عیسیٰؑ روح اللہ ہیں اور کن سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوتھا کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو چن لیا۔ چنانچہ آپ ﷺ آئے اور سلام کرنے کے بعد فرمایا: میں نے تم لوگوں کی باتیں اور تمہارا تعجب کرنا سن لیا ہے کہ ابراہیمؑ اللہ کے دوست ہیں اور وہ اسی طرح ہیں۔ موسیٰؑ اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ عیسیٰؑ روح اللہ ہیں اور اس کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے ہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ آدمؑ کو اللہ نے اختیار کیا ہے وہ بھی اسی طرح ہیں۔ ❶ جان لو کہ میں اللہ کا محبوب ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہہ رہا، میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھاؤں گا۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا، میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولیں گے۔ پھر میں اس میں مؤمن فقراء کے ساتھ داخل ہوں گا۔ یہ بھی بطور فخر نہیں کہہ رہا ہوں گزشتہ اور آنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں یہ بھی بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ (بلکہ بتانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔)

وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَّأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۹۳۔ حدثنا زید بن اخزم الطائی البصری ثنا

۳۳۹۳۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ توریت میں

❶ یعنی انبیاءؑ کے متعلق مذکور تمام درجات حق ہیں۔ (مترجم)

ابوقتيبة مسلم بن قتيبة قال ثنى ابومودود المدنى نا عثمانُ بن الضحاك عن محمد بن يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِى التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْمُوْدُوْدٍ قَدْ بَقِىَ فِى الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ

محمد (ﷺ) کی صفات مذکور ہیں اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے ابومودود کہتے ہیں کہ حجرۂ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔عثمان بن ضحاک بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ان کا معروف نام ضحاک بن عثمان مدینی ہیں۔

۳۳۹۴۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصرى نا جعفر بن سليمان الضبعى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِىْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَىْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَىْءٍ وَّمَا نَفَضْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِىَ وَاِنَّا لَفِىْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

۳۳۹۴۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اس دن ہر چیز روشن ہوگئی تھی اور جس دن انتقال ہوا اس روز ہر چیز تاریک ہوگئی۔ہم نے ابھی آپ ﷺ کو دفن کرنے کے بعد ہاتھوں سے خاک بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہمارے دل بدل گئے۔❶

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۵۴۔ مَاجَآءَ فِىْ مِيْلَادِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷۵۴۔آنحضرت ﷺ کی پیدائش۔

۳۳۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار العبدى ناوهب بن جرير نا ابى قال سمعت محمد بن اسحاق يحدث عن المطلب بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ وُلِدْتُّ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَئَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِىْ يَعْمُرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّىْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِى الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذَقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُجِيْلًا

۳۳۹۵۔حضرت قیس بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ہاتھیوں والے سال میں پیدا ہوئے۔حضرت عثمان بن عفانؓ نے قبیلہ بنو یعمر بن لیث کے ایک شخص قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ کہنے لگے:
رسول اللہ ﷺ مجھ سے (رتبہ میں) بڑے ہیں لیکن میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا۔میں نے ان سبز پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے (جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا) اس کا رنگ متغیر ہوگیا تھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

❶ یعنی دلوں میں ایمان کا وہ نور نہ رہا جو آپؐ کی حیات طیبہ میں تھا۔یہ مقام عبرت ہے کہ آج اتنی مدت گزر جانے کے بعد کتنا فرق آ گیا ہوگا۔واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۷۵۵۔مَاجَآءَ فِیْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۹۶۔ حدثنا الفضل بن سهل ابو العباس الاعرج البغدادی نا عبدالرحمٰن بن غزوان نا یونس بن ابی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْطَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَکَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ وَلَا یَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ یَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَآءَ فَاَخَذَ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْیَاخٌ مِّنْ قُرَیْشٍ مَّاعَلَّمَكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِیْنَ اَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ یَبْقَ حَجَرٌ وَّلَاشَجَرٌ اِلَّاخَرَّ سَاجِدًا وَّلَا یَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ وَّاِنِّیْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ کَتِفِهٖ مِثْلُ التُّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ فَکَانَ هُوَ فِیْ رِعْیَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَیْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَیْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَیْءُ الشَّجَرَةِ عَلَیْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرِ

مَالَ

عَلَیْهِ قَالَ فَبَیْنَمَا هُوَ قَآئِمٌ عَلَیْهِمْ وَهُوَ یُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّایَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَّاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَیَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْاَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَاجَآءَ بِکُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِیَّ خَارِجٌ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ یَبْقَ طَرِیْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَیْهِ بِاُنَاسٍ وَّاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰی طَرِیْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَکُمْ اَحَدٌ هُوَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ

باب ۱۷۵۵۔نبوت کی ابتداء کے متعلق۔

۳۳۹۶۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ابوطالب تجارت کے لئے شام کی طرف گئے تو نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو وہ اپنے صومعہ (معتکف) سے اترا۔ان لوگوں نے اپنے اونٹوں سے کجاوے اتار دیئے۔وہ راہب ان کے پاس آیا۔یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ کبھی ان لوگوں کی طرف آیا اور نہ ہی کبھی التفات کیا۔وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔یہ تمام جہانوں کے مالک کے رسول ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔قریش کے مشائخ کہنے لگے۔تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ وہ کہنے لگا: جب تم لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو۔ اور یہ دونوں نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے پھر واپس گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا۔جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ ﷺ اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے۔کہنے لگا کہ کسی کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔چنانچہ آپؐ جب تشریف لائے تو بدلی آپ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ جب بیٹھے تو درخت جھک گیا اور آپ ﷺ پر سایہ ہو گیا۔راہب کہنے لگا دیکھو درخت بھی ان کی طرف جھک گیا ہے۔راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے جاؤ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔پھر متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سات رومی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگا کہ کیوں آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے باہر نکلے گا۔لہٰذا ہر راستے پر کچھ لوگ متعین کے گئے ہیں جب ہمیں تم لوگوں کا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف بھیج دیا گیا۔راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی ہے جو تم سے بہتر ہیں کہنے لگے ہمیں بتایا گیا کہ وہ (نبی) تمہارے راستے

قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَا يَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْطَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبَابَكْرٍ وَّبِلَالًا وَّزَوَّدَهٗ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ

میں ہے۔ راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ کسی کام کا ارادہ کرلیں تو کیا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگے: نہیں۔ راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا ولی کون ہے؟ کہنے لگے: ابوطالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس بھیج دیا اور ابوبکرؓ اور بلالؓ کو آپ ﷺ کے ساتھ بھیجا اور پھر اس راہب نے انہیں کعک اور زیتون بطور توشہ دیا۔ ❶

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۵۶ ۔ مَاجَآءَ فِيْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

باب ۱۷۵۶۔ آپ ﷺ کتنی عمر کے تھے جب مبعوث ہوئے۔

۳۳۹۷۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا محمد بن بشارنا ابن ابی عدی عن هشام بن حسان عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

۳۳۹۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی چنانچہ آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال اور مدینہ میں دس سال رہے پھر تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۹۸۔ حدثنا محمدبن بشارنا ابن ابی عدی عن هشام عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

۳۳۹۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔

محمد بن بشار بھی اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری بھی ان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۳۹۹۔ حدثنا قتيبة عن مالك بن انس حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ربيعة بن ابی عبدالرحمٰن عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَّقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا

۳۳۹۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، آپ ﷺ کے سر کے بال نہ بالکل گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا تو آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ تیرہ سال مکہ میں رہے، پھر دس برس مدینہ میں اور تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ

❶ محدثین میں سے بعض اس حدیث کو اس لئے ضعیف قرار دیتے ہیں کہ بلالؓ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ سے بھی دو سال چھوٹے تھے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں۔ لہٰذا ممکن ہے کہ کسی راوی کا ادراج ہو۔ (مترجم)

بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۵۷۔ مَاجَآءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

باب ۱۷۵۷۔ آنحضرت ﷺ کے معجزات اور خصائص۔

۳۴۰۰۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابوداوٗد الطيالسى نا سليمان بن معاذالضبى عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

۳۴۰۰۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں ایک پتھر تھا جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ جن دنوں میں مبعوث ہوا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۰۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا يزيد بن هارون نا سليمان التيمى عن اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتّٰى اللَّيْلَ تَقُوْمُ عَشْرَةٌ وَّتَقْعُدُ عَشْرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَاكَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ

۳۴۰۱۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک کونڈے سے صبح سے رات تک (ہم لوگ) کھاتے رہے۔ وہ اس طرح کہ دس آدمی اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سمرہ سے پوچھا کہ کیا اس میں مزید نہیں ڈالا جاتا تھا؟ فرمایا: تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو اس میں اسی طرف سے بڑھایا جا رہا تھا۔ اور ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعلاء کا نام یزید بن عبداللہ الشخیر ہے۔

باب ۱۷۵۸۔

باب ۱۷۵۸۔

۳۴۰۲۔ حدثنا عباد بن يعقوب الكوفى نا الوليد بن ابى ثور عن السدى عن عباد بن ابى يزيد عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۰۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں نکلا تو ہر پتھر اور درخت آپ ﷺ کو سلام کرتا کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کئی حضرات اسے والید بن ابی ثور سے اور وہ عباد بن ابی زید سے نقل کرتے ہیں۔ فروہ بھی انہی میں ہیں جن کی کنیت ابو مغراء ہے۔

باب ۱۷۵۹۔

۳۴۰۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عمر بن یونس عن عکرمة بن عمار عن اسحاق بن عبداللّٰہ بن اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ

باب ۱۷۵۹۔

۳۴۰۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنا دیا جب آپ ﷺ اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور اسے چھوا تو وہ چپ ہو گیا۔

اس باب میں ابی، جابرؓ، ابن عمرؓ، سہل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۰۴۔ حدثنا محمدبن اسماعیل نا محمد بن سعید نا شریك عن سماك عَنْ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اَنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ

۳۴۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ میں کس طرح یقین کروں کہ آپ ﷺ نبی ہیں۔ فرمایا: اگر میں اس خوشے سے کہلوا دوں کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تب تمہیں یقین آ جائے گا چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ خوشہ درخت سے ٹوٹ کر آپ ﷺ کے سامنے گر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۰۵۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابوعاصم نا عزرة بن ثابت نا عِلْبَآءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا اَبُوْزَيْدٍ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِیْ وَدَعَالِیْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِیْ رَاْسِهِ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ

۳۴۰۵۔ حضرت ابوزید بن اخطبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھرا اور میرے لئے دعا کی۔ راوی حدیث عزرہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے صرف چند بال سفید تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

۳۴۰۶۔ حدثنا اسحاق بن موسٰی الانصاری نا معن قال عرضت علٰی مالك بن انس عن اسحاق

۳۴۰۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوطلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف محسوس کیا

بن عبدالله بن اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّه' سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَه' قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَاطَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُه' فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَااُمَّ سُلَيْمٍ قَدْجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَه' حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَااُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاُذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاُذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلًا

ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو بھوک ہے کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ کہنے لگیں۔ ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور انہیں اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں دے دیا اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھادی اور مجھے آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ میں وہاں پہنچا تو آنحضرت ﷺ کو بہت سے لوگوں کے ساتھ پایا۔ میں وہاں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کھانا دے کر؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ وہ لوگ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے تھا۔ یہاں تک کہ میں ابوطلحہ کے پاس آیا اور انہیں ماجرا سنایا۔ ابوطلحہ فرمانے لگے: ام سلیم، رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ چنانچہ ابوطلحہ نکلے اور آپ ﷺ سے ملے پھر دونوں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور ام سلیم نے ان پر گھی ڈال دیا۔ اور پھر آنحضرت ﷺ نے اس پر جو اللہ نے چاہا پڑھا اور حکم دیا کہ دس آدمیوں کو بلائے۔ وہ کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے پھر دس کو بلایا..... اور اس طرح سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔


الله نور


الله نور

باب ۱۷۶۵۔

۳۴۱۲۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا حمید بن عبدالرحمٰن نَازُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَآءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَامِثْلَ الْقَمَرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۶۵۔

۳۴۱۲۔ حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براءؓ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا: نہیں۔ چاند کی طرح تھا۔

باب ۱۷۶۶۔

۳۴۱۳۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابونعیم نا المسعودی عن عثمان بن مسلم بن هرمز عن نافع بن جبیر بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّا تَكَفِّيًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷۶۶۔

۳۴۱۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نہ لمبے تھے نہ چھوٹے قد کے، آپ ﷺ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُر گوشت ہوئے تھے۔ سر بھی بڑا تھا اور جوڑ (گھٹنے، کہنیاں وغیرہ) بھی۔ سینے سے ناف تک باریک بال تھے۔ جب چلتے تو آگے کی طرف جھکتے۔ گویا کہ کوئی بلندی سے پستی کی طرف آ رہا ہو۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع اسے ابی سے اور وہ مسعودی سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۶۷۔

۳۴۱۴۔ حدثنا ابو جعفر محمد بن الحسن بن ابی حلیمة من قصر الا حنف واحمد بن عبدة الضبی وعلی بن حجر قالو انا عیسٰی بن یونس نا عمر بن عبد اللّٰه مولٰی غفرة ثنی ابراهیم بن محمد من ولد علی بن ابی طالب قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِالْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَّجِلًا وَّلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِی الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ

باب ۱۷۶۷۔

۳۴۱۴۔ حضرت علیؓ جب نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے کہ آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ بہت پست قد تھے۔ بلکہ میانہ قد تھے، آپ ﷺ کے بال نہ بہت گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ تھوڑے تھوڑے گھنگھریالے تھے۔ بہت موٹے بھی نہیں تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا بلکہ چہرے میں قدرے گولائی تھی۔ رنگ سرخ وسفید، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی، جوڑ بڑے اور شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت تھا۔ آپ ﷺ کے بدن پر بال نہیں تھے۔ بس سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر سی تھی، ہتھیلیاں اور تلوے بھرے بھرے تھے، جب چلتے تو پیر زمین پر گاڑ کر چلتے گویا کہ نیچے اتر رہے ہوں۔ اگر کسی کی طرف دیکھتے تو تو پورے گھوم کر دیکھتے آنکھیں پھیر کر نہیں۔ آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان نبوت

شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَّاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَّاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَّنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی مہر تھی، وہ خاتم النبین اور سب سے اچھے سینے والے (حسد سے پاک)، سب سے بہترین لہجے والے، سب سے نرم طبیعت والے اور بہترین معاشرت والے تھے۔ جو اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو ملتا محبت کرنے لگتا۔ آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ سا کوئی نہیں دیکھا۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو آپ کی صفات کی تفسیر کرتے ہوئے سنا کہ ''ممغط'' بہت لمبے کو کہتے ہیں میں نے ایک اعرابی کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ''تمغط فی نشابته'' یعنی اپنا تیر بہت کھینچا، ''ممتر دٔ'' اس شخص کو کہتے ہیں جس کا بدن کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے میں گھسا ہوا ہو، ''قطط'' ان بالوں کو کہتے ہیں جو بہت گھنگھریالے ہوں اور ''رجل'' وہ جن میں تھوڑا سا خم ہو۔ ''مطهم'': یعنی نہایت فربہ اور زیادہ گوشت والا۔ ''مکلثم'' یعنی گول چہرے والا۔ ''مشرب'' جس کی رنگت سرخ وسفید ہو۔ ''ادعج'' جس کی آنکھیں خوب سیاہ ہوں، ''اهدب'' جس کی پلکیں لمبی ہوں، ''کتد'' دونوں شانوں کی درمیانی جگہ۔ اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔ ''مسربہ'' سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر۔ ''شثن'': جس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں، ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے ہیں۔ ''تقلع'' یعنی پیر گاڑ کر چلنا۔ ''صبب'' یعنی بلندی سے اترنا۔ ''جلیل المشاش'' یعنی بڑے جوڑوں والا، اس سے مراد شانوں کا اوپر کا حصہ ہے کہ وہ بلند تھا۔ ''عشر'' اس سے مراد صحبت ہے اس لئے کہ عشیر صاحب کو کہتے ہیں۔ ''بدیهة'' یعنی اچانک۔ ''بدهته بأمر'' یعنی اسے چونکا دیا۔

باب ۱۷۶۸۔

باب ۱۷۶۸۔

۳۴۱۵۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا حميد بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهري عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدًا هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهٗ فَصْلٌ يَّحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ

۳۴۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی بے سروپا باتیں نہیں کیا کرتے تھے بلکہ واضح اور الفاظ جدا جدا کرکے بات کیا کرتے تھے تاکہ جو بیٹھا ہو یاد کرلے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں یونس بن یزید اسے زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۱۶۔ حدثنا محمد بن يحيى نا ابوقتيبة سلم بن قتيبة عن عبدالله بن المثنى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِّتُعْقَلَ عَنْهُ

۳۴۱۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۶۹۔

باب ۱۷۶۹۔

۳۴۱۷۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَأَيْتُ اَحَدَ اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۱۷۔حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن حبیب سے بھی منقول ہے وہ عبداللہ بن حارث سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں ہم سے احمد بن خالد نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ لیث سے وہ یزید بن حبیب سے اور وہ عبداللہ بن حارثؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ہنسی آپؐ کی مسکراہٹ تھی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے لیث بن سعد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۷۰۔ مَاجَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب ۱۷۷۰۔مہر نبوت۔

۳۴۱۸۔ حدثنا قتيبة ناحاتم بن اسماعيل عن الجعد بن عبدالرحمٰن قَالَ سَمِعْتُ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِيْ وَدَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

۳۴۱۸۔حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ میرا بھانجا ہے اور بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور میں نے آپؐ کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔

اس باب میں سلمانؓ، قرہ بن ایاس مزنیؓ، جابر بن سمرہؓ، ابورمثہؓ، بریدہ اسلمیؓ، عبداللہ بن سرجسؓ، عمر بن اخطب اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۱۹۔ حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني نا ايوب بن جابر عن سماكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَآءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

۳۴۱۹۔حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے شانوں کے درمیان والی مہر ایک سرخ غدود تھی جیسے کبوتری کا انڈا ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۱۔

باب ۱۷۷۱۔

۳۴۲۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا عباد بن العوام انا الحجاج هوابن ارطاة عن سماكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَّكَانَ لَايَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَّكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ

۳۴۲۰۔حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی پنڈلیاں باریک تھیں آپ ﷺ ہنستے نہیں تھے بلکہ مسکراتے تھے۔ جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔

بِاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۷۲۔

۳۴۲۱۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابوقطن نا شعبة عن سماكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ

باب ۱۷۷۲۔

۳۴۲۱۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دہان مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی اور آپ کی ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوموسیٰ محمد سے وہ جعفر سے وہ شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے اور وہ جابر بن سمرہؓ سے نقل کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ **ضلیع الفم، اشکل العینین، منهوس العقب** تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سماک بن حرب سے پوچھا کہ **ضلیع الفم** کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: کشادہ دہن۔ میں نے پوچھا: **ماالاشکل العینین**: فرمایا: بڑی آنکھ والے۔ میں نے پوچھا: **منهوس العقب**: فرمایا: کم گوشت والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۳۔

۳۴۲۲۔ حدثنا قتيبة نا ابن لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ وَاِنَّا لَنَجْهَدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

باب ۱۷۷۳۔

۳۴۲۲۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا کہ سورج آپ کی شکل میں گھوم رہا ہو۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے تیز چلنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ گویا کہ زمین آپ کے لئے لپیٹی جارہی ہو ہم (آپ ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے) اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے اور آپ ﷺ بے پرواہ چلتے جاتے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۷۷۴

۳۴۲۳۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَآءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَّاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَ اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَآئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ

باب ۱۷۷۴۔

۳۴۲۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شب معراج میں) انبیاء میرے سامنے آئے تو (میں نے دیکھا کہ) موسیٰ چھریرے بدن کے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہیں۔ عیسیٰ بن مریمؑ سے عروہ بن مسعودؓ مشابہت رکھتے ہیں اور ابراہیمؑ تمہارے ساتھی سے مشابہت رکھتے تھے یعنی آنحضرت ﷺ سے نیز جبرائیلؑ کو دیکھا تو دحیہ کلبیؓ ان سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۷۵۔ مَاجَآءَ فِیْ سِنِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ کَمْ کَانَ حِیْنَ مَاتَ

باب ۱۷۷۵۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت عمر۔

۳۴۲۴۔ حدثنا احمد بن منیع و یعقوب بن ابراهیم الدورقی قالانا اسمٰعیل بن علیة عن خالد الحذاء قال ثنی عمار مولی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ

۳۴۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

نضر بن علی بھی بشر بن مفضل سے وہ خالد حذاء سے وہ عمار سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۶۔

باب ۱۷۷۶۔

۳۴۲۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا روح بن عبادة نا زکریا بن اسحاق نا عمرو بن دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ یَعْنِیْ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَتُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ

۳۴۲۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا۔ یعنی جس دوران آپ ﷺ پر وحی آتی رہی اور جب فوت ہوئے تو تریسٹھ سال کے تھے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، انس بن مالکؓ اور دغفل بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ دغفل کا آنحضرت ﷺ سے سماع صحیح نہیں۔ یہ حدیث عمرو بن دینار کی روایت سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۷۷۔

باب ۱۷۷۷۔

۳۴۲۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمدبن جعفر نا شعبة عن ابن اسحاق عن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَخْطُبُ یَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَا بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ

۳۴۲۶۔ حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیانؓ کو خطاب کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔ میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۸

باب ۱۷۷۸۔

۳۴۲۷۔ حدثنا العباس العنبری والحسین بن مهدی البصری قالانا عبدالرزاق عن ابن جریج قال

۳۴۲۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

اخبرت عن ابن شهاب الزهری عن عروة عن عائشة وقال الحسین بن مهدی فی حدیثه ابن جریج عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَا بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسے زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مناقب

وَاِسْمُه' عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُه' عَتِیْقٌ

ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

۳۴۲۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا الثوری عن ابی اسحاق عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ خَلِیْلٍ مِّنْ خَلَّهٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِیْلًا وَّاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ

۳۴۲۸۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں۔اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) کو دوست بناتا لیکن تمہارا ساتھی (یعنی رسول اللہ ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۴۲۹۔ حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا اسمٰعیل بن ابی اویس عن سلیمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابنیه عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۲۹۔حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے سردار ابوبکرؓ ہم سب میں بہتر اور آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۳۰۔ حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسماعیل بن ابراهیم عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۳۴۳۰۔حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے؟ کہنے لگیں ابوبکرؓ سے۔میں نے پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ سے۔میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ

سے۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ ان کے بعد؟ لیکن اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۳۱۔ حدثنا قتيبة نا محمد بن فضل عن سالم بن ابی حفصة والاعمش وعبدالله بن صهبان وابن ابی ليلى وكثير النواء كُلُّهُمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَّنْ تَحْتَهُمْ كَمَاتَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا

۳۴۳۱۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے افق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ ابوبکرؓ و عمرؓ انہی بلند درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خواب ہیں۔

باب ۱۷۷۹۔

باب ۱۷۷۹۔

۳۴۳۲۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا ابوعوانة عن عبدالملك بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُعَلّٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَّعِيْشَ فِی الدُّنْيَا مَاشَآءَ اَنْ يَّعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِی الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَآءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَآءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَآءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَآءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمُهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَآئِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنَ النَّاسِ اَحَدٌاَمَنَّ اِلَيْنَا فِیْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنَ ابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ وُدُّوَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ

۳۴۳۲۔ حضرت ابومعلیٰؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ چاہے تو جتنی مدت اس کا دل چاہے دنیا میں رہے اور جو جی چاہے کھائے پیئے یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابوبکرؓ رونے لگے۔ صحابہ کہنے لگے کہ اس شیخ پر تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک نیک آدمی کا قصہ بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا اور اس نے اس کی ملاقات اختیار کی۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے اور آپ کے ارشاد کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ اس سے مراد آپ ہی ہیں۔ چنانچہ عرض کیا: یارسول اللہ! بلکہ ہم آپ ﷺ پر اپنے آباء واجداد اور اپنے اموال فدا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ابی قحافہ سے زیادہ ہم پر احسان کرنے والا، مال خرچ کرنے والا اور بخوبی دوستی کے حقوق ادا کرنے والا کوئی نہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی کو بناتا۔ لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ پھر فرمایا: جان لو کہ تمہارا دوست (آنحضرت ﷺ) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

خَلِيلُ اللّٰهِ

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوعوانہ سے بھی منقول ہے وہ عبدالملک بن عمیر سے اسی سند سے منقول ہے ''من الینا'' سے مراد یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے ہیں۔

۳۴۳۳۔ حدثنا احمد بن الحسن نا عبداللّٰه بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابی النضر عن عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَاللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ لَاتُبْقِيَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةً اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۳۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ چاہے تو دنیاوی زندگی کی زینت کو اختیار کر لے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہونے والی چیزوں کو اختیار کر لے۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا: ہم اپنے آباء اور امہات کو آپ ﷺ پر قربان کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس بات پر تعجب کرنے لگے اور لوگ کہنے لگے اس شیخ کو دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے متعلق بتا رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیاوی اور اخروی زندگی میں سے ایک چیز اختیار کرنے کے لئے کہا اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ چنانچہ (حقیقت یہ تھی کہ) اختیار رسول اللہ ﷺ ہی کو دیا گیا تھا۔ ابوبکرؓ ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والے اور سب سے زیادہ مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر صدیق اس کے مستحق تھے لیکن اسلام کی اخوت ہی کافی ہے۔ (دیکھو) مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ کوئی کھڑکی نہ رہے۔ ❶

باب ۱۷۸۰۔

۳۴۳۴۔ حدثنا علی بن الحسن الکوفی نا محبوب بن محرز القواریری عن داوٗد بن یزید الاودی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُّكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ

باب ۱۷۸۰۔

۳۴۳۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے نہ چکا دیا ہو۔ ہاں ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔ مجھے ابوبکرؓ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر ہی کو بناتا۔ جان لو کہ تمہارا ساتھی

❶ اس سے مراد وہ کھڑکیاں ہیں جو لوگوں نے مسجد میں آنے جانے کے لئے بنائی ہوئی تھیں۔ یہ مسجد میں کھلتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے سب کے بند کرنے کا حکم دیا، لیکن ابوبکرؓ کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا۔ اس میں ان کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

(آنحضرت ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۴۳۵۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزارنا سفيان بن عيينة عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي هُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

۳۴۳۵۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتداء کرنا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے عبدالملک بن عمیر سے وہ ربعی کے مولیٰ سے وہ حذیفہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ پھر احمد بن منیع اور کئی حضرات بھی سفیان بن عیینہ سے اور وہ عبدالملک بن عمیر سے یہ حدیث اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں کبھی تدلیس بھی کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی زائدہ کے واسطے سے عبدالملک سے اور کبھی بلاواسطہ ان سے نقل کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعید بھی سفیان ثوری سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ربعی کے مولیٰ ہلال سے وہ ربعی سے وہ حذیفہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۴۳۶۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموى نا وكيع عن سالم ابى العلاء المرادى عن عمرو بن هرم عن رَبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَآاَدْرِيْ مَابَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

۳۴۳۶۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ کب تک میں تم لوگوں میں ہوں۔ لہٰذا میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتداء کرنا۔

۳۴۳۷۔ حدثنا على بن حجرانا الوليد بن محمد الموقرى عن الزهرى عن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَانِ كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّاالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَاعَلِيُّ لَاتُخْبِرْهُمَا

۳۴۳۷۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ کہ ابوبکرؓ وعمرؓ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں پچھلے لوگ ہوں یا آنے والے۔ (یعنی تمام لوگوں کے) ہاں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ۔ اے علی انہیں بتانا نہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث اس سند سے بھی حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۳۸۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزارنا محمد بن كثير عن الاوزاعي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَاتُخْبِرْهُمَا يَاعَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۴۳۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ وعمرؓ کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں انبیاء ومرسلین کے علاوہ جنت کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں علی انہیں مت بتانا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعقوب بن ابراہیم اسے سفیان سے وہ شعبی سے وہ حارث سے وہ حضرت علیؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ وعمرؓ انبیاء ومرسلین کے علاوہ جنتیوں کے تمام ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ اے علیؓ انہیں مت بتانا۔

۳۴۳۹۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد نا شعبة عن الجريري عن اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا

۳۴۳۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: کیا میں لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ❶ کیا میں پہلا اسلام لانے والا نہیں۔ کیا مجھے فلاں فلاں فضیلتیں حاصل نہیں۔

یہ حدیث بعض حضرات شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے عبدالرحمٰن سے وہ شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اس میں ابوسعید کا ذکر نہیں۔

۳۴۴۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا الحكم بن عطية عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَّفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِّنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا

۳۴۴۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب انصار ومہاجرین صحابہؓ کی طرف تشریف لاتے اور وہ بشمول ابوبکرؓ وعمرؓ بیٹھے ہوئے ہوتے تو کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ ہاں البتہ ابوبکرؓ وعمرؓ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ آپ ﷺ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۱۷۸۱۔

باب ۱۷۸۱۔

۳۴۴۱۔ حدثنا عمر بن اسمٰعيل بن مجالد بن سعيد بن مسلمة عن اسماعيل بن اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

۳۴۴۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ دائیں طرف ابوبکرؓ تھے، اور بائیں طرف عمرؓ۔

❶ شاید اس سے مراد خلافت ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

آپ ﷺ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴۲۔ حدثنا یوسف بن موسٰی القطان البغدادی نا مالك بن اسماعیل عن منصور بن ابی الاسود قال ثنی کثیر ابواسمٰعیل عن جمیع ابْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ

۳۴۴۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا کہ تم میرے غار میں بھی ساتھی تھے لہٰذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہوگے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۸۲۔

باب ۱۷۸۲۔

۳۴۴۳۔ حدثنا قتیبة نا ابن ابی فدیك عن عبدالعزیز بن المطلب عن ابیه عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

۳۴۴۳۔ حضرت عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن حنطب نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پایا۔ یعنی وہ صحابی نہیں ہیں۔

۳۴۴۴۔ حدثنا ابوموسٰی اسحاق بن موسٰی الانصاری نا معن هوا بن عیسٰی نا مالك بن انس عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَآئِشَةُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا

۳۴۴۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کی نماز کی امامت کریں۔ چنانچہ عائشہؓ نے عرض کیا ابوبکرؓ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے جس کی وجہ سے لوگ ان کی قرأت نہیں سن سکیں گے۔ لہٰذا عمرؓ کو حکم دیجئے کہ امامت کریں۔ لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ اس مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ آپ ﷺ سے کہو کہ ابوبکرؓ رو پڑیں گے..... حفصہؓ نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں ہی ہو نا جنہوں نے یوسفؑ کو قید خانے جانے پر مجبور

قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَآئِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْكِ خَیْرًا

کر دیا۔ جاؤ اور ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر حفصہؓ، عائشہؓ سے کہنے لگیں کہ تم سے مجھے کبھی خیر نہیں پہنچی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۷۸۳۔

باب ۱۷۸۳۔

۳۴۴۵۔ حدثنا نصربن عبدالرحمٰن الكوفی نا احمد بن بشیر عن عیسی بن میمون الانصاری عن القاسم بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ

۳۴۴۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی قوم میں ابوبکرؓ ہوں تو ان کے علاوہ امامت کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۷۸۴۔

باب ۱۷۸۴۔

۳۴۴۶۔ حدثنا اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن الزهری عن حمید بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَاعَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

۳۴۴۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا (دو روپے یا دو درہم وغیرہ) خرچ کرے گا تو اس کے لئے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ جنت تیرے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جو شخص نماز بحسن خوبی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھتا ہے اسے نماز کے دروازے پر بلایا جائے گا، جہاد کرنے والوں کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ وخیرات دینے والوں کو صدقے کے دروازے سے اور روزے داروں کو باب ریان ❶ سے بلایا جائے گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ کسی شخص کا تمام دروازوں سے بلایا جانا ضروری تو نہیں کیونکہ ایک ہی دروازے سے بلایا جانا کافی ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے (بطور اعزاز اور تکریم کے) تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ فرمایا: ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہوگے۔

❶ یہ ایک دروازے کا نام ہے۔ روزے داروں کو اس دروازے سے اس لئے گزارا جائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے پیاس سے نجات پالیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۴۷۔ حدثنا هارون بن عبدالله البزازا لبغدادی نا الفضل بن دكين نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن اَبِيْهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاابْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰی اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ يَااَبَابَكْرٍ مَاابْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَااَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا

۳۴۴۷۔ حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا۔ میں سوچنے لگا کہ اگر آج میں ابوبکرؓ سے سبقت لے گیا تو لے گیا۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی جتنا ساتھ لایا ہوں۔ پھر ابوبکرؓ آئے تو سب کچھ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان سے بھی پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا: ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ اس پر میں نے کہا کہ میں کبھی ان پر سبقت حاصل نہیں کرسکتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۸۵۔

باب ۱۷۸۵۔

۳۴۴۸۔ حدثنا عبد بن حميد اخبرنی يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابی عن ابی عن ابيه قال اخبرنی محمد بن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَءَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِیْ فَاْتِیْ اَبَابَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۳۴۴۸۔ حضرت جبیر بن معطمؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی بات کی۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا۔ وہ کہنے لگی یارسول اللہ! اگر میں دوبارہ حاضر ہونے پر آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا: اگر ایسا ہو تو ابوبکرؓ کے پاس جانا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۸۶۔

باب ۱۷۸۶۔

۳۴۴۹۔ حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن اسحاق بن راشد عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۳۴۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ ❶

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

❶ ان دروازوں سے مراد وہ دروازے ہیں جو مسجد میں کھلتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۷۸۷۔

۳۴۵۰۔ حدثنا الانصاری نا معن نا اسحاق بن یحیی بن طلحة عن عمر اسحاق بن طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا

باب ۱۷۸۷۔

۳۴۵۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ ابوبکرؓ، حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ سے آزاد کئے ہوئے ہو۔ یعنی (عتیق ہو چنانچہ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا

یہ حدیث غریب ہے بعض حضرات اسے معن سے اور وہ موسیٰ بن طلحہؓ سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۸۸۔

۳۴۵۱۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا تلید بن سلیمان عن ابی الحجاف عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب ۱۷۸۸۔

۳۴۵۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے دو اہل آسمان سے اور دو اہل زمین کی طرف سے وزیر ہیں۔ چنانچہ اہل آسمان سے جبرائیل اور میکائیل اور اہل زمین سے ابوبکرؓ اور عمرؓ میرے وزراء ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے سفیان ثوری سے منقول ہے کہ ابوحجاف پسندیدہ شخص ہیں۔

۳۴۵۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت اباسلمة بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْ قَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِی الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ

۳۴۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے پر سوار ہوا تو وہ کہنے لگی کہ میں سواری کے لئے پیدا نہیں کی گئی مجھے تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں اس روز وہاں موجود نہیں تھے۔

محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حضرت عمر بن خطابؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۴۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار و محمد بن رافع قال انا ابوعامر العقدی نا خارجة بن عبداللّٰه

۳۴۵۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہو اس سے

هوالانصاری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّالْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اسلام کوتقویت پہنچا۔ چنانچہ عمرؓ ہی اللہ کے نزدیک محبوب نکلے۔

یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۸۹۔

باب۱۷۸۹۔

۳۴۵۴۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابوعامر هوالعقدی نا خارجة بن عبدالله هوالانصاری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَانَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكٌّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِمَا قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۴۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمر کے دل اور زبان سے حق جاری کر دیا۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں عمرؓ اور دوسرے لوگوں نے کوئی رائے دی ہو اور قرآن عمرؓ کے قول کی موافقت میں نہ اترا ہو۔ (یعنی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا۔)

اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۹۰۔

باب۱۷۹۰۔

۳۴۵۵۔ حدثنا ابوكريب نا يونس بن بكير عن النضر ابی عمر عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّالْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ

۳۴۵۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمرؓ کے اسلام سے تقویت پہنچا۔ چنانچہ صبح عمرؓ، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض محدثین ابوعمر نضر پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۷۹۱۔

باب۱۷۹۱۔

۳۴۵۶۔ حدثنا محمد بن المثنٰی نا عبدالله بن داؤد الواسطی ابومحمد ثنی عبدالرحمٰن اخی محمد بن المنكدر عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ يَاخَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَّا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۳۴۵۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہتر۔ انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہہ رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمرؓ سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔ اس باب میں ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۵۷۔ حدثنا محمد بن المثنٰی نا عبداللّٰه بن داوٗد عن حماد بن زید عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَااَظُنُّ رَجُلاً يَّنْتَقِصُ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۵۷۔ حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والا شخص ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان میں تنقیص نہیں کرسکتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۹۲۔

باب ۱۷۹۲۔

۳۴۵۸۔ حدثنا سلمة بن شبیب المقری عن حیوة بن شریح عن بکر بن عمرو عن مشرح بن هَامَان عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۳۴۵۸۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہامان کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۹۳۔

باب ۱۷۹۳۔

۳۴۵۹۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عن حمزة بن عبداللّٰه بن عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنِّیْ اُوْتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَه' يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ

۳۴۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا تعبیر ہوئی۔ فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۶۰۔ حدثنا علی بن حجر نا اسماعیل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِّنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۳۴۶۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک جوان کے لئے ہے۔ میں سمجھا کہ وہ میں ہی ہوں چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ کہنے لگے۔ وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۹۴۔

۳۴۶۱۔ حدثنا الحسین بن حریث ابوعمار المروزی نا علی بن الحسین بن واقد قال ثنی ابی قال ثنی عبداللّٰہ بن بریدة قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ یَابِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّةِ مَادَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ فَاَتَیْتُ عَلٰی قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرَفٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَشِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَااَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَكْعَتَیْنِ وَمَااَصَابَنِیْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهَا وَرَاَیْتُ اَنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ رَكْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِهِمَا

۳۴۶۱۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اکرم ﷺ نے بلالؓ کو بلایا اور پوچھا کہ اے بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں داخل ہونے میں مجھ سے سبقت لے گئے؟ کیونکہ میں جب بھی جنت میں گیا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آہٹ محسوس کی آج رات بھی جب میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں تمہارے چلنے کی آہٹ پہلے سے موجود تھی۔ پھر میں ایک سونے سے بنے ہوئے چوکور اور اونچے محل کے پاس سے گزرا تو پوچھا کہ یہ محل کس کے لئے ہے؟ کہنے لگے ایک عربی کا۔ میں نے کہا: عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش میں سے ایک شخص کا میں نے کہا: قریشی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ کہنے لگے محمد (ﷺ) کی امت میں سے ایک شخص کا۔ میں نے کہا۔ میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطابؓ کا۔ پھر بلالؓ نے (اپنی آہٹ جنت میں سنے جانے کے متعلق جواب دیتے ہوئے) عرض کیا: یارسول اللہ! میں جب بھی اذان دیتا ہوں اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث ہوتا ہے میں دوبارہ وضو کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اللہ کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا اس کا حق ہے۔ لہٰذا دو رکعت ادا کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے پہلے ہوتے ہو۔ ❶

باب ۱۷۹۴۔

اس باب میں جابرؓ، معاذؓ انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں ایک سونے کا محل دیکھا تو پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ عمر بن خطابؓ کا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بعض روایات میں منقول ہے کہ آج رات میں جنت میں داخل ہوا سے مراد خواب ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء کا خواب وحی ہے۔

۳۴۶۲۔ حدثنا الحسین بن حریث نا علی بن الحسین بن واقد ثنی ابی قال حدثنی عبداللّٰہ بن بریدة قَالَ سَمِعْتُ بُرَیْدَةَ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَ تْ جَارِیَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰہُ سَالِمًا اَنْ

۳۴۶۲۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو صحیح سالم واپس لے آیا تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو ابوبکرؓ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر

❶ اس حدیث میں حضرت بلالؓ کی رسول اللہ ﷺ پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ وہ چوبداری کی حیثیت سے آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے واللہ اعلم (مترجم)

اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَاعُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَّهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَاعُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ

علیؓ اور عثمانؓ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن اس کے بعد عمرؓ داخل ہوئے تو وہ دف کو اپنے نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر، شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی۔ پھر ابوبکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ (یکے بعد دیگرے) آئے تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے بھی بجانا بند کر دیا۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۴۶۳۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نازید بن الحبان عن خارجة بن عبداللّٰه بن سليمان بن زيد بن ثابت قال انا يزيد بن رومان عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَّصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَاعَائِشَةُ تَعَالِي فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَابَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ

۳۴۶۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور غل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو۔ میں گئی اور ٹھوڑی آنحضرت ﷺ کے کندھے پر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ میری ٹھوڑی آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان تھی۔ فرمانے لگے کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ ابھی تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے۔ لہٰذا میں نے کہا: نہیں۔ اتنے میں عمرؓ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب بھاگ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے

❶ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے تو وہ دف بجاتی رہی، جبکہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ بھی موجود تھے۔ لیکن عمرؓ کے داخل ہونے پر آپ ﷺ نے اسے شیطانی کام قرار دیا۔ بعض علماء اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد سے صحیح و سالم لوٹنا چونکہ باعث سرور و فرحت تھا، پھر اس نے نذر بھی مانی ہوئی تھی۔ لہٰذا اس آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ لیکن چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی اس کی نذر پوری ہو جاتی تھی، لہٰذا زیادہ بجانے سے وہ کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے اجازت دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام نہیں اور بعد میں اسے شیطانی کام قرار دینے سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم بھی اسی صورت میں ہے کہ فتنے کا خوف نہ ہو ورنہ حرام ہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْفَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ

ہوئے۔ ❶ پھر میں بھی لوٹ آئی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۹۵۔

۳۴۶۴۔ حدثنا سلمة بن شبيب نا عبدالله بن نا فع الصانع نا عاصم بن عمرو العمری عن عبدالله بن دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ اٰتِیْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِیَ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

باب ۱۷۹۵۔

۳۴۶۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی پھر ابوبکرؓ کی پھر عمرؓ کی۔ پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا اور اس کے بعد اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک کہ حرمین (مکہ اور مدینہ) کے لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین اور میرے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

باب ۱۷۹۶۔

۳۴۶۵۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن سعد بن ابراهيم عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِی الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

باب ۱۷۹۶۔

۳۴۶۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں میں بھی محدثون ❷ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ ❸

❶ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ شیطان آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر نہیں بھاگا اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ بمنزلہ بادشاہ اور عمرؓ بمنزلہ کوتوال ہیں اور کوتوال ہی کو دیکھ کر لوگ زیادہ ڈرتے ہیں۔ پھر عمرؓ کو یہ فضیلت نبی کریم ﷺ کے توسط سے تو حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ محدثون سے مراد وہ لوگ ہیں جو انتہائی فراست اور تخمینہ لگا کر بات کرے۔ یہ بات دولت اللہ ہی کی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے فرشتے بات کرتے ہیں۔ بعض روایات بھی اس معنی کی تائید کرتی ہیں۔ کیونکہ اس میں مکلمون کا لفظ آیا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صحیح بات جاری ہو۔ واللہ اعلم (مترجم) ❸ کچھ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مجتہدین امت کی تقلید کو ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ مقلدین کے یہاں تقلید کا مقصد کسی امام کو مستقل بالذات مطاع سمجھنا نہیں بلکہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چنانچہ اگر غور کیا جائے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دین کی اصل دعوت تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت بھی اسی لئے کی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اقوال وافعال سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی ترجمانی فرمائی ہے۔ لیکن قرآن وسنت میں بعض احکامات ایسے ہیں جنہیں ہر معمولی تعلیم یافتہ شخص پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس بہت سے احکام ایسے بھی ہیں جو تفصیل، وضاحت اور بیان کے مقتضی ہیں۔ نیز جو قرآن ہی کی کسی دوسری آیت یا آنحضرت ﷺ کی کسی حدیث سے متعارض معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس دوسری قسم سے احکام مستنبط کرنے میں بہت سی دشواری پیش آتی ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ صرف اپنی بصیرت اور سمجھ بوجھ پر اعتماد کر کے ایسے معاملات میں خود ہی کوئی فیصلہ کر کے اسی پر عمل کیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ بجائے خود فیصلہ کرنے کے یہ دیکھا جائے کہ ہمارے جلیل القدر اسلاف نے ان ارشادات سے کیا مفہوم اخذ کیا ہے۔ چنانچہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم..... کے مصداق ان بزرگوں کے فہم وبصیرت پر اعتماد کیا جائے۔ جنہیں علوم قرآن وسنت کا ماہر قرار دیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابن عیینہ کے بعض ساتھی سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ محدثون وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی کامل سمجھ عطا فرمائی ہے۔

باب ۱۷۹۷۔

۳۴۶۶۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی نا عبداللّٰہ بن عبدالقدوس نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰہ بن سلمة عَنْ عَبِیْدَةَ السَّلْمَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ

باب ۱۷۹۷۔

۳۴۶۶۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر ایک شخص داخل ہوگا وہ جنتی ہے۔ چنانچہ ابوبکرؓ آئے پھر فرمایا: ایک جنتی شخص آنے والا ہے اس مرتبہ عمرؓ آئے۔

یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے اور اس باب میں ابوموسیٰؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۶۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد الطیالسی عن شعبة عن سعد بن ابراھیم عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّرْعٰی غَنَمًا لَہٗ اِذْجَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَشَاةً فَجَآءَ صَاحِبُھَا فَانْتَزَعَھَا مِنْہُ فَقَالَ الذِّئْبُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَارَاعِیَ لَہٗ غَیْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِکَ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرَ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَمَا ھُمَا فِی الْقَوْمِ یَوْمَئِذٍ

۳۴۶۷۔حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اس کی بکری پکڑ لی اس بکری کا مالک آیا اور اسے اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا کہنے لگا: تم اس دن کیا کرو گے جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور ابوبکرؓ وعمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔ ❶

محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سعد سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۶۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبة عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ

۳۴۶۸۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اگر انصاف اور حقیقت پسندی سے کام لیا جائے تو آخر الذکر دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت انتہائی خطرناک اور دوسری صورت انتہائی محتاط ہے۔ کیونکہ کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ ہم اس قدر تہی دست ہیں کہ قرون اولیٰ کے علماء کے علم وفہم، ذکاوت وحافظہ، دین ودیانت تقویٰ وپرہیز گاری کے مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں۔ لہٰذا اگر اپنی فہم پر اعتماد کرنے کے بجائے اسلاف میں سے کسی کے فہم پر اعتماد کیا جائے تو کہا جائے گا کہ ہم نے فلاں عالم کی تقلید کی ہے۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ تقلید کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اسے بذات خود واجب الاطاعت سمجھ کر اس کی اتباع کی جائے بلکہ اس سے صرف قرآن وسنت کی پیروی مقصود ہے اور قرآن وسنت کی مراد کو سمجھنے کے لئے بحیثیت شارح شرع ان کی بیان کی ہوئی تشریحات پر اعتماد کیا جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت کے قطعی احکام میں کسی امام یا مجتہد کی تقلید ضروری نہیں کیونکہ اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی اطاعت کا اصل مقصد اس کے بغیر ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

❶ آنحضرت ﷺ کا ان دو حضرات کی عدم موجودگی میں یہ فرمانا ان کے ایمان کی تعریف میں تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ

احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْعَمْرٍو وَّاَبُوْعَبْدِاللّٰهِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل ومناقب ان کی دو کنیتیں ہیں، ابوعمرو اور ابوعبداللہ

۳۴۶۹۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ

۳۴۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (مکہ کے ایک پہاڑ) حراء پر تھے آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ چنانچہ اس ٹیلے پر حرکت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔

اس باب میں عثمانؓ، سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہیل بن سعدؓ، انسؓ اور بریدہ اسلمیؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۹۸۔

۳۴۷۰۔ حدثنا ابوهشام الرفاعي نايحيى بن اليمان عن شيخ من بنى زهرة عن الحارث بن عبدالرحمٰن بن اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَّرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ۱۷۹۸۔

۳۴۷۰۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے میرا رفیق عثمان ہے یعنی جنت میں۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں انقطاع ہے۔

باب ۱۷۹۹۔

۳۴۷۱۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن انا عبدالله بن جعفر الرقى نا عبيدالله بن عمرو عن زيد هوابن ابى اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ

باب ۱۷۹۹۔

۳۴۷۱۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر لوگوں سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں کہ وہ وقت یاد کرو جب پہاڑ حرا ہلا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ رک جاؤ۔ تم پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں

حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهِدُوْنَ مُعْسَرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ دُوْمَةً لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ اَشْيَاءَ عَدَّهَا

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: کون ہے جو اس تنگی اور مشقت کی حالت میں خرچ کرے (جو خرچ کرے گا اس کا صدقہ وخیرات) قبول کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس لشکر کو تیار کرایا۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ کے لئے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ دومہ کے کنوئیں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کئے پانی نہیں پی سکتا تھا۔ اور میں نے اسے خرید کر امیر وغریب اور مسافر کے لئے وقف کر دیا تھا۔ کہنے لگے۔ اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت سی باتیں گنوائیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ابوعبدالرحمٰن اسے عثمانؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۷۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوداوٗد نا السكن بن المغيرة ويكنى ابا محمد مولى لآل عثمان قال انا الوليد بن ابى هشام عَنْ فَرْقَدٍ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَاعَلٰى عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَاعَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ

۳۴۷۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن خبابؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے لئے تیاری کے متعلق ترغیب دیتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! سواونٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت میرے ذمے ہیں جو اللہ کی راہ کے لئے وقف ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ دوبارہ کھڑے ہوئے میں دوسواونٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت اپنے ذمے لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین سواونٹ اپنے ذمے لے لئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے تشریف لے آئے کہ آج کے بعد عثمانؓ کچھ بھی کرے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ آج کے بعد عثمانؓ کے کسی عمل پر اس کی پکڑ نہیں ہوگی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اس باب میں عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۷۳۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا الحسن بن واقع الرملى نا ضمرة عن بن شوذب عن عبدالله بن القاسم عن كثير مولى عبدالرحمٰن بن سَمُرَةَ

۳۴۷۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عثمانؓ ایک ہزار دینار لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے راوی حدیث حسن بن واقع کہتے ہیں کہ میری کتاب میں ایک جگہ اس طرح

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ الى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَّفِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حَجْرِهٖ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ

مذکور ہے کہ وہ غزوہ تبوک کے موقع پر اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور آپ ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو اپنی گود میں ہی الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تین مرتبہ یہی فرمایا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

٣٤٧٤۔ حدثنا ابوزرعة نا الحسن بن بشر نا الحكم بن عبدالملك عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ

۳۴۷۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو عثمان بن عفانؓ آنحضرت ﷺ کے پیغامبر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عثمان، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام سے گیا ہے اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا[1] اور آنحضرت ﷺ کا ہاتھ عثمانؓ کے لئے لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٣٤٧٥۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن وعباس بن محمد الدورى وغير واحد المعنى واحد قالوا ثنا سعيد بن عامر قال عبدالله انا سعيد بن عامر عن يحيى بن الحجاج العنقرى عن ابى مَسْعُوْدٍ الْحُرَيْرِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ الَّذِيْنَ اَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيْئَ بِهِمَا كَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ

۳۴۷۵۔ حضرت ثمامہ بن حزن قشیریؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے چھت پر چڑھے تو میں بھی موجود تھا فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے چنانچہ انہیں لایا گیا۔ گویا کہ وہ دو اونٹ یا دو گدھے تھے۔ حضرت عثمانؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ میں بئر رومہ کے علاوہ میٹھا پانی نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا۔ اس کے لئے جنت کی بشارت ہے چنانچہ میں نے

[1] یعنی آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کو گویا کہ عثمانؓ کا ہاتھ ٹھہرا کر بیعت کی۔ (مترجم)

وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يَسْتَعْذِبُ غَيْرَ بِيْرِرُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِيْرَرُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِىْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِى الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِىْ الْيَوْمَ اَنْ اُصَلِّىَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِىْ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرٍ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْالِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّىْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا

اسے خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں کھاری پانی پی رہا ہوں۔ کہنے لگے اے اللہ! ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسجد نبوی ﷺ چھوٹی پڑ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فلاں لوگوں سے زمین خرید کر مسجد میں شامل کرے گا۔ اسے جنت کی بشارت ہے۔ میں نے اسے بھی خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے۔ کہنے لگے ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے غزوہ تبوک کا پورا لشکر اپنے مال سے تیار کیا تھا۔ کہنے لگے ہاں معلوم ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر چڑھے۔ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے اس پر وہ پہاڑ (فخر کی وجہ سے) ہلنے لگا یہاں تک کہ اس کے چند پتھر بھی نیچے گر گئے۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی لات ماری اور فرمایا: ثبیر! رک جا تجھ پر نبی ﷺ، صدیق اور دو شہید ہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ اس پر فرمانے لگے۔ اللہ اکبر۔ ان لوگوں نے بھی گواہی دے دی۔ اور رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت عثمانؓ سے منقول ہے۔

۳۴۷۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالوهاب الثقفی نا ایوب عن اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ اَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۷۶۔ حضرت ابواشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ شام میں بہت سے خطباء کھڑے ہوئے جن میں صحابہ بھی تھے۔ آخر میں مرہ بن کعبؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے اگر نبی کریم ﷺ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ پھر فتنوں کے متعلق بتایا اور کہا کہ یہ عنقریب ظاہر ہوں گے اتنے میں وہاں سے ایک شخص منہ پر کپڑا لپیٹے ہوئے گزرا تو کہنے لگے۔ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا (اور اس شخص کی طرف

مَاقُمْتُ وَذَكَرَالْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ

اشارہ کیا) میں ان کی طرف گیا تو دیکھا کہ وہ عثمان بن عفان ہیں۔ پھر میں مرہؓ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ یہ؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ، عبداللہ بن حوالہؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۰۰۔

باب ۱۸۰۰۔

۳۴۷۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا حجين بن المثنى نا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن عبدالله ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاعُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تُخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

۳۴۷۷۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص ❶ پہنائیں۔ اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۱۔

باب ۱۸۰۱۔

۳۴۷۸۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا العلاء بن عبدالجبار العطار نا الحارث بن عمير عن عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

۳۴۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ کو اسی ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبیداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ اور کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے منقول ہے۔

۳۴۷۹۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا شاذان الاسود بن عامر عن سنان بن هارون عن كليب بن وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ

۳۴۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ (عثمانؓ) اس فتنے میں مظلوم قتل کئے جائیں گے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۲۔

باب ۱۸۰۲۔

❶ قمیص سے مراد خلافت ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۴۸۰۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰی قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَآءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ شَیْءٍ فَحَدِّثْنِیْ اَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّيَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّه' تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّه' تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْه قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَه' ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰی اُبَيِّنَ لَكَ مَاسَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُه' يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَاعَنْهُ وَغَفَرَلَه' وَاَمَّا تَغَيُّبُه' يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّه' كَانَتْ عِنْدَه' اَوْتَحْتَه' اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمُه' وَاَمَّا تَغَيُّبُه' عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْكَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانَ اِلٰی مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰی هٰذِهٖ يَدُعُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰی يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ

۳۴۸۰۔ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے لئے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگ کہنے لگے: قریش ہیں۔ پوچھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ابن عمرؓ ہیں کہنے لگا۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور اس گھر کی حرمت کی قسم دے کر پوچھتا ہو کہ کیا عثمانؓ جنگ احد کے موقع پر میدان سے فرار ہوئے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہیں تھے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ فرمایا: ہاں۔ کہنے لگا اللہ اکبر (پھر تم لوگ ان کی فضیلت کے قائل کیوں ہو؟) پھر ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: آؤ میں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب دوں جہاں تک احد سے فرار کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ رہ گئی جنگ بدر تو حقیقت یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر ہے اور تمہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا جائے گا۔ اب آؤ بیعت رضوان کی طرف تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور مکہ میں ان سے زیادہ عزت رکھتا ہوتا تو آپ ﷺ عثمانؓ کے بجائے اسی کو بھیجتے۔ چونکہ بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی اس لئے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ پھر ابن عمرؓ نے فرمایا: اب یہ چیزیں سننے کے بعد تم جا سکتے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۰۳۔

۳۴۸۱۔ حدثنا الفضل بن ابی طالب البغدادی وغير واحد قالوا نا عثمان بن زفرنا محمد بن زياد عن محمد بن عجلان عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِّيُصَلِّیَ

باب ۱۸۰۳۔

۳۴۸۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا: یہ عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا لہٰذا

فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهُ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّه' كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ

اللہ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔اور محمد بن زیاد جو میمون بن مہران کے دوست ہیں ضعیف ہیں جب کہ ابو ہریرہؓ کے دوست محمد بن زیاد ثقہ ہیں۔ان کی کنیت ابو حارث ہے۔نیز ابوامامہؓ کے ساتھ محمد بن زیاد ہانی شامی بھی ثقہ ہیں ان کی کنیت ابوسفیان ہے۔

باب ١٨٠٤۔

باب۱۸۰۴۔

٣٤٨٢۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابی عثمان النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَه' فَقَالَ لِیْ يَااَبَامُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَى الْبَابِ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَّسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَه' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَر فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَه' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُه' بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَه' وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوَى تُصِيْبُه'

۳۴۸۲۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ چلا اور ہم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔آپ ﷺ نے وہاں اپنی حاجت پوری کی اور مجھے حکم دیا کہ دروازے پر رہوں تاکہ کوئی بغیر اجازت میرے پاس نہ آسکے ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے: ابوبکرؓ۔میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔وہ اندر آگئے پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا۔میں نے پوچھا تو بتایا کہ: عمر ہوں میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ عمرؓ اجازت چاہتے ہیں۔فرمایا: ان کے لئے بھی کھول دو اور انہیں بھی جنت کی خوشخبری سنادو۔میں نے دروازہ کھولا تو وہ اندر آئے اور میں نے انہیں خوشخبری سنادی۔پھر تیسرا شخص آیا: تو میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ عثمانؓ بھی اندر آنے کے اجازت چاہتے ہیں۔فرمایا: کھول دو اور انہیں بھی ایک بلوے میں شہید ہونے پر جنت کی بشارت دے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے منقول ہے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

٣٤٨٣۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابی ويحيى بن سعيد عن اسماعيل بن ابی خالد عَنْ قَيْسٍ نُبِّئَ اَبُوْسَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ

۳۴۸۳۔حضرت ابوسہلہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب گھر میں موجود تھے تو مجھ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔چنانچہ میں اسی پر صبر کرنے والا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالَ وَلَهٗ كُنِيَّتَانِ اَبُوْتُرَابٍ وَّاَبُوالْحَسَنِ

حضرت علی بن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل ومناقب ان کی بھی دو کنیتیں ہیں۔ ابوتراب اور ابوحسن

٣٤٨٤۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن يزيد الرشك عن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً فَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَاقَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَّاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ

٣٤٨٤۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا: چنانچہ وہ ایک چھوٹا لشکر لے کر گئے اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اور چار صحابہ نے عہد کیا کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہونے پر بتادیں گے کہ علیؓ نے کیا کیا۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے لوٹتے تو پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور اس کے بعد اپنے گھروں کی طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب یہ لشکر سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو ان چاروں میں سے ایک کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ دیکھئے علیؓ نے کیا کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اور اس نے بھی وہی کچھ کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی چہرہ پھیر لیا۔ تیسرے کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا۔ لیکن جب چوتھے نے اپنی بات پوری کی تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں تھے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ علیؓ سے تم کیا چاہتے ہو۔ علیؓ مجھ سے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا دوست ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔

٣٤٨٥۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت

٣٤٨٥۔ حضرت ابوسریحہؓ یا زید بن ارقمؓ کہتے ہیں (شعبہ کو شک ہے) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علیؓ بھی اس کا

اباالطفیل یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَةَ اَوْزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَکَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ

دوست ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ اسے میمون بن عبداللہ سے وہ زید بن ارقم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسدؓ ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

۳۴۸۶۔ حدثنا ابن الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ابوعتاب سهل بن حماد نا المختار بن نا فع با ابو حیان التیمی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَکْرٍ زَوَّجَنِیْ ابْنَتَه' وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِالْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَهُ الْحَقُّ وَمَا لَه' صَدِیْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْیِیْهِ الْمَلَائِکَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِیًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِالْحَقَّ مَعَه' حَیْثُ دَارَ

۳۴۸۶۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی اور مجھے دارالہجرۃ لے کر آئے پھر بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۴۸۷۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن شریك عن منصور عن ربعی بن حراش قَالَ نَاعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْحُدَیْبِیَّةِ خَرَجَ اِلَیْنَا نَاسٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْهِمْ سُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِّنْ رُءَ وْسَآءِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَیْکَ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَآءِ نَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَیْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِّنْ اَمْوَالِنَا وَضِیَاعِنَا فَارُدُّوْهُمْ اِلَیْنَا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهُمْ فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْلَیَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ مَّنْ

۳۴۸۷۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا: کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرک ہماری طرف آئے۔ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی مشرک سردار تھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ ﷺ کے پاس چلے گئے ہیں۔ جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائدادوں سے فرار ہوئے ہیں لہٰذا آپ ﷺ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل قریش تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے لوگ مسلط کریں گے جو تمہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزما لیا ہے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ اور

❶ شیعہ حضرات کا حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر اس حدیث سے استدلال قطعاً درست نہیں کیونکہ مولیٰ کے کئی معنی ہیں، کبھی رب، کبھی مالک، کبھی معتق، کبھی دوست اور اس کے علاوہ بھی کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے ایک معنی کے ساتھ مخصوص کر دینا باطل اور خلاف عقل ہے۔ پھر اگر فرض کر لیا جائے کہ مولیٰ سے مراد خلیفہ ہی ہے تب بھی اس سے ان کی خلافت تو ثابت ہوتی ہے، لیکن خلافت بلافصل نہیں۔ اور خلافت کے ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اگر اس کا اشتقاق ولایت سے کیا جائے۔ جس کے معنی امارت کے ہیں۔ لیکن اگر اس کا اشتقاق ولایت سے کیا جائے جس کے معنی نصرت، عشق اور دوستی کے آتے ہیں تو اس صورت میں اس سے امارت یا خلافت مراد لی نہیں جا سکتی۔ واللہ اعلم (مترجم)

يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِامْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَه' يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَه' مِنَ النَّارِ

لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا: وہ جوتی ٹانکنے والا۔ آپ ﷺ نے علیؓ کو اپنی جوتی گانٹھنے کے لئے دی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علیؓ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا وہ اپنی جگہ جہنم میں تلاش کر لے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے اس سند سے صرف ربعی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۸۔ حدثنا قتيبة نا جعفر بن سليمان عن ابی هارون الْعَبْدِیّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِیّ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعَاشِرُالْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍؓ

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں ہم انصار لوگ منافقین کو ان کے حضرت علیؓ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابوہارون عبدی کے متعلق شعبہ کلام کرتے ہیں پھر یہ حدیث اعمش سے بھی ابوصالح کے حوالے سے ابوسعیدؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۹۔ حدثنا واصل بن عبدالاعلى نا محمد بن فضيل عن عبدالله بن عبدالرحمٰن ابی نصر عن المسادر الحميدی عن اُمِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَايُبْغِضُه' مُؤْمِنٌ

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۹۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ منافقین، علیؓ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مؤمن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۶۔

۳۴۹۰۔ حدثنا اسمٰعيل بن موسٰى الفزاری ابن بنت السدی نا شريك عن ابی ربيعه عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِیْ اَنَّه' يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَّاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ

باب ۱۸۰۶۔

۳۴۹۰۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ہمیں بتائیے کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علیؓ بھی انہی میں سے ہیں۔ اور ابوذر، مقداد اور سلمان۔

وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۰۷۔

۳۴۹۱۔ حدثنا اسمٰعیل بن موسٰی الفزاری عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حَبَشِیِّ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ

باب ۱۸۰۷۔

۳۴۹۱۔ حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؓ مجھ سے اور میں اس سے ہیں (عہد و نقض میں) میرے علاوہ علیؓ ہی میری نیابت کر سکتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۹۲۔ حدثنا یوسف بن موسٰی القطان البغدادی نا علی بن قادم نا علی بن صالح بن حی عن حکیم بن جبیر عن جمیع ابن عُمَیْرِ التَّیْمِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

۳۴۹۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو علیؓ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہؓ میں بھائی چارہ کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۰۹۔

۳۴۹۳۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا عبیداللّٰه بن موسٰی عن عیسٰی بن عمر عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیَ هٰذَا الطَّیْرَ فَجَآءَ عَلِیٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ

باب ۱۸۰۹۔

۳۴۹۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تا کہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھا سکے۔ چنانچہ علیؓ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ لیکن یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا اور حسین بن علیؓ کو دیکھا ہے۔

۳۴۹۴۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شمیل اَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدَ الْجَمَلِیِّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: اگر میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۱۰۔

۳۴۹۵۔حدثنا اسمٰعیل بن موسیٰ نا محمد بن عمرالرومی نا شریك عن سلمة بن كهیل عن سوید بن غفلة عَنِ الصُّنَابَحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُالْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

باب۱۸۱۰۔

۳۴۹۵۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔

یہ حدیث غریب اور منکر ہے۔بعض اسے شریک سے روایت کرتے ہوئے صنابحی کا ذکر نہیں کرتے۔ہم اسے شریک کے ثقات کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے۔اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۹۶۔ حدثنا قتیبة ناحاتم بن اسماعیل عن بكیر بن مسمار عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَاتُرَابٍ قَالَ اَمَا مَاذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِالنَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَّخَلَّفَهٗ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَاتَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَانُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْلِيْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهٖ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ

۳۴۹۶۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے سعد سے پوچھا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ فرمایا: جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ تین باتیں یاد ہیں میں انہیں کبھی برا نہیں کہوں گا۔اور ان تینوں میں سے ایک کا میرے لئے ہونا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو کسی جنگ میں جاتے ہوئے چھوڑ دیا۔علیؓ کہنے لگے یارسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جارہے ہیں۔(یعنی کیا میں اس جہاد میں شریک ہونے کا بھی اہل نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس مقام پر فائز نہیں ہونا چاہتے جس پر موسیٰ نے ہارونؑ کو مقرر کیا تھا۔فرق صرف اتنا ہے کہ (وہ نبی تھے) اور میرے بعد نبوت ختم ہوچکی ہے۔دوسری چیز یہ کہ جنگ خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آج میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ہم سب چاہتے تھے کہ آج جھنڈا اسے دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے علیؓ کو بلوایا وہ حاضر ہوئے تو ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابنآئنا وابنآئکم"..... الآیۃ (آیت مباھلہ) تیسری چیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے

فاطمہؓ علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر کہا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۱۱۔

۳۴۹۷۔ حدثنا عبداللّٰہ بن ابی زیاد نا الاحوص بن جواب عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اِسحاق عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشَیْنِ وَاَمَّرَ عَلٰی اَحَدِھِمَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلَی الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَقَالَ اِذَا کَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْہُ جَارِیَۃً فَکَتَبَ مَعِیَ خَالِدٌ کِتَابًا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشِیْ بِہٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْکِتَابَ فَتَغَیَّرَ لَوْنُہٗ ثُمَّ قَالَ مَاتَرٰی فِیْ رَجُلٍ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِہٖ فَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَکَتَ

باب ۱۸۱۱۔

۳۴۹۷۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کئے۔ ایک کا امیر حضرت علیؓ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو پورے لشکر کے امیر علیؓ ہوں گے۔ چنانچہ علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالد نے میرے ہاتھ ایک خط خدمت اقدس ﷺ میں روانہ کیا جس میں حضرت علیؓ کی شکایت کی۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط دے دیا۔ آپ ﷺ نے اسے پڑھا تو چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں میں نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۲۔

۳۴۹۸۔ حدثنا علی بن المنکدر الکوفی نا محمد بن فضیل عن الاَجْلَحِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَانَتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ

باب ۱۸۱۲۔

۳۴۹۸۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کی لڑائی کے موقع پر علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجلح کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن فضیل کے علاوہ کئی راوی اجلح سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں۔ کچھ کہوں۔

باب ۱۸۱۳۔

۳۴۹۹۔ حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ

باب ۱۸۱۳۔

۳۴۹۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَاعَلِيُّ لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَامَعْنَى الْحَدِيْثِ قَالَ لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ يَّسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ

میں رہے۔علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو فرمایا: اس سے مراد مسجد سے گزرنا ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔امام بخاری اسے غریب کہتے ہیں۔

باب ۱۸۱۴۔

۳۵۰۰۔ حدثنا اسمٰعیل بن موسیٰ نا علی بن عابس عن مسلم الْمُلَائِيُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَثَآءِ

باب ۱۸۱۴۔

۳۵۰۰۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو پیر کے دن نبوت عطا کی گئی اور علیؓ نے منگل کو نماز پڑھی۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔مسلم اسے حبہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۰۱۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا ابونعیم عن عبدالسلام بن حرب عن یحیی بن سعید عن سعید بن الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

۳۵۰۱۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تم میرے لئے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ کے لئے ہارونؑ تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعد سے کئی روایتوں سے رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے۔

۳۵۰۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری عن شریك عن عبداللّٰه بن محمد بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ

۳۵۰۲۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم میرے لئے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارونؑ کی موسیٰؑ کے نزدیک تھی۔فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے اور مجھ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اس باب میں سعدؓ، زید بن ارقمؓ ابو ہریرہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔

❶ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں حضرات کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے، لہٰذا وہ وہیں سے گزر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس مسجد کی قید لگائی ہے، نہ کہ مطلقاً ہر مسجد کے متعلق فرمایا۔(مترجم)

۳۵۰۳۔حدثنا محمد بن حمید الرازی نا ابراهیم بن المختار عن شعبه عن ابی بلج عن عمرو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ ؓ

۳۵۰۳۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے شعبہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۰۴۔ حدثنا نصربن علی الجهضمی نا علی بن جعفربن محمد قال اخبرنی اخی موسٰی بن جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ حَسَنٍ وَّحُسَیْنٍ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۳۵۰۴۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حسنؓ اور حسینؓ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں اور ان کے والدین سے بھی محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری جگہ میں ہوگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۵۔

باب۱۸۱۵۔

۳۵۰۵۔ حدثنا محمد بن حمید نا ابراهیم بن المختار عن شعبة عن ابی بلج عن عمرو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی عَلِیٌّ

۳۵۰۵۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے علیؓ نے نماز پڑھی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے شعبہ کی ابوبلج سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ابوبلج کا نام یحییٰ بن سلیم ہے بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سے پہلے اسلام لانے والے ابوبکرؓ ہیں اور حضرت علیؓ آٹھ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے نیز عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہؓ ایمان لائیں۔

۳۵۰۶۔ حدثنا محمدبن بشارو محمد بن المثنّٰی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عَمرو بن مرة عن ابی حمزة عن رجل مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِیٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرٰهِیْمَ النَّخْعِیِّ فَاَنْکَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَکْرِ نِالصِّدِّیْقُ

۳۵۰۶۔حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے علیؓ ایمان لائے۔عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: نہیں سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

باب ۱۸۱۶۔

باب۱۸۱۶۔

۳۵۰۷۔ حدثنا عیسٰی بن عثمان بن اخی یحیی ابن عیسی الرملی عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بن حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ اِنَّه' لَایُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْنَ دَعَالَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۰۷۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جو نبی امی تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مؤمن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابتؒ فرماتے ہیں کہ میں اس قرن میں سے ہوں جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ہے۔

۳۵۰۸۔ حدثنا محمد بن بشار ویعقوب بن ابراهیم وغیر واحد قالوا نا ابوعاصم عن ابی الجراح قال ثنی جابر بن صبیح قال حدثتنی ام شراحیل قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ عَطِیَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْهِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ یَدَیْهِ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۰۸۔ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں علیؓ بھی تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؓ کو نہ دیکھ لوں۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابومحمد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۰۹۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن یحیی بن عباد بن عبداللّٰه بن الزبیر عن ابیه عن جده عُبَیْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَیْنِ فَنَهَضَ اِلَی الصَّخْرَةِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَه' طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۰۹۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں آنحضرت ﷺ کے جسم پر دو زرہیں تھیں۔ آپ ﷺ ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے چنانچہ طلحہ کو بٹھایا اور (ان پر پاؤں رکھ کر) چڑھ گئے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

۳۵۱۰۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا ابوعبدالرحمٰن

۳۵۱۰۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں میرے کانوں نے

بن منصورالعنزی عن عقبة بن علقمة اليشكرى قال سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ

آنحضرت ﷺ کے منہ سے یہ الفاظ سنے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۱۱۔ حدثنا قتيبة ناصالح بن موسى عن الصلت بن دينار عن ابى نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِیْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ

۳۵۱۱۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی شہید کو زمین پر چلتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اوران کے متعلق بعض اہل علم کلام کرتے ہیں بعض محدثین صالح بن موسیٰ پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔

۳۵۱۲۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن يحيى بن طلحة عَنْ عَمِّهٖ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

۳۵۱۲۔حضرت موسیٰ بن طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں معاویہؓ کے پاس گیا تو وہ کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا کام مکمل کرلیا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے معاویہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۷۔

باب ۱۸۱۷۔

۳۵۱۳۔ حدثنا محمد بن العلاء نا يونس بن بكيرنا طلحة بن يحيى عَنْ مُوْسٰى وعيسى بن طلحة عَنْ اَبِيْهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلْاَعْرَابِیِّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَايَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّیْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ

۳۵۱۳۔حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک جاہل اعرابی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ وہ کون ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں؟ صحابہ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔کیونکہ وہ آپ ﷺ کی توقیر کرتے اور ڈرتے تھے۔چنانچہ اس اعرابی نے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔اس نے دوبارہ پوچھا اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا۔تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔اتنے میں میں بھی سبز کپڑے پہنے ہوئے مسجد کے دروازے میں پہنچا اور آنحضرت ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اعرابی نے کہا: میں ہوں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے

السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

ہے جنہوں نے اپنا کام مکمل کرلیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ کئی کبار محدثین اسے ابوکریب سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی یہ حدیث ابوکریب ہی سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اسے کتاب الفوائد میں بیان کیا ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

زبیر بن عوامؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۱۴۔ حدثنا هنادنا عبدة عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ

۳۵۱۴۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنوقریظہ سے لڑائی میں میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۱۸۔

باب ۱۸۱۸۔

۳۵۱۵۔ حدثنا احمد بن منيع نا معاوية بن عمرو نازائدة عن عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

۳۵۱۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں میرا حواری زبیر بن عوامؓ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔

باب ۱۸۱۹۔

باب ۱۸۱۹۔

۳۵۱۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداوٗد الحفرى وابونعيم عن سفيان عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ اَبُوْنُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا

۳۵۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں۔ میرا مددگار زبیرؓ ہے۔ ابونعیم اس حدیث میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بات جنگ خندق کے موقع پر فرمائی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کون ہے جو میرے پاس کفار کے متعلق خبر لے کر آئے کہ وہ بھاگ گئے ہیں یا نہیں؟ زبیرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا اور زبیرؓ نے تینوں مرتبہ یہی کہا کہ: میں لاتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۰۔

۱۸۲۰۔

۳۵۱۷۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن صخر بْنِ

۳۵۱۷۔ حضرت ہشام بن عروہؒ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل کے موقع پر

جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلٰى ابْنِهٖ عَبْدِاللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَامِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذٰلِكَ اِلٰى فَرْجِهٖ

زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرا کوئی عضو ایسا نہیں کہ جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ میری شرم گاہ تک زخمی ہوگئی تھی۔

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بن عبدعوف زہری کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۱۸۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن عبدالرحمٰن بن حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْد بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

۳۵۱۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ جنتی ہیں۔ عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعید بن زیدؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ سب کے سب جنت میں ہیں۔ ابومصعب، عبدالعزیز بن محمد سے وہ عبدالرحمٰن بن حمید سے وہ اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر نہیں۔ نیز یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبید بھی اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۱۹۔ حدثنا ابومصعب قراءة عن عبد العزيز بن محمد عن عبدالرحمٰن بن حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ وَسَعْدِ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَااَبَاالْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُوالْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ نُفَيْلٍ

۳۵۱۹۔ حضرت سعید بن زیدؓ نے چند لوگوں کو یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، عبدالرحمٰنؓ، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ انہوں نے ان نو اشخاص کا ذکر کیا۔ دسویں کا ذکر نہیں کیا۔ لوگ کہنے لگے اے ابواعور ہم تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ دسویں شخص کے متعلق بھی بتایئے کہ وہ کون ہے؟ فرمانے لگے تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے۔ (لہٰذا سنو!) کہ ابواعور بھی جنتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث پچھلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۱۔

۳۵۲۰۔ حدثنا قتيبة نابكر بن مضر عن صخر بن عبدالله عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِیْ بَعْدِیْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّاالصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَآئِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَالرَّحْمٰنَ بْنِ عَوْفٍ وَّقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۲۱۔

۳۵۲۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہراتؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے بعد تم لوگوں کی فکر رہتی ہے کہ تمہارا کیا ہوگا۔ تمہارے حقوق ادا کرنے پر صبر کرنے والے ہی صبر کرسکیں گے۔ ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ پھر عائشہؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے باپ یعنی عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ازواج مطہرات کو ایسا مال (بطور ہدیہ) دیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔

۳۵۲۱۔ حدثنا اسحق بن ابراهيم بن حبيب بن الشهيد البصری واحمد بن عثمان قالا ناقريش بن انس عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنَ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِّاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۲۱۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتی ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ازواج مطہرات کے لئے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔ ❶

مَنَاقِبُ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِسْمُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

ابواسحاق سعد بن ابی وقاصؓ کے عمدہ خصائل۔ ان کا نام مالک بن وہیب ہے

۳۵۲۲۔ حدثنا رجاء بن محمد العدوی نا جعفر بن عون عن اسماعيل بن ابی خالد عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ

۳۵۲۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے اس کی دعا قبول فرما۔

یہ حدیث اسماعیل سے بھی منقول ہے وہ قیس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جب سعدؓ تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرما۔

باب ۱۸۲۲۔

۳۵۲۳۔ حدثنا ابو كريب وابوسعيد الاشج قالانا

باب ۱۸۲۲۔

۳۵۲۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ سعدؓ تشریف لائے تو

❶ گزشتہ حدیث میں چالیس ہزار کا اور اس میں چار لاکھ کا ذکر ہے۔ اس میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ چالیس ہزار دینار اور چار لاکھ درہم مراد ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

ابو اسامة عن مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرَأٌ خَالَه'

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں اگر کسی کا ان جیسا ماموں ہوتو مجھے دکھائے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ سعد قبیلہ بنوزہرہ کے تھے اور آنحضرت ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں اسی لئے آپ ﷺ نے انہیں اپنا ماموں کہا۔

باب ۱۸۲۳۔

باب ۱۸۲۳۔

۳۵۲۴۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفيان بن عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّه' لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَه' يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

۳۵۲۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کو ایک ساتھ کسی پر فدا نہیں کیا۔ لیکن غزوہ احد میں سعد سے فرمایا کہ اے طاقتور پہلوان تیر چلاؤ۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ کئی حضرات یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ اسے لیث بن سعد سے وہ عبدالعزیز بن محمد سے وہ یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے میرے لئے اپنے والدین کو غزوہ احد کے موقع پر جمع کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ بن شداد بن ہادؓ سے بھی منقول ہے وہ علیؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم سے محمود بن غیلان نے وکیع کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ سفیان سے وہ سعد بن ابراہیم سے وہ عبداللہ بن شداد سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو غزوہ احد میں سعد سے فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد تیر مار۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ ان کے علاوہ میں نے نبی ﷺ کو کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۲۵۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن يحيى بن سعيد عن عبدالله بن عامر بن رَبِيْعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاجَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُه' فَدَعَا لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ

۳۵۲۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کسی جنگ سے واپس آئے تو رات کو آنکھ نہ لگی۔ کہنے لگے کوئی نیک شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ کہتی ہیں کہ ہم ابھی یہی سوچ رہے تھے کہ کسی کے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کیا: سعد بن ابی وقاص۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا: مجھے خوف لاحق ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے لہٰذا میں حفاظت کرنے کے لئے چلا آیا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور پھر سو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْاَعْوَرِ وَاِسْمُه' سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابواعور کے عمدہ خصائل ومناقب، ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے

۳۵۲۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا حصین عن هلال بن یساف عن عبداللّٰه بن ظَالِمٍ الْمَازِنِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ نُفَیْلٍ اَنَّه' قَالَ اَشْهَدُ عَلَی التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِی الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُّ عَلَی الْعَاشِرِ لَمْ اَثَمْ قِیْلَ وَکَیْفَ ذَالِكَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَآءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَآءُ فَاِنَّه' لَیْسَ عَلَیْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْصِدِّیْقٌ اَوْشَهِیْدٌ قِیْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدٌ وَّعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِیْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا

۳۵۲۶۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نو شخصوں کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اگر میں دسویں کے متعلق بھی یہی گواہی دوں تو بھی گناہ گار نہیں ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ حراء پر تھی کہ آپ ﷺ نے حراء کو مخاطب کر کے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ سب کون کون تھے؟ فرمایا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ پوچھا گیا کہ دسواں کون ہے؟ فرمایا: میں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے سعید بن زیدؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ احمد بن منیع نے اسے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے سعید بن زید سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۲۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحاق عن صلة ابْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّیِّدُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِیْنَكَ قَالَ فَاِنِّیْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَاعُبَیْدَةَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْاِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُه' مُنْذُ سِتِّیْنَ سَنَةً

۳۵۲۷۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے ایک امین کو بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ چنانچہ لوگ اس منصب پر فائز ہونے کی تمنا کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ابوعبیدہؓ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤد کے حوالے سے شعبہ سے اور انہوں نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے کہ حذیفہ نے فرمایا: صلہ بن زفر سونے جیسے ہیں۔ (یعنی بہت اچھے ہیں۔)

۳۵۲۸۔ حدثنا احمد الدورقی نا اسماعیل بن ابراهیم عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ قَالَتْ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَکَتَتْ

۳۵۲۸۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے صحابہ میں سے سب سے زیادہ کس سے پیار تھا؟ فرمایا: ابوبکرؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

۳۵۲۹۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

۳۵۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کتنے بہترین آدمی ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۳۰۔ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن یزید بن ابی زیاد عن عبداللّٰه بن الحارث قَالَ نُبِّئْتُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَااَغْضَبَکَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبَشَّرَةٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَایَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ اِیْمَانٌ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ یَاَیُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِیْهِ

۳۵۳۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ عباسؓ، آنحضرت ﷺ کے پاس غضبناک حالت میں آئے میں بھی وہیں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا بات ہے؟) کیوں غصے میں ہیں؟ فرمایا: یارسول اللہ! قریش کو ہم سے کیا دشمنی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خوش ہو کر ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ کو بھی غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے محبوب نہ رکھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲٤۔

۳۵۳۱۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا شبابة نا ورقاء عن ابى الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النبیصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَوْمِنْ صِنْوِ اَبِيْهِ

باب۱۸۲۴۔

۳۵۳۱۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس اللہ کے رسول کے چچا ہیں۔اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے ابوزناد کے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۲۵۔

۳۵۳۲۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا وهب بن جريرنا ابى قال سمعت الاعمش يحدث عن عمرو بن مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِیْ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِی الْعَبَّاسِ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَه فِیْ صَدَقَتِهٖ

باب۱۸۲۵۔

۳۵۳۲۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں فرمایا کہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔کیونکہ عمرؓ نے ان سے صدقے کے متعلق کوئی بات کی تھی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۳۳۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهرى نا عبدالوهاب بن عطاء عن نور بن يزيد عن مكحول عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَلَدَكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَه فَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّاتُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِیْ وَلَدِهٖ

۳۵۳۳۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عباسؓ سے فرمایا: کہ پیر کے دن صبح آپ اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آئیں۔تاکہ میں آپ لوگوں کے لئے ایسی دعا کروں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بیٹوں کو نفع پہنچائے چنانچہ ہم ان کے ساتھ گئے۔آپ ﷺ نے ہمیں ایک چادر اوڑھادی اور پھر دعا کی کہ یا اللہ عباس اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ظاہری بھی اور باطنی بھی (ایسی مغفرت کہ) کوئی گناہ باقی نہ رہے۔اے اللہ انہیں اپنے بیٹوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

جعفر بن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۳٤۔حدثنا علی بن حجرنا عبدالله بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ

۳۵۳۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جعفرؓ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے۔ عبداللہ بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۲۶۔

۳۵۳۵۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَااحْتَذَى النِّعَالَ وَلَاانْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَارَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۲۶۔

۳۵۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص نے یہ کام جعفر سے بہتر نہیں کئے۔ جوتی پہننا، سواری پر سوار ہونا اور اونٹ کی کاٹھی پر چڑھنا۔

۳۵۳۶۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا عبيدالله بن موسىٰ نا اسرائيل عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جعفر بن ابی طالبؓ سے فرمایا: تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۳۵۳۷۔ حدثنا ابوسعيد الاشج نا اسماعيل بن ابراهيم ابويحيى التيمی نا ابراهيم ابواسحق المخزومی عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَسْاَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَااَسْاَلُهٗ اِلَّا لِيُطْعِمَنِیْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ يُحَبِّبْنِیْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِیْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ يَااَسْمَآءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِیْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗمْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِی الْمَسَاكِيْنِ

۳۵۳۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ صحابہؓ سے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اگرچہ میں خود اس سے زیادہ بھی جانتا ہوتا۔ صرف اس لئے کہ وہ مجھے کھانا کھلا دے۔ چنانچہ اگر میں جعفر سے کوئی چیز پوچھتا تو وہ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جا کر ہی جواب دیتے۔ اور اپنی بیوی سے کہتے اسماء ہمیں کھانا کھلاؤ۔ جب وہ کھانا کھلا دیتیں تو جواب دیتے وہ مساکین سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھتے وہ ان سے اور وہ ان سے باتیں کرتے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ انہیں ابومساکین کہا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابواسحاق کا نام ابراہیم بن فضل مدینی ہے۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّالْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ابومحمد حسن بن علی بن ابی طالبؓ اور حسین بن علی ابن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۳۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الحفری عن سفیٰن عن یزید بن ابی زیاد عن ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَاشَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۳۵۳۸۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

سفیان بھی جریر اور ابن فضیل سے اور وہ یزید سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں۔

۳۵۳۹۔ حدثنا سفیان بن وکیع وعبد بن حمید قالا ناخالد بن مخلد نا موسیٰ بن یعقوب الزمعی عن عبداللّٰه بن ابی بکر بن زید بن المهاجر قال اخبرنی مسلم بن ابی سهل النبال قال اخبرنی الحسین بن اسامة بن زید قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَّااَدْرِیْ مَاهُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَاهٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِ فَکَشَفَهٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَّحُسَیْنٌ عَلٰی وَرِکَیْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا

۳۵۳۹۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی کام سے آنحضرت ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ اپنے اوپر کچھ لپیٹے ہوئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے کھولا تو آپؐ کے کولہے پر حسنؓ اور حسینؓ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۴۰۔ حدثنا عقبة بن مکرم البصری العمی نا وهب بن جریر بن حازم نا ابی عن محمد بن اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ یُصِیْبُ

۳۵۴۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم فرماتے ہیں کہ ایک عراقی نے ابن عمرؓ سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے۔ اور انہی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند کو قتل کیا ہے ❶ میں نے

❶ اس سے مراد حضرت امام حسینؓ ہیں۔ (مترجم)

الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا یَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا

آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے شعبہ اسے محمد بن ابی یعقوب سے نقل کرتے ہیں اور ابوہریرہؓ بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی نعم وہی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

۳۵۴۱۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا ابو خالد الاحمر نا رزین قَالَ حَدَّثَتْنِیْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَایُبْکِیْكِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا

۳۵۴۱۔ حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ ام سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی پر خاک تھی میں نے پوچھا تو فرمایا: میں ابھی حسینؓ کا قتل دیکھ کر آیا ہوں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۴۲۔ ابوسعید الاشج نا عقبة بن خالد ثنی یوسف بن ابراهیم اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَكَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَیَشُمُّهُمَا وَیَضُمُّهُمَا اِلَیْهِ

۳۵۴۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ سے۔ نیز آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سونگھتے اور کلیجے سے لگا لیتے۔

یہ حدیث انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۸۲۷۔

باب ۱۸۲۷۔

۳۵۴۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن عبدالله الانصاری نا الاشعث هوابن عبدالملك عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ یُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ

۳۵۴۳۔ حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سے مراد حسنؓ ہیں۔

باب ۱۸۲۸۔

باب ۱۸۲۸۔

۳۵۴۴۔ حدثنا الحسین بن حریث نا علی بن

۳۵۴۴۔ حضرت ابوبردہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ

الحسين بن واقد ثنى ابى ثنى عبدالله بن بريدة قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرْدَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَان اَحْمَرَان يَمْشِيَان وَيَعْثُرَان فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَان وَيَعْثُرَان فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِیْ وَرَفَعْتُهُمَا

دے رہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آ گئے۔ دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ چلتے تھے تو (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) گر جاتے تھے۔ آپ ﷺ منبر پر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ ہیں۔ لہٰذا دیکھو کہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ گر گر کر چل رہے ہیں تو صبر نہ کر سکا اور اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۴۵۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسماعيل بن عياش عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن راشِدٍ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

۳۵۴۵۔ حضرت یعلی بن مرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حسینؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اللہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جو حسینؓ سے محبت کرتا ہے۔ حسینؓ بھی نواسوں میں سے ایک نواسا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۴۶۔ حدثنا محمد بن يحيى نا عبدالرزاق عن معمر عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِیٍّ

۳۵۴۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں حسینؓ سے زیادہ کوئی آنحضرت ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

۳۵۴۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا اسمٰعيل بن اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ يُّشْبِهُهٗ

۳۵۴۷۔ حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہ تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۵۴۸۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شميل نا هشام بن حسان عن حفصة بنت سِيْرِيْنَ قَالَتْ نُبِّئْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَابْنِ زِيَادٍ فَجِيْئَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ فِیْ

۳۵۴۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت ابن زیاد کے پاس تھا۔ جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا۔ وہ اپنی چھڑی ان کی ناک میں پھیرتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ میں نے اس طرح کا حسین نہیں دیکھا تو اس کا کیوں تذکرہ کیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ میں

اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا: یہ آنحضرت ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۴۹۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا عبيداللّٰه بن موسٰى عن اسرائيل عن ابى اسحاق عن هانئ بن هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

۳۵۴۹۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حسنؓ سینے سے سر تک آنحضرت ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حسینؓ سینے سے نیچے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۵۰۔ حدثنا واصل بن عبدالاعلى نا ابومعاوية عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْئَ بِرَاْسِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَصْحَابِهٖ نُضِّفَتْ فِى الْمَسْجِدِ فِى الرَّحْبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَآءَتْ قَدْ جَآءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَآءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِىْ مَنْخَرَىْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَآءَتْ قَدْ جَآءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا

۳۵۵۰۔ حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر رحبہ کی مسجد میں ڈال دیئے گئے تو میں بھی وہاں گیا۔ جب وہاں پہنچا تو لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا جو آیا اور سروں میں سے ہوتا ہوا عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ پھر لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ اسی طرح کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۹۔

باب ۱۸۲۹۔

۳۵۵۱۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن واسحاق بن منصور قالا نامحمد بن يوسف عن اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن زر بن حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِىْ اُمِّىْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِىْ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِىْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّىْ فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِىْ اٰتِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّىَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ

۳۵۵۱۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کتنے دن بعد حاضر ہوتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنے دنوں سے میرا آنا جانا چھوٹا ہوا ہے اس پر وہ بہت ناراض ہوئیں میں نے کہا: اچھا اب جانے دیجئے میں آج ہی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور پھر آنحضرت ﷺ سے اپنی اور آپ کی مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہوں گا۔ میں گیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپ ﷺ

وَاَسْاَلُه' اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلّٰى الْعِشَآءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُه' فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاحَاجَتُكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّه' اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

عشاء تک نماز میں مشغول رہے اور پھر عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو پوچھا کون ہے؟ حذیفہ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: تمہیں کیا کام ہے؟ اللہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر فرمایا: یہ ایک ایسا فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ آج اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے کے لئے آنے کی اجازت چاہی کہ فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی اور حسنؓ و حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۵۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواسامة عن فضيل بن مرزوق عن عدى بن ثابت عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۵۲۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حسنؓ و حسینؓ کو دیکھا تو دعا کی کہ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

۳۵۵۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابوعامر العقدى نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَاغُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

۳۵۵۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حسن بن علیؓ کو کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے لڑکے تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی تو بہترین ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور زمعہ بن صالح کو بعض علماء سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۳۵۵۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدى بن ثابت قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّه' فَاَحِبَّه'

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۵۴۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حسن بن علیؓ کو کندھے پر بیٹھائے ہوئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے عمدہ خصائل

۳۵۵۵۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الكوفي نازيد بن الحسن بن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَةِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَنْ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ

۳۵۵۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حج کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک قرآن کریم اور دوسرے میرے اہل بیت۔

اس باب میں ابوذرؓ، ابوسعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی حضرات روایت کرتے ہیں۔

۳۵۵۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نامحمد بن سليمان الاصبهاني عن يحيٰى بن عبيد عن عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا وَجَلَّلَهُمْ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ

۳۵۵۶۔ رسول اللہ ﷺ کے پروردہ عمرو بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت "انما یریداللّٰہ لیذھب"..... الآیۃ. (یعنی اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری ناپاکی کو دور کر دے) ام سلمہؓ کے گھر میں نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ، حسینؓ اور حسینؓ کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال دی۔ علیؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب پر چادر ڈالنے کے بعد عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ اس پر ام سلمہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں بھی انہی میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی جگہ ہو اور بھلائی پر ہو۔

اس باب میں ام سلمہؓ، معقل بن یسارؓ، ابوحمراءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۵۷۔ حدثنا علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل نا الاعمش عن عطية عن ابي سعيد الاعمش عن حبيب بن اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَّا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا

۳۵۵۷۔ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بہت بڑی ہے اور جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے گویا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹک رہی ہے اور دوسری میرے اہل بیت۔ یہ دونوں حوض (کوثر)

اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا

پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ لہٰذا دیکھیں کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۵۸۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن کثیر النواء عن ابی ادریس عن المسیب بن نحبة قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَآءَ رُفَقَآءَ اَوْقَالَ رُفَقَآءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّبِلَالٌ وَّسَلْمَانُ وَّعَمَّارٌ وَّالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

۳۵۵۸۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجباء یا فرمایا: نقباء عطا فرمائے ہیں جو اس کے رفقاء ہوتے ہیں لیکن مجھے چودہ عطا کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، مصعبؓ، ابن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور حضرت علیؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

۳۵۵۹۔ حدثنا ابوداوٗد سلیمٰن بن الاشعث نا یحیی بن معین نا هشام بن یوسف عن عبداللّٰه بن سلیمان النوفلی عن محمد بن علی بن عبداللّٰه بن عباس عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوااللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ

۳۵۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور اسی طرح میرے اہل بیت سے میری وجہ سے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۶۰۔ حدثنا سفیان بن وکیع ناحمید بن عبدالرحمٰن عن داوٗد العطار عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِاللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَآءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

۳۵۶۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں، اللہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمرؓ، سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفانؓ، حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبلؓ، سب سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب

وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَقْرَاُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

سے زیادہ قرأت جاننے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوقلابہ بھی انسؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالوهاب بن عبدالمجيد الثقفي نا خالد الحذاء عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى

۳۵۶۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سناؤں انہوں نے پوچھا کیا میرا نام لے کر؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر وہ رونے لگے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی بن کعبؓ بھی یہی حدیث آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد ناشعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْزَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

۳۵۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی (ﷺ) میں انصار میں سے چار آدمیوں نے قرآن جمع کیا۔ ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ اور ابوزیدؓ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ابوزید کون ہیں؟ فرمایا: میرے ایک چچا ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۶۳۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن سهيل بن ابى صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ

۳۵۶۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کتنے بہترین انسان ہیں اسی طرح عمرؓ، ابوعبیدہؓ اسید بن حضیرؓ ثابت بن قیسؓ، معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمرو بن جموح بھی کیا خوب لوگ ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۶۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيٰن عن ابى اسحاق عن صلة بن زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ

۳۵۶۴۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ

بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّيْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْاِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهٗ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً

ہمارے ساتھ کسی امین کو بھیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو فی الحقیقت امین ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ اس خدمت کے انجام دینے کی تمنا کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوعبیدہؓ کو بھیجا۔ ابواسحاق (راوی حدیث) جب یہ حدیث صلہ سے بیان کرتے تو فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو ابن انسؓ سے بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ ہے۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سلمان فارسیؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۶۵۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابى عن الحسن بن صالح عن ابى ربيعة الايادى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ

۳۵۶۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهٗ اَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عمار بن یاسرؓ کے عمدہ خصائل ومناقب ان کی کنیت ابویقظان ہے

۳۵۶۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدى ناسفيٰن عن ابى اسحاق عن هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَآءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

۳۵۶۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو فرمایا: اسے آنے دو۔ مرحبا اے پاک ذات اور پاک خصلت والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۶۷۔ حدثنا القاسم بن دينار الكوفى ثنا عبيدالله بن موسىٰ عن عبدالعزيزبن سياه عن حبيب بن ابى ثابت عن عطاء بن يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاخُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا

۳۵۶۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کو جن دو کاموں میں بھی اختیار دیا گیا انہوں نے ان میں سے بہتر ہی کو اختیار کیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند سے صرف عبدالعزیز سیاہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ کوفی شیخ ہیں۔ محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے۔ یہ بھی ثقہ ہیں ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۳۵۶۸۔ حدثنا محمود بن غيلان ناوكيع ناسفيان عن عبدالملك بن عمير عن مولى الربعي عن ربعي بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَااَدْرِيْ مَاقَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْا

۳۵۶۸۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک تم لوگوں میں ہوں لہٰذا میرے بعد آنے والے ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتداء کرنا، عمارؓ کی راہ پر چلنا اور ابن مسعودؓ کی بات کی تصدیق کرنا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد اسے سفیان ثوری سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ہلال سے (ربعی کے مولیٰ) سے وہ حذیفہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۹۔ حدثنا ابومصعب المدينى ناعبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ يَاعَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

۳۵۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار تمہیں بشارت ہو کہ تمہیں باغی لوگ شہید کریں گے۔

اس باب میں ام سلمہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابویسرؓ اور حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوذر غفاریؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۷۰۔ حدثنا محمود بن غيلان ابن نمير عن الاعمش عن عثمان بن عمير هو ابواليقظان عن ابى حرب بن اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيْلَمِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَااَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ

۳۵۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان نے کسی ابوذر سے زیادہ سچے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ سچے کو اٹھایا۔

اس باب میں ابوذرؓ اور ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۷۱۔ حدثنا العباس العنبرى نا النضر بن محمد ناعكرمة بن عمارثنى ابوزميل عن مالك بن مرثد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شَبْهِ عِيْسَى

۳۵۷۱۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: آسمان نے کسی ابوذر سے زیادہ زبان کے سچے اور وعدے کو پورا کرنے والے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے زیادہ سچے اور وفا شعار شخص کو زمین نے اٹھایا۔ وہ عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح پوچھا گویا کہ رشک کر رہے ہوں کہ کیا

ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنُعَرِّفُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاَعْرِفُوْهُ

ہم انہیں بتادیں؟ فرمایا: ہاں بتادو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے بعض اسے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوذر زمین پر عیسیٰ بن مریمؑ کی طرح زہد کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبداللہ بن سلامؓ کے عمدہ خصائل اور مناقب

۳۵۷۲۔ حدثنا علی بن سعید الکندی نا ابومحیاۃ یَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَآءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاجَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نَصْرِكَ قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌلِّيْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَاالنَّاسِ اِنَّهٗ كَانَ اسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَاالرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانُكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَلَتَسُلَّنَّ سَيْفُ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدُ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوْا اقْتُلُوْاالْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ ؓ

۳۵۷۲۔ حضرت عبدالملک بن عمیر، حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبداللہ بن سلام ان کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ کی مدد کے لئے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: تم باہر رہ کر لوگوں کو مجھ سے دور رکھو تو یہ میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ وہ باہر آئے اور لوگوں سے کہا: اے لوگوں زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ میرے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ **وشهد شاهد من بني اسرائيل.....الآية.** اور **"قل كفى بالله شهدا بيني وبينكم" الآية** میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ (جان لو کہ) اللہ کی تلوار میان میں ہے۔ اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ہمسائے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ رہتے تھے۔ لہٰذا تم لوگ اس شخص کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تمہارے ہمسائے فرشتے تم سے دور ہو جائیں گے اور تم پر اللہ کی تلوار میان سے نکل آئے گی جو پھر قیامت تک کبھی میان میں واپس نہیں جائے گی۔ لوگ کہنے لگے اس یہودی کو بھی عثمانؓ کے ساتھ قتل کر دو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالملک بن عمیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعیب بن صفوان بھی اسے عبدالملک بن عمیر سے وہ عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن سلامؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۵۷۳۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن معویة بن صالح عن ربیعة بن یزید عن ابی ادریس الْخَوْلَانِيِّ عَنْ

۳۵۷۳۔ حضرت یزید بن عمیرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبلؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو ان سے درخواست کی گئی کہ اے

يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهٗ يَاابَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانُهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَآءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرٌ عَشَرَةً فِي الْجَنَّةِ

ابوعبدالرحمٰن ہمیں وصیت کیجئے۔ فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ پھر فرمایا: ایمان اور علم اپنی جگہ موجود ہیں جو انہیں تلاش کرے گا وہ یقیناً پالے گا۔ تین مرتبہ یہی فرمانے کے بعد فرمایا: علم کو چار شخصوں کے پاس تلاش کرو۔ ایک ابودرداءؓ، دوسرے سلمان فارسیؓ، تیسرے عبداللہ بن مسعودؓ اور چوتھے عبداللہ بن سلامؓ۔ جو یہودی تھے بعد میں مسلمان ہوئے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ان دس میں سے ہیں جو جنتی ہیں۔

اس باب میں سعدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۷۴۔ حدثنا ابراهيم بن اسماعيل بن يحيى بن سلمة بن كهيل ثنى ابى عن ابيه عن سلمة بن كهيل عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

۳۵۷۴۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ میں سے ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتداء کرنا، عمار کے راستے پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود کی نصیحت پر عمل کرنا۔

یہ حدیث اس سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ ابوزعراء کا نام عبداللہ بن ہانیٔ ہے لیکن ابوزعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔ وہ عمرو بن عمرو ہیں وہ ابواحوص کے بھتیجے اور ابن مسعودؓ کے دوست ہیں۔

۳۵۷۵۔ حدثنا ابو كريب نا ابراهيم بن يوسف بن ابى اسحاق عن ابيه عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَامُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۷۵۔ حضرت ابواسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو صرف عبداللہ بن مسعودؓ ہی کے متعلق معلوم ہوتا تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں۔ کیونکہ وہ اور ان کی والدہ اکثر آپ ﷺ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۷۶۔حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نااسرائیل عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَتَیْنَا حُذَیْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدْیًا وَّدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ قَالَ کَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْیًا وَّدَلًّا وَّسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَتّٰی یَتَوَارٰی مِنَّا فِیْ بَیْتِهٖ فَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَی اللّٰهِ زُلْفًا .

۳۵۷۶۔عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حذیفہؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں وہ شخص بتایئے جو آنحضرت ﷺ سے دوسرے لوگوں کی نسبت چال وچلن میں زیادہ قریب تھا۔ تاکہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور احادیث سنیں۔ فرمایا: ایسے شخص عبداللہ بن مسعودؓ ہی ہیں۔ وہ آپ ﷺ کے پوشیدہ خانگی حالات سے بھی واقف ہوتے تھے۔ جن کا ہمیں علم تک نہ ہوتا آنحضرت ﷺ کے جھوٹ سے محفوظ صحابہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سب میں ام عبد کے بیٹے عبداللہ بن مسعودؓ کے علاوہ کوئی اللہ سے اتنا قریب نہیں جتنے وہ ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۷۷۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن ناصاعد الحرانی نازهیر نامنصور عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْکُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنْ غَیْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

۳۵۷۷۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں بغیر مشورے کے کسی کو لشکر کا امیر مقرر کرتا تو ابن مسعودؓ کو کرتا۔

اس حدیث کو ہم صرف حارث کی علیؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان بن وکیع اپنے والد سے وہ سفیان ثوری سے وہ ابواسحاق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے امیر مقرر کرتا تو ام عبد (ابن مسعودؓ) کو کرتا۔

۳۵۷۸۔ حدثنا هناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن شقیق بن سلمة عن مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسَالِمٍ بْنِ مَوْلَی اَبِیْ حُذَیْفَةَ

۳۵۷۸۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ ابن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابوحذیفہؓ کے مولیٰ سالم سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۷۹۔ حدثنا الجراح بن مخلد البصری نا معاذ ابن هشام ثنی ابی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَیْثَمَةَ بْنِ اَبِیْ سُبْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَلِیْ اَبَاهُرَیْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ

۳۵۷۹۔حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ فرماتے ہیں میں مدینہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کوئی نیک دوست عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوہریرہؓ سے ملوادیا میں ان کے پاس بیٹھا اور اپنی دعا کے متعلق بتایا: انہوں نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ کا

سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتُ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ الْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ

رہنے والا ہوں اور خیر کا طلب مجھے یہاں لائی ہے۔ فرمایا: کیا وہاں مستجاب الدعوات ❶ سعید بن مالک نہیں ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھنے اور جوتیاں سیدھی کرنے والے ابن مسعود نہیں ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ کے راز دار حذیفہ نہیں ہیں؟ کیا وہ عمار نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی دعا کے مطابق شیطان سے دور کر دیا ہے؟ اور کیا دو کتابوں والے سلمان نہیں ہیں قتادہ کہتے ہیں۔ دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ ❷

یہ حدیث حسن غریب ہے اور خثیمہ: عبدالرحمٰن بن سبرہ کے بیٹے ہیں سند میں وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حذیفہ بن الیمان کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۸۰۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا اسحق بن عيسىٰ عن شريك عن ابی اليقظان عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَاحَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ ابْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَاعَنْ زَاذَانَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

۳۵۸۰۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاش آپ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں اور پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ لیکن جو چیز تم سے حذیفہ بیان کرے اس کی تصدیق کرنا اور جو عبداللہ بن مسعود پڑھے وہی پڑھنا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابووائل سے منقول ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ انشاء اللہ زاذان سے۔

یہ حدیث حسن ہے اور شریک سے منقول ہے۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

زید بن حارثہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۸۱۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا محمد بن بكر عن ابن جريج عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ الَافٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ الَافٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَاسَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۵۸۱۔ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے اسامہ کو بیت المال سے ساڑھے تین ہزار اور عبداللہ بن عمر کو تین ہزار دیئے تو انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم انہوں نے کسی غزوہ میں مجھ پر سبقت حاصل نہیں کی۔ فرمایا: اس لئے کہ اسامہ کے والد زید رسول اللہ ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ عزیز اور اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ لہٰذا میں نے آنحضرت ﷺ کے

❶ یعنی ان لوگوں میں سے جن کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (مترجم) ❷ حضرت سلمانؓ پہلے نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے، لہٰذا انہیں دو کتابوں والا کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّىْ

محبوب شخص کو اپنے محبوب پر مقدم کیا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۲۔ حدثنا قتيبة نا يعقوب بن عبدالرحمٰن عن موسىٰ بن عقبة عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَاكُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ

۳۵۸۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "ادعوهم لأبائهم هو اقسط عند الله" (یعنی انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کیا کرو۔)

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۸۳۔ حدثنا الجراح بن مخلد وغير واحد قالوا نا محمد بن عمر بن الرومي نا علي بن مسهر عن اسماعيل بن ابي خالد عن ابي عمرو الشيباني قال اَخْبَرَنِىْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِىَ اَخِىْ زَيْدًا قَالَ هُوَذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَااَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْىَ اَخِىْ اَفْضَلَ مِنْ رَّاْيِىْ

۳۵۸۳۔ حضرت جبلہ بن حارثہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ فرمایا: وہ یہ ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں نہیں روکتا۔ زید نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کو اختیار نہیں کرسکتا۔ جبلہ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن رومی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸۴۔ حدثنا احمد بن الحسن نا عبدالله بن مسلمة عن مالك بن انس عن عبدالله بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِىْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِىْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِىْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ بَعْدَهٗ

۳۵۸۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ بن زید کو مقرر کردیا۔ لوگ ان کی امارت پر طعن کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو کیا ہوا تم تو اس کے باپ کی امارت پر پر بھی طعن کرتے تھے۔ اللہ کی قسم وہ امارت کا مستحق اور میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز تھا۔ اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر اسے اسماعیل بن جعفر سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اسامہ بن زید کے عمدہ خصائل

۳۵۸۵۔ حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن سعید بن عبید بن السباق عن مُحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْلِيْ

۳۵۸۵۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھا تو میں اور کچھ لوگ مدینہ واپس آئے۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ ﷺ کی زبان بند ہو چکی تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی لیکن اپنے ہاتھ مجھ پر رکھتے اور انہیں اٹھاتے۔ میں جانتا تھا کہ آپ ﷺ میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن طلحة بن یحیٰی عن عائشة بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَعْنِيْ اَنَاالَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَاعَآئِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهٗ

۳۵۸۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسامہ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: آپ چھوڑ دیجئے میں پونچھ دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ اس سے محبت کرو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۷۔ حدثنا احمد بن الحسن نا موسٰی بن اسمعیل نا ابوعوانة قال حدثنا عمر بن ابی سلمة ابن عبدالرحمٰن عن اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْجَآءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ يَااُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَّنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِيْ مَاجَآءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَّهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَاجِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

۳۵۸۷۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے۔ اور مجھ سے کہا کہ اے اسامہ آنحضرت ﷺ سے ہمارے لئے اجازت مانگو۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں انہیں اجازت دے دو۔ وہ اندر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم آپ ﷺ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ ﷺ کے نزدیک آپ کے اہل میں سے آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمد سے۔ عرض کیا: ہم آپ کی اولاد کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ گھر والوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ فرمایا: ان میں سے میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید ہے۔ پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: علی بن ابی طالبؓ۔ حضرت

فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ

عباسؓ فرمانے لگے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنے چچا کو آخر میں کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علیؓ نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ، عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جریر بن عبداللہ بجلی کے عمدہ خصائل

۳۵۸۸۔ حدثنا احمد بن منيع نا معوية بن عمرو الازدى نازائدة عن بيان عن قيس ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَاحَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ

۳۵۸۸۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی عطا سے محروم نہیں کیا اور مجھے جب بھی دیکھتے ہنستے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن منیع اسے معاویہ بن عمرو سے وہ زائدہ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی عطا سے محروم نہیں کیا اور جب بھی مجھے دیکھا مسکرائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبداللہ بن عباسؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۸۹۔ حدثنا بندار و محمود بن غيلان قالا نا ابواحمد عن سفيان عن ليث عن اَبِيْ جَهْضَمَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ

۳۵۸۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو مرتبہ جبرائیلؑ کو دیکھا اور آنحضرت ﷺ نے دو ہی مرتبہ ان کے لئے دعا کی۔

یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابوجہضم نے ابن عباسؓ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۳۵۹۰۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا قاسم بن مالك المزنى عن عبد الملك بن ابى سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ

۳۵۹۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دو مرتبہ اللہ سے دعا کی کہ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

یہ حدیث اس سند سے عطا کی روایت سے حسن غریب ہے۔ عطا اسے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اسے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے حکمت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبداللہ بن عمرؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۹۱۔حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّمَا بِیَدِیْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَّلَا اُشِیْرُبِهَا اِلٰی مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْاِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

۳۵۹۱۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی مخمل کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں اس سے جنت کی جس جانب بھی اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حفصہ کو سنایا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا فرمایا: عبداللہ نیک آدمی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبداللہ بن زبیرؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۹۲۔ حدثنا عبداللّٰه بن اسحاق الجوهری انا ابوعاصم عن عبداللّٰه بن المؤمل عن ابن ابی مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَای فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَاعَائِشَةُ مَااُرٰی اَسْمَآءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰی اُسَمِّیَه، فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّکَه، بِتَمْرَةٍ

۳۵۹۲۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ (کی روشنی) دیکھی تو فرمایا: عائشہ مجھے یقین ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے۔ تم لوگ اس کا نام نہیں رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

انس بن مالکؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۹۳۔ حدثنا قتیبة نا جعفر بن سلیمان عن الجعد اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ صَوْتَه، فَقَالَتْ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِیْسٌ قَالَ فَدَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَیْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَیْنِ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِی الْاٰخِرَةِ

۳۵۹۳۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپ ﷺ کی آواز سن کر عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان یارسول اللہ! یہ انیس ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے تین دعائیں کی ان میں سے دو تو میں نے دنیا میں دیکھ لیں اور تیسری کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انس بن مالکؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

٣٥٩٤۔حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۹۴۔حضرت ام سلیمؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! انس بن مالک آپ ﷺ کا خادم ہے اس کے لئے دعا کیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اس کا مال واولاد زیادہ کر اور جو کچھ اسے دیا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔

٣٥٩٥۔حدثنا زيد بن اخزم الطائى نا ابوداؤد عن شعبة عن جابر عن اَبِىْ نَضْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جابر جعفی کی روایت سے جانتے ہیں۔وہ ابونضر سے روایت کرتے ہیں۔ابونضر: خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری ہیں یہ انس سے بہت احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۵۹۵۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک سبزی توڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے نام پر میری کنیت رکھ دی۔

٣٥٩٦۔حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا زيد بن الحباب نا ميمون اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِىُّ قَالَ قَالَ لِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَاثَابِتُ خُذْعَنِّىْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّىْ اِنِّىْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ابوکریب بھی زید بن حباب سے وہ میمون ابوعبداللہ سے وہ ثابت سے اور وہ انس سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔اس میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ علوم جبرائیلؑ سے حاصل کئے ہیں۔یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۹۶۔حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے فرمایا: اے ثابت مجھ سے علم حاصل کرلو کیونکہ مجھ سے معتبر آدمی نہیں ملے گا۔اس لئے کہ میں نے اسے آنحضرت ﷺ سے سیکھا ہے۔آپ ﷺ نے جبرائیلؑ سے اور جبرائیلؑ نے اللہ رب العزت سے۔

٣٥٩٧۔حدثنا محمود بن غيلان نا ابواسامة عَاصِمِ الْاَحْوَلَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاذَاالْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ يَعْنِىْ يُمَازِحُهٗ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۹۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اکثر مجھے اے دو کان والے کہا کرتے تھے۔ابوسلمہ کہتے ہیں: یعنی مذاق کے طور پر۔

٣٥٩٨۔حدثنا محمود بن غيلان نا اَبُوْدَاؤدَ عَنْ اَبِىْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِى الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَالَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ

۳۵۹۸۔حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعالیہ سے پوچھا کہ کیا انس نے آنحضرت ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا: آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی کی۔ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا اور اس میں ایک درخت تھا

يُحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةِ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يُجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ

جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا ہے اور ان سے روایت کی ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوہریرہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۹۹۔حدثنا ابوموسیٰ محمد بن المثنیٰ نا عثمان بن عمرناابن ابی ذئب عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَآءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَآءَ كَ فَبَسَطَهٗ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا مِّمَّا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهٖ

۳۵۹۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ ﷺ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں۔لیکن یاد نہیں کرسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلائی اور پھر آپ ﷺ نے بہت سی باتیں کیں ان میں سے میں کچھ نہیں بھولا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

۳۶۰۰۔ حدثنا محمد بن عمر بن علی المقدمی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سماك عَنْ اَبِيْ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِيْ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَخَذَهٗ فَجَمَعَهٗ عَلٰى قَلْبِيْ قَالَ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَهٗ

۳۶۰۰۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوکر چادر بچھا دی۔پھر آپ ﷺ نے اسے اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اور اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۶۰۱۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یعلی بن عطاء عن الولید بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيْثِهٖ

۳۶۰۱۔حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا: آپ ﷺ ہم سب سے زیادہ خدمت اقدس ﷺ میں حاضر رہے تھے اور سب سے زیادہ احادیث حفظ کی ہوئی تھیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۰۲۔حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن نا احمد بن سعید الحرانی انا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحاق عن مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ يَااَبَامُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَاالْيَمَانِيَّ يَعْنِيْ اَبَاهُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ

۳۶۰۲۔مالک بن عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبیداللہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابومحمد آپ ﷺ نے اس یمنی (ابوہریرہؓ) کو دیکھا ہے کیا وہ تم سے زیادہ احادیث جانتا ہے؟ کیونکہ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو تم لوگوں سے نہیں سنتے یا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے؟ فرمایا: یہ صحیح ہے کہ اس نے ہم سے زیادہ

بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالَانَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْيَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَا اَنْ يَّكُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ مِسْكِيْنًا لَّاشَيْءَ لَهٗ ضَيْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهٗ مَعَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوْتَاتٍ وَّغِنًى وَّكُنَّا نَاتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ لَااَشُكُّ اِلَّا اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ

احادیث سنی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھا اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ ﷺ کا مہمان رہتا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی کھاتا پیتا تھا۔ جب کہ ہم لوگ گھر بار والے مالدار لوگ تھے۔ ہم صبح وشام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے آنحضرت ﷺ سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی نیک شخص کو کبھی آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں یونس بن بکیر وغیرہ یہ حدیث محمد بن اسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۰۳۔ حدثنا بشر بن آدم بن ابنة ازهرالسمان نا عبدالصمد بن عبدالوارث نا ابو خلدة نا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَاكُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ

۳۶۰۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا دوس سے۔ فرمایا: میرا خیال تھا کہ اس قبیلے میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس میں خیر ہو۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابو عالیہ کا رفیع ہے۔

۳۶۰۴۔ حدثنا عمران بن موسى القزازثنا حماد بن زيد نا المهاجر عن ابى العالية الرِيَاحِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْفِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَّسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَايُفَارِقُ

۳۶۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں لایا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں برکت کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے انہیں جمع کر کے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: لو پکڑو اور اسے اپنے توشہ دان میں رکھ دو۔ جب تم لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور اسے جھاڑنا نہیں۔ میں نے اس میں سے کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کئے پھر خود بھی اس سے کھاتے لوگوں کو بھی کھلاتے۔ اور وہ تھیلی کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جس روز حضرت عثمانؓ قتل کیا گیا اس روز وہ گر گئی۔

حَقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّہٗ انْقَطَعَ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔

۳۶۰۵۔ حدثنا احمد بن سعید المرابطی نا روح بن عبادة نا اسامةُ بنُ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ لِمَ کُنِّیْتَ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّیْ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَهَابُکَ قَالَ کُنْتُ اَرْعٰی غَنَمَ اَهْلِیْ وَکَانَتْ لِیْ هُرَیْرَةٌ صَغِیْرَةٌ فَکُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا کَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَکَنَّوْنِیْ اَبَاهُرَیْرَةَ

۳۶۰۵۔ حضرت عبداللہ بن رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہ کیوں رکھی گئی؟ فرمایا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ رات کو میں اسے ایک درخت پر بٹھا دیتا اور دن میں اسے ساتھ لے جاتا اور اس سے کھیلتا رہتا۔ اس طرح لوگ مجھے ابو ہریرہ کہنے لگے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۰۶۔ حدثنا قتیبة نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن وهب بن منبه عن اخیه همام بن مُنَبِّه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ عَمْرٍو فَاِنَّہٗ کَانَ یَکْتُبُ وَکُنْتُ لَااَکْتُبُ

۳۶۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ احادیث کسی کو یاد نہیں وہ بھی اس لئے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ

معاویہ بن ابی سفیانؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۰۷۔ حدثنا محمد بن یحیی ابومسهر عن سعید بن عبدالعزیز عن ربیعة بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا وَّاهْدِ بِهٖ

۳۶۰۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاویہؓ کے لئے دعا کی کہ یا اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۰۸۔ حدثنا محمد بن یحیی نا عبداللّٰہ بن محمد النفیلی نا عمرو بن واقد عن یونس بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ

۳۶۰۸۔ حضرت ابو ادریس خولانی کہتے ہیں کہ جب عمر بن خطابؓ۔ عمیر بن سعد کو حمص کی حکمرانی سے معزول کر کے معاویہ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر کو معزول کر کے معاویہ کو مقرر کر دیا

بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَّوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَاتَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ

عمیر کہنے لگے۔ معاویہ کے متعلق اچھی بات ہی سوچو کیونکہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ان کے متعلق یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عمرو بن عاصؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۰۹۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن مشرح بن هَامَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

۳۶۰۹۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص مؤمن ہوا۔ ❶

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کی سند قوی نہیں۔

۳۶۱۰۔ حدثنا اسحاق بن منصور نا ابواسامة عن نافع بن عمر الجمحي عن ابن ابي مليكة عن طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ

۳۶۱۰۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف نافع بن عمر والجمحی کی روایت سے جانتے ہیں۔ نافع ثقہ ہیں لیکن اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

خالد بن ولیدؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۱۱۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن هشام بن سعد عن زيد بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا يَااَبَاهُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ

۳۶۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر کے دوران آنحضرت ﷺ کے ساتھ کسی جگہ ٹھہرے۔ تو لوگ ہمارے سامنے سے گزرنے لگے آپ ﷺ مجھ سے پوچھتے کہ ابوہریرہؓ یہ کون ہے؟ میں بتاتا تو کسی کے متعلق فرماتے کہ یہ کتنا اچھا بندہ ہے اور کسی کے متعلق فرماتے یہ کتنا برا بندہ ہے یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے تو پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: خالد بن ولید۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد بن ولید کتنا اچھا آدمی ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

❶ یعنی انہیں ایمان قلبی عطا کیا گیا۔ (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ زید بن اسلم نے ابوہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں یا نہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔ اور اس باب میں ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سعد بن معاذ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۱۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

۳۶۱۲۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ریشمی کپڑا بھیجا گیا۔ لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس پر تعجب میں پڑ گئے ہو۔ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال بھی اس سے اچھے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۱۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق انا ابن جريج اخبرنی ابوالزبير اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّلَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

۳۶۱۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ ہمارے سامنے رکھا گیا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان کی وفات پر رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔

اس باب میں اسید بن حضیر، ابوسعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۱۴۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبدالرزاق نا معمر عن قتادة عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَااَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِیْ بَنِیْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ

۳۶۱۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے۔ کیونکہ اس نے بنوقریظہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ خبر جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو فرمایا: فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قیس بن سعد بن عبادہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۱۵۔ حدثنا محمد بن مرزوق البصری نا محمد بن عبداللّٰه الانصاری ثنی ابی عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۶۱۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ قیس بن سعد کا مرتبہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک امیر کے کوتوال کا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے امور انجام دیا کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرْطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّا يَلِيْ مِنْ اُمُوْرِهٖ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ بھی انصاری سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں ہے۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جابر بن عبداللہؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۱۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَّلَابِرَزَوْنٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو نہ خچر پر سوار تھے اور نہ کسی ترکی گھوڑے پر، بلکہ پیدل تشریف لائے۔

۳۶۱۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا بشر بن السدی عن حماد بن سلمة عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً

۳۶۱۷۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اونٹ کی رات میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا کی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اونٹ کی رات سے مراد وہ رات ہے جس کے متعلق کئی سندوں سے منقول ہے کہ جابرؓ نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور اپنا اونٹ آپ ﷺ کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا۔ جابرؓ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اس رات آپ ﷺ نے میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا کی۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن عمرو بن حزام ہے۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ جابرؓ ان کی پرورش کرتے اور انہیں خرچ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان پر رحم فرماتے تھے جابرؓ سے ایک روایت میں یہی منقول ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مصعب بن عمیرؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۱۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد نا سفيان عن الاعمش عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نُمْرَةً كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطُّوْا بِهٖ

۳۶۱۸۔ حضرت خبابؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضامندی کے لئے ہجرت کی۔ لہٰذا ہمارا اجر اللہ ہی پر ہے۔ ہم میں سے کئی اس حالت میں فوت ہو گئے کہ دنیاوی اجر میں سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکے۔ اور ایسے بھی ہیں جن کی امیدیں بار آور ثابت ہوئیں۔ اور وہ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ مصعب بن عمیرؓ اس حال میں فوت ہوئے کہ ایک کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا وہ بھی ایسا کہ اگر ان کا سر ڈھکتے تو پیر ننگے ہو جاتے اور پیر ڈھکتے تو سر ننگا

رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ

ہو جاتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا سر ڈھک دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم سے اسے ہناد نے ابن ادریس کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ ابووائل سے اور وہ خباب بن ارت سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ الْبَرَآءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

براء بن مالکؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۱۹۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا سیارنا جعفر بن سلیمان نا ثابت وعلی بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَيْنِ لَايُؤْبَهُ لَهُ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَآءُ بْنُ مَالِكٍ

۳۶۱۹۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے غبار آلود بالوں والے، پریشان اور پرانے کپڑوں والے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف کوئی التفات بھی نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے انہی لوگوں میں سے براء بن مالکؓ بھی ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوموسیٰ اشعریؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۲۰۔ حدثنا موسٰی بن عبدالرحمٰن الکندی نا ابویحیی الحمّانی عن بریدة بن عبداللّٰه بن ابی بردة عن اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَااَبَامُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

۳۶۲۰۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آل داؤدؑ کی سریلی آوازوں میں سے آواز عطا کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں بریدہؓ، ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سہل بن سعدؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۲۱۔ حدثنا محمد بن عبداللّٰه بن بزیع نا الفضیل بن سلیمان نَاابُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

۳۶۲۱۔ حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ خندق کھدوا رہے تھے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے ہم مٹی نکال رہے تھے۔ جب آپ ﷺ ہمارے پاس سے گزرتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہٰذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابوحازم سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہیں۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ قتادہ سے اور وہ انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں۔ لہٰذا انصار ومہاجرین کی تکریم کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۸۳۰ ۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ رَّاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۰۔صحابی ہونے کی فضیلت۔

۳۶۲۲ ۔ حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی البصری نا موسی بن ابراھیم بن کثیرالانصاری قال سمعت طلحة بن خراش یَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْرَای مَنْ رَّاٰنِیْ قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ وَقَالَ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتُ طَلْحَةَ قَالَ یَحْیٰی وَقَالَ لِیْ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتَنِیْ وَنَحْنُ نَرْجُوا اللّٰہَ

۳۶۲۲۔حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکے گی۔ جس نے مجھے دیکھا ہو یا اسے دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا ہو۔طلحہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا ہے اور موسیٰ کہنے لگے میں نے طلحہ کو دیکھا ہے۔یحییٰ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے مجھ سے فرمایا:تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم سب نجات کی امید رکھتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۲۳ ۔حدثنا ھناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدة ھُوَالسَّلْمَانِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَیْمَانُھُمْ شَھَادَاتِھِمْ اَوْشَھَادَاتُھُمْ اَیْمَانَھُمْ

۳۶۲۳۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ان کے بعد ان کے بعد والے اور ان کے بعد ان کے بعد والے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قسموں سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی دینے سے پہلے قسمیں کھائیں گے۔

اس باب میں عمرؓ،عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۱ ۔مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب۱۸۳۱۔بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت۔

۳۶۲۴ ۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۳۶۲۴۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے۔بیعت (رضوان) کی ان میں سے کوئی جہنم میں نہیں جائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۲ ۔ فِیْمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب۱۸۳۲۔جو شخص صحابہ کو برا بھلا کہے۔

۳۶۲۵ ۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ذکوان اَبَاصَالِحٍ

۳۶۲۵۔حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔اس لئے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّااَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ

قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے بھی برابر نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور "نصیف" سے نصف مد مراد ہے۔ حسن بن علی بھی ابومعاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوسعید خدریؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۲۶۔ حدثنا محمد بن یحیی نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا عبیدة بن ابی رائطة عن عبدالرحمٰن بْنِ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ

۳۶۲۶۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور انہیں ہدف ملامت نہ بنانا۔ اس لئے کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض کیا۔ اور جس نے انہیں ایذا پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت دی گویا کہ اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی اللہ عنقریب اسے (اپنے عذاب میں) گرفتار کر دیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۲۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ازهرالسمّان عن سلیمان التیمی عن خداش عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّاصَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ

۳۶۲۷۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس جس نے بیعت رضوان میں بیعت کی وہ سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے سرخ اونٹ ❶ والے کے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۲۸۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبُ نِالنَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَایَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَةَ

۳۶۲۸۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حاطب کا ایک غلام ان کی شکایت لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! حاطب دوزخ میں جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں موجود تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ سرخ اونٹ والے سے مراد جد بن قیس منافق ہے جو بیعت میں شریک نہیں ہوا، اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا۔ (مترجم)

۳۶۲۹۔ حدثنا ابو کریب نا عثمان بن نا جیة عن عبداللّٰہ بن مسلم ابی طیبة عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۳۶۲۹۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو جس زمین پر فوت ہوگا۔ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور ہو کر اٹھے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مسلم بھی اسے ابوطیبہ سے وہ بریدہؓ اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۰۔ حدثنا ابوبکر بن نا فع نا النضر بن حماد نا سیف بن عمر عن عبیداللّٰہ بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ

۳۶۳۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا کہتے ہوں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے عبیداللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۳۳۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب ۱۸۳۳۔ حضرت فاطمہؓ کی فضیلت۔

۳۶۳۱۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ فِیْ اَنْ يُّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَااٰذَنُ ثُمَّ لَااٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ اِبْنَتِیْ وَيَنْكِحَ اِبْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا بَضْعَةٌ مِّنِّیْ يُرِيْبُنِیْ مَارَابَهَا وَيُؤْذِيْنِیْ مَااٰذَاهَا

۳۶۳۱۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی کا نکاح علیؓ سے کر دیں۔ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ تین مرتبہ اسی طرح کہنے کے بعد فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علی بن ابی طالبؓ میری بیٹی کو طلاق دینا چاہے تو دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ میری بیٹی میرے دل کا ٹکڑا ہے جو اسے برا لگتا ہے وہ مجھے بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے مجھے بھی ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۳۲۔ حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا الاسود بن عامر عن جعفر الاحمر عن عبداللّٰہ بن عطاء عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِیْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

۳۶۳۲۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ سے اور مردوں میں سے علیؓ سے تھی ابراہیم کہتے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۳۳۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن علیة عن ایوب عن ابن اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَااٰذَاهَا وَیُنْصِبُنِیْ مَااَنْصَبَهَا

۳۶۳۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا تو یہ بات آنحضرت ﷺ تک پہنچی آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف پہنچاتی ہے جو چیز اسے تعب دیتی ہے وہ مجھے بھی تعب دیتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی ابن ابی ملیکہ سے وہ ابوزبیر اور کئی حضرات سے روایت کرتے ہیں جب کہ بعض حضرات ابن ابی ملیکہ سے مسور کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے روایت کی ہو۔ چنانچہ عمرو بن دینار بھی ابن ابی ملیکہ سے اور وہ مسور سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۴۔ حدثنا سلیمان بن عبدالجبار البغدادی ناعلی بن قادم نااسباط بن نصرالهمدانی عن السدی بن صُبَیْح مَوْلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ

۳۶۳۴۔ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا: میں بھی اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور جن سے تم صلح کرو گے ان سے میں بھی صلح کروں گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ام سلمہؓ کے مولیٰ معروف نہیں ہیں۔

۳۶۳۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نااابواحمد الزبیری ناسفیان عن زبید عن شهر بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ کِسَآءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ وَخَاصَّتِیْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ

۳۶۳۵۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسنؓ و حسینؓ، علیؓ اور فاطمہؓ کو ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر کے انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم خیر ہی پر ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب کی سب سے بہتر روایت ہے۔ اس باب میں انسؓ، عمرو بن ابی سلمہؓ اور ابوحمراء سے بھی روایت ہے۔

۳۶۳۶۔ حدثنا محمد بن بطارنا عثمان بن عمر نا اسرائیل عن میسرة بن حبیب عن المنهال بن عمرو عن عائشة بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّهَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِیَامِهَا

۳۶۳۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عادات، چال چلن، خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہؓ بنت محمد ﷺ سے زیادہ آپ ﷺ سے مشابہ نہیں دیکھا۔ جب وہ آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آنحضرت ﷺ بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آپ ﷺ کا

وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَآءِ نَا فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَآءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَضَحِكْتِ مَاحَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّيْ اِذَنْ لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ مِنْ وَّجْعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اِنِّيْ اَسْرَعُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذٰلِكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ

بوسہ لیتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ پر گر پڑیں۔ آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ پھر سر اٹھا کر رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ پہلے تو میں سمجھتی تھی کہ وہ عورتوں میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں لیکن بہر حال عورت تھیں۔ پھر جب آپ ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں گر کر سر اٹھا کر روئیں اور دوسری مرتبہ ہنسیں؟ انہوں نے کہا۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں، میں نے یہ راز چھپایا۔ بات یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ اس مرض میں وفات پا جائیں گے اس پر میں رونے لگیں اور دوسری مرتبہ فرمایا کہ تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملو گی اس پر میں ہنسنے لگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

۳۶۳۷۔ حدثنا حسين بن يزيد الكوفي نا عبدالسلام بن حرب عن اَبِي الْحَجَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسَئَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَاعَمِلْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا

۳۶۳۷۔ جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ فرمایا: فاطمہؓ سے۔ پھر پوچھا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا: ان کے شوہر سے اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ بکثرت روزے رکھتے اور اور نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب۔ مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب حضرت عائشہؓ کی فضیلت۔

۳۶۳۸۔ حدثنا يحيى بن درست نا حماد بن زيد عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ

۳۶۳۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے کہ آئے تو آنحضرت ﷺ کو ہدایا بھیجیں۔ میری سوکنیں سب حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے ام سلمہؓ لوگ ہدایا

صَوَاحِبَاتِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ یَااُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِیْدُ الْخَیْرَ کَمَا تُرِیْدُ عَائِشَةَ فَقُوْلِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُالنَّاسَ یَهْدُوْنَ اِلَیْهِ اَیْنَ مَاکَانَ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَیْهَا فَاَعَادَتِ الْکَلَامَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِیْ قَدْ ذَکَرْنَ اَنَّ النَّاسَ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِالنَّاسَ یَهْدُوْنَ اَیْنَمَا کُنْتَ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ یَااُمَّ سَلَمَةَ لَاتُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ مَااُنْزِلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْکُنَّ غَیْرَهَا وَقَدْرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَاالْحَدِیْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

بھیجنے کے لئے عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم بھی اسی طرح خیر چاہتی ہیں جس طرح عائشہؓ۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ آپ ﷺ جہاں بھی ہوں وہیں ہدایا بھیجا کریں۔ ام سلمہؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا تو آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ لیکن جب تیسری مرتبہ بھی انہوں نے یہی بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ! تم مجھے عائشہ کے متعلق تنگ نہ کیا کرو۔ اس لئے کہ اس کے علاوہ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعض حضرات یہ حدیث حماد بن زید سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہشام بن عروہ سے عوف کے حوالے سے بھی منقول ہے وہ رمیثہ سے اور وہ ام سلمہ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ سلیمان بن ہلال، ہشام بن عروہ سے حماد بن زید ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۹۔ حدثنا عبد بن حمیدنا عبدالرزاق عن عبداللّٰه بن عمرو بن علقمة المکی عن ابن ابی حسین عن ابن ابی مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرَائِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

۳۶۳۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جبرائیلؑ ایک مرتبہ ایک ریشمی کپڑے پر میری صورت میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: یہ دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی بیوی ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اسے عبداللہ بن دینار سے اسی سند سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابواسامہ بھی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۶۴۰۔ حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه بن المبارك نا معمر عن الزهری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاعَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ وَهُوَ یَقْرَأُ عَلَیْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ تَرٰی مَالَانَرٰی

۳۶۴۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ یہ جبرائیلؑ ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ کہتی ہیں میں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ﷺ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۴۱۔ حدثنا سوید انا عبداللّٰہ بن المبارك نا زکریا عن الشعبی عن ابی سلمة بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۳۶۴۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۴۲۔ حدثنا حمید بن مسعدة نا زیاد بن الربیع نا خالد بن سلمة المخزومی عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَااَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَآئِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَامِنْهُ عِلْمًا

۳۶۴۲۔ حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگوں (صحابہ) کو کسی حدیث کے بارے میں اشکال ہوتا اور اس کے بارے میں عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کا علم ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۴۳۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب وبندار قالا یحیی بن حماد نا عبد العزیز بن المختار نا خالد الحذّاء عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلٰی جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَآئِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

۳۶۴۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ذات سلاسل کے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ جب میں آیا تو آپ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ سے۔ میں نے پوچھا: آدمیوں میں سے؟ فرمایا: اس کے والد سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۴۔ حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا یحیی بن سعید الاموی عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

۳۶۴۴۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کے والد سے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اسماعیل اسے قیس سے روایت کرتے ہیں۔

۳۶۴۵۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر

۳۶۴۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عن عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن بن مَعْمَرٍ عَنِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

عائشہؓ کی ساری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید (گوشت اور روٹی) کی تمام کھانوں پر۔

اس باب میں عائشہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالہ انصاری مدنی ہے وہ ثقہ ہیں۔

۳۶۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی ثنا سفیان عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَآئِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اُعْزُبْ مَقْبُوْحًا مَّنْبُوْحًا اَتُؤْذِیْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۴۶۔ عمرو بن غالب کہتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ کی موجودگی میں کسی شخص نے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا۔ تو انہوں نے فرمایا: مردود اور بدترین آدمی دفع ہوجا! تو آنحضرت ﷺ کی لاڈلی رفیقہ حیات کو اذیت پہنچاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۷۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا ابوبکر بن عیاش عن اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَّقُوْلُ هِیَ زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِیْ عَآئِشَةَ

۳۶۴۷۔ حضرت عبداللہ بن زیادؒ اسدی کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عائشہؓ دنیا و آخرت (دونوں میں) آنحضرت ﷺ کی بیوی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۸۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر بن سلیمان عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

۳۶۴۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ان کے محبوب ترین شخص کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: عائشہ۔ پوچھا کہ مردوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: ان کے والد۔

یہ حدیث اس سند سے انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۳۵۔ فِیْ فَضْلِ خَدِيْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب ۱۸۳۵۔ خدیجہؓ کی فضیلت۔

۳۶۴۹۔ حدثنا ابوهشام الرفاعی نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَابِیْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۳۶۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ خدیجہؓ کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی کسی بیوی پر رشک نہیں آیا۔ اگر وہ ہوتیں تو میرا کیا حال ہوتا۔ اس کی وجہ صرف اتنی تھی کہ آنحضرت ﷺ بکثرت انہیں یاد کرتے اور اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو تلاش کر کے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۰۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسٰى عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ مَاحَسَدْتُّ امْرَأَةً مَاحَسَدْتُّ خَدِيْجَةَ وَمَاتَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَامَاتَتْ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّاصَخَبَ فِيْهِ وَلَانَصَبَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۰۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے خدیجہؓ کے علاوہ کسی پر اتنا رشک نہیں کیا۔ میرا تو آپ ﷺ سے نکاح ہی ان کی وفات کے بعد ہوا لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں شور وغل ہے نہ ایذاء وتکلیف ہے۔

۳۶۵۱۔ حدثنا هرون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبدالله بن جعفر قال سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآءِ هَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّخَيْرُ نِسَآءِ هَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

۳۶۵۱۔حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدیجہؓ اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر اور مریم بنت عمران اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر تھیں۔

اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۲۔ حدثنا ابوبكر بن زنجوية ثنا عبدالرزاق نا معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِّسَآءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۵۲۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے اتباع واقتداء کرنے کے لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریمؑ بنت عمران خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہؓ بنت محمد ﷺ اور آسیہؓ (فرعون کی بیوی)

باب ۱۸۳۶۔فِيْ فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۸۳۶۔ازواج مطہراتؓ کی فضیلت۔

۳۶۵۳۔ حدثنا العباس العنبري نا يحيى بن كثير العنبري ابوغسان ناسلمة بن جعفر وكان ثقة عن الحكم بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ

۳۶۵۳۔حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے فجر کی نماز کے بعد کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی فلاں بیوی فوت ہوگئی ہیں۔ وہ فوراً سجدے میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کر رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِيْلَ لَهٗ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا فَاَىُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو سجدہ کیا کرو۔ چنانچہ ازواج مطہرات میں سے کسی کی وفات سے زیادہ بڑی کیا نشانی ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

٣٦٥٤۔ حدثنا بندار نا عبدالصمد نا هاشم بن سعيد الكوفي ناكنانة قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتِ حَيِّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِّنِّيْ وَزَوْجِيْ مُحَمَّدٌ وَّاَبِيْ هٰرُوْنُ وَعَمِّيْ مُوْسٰى وَكَانَ الَّذِيْ بَلَغَهَا اِنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ

۳۶۵۴۔ حضرت صفیہ بنت حییؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے عائشہؓ اور حفصہؓ سے یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا: ہم آنحضرت ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ عزت والیاں ہیں اس لئے کہ ہم آپ ﷺ کی بیویاں بھی ہیں اور ان کے چچا کی بیٹیاں بھی۔ میں نے یہ بات آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کی تو فرمایا: تم نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہوسکتی ہو؟ میرے شوہر محمد (ﷺ) ہیں۔ میرے والد ہارونؑ ہیں اور میرے چچا موسیٰؑ ہیں۔ ❶

اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے جانتے ہیں۔

٣٦٥٥۔ حدثنا اسحاق بن منصور وعبد بن حميد قالا انا عبدالرزاق انا معمر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَاحَفْصَةُ

۳۶۵۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ کو پتہ چلا کہ حفصہؓ نے ان کے متعلق کہا ہے کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے۔ اس پر وہ رونے لگیں۔ جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ ﷺ نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ حفصہؓ مجھے یہودی کی بیٹی کہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹی بھی نبی کی ہے تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی ہی کے نکاح میں ہے پھر حفصہ تجھ پر کس چیز پر فخر کرتی ہے؟ پھر فرمایا: حفصہؓ اللہ سے ڈرو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

٣٦٥٦۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن خالد بن عثمة ثنى موسى بن يعقوب الزمعي عن هاشم بن

۳۶۵۶۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں سرگوشی کی۔ وہ رونے

❶ حضرت صفیہؓ یہودی قبیلے کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ یہ لوگ بنو اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں اور ہارونؑ کی اولاد میں سے ہیں جو حضرت موسیٰؑ کے بھائی تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے انہیں چچا اور انہیں والد فرمایا۔ (مترجم)

هاشم ان عبداللّٰه بْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اخبرته اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

لگیں۔ پھر دوبارہ سرگوشی کی تو ہنسنے لگیں۔ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے تو میں نے ان سے ان کے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی۔ کہنے لگیں پہلے آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی پھر بتایا کہ تم جنت میں مریم بنت عمران کے علاوہ تمام عورتوں کی سردار ہوگی یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۶۵۷۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا سفيان عن هشام عن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ

۳۶۵۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے اور میں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہوں۔ نیز جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اسے برائی سے یاد نہ کیا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہشام بن عروہ سے بھی ان کے والد کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً منقول ہے۔

۳۶۵۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن اسرائيل عن الوليد عن زيد بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُبَلِّغْنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ شَيْئًا اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بحال فقسمه النبي ﷺ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَااَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِيْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَاالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ دَعْنِيْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

۳۶۵۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص میرے صحابہ کے متعلق میرے سامنے برائی بیان نہ کرے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب ان کی طرف جاؤں تو میرا دل صاف ہو۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ مال لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے تقسیم کیا میں دو شخصوں کے پاس پہنچا تو وہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم محمد (ﷺ) کو اس تقسیم سے نہ رضائے الٰہی مقصود ہے اور نہ دار آخرت۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے بہت بری لگی۔ لہٰذا میں نے آکر آنحضرت ﷺ سے بیان کردی۔ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا: جانے دو موسیٰ کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی انہوں نے بھی صبر کیا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند میں ایک شخص زیادہ ہے۔ محمد بن اسماعیل، عبیداللہ بن موسیٰ سے وہ حسین بن محمد سے وہ اسرائیل سے وہ سدی سے وہ ولید بن ابی ہشام سے وہ زائدہ بن زائدہ سے وہ ابن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں یعنی اس سند کے علاوہ اور سند سے۔

باب ۱۸۳۷ ـ فَضْلُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۶۵۹ ـ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا شعبة عن عاصم قال سمعت زربن حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ إِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَرَأَ فِيْهَا إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَايَهُوْدِيَّةٌ وَلَاالنَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةِ وَمَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهٗ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَّلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِيًا لَابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

باب ۱۸۳۷۔ ابی بن کعبؓ کی فضیلت۔

۳۶۵۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھی اور اس میں اس طرح پڑھا "ان الدین عند اللہ یکفرہ" تک (یعنی اللہ کے نزدیک دین ایک ہی طرف کی ملت ہے نہ کہ یہودیت، نہ نصرانیت اور نہ مجوسیت، اور جو شخص نیکی کرے گا اسے ضرور اس کا بدلہ دیا جائے گا) پھر آپ ﷺ نے "لو ان" آخر تک پڑھا۔ یعنی اگر کسی کے پاس مال کی بھری ہوئی ایک وادی بھی ہو تو بھی اس کی خواہش ہوگی کہ اسے دوسری بھی مل جائے اور اگر دو ہوں تو تیسری کی خواہش ہوگی۔ اور یہ کہ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابزی اسے اپنے والد سے اور وہ ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ قتادہ بھی انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

باب ۱۸۳۸ ـ فَضْلِ الْاَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ

۳۶۶۰ ـ حدثنا بندار نا ابوعامر عن زهير بن محمد ابن عبداللّٰه بن محمد بن عقيل عن الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَاالْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَءً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ

باب ۱۸۳۸۔ انصار اور قریش کی فضیلت۔

۳۶۶۰۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں بھی چلنے لگیں۔ تب بھی میں ان کا ساتھ دوں گا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۶۱ ـ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نَاشُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَايُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّامُنَافِقٌ مَّنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ

۳۶۶۱۔ حضرت عدی بن ثابت حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا کہ ان سے وہی محبت کرتا ہے جو مؤمن ہے اور صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ ہم نے عدی سے پوچھا کہ کیا آپ

وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبَغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَآءِ فَقَالَ اِيَّایَ حَدَّثَ

نے خود یہ حدیث براء سے سنی۔ فرمایا: بلکہ انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۶۲۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلُمَّ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ

۳۶۶۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند لوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا ہمارے ایک بھانجے کے علاوہ کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: قریش نئے نئے جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور نئی نئی مصیبت سے بھی دوچار ہوئے ہیں (قتل وقید وغیرہ) میں چاہتا ہوں کہ ان کی دل شکنی کا کوئی علاج کروں اور ان سے الفت کروں۔ ❶ کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر گھروں کو لوٹ جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ (ﷺ) کو لے کر جاؤ۔ عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری میں، تو میں انصار ہی کے ساتھ چلوں گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۶۳۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا علی بن زید بن جدعان نا النضر بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهِ وَبَنِیْ عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِیْ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِیْ ذَرَارِيْهِمْ

۳۶۶۳۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ حرہ کے موقع پر انسؓ کے چند اقرباء اور ان کے کچھ چچازاد بھائی شہید ہوئے تو میں نے انہیں تعزیت کا خط لکھا۔ اس میں لکھا کہ میں تمہیں اللہ کی طرف سے ایک بشارت دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ انصار کو، ان کی اولاد اور ان کی اولادوں کی اولادوں کی مغفرت فرما۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتادہ سے نضر بن انسؓ سے اور وہ زید بن ارقمؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۶۴۔ حدثنا عبدة بن عبداللّٰه الخزاعی البصری نا ابوداوٗد وعبدالصمد قالانامحمد بن ثابت البنانی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ

۳۶۶۴۔ حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابوطلحہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا۔ میں انہیں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

❶ اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے کچھ مال دے دیا تھا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّھُمْ مَاعَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۵۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن زکریا بن ابی زائدۃ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْھَا اَھْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ

۳۶۶۵۔ حضرت ابوسعیدؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے خاص اور رازدار لوگ جن کے پاس میں لوٹ کر جاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں۔ اور میں جن لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں وہ انصار ہیں لہٰذا ان میں سے بروں کو معاف کردو اور نیکیوں کو قبول کرلو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۶۶۔ حدثنا محمدبن بشار نا محمد بن جعفرنا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ

۳۶۶۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میرے اعتماد والے اور رازدار لوگ ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہٰذا ان کے نیکوں کو قبول کرو اور ان کے بروں کو معاف کردو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۷۔ حدثنا احمد بن الحسن نا سلیمان بن داوٗد الھاشمی نا ابراھیم بن سعد نا صالح بن کیسان عن الزھری عن محمد بن ابی سفیان عن یوسف بن الحکم عن مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدْھَوَانَ قُرَیْشٍ اَھَانَہُ اللّٰہُ

۳۶۶۷۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہتا ہے اللہ اسے ذلیل کردیتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید بھی یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ ابن شہاب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۶۸۔ حدثنا ابوکریب نا ابویحیی الحمانی عن الاعمش عن طارق بن عبدالرحمٰن عن سعید بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ لَایُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

۳۶۶۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۹۔ حدثنا ابو کریب نا ابو یحیی الحمانی عن الاعمش عن طارق بن عبدالرحمٰن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالاً فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا

۳۶۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تو نے قریش کو پہلے (قتل واسر) کے عذاب کا مزہ چکھایا اب آخر میں انہیں عنایت اور رحمتوں کا مزہ چکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے عبدالوہاب دراق بھی یحییٰ سے اور وہ اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۶۷۰۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسحاق بن منصور عن جعفر الاحمر عن عطاء بن السَّائِبِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَآءِ الْاَنْصَارِ

۳۶۷۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ انصار، انصار کی اولاد، ان کی اولاد کی اولاد اور ان کی عورتوں کی مغفرت فرما۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۳۹۔ مَاجَآءَ فِيْ اَيِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

باب ۱۸۳۹۔ انصار کے گھروں کی فضیلت۔

۳۶۷۱۔ حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن یحیی ابن سعید الانصاری اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْبِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ

۳۶۷۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار میں سے بہتر لوگوں یا فرمایا بہتر انصار کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: قبیلہ بنو نجار اور پھر جو ان کے قریب ہیں یعنی بنو عبدالاشہل پھر ان کے قریب والے بنو حارث بن خزرج پھر ان کے قریب والے بنو ساعدہ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو بند کر کے کھولا جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا: انصار کے سب گھروں میں ہی خیر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انسؓ اسے ابواسید ساعدی سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۷۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِيْ النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ

۳۶۷۲۔ حضرت ابواسید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے محلوں میں سے سب سے بہتر بنو نجار کا محلہ ہے پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا اور انصار کے تمام محلوں میں خیر ہے۔ سعد کہنے لگے میں دیکھ رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ہم پر فضیلت دے دی ہے۔ چنانچہ کہا گیا: تمہیں بھی تو بہت سوں

الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَااَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ

پر فضیلت دی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۳۶۷۳۔ حدثنا ابوسائب سلم بن جنادة بن سلم نا احمد بن بشیر عن مجالد عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دِیَارِ الْاَنْصَارِ بَنُوالنَّجَّارِ

۳۶۷۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سے بہترین گھر بنونجار کے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۴۔ حدثنا ابوالسائب نا احمد بن بشیر عن مجالد عن الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُالْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ

۳۶۷۴۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میں سے بہترین لوگ قبیلہ بنوعبدالاشہل کے لوگ ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۱۸۴۰۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْمَدِیْنَةِ

باب ۱۸۴۰۔ مدینہ منورہ کی فضیلت۔

۳۶۷۵۔ حدثنا قتیبة بن السعیدنا اللیث عن سعید ابن ابی سعید المقبری عن عمرو بن سلیم عن عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِحَرَّةِ السُّقْیَا الَّتِیْ کَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ عَبْدَكَ وَخَلِیْلَكَ وَدَعَالِاَهْلِ مَکَّةَ بِالْبَرَکَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَیْ مَابَارَکْتَ لِاَهْلِ مَکَّةَ مَعَ الْبَرَکَةِ بَرَکَتَیْنِ

۳۶۷۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور جب سعد بن ابی وقاصؓ کے محلے میں حرہ سقیا کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا اور قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ ابراہیمؑ تیرے بندے اور دوست تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں اور تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے مد اور صاع میں اس سے دگنی برکت فرما جتنی اہل مکہ کے لئے کی تھی۔ اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ عبداللہ بن زیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۷۶۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا ابونباتة

۳۶۷۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

یونس بن یحیی بن نباتة سلمة بن وردان عن ابی سعید بْنِ اَبِیْ الْمُعَلّٰی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ

ﷺ نے فرمایا: میرے منبر اور گھر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کامل مروزی بھی عبدالعزیز بن ابی حازم سے وہ کثیر بن زید سے وہ ولید بن رباح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے) ہیں کہ فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز مسجد نبوی کی ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اسے عبدالملک نے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور آنحضرت ﷺ سے اور سند سے بھی منقول ہے

۳۶۷۷۔ حدثنا بندار نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا

۳۶۷۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

اس باب میں سبیعہ بنت حارث اسلمیہؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۷۸۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عبیداللّٰه بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَّهٗ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَی الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِیْ لَکَاعِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِهَا وَلَاوَائِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ

۳۶۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ ان کی ایک مولاۃ آئیں اور کہنے لگیں مجھ پر زمانے کی گردش ہے لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ عراق چلی جاؤں۔ فرمایا: شام کیوں نہیں چلی جاتیں وہ حشر ونشر کی زمین ہے۔ پھر اے نادان صبر کیوں نہیں کرتی اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے مدینہ کی سختیوں اور بھوک پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، سفیان بن ابی زہیرؓ اور سبیعہ اسلمیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۷۹۔ حدثنا ابوالسائب ثنا ابوجنادة بن سلم عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قُرْیَةٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ

۳۶۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مسلمانوں کے شہروں میں سے سب سے آخر میں ویران ہوگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۸۰۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس ونا قتیبة عن مالك بن انس عن محمد بن المُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَه' وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَآءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَآءَ ه' فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِىْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا

۳۶۸۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر مدینہ ہی میں اسے بخار ہو گیا۔ چنانچہ وہ آیا اور عرض کیا کہ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اسی طرح عرض کیا: آپ ﷺ اس مرتبہ بھی نہ مانے۔ وہ تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوا لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ جب وہ نکلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے یہ بھی اپنا میل کچیل دور کر کے اپنے پاکیزہ (شے) کو چمکا دیتا ہے۔ ❶

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸۱۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك و ناقتیبة عن مالك عن ابن شهاب عن سعید بن المُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّه' كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَآءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَازَعَرْتُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

۳۶۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو بھی مدینہ میں چرتا ہوا دیکھ لوں تو نہ ڈراؤں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم ہے۔

اس باب میں سعدؓ، عبداللہ بن زیدؓ، انسؓ، ابوایوبؓ، زید بن زیدؓ رافع بن خدیجؓ، جابر بن عبداللہؓ اور سہیل بن حنیفؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۷۲۔ حدثنا قتیبة عن مالك وثنا الانصاری نا معن نا مالك عن عمرو بن ابی عمرو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَه' اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّه' اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّىْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا

۳۶۸۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں بھی مدینہ کو حرم ٹھہراتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸۳۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن عیسٰی بن عبید عن غیلان بن عبداللّٰه العامری عن ابی زرعة بن عمرو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

۳۶۸۳۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی آپ جا کر ٹھہریں گے وہی دارالہجرہ ہوگا۔ مدینہ، بحرین اور قنسرین۔

❶ یعنی جیسے بھٹی میل کو دور کر دیتی اسی طرح مدینہ بھی برے لوگوں کو وہاں سے نکال دیتا ہے۔ (مترجم)

اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیُّ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلَتْ فَهِیَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِیْنَةَ اَوِالْبَحْرَیْنِ اَوْقَنَّسْرِیْنَ

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ابو عامر نے اسے اکیلے روایت کیا ہے۔

۳۶۸۴۔ حدثنا محمد بن غیلان نا الفضل بن موسٰی نا هشام بن عروة عن صالح بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَصْبِرُ عَلٰی لَاوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْشَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۳۶۸۴۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ کی سختی اور بھوک برداشت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور صالح بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

باب۔ فِیْ فَضْلِ مَکَّةَ

باب مکہ کی فضیلت۔

۳۶۸۵۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَآءَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْلَا اِنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ

۳۶۸۵۔حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم اے مکہ تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو ہرگز نہ جاتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔یونس بھی زہری سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔محمد بن عمرو اسے ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔زہری کی ابوسلمہ سے عبداللہ بن عدی بن حمراء کے حوالے سے منقول حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۸۶۔ حدثنا محمد بن موسی البصری نا الفضیل بن سلیمان عن عبداللّٰه بن عثمان خثیم نا سعید بن جُبَیْرٍ وَاَبُوالطُّفَیْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَکَّةَ مَااَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَاسَکَنْتُ غَیْرَكِ

۳۶۸۶۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے فرمایا: تم کتنے اچھے شہر ہو اور مجھے کتنے عزیز ہو۔اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں کبھی تیرے علاوہ کہیں نہیں رہتا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۴۲۔ فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ

باب ۱۸۴۲۔عرب کی فضیلت۔

۳۶۸۷۔ حدثنا محمد بن یحیی الازدی واحمد بن منیع وغیروا حد قالوانا ابوبدر شجاع بن الولید عن

۳۶۸۷۔حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا دین تمہارے ہاتھ

قابوس بن اَبِیْ ظَبْیَان عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاسَلْمَانُ لَاتُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَكَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِی اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ

سے جاتا رہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ ﷺ سے کیسے بغض کرسکتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ﷺ کے ذریعے ہدایت دی۔ فرمایا: اگر تم عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھو گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۸۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن بشر العبدی نا عبداللّٰه بن عبداللّٰه بن ابی الاسود عن حصین بن عمر عن مخارق عن عبداللّٰه عن طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عُن عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ

۳۶۸۸۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب سے خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہیں ہوگی۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسین بن عمر احمسی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں۔ حصین محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۳۶۸۹۔ حدثنا یحیی بن موسی نا سلیمان بْنُ حَرْبٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ الْحَرِیْرِ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اِشْتَدَّ عَلَیْهَا فَقِیْلَ لَهَا اِنَّا نَرٰكِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَیْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَزِیْنٍ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ

۳۶۸۹۔ حضرت محمد بن ابی زین اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام حریر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی عربی فوت ہوجاتا تو وہ نہایت غمگین ہوجاتیں۔ لوگوں نے کہا کہ کیا بات ہے جب کوئی عرب فوت ہوتا ہے تو آپ اتنی غمگین کیوں ہوجاتی ہیں فرمانے لگیں: میں نے اپنے مولی سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کا ہلاک ہونا قیامت کی قربت کی نشانیوں میں سے ہے۔ محمد بن ابی رزین کہتے ہیں کہ ان کے مولی طلحہ بن مالکؓ تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۰۔ حدثنا محمد بن یحیی الازدی نا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر سمع جابر بن عبداللّٰه یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ شَرِیْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰی یَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْكٍ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِیْلٌ

۳۶۹۰۔ حضرت ام شریکؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا کر رہنے لگیں گے۔ ام شریکؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۹۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدی نا یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُوالْعَرَبِ وَيَافِثُ اَبُوالرُّوْمِ وَحَامٌ اَبُوالْحَبَشِ

۳۶۹۱۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سام عرب کے باپ، یافث رومیوں کے باپ اور حام حبشیوں کے باپ ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت اور یفث بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۸۴۳۔ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ

باب ۱۸۴۳۔ عجم کی فضیلت۔

۳۶۹۲۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن اٰدم عن ابی بکر بن عیاش نا صالح بن ابی صالح مولی عمرو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِكُمْ اَوْبِبَعْضِكُمْ

۳۶۹۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عجم کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: مجھے ان میں سے بعض پر تم لوگوں میں سے بعض سے زیادہ اعتماد ہے۔ یا ان پر تمہاری نسبت زیادہ اعتماد ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۳۔ حدثنا علی بن حجر نا عبداللّٰه بن جعفر ثنی ثوربن زید الدیلی عن ابی الْغَيْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ فِيْنَا فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَا وَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ

۳۶۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے یہ سورت پڑھی اور جب "وآخرین منهم".....الآیة پر پہنچے تو ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی اس کی قوم میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۸۴۴۔ فِیْ فَضْلِ الْيَمَنِ

باب ۱۸۴۴۔ اہل یمن کی فضیلت۔

۳۶۹۴۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد وغیر واحد قالوا نا ابوداوٗد الطیالسی نا عمران القطان عن قتادة عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ

۳۶۹۴۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یمن کی طرف نظر ڈالی اور دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے۔

وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا

یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۵۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن محمد بن عمرو عن اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

۳۶۹۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان بھی وہیں سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۶۹۶۔ حدثنا احمد بن منيع نازيد بن خباب نامعاوية ابن صالح نا ابومريم الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَآءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ

۳۶۹۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہت قریش میں، قضا انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد کے لوگوں میں ہے یعنی یمن کے۔ ❶

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن سے وہ معاویہ سے وہ ابومریم سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے یہ زید بن حباب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۹۷۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار ثنى عمى صالح بن عبد الكبير بن شعيب ثنى عمى عبدالسلام بن شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُاللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَالَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا يَّالَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً

۳۶۹۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد کے رہنے والے اللہ کی زمین پر اس کے دین کے مددگار ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ انہیں زیر کریں لیکن اللہ ان کی ایک نہ مانے گا بلکہ انہیں اور بلند کرے گا۔ اور لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے کاش میرا باپ یا ماں ازدی ہوتے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ انسؓ سے موقوفاً بھی منقول ہے اور میرے نزدیک وہی زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۹۸۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار البصرى نا محمد بن كثير اخبرنى مهدى بن ميمون ثنى غيلان بن جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ

۳۶۹۸۔ حضرت انس بن مالکؓ ❷ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ازدی نہ ہوتے تو کامل لوگوں میں سے نہ ہوتے۔

❶ ایمان و حکمت مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ چونکہ تہامہ میں اور تہامہ یمن میں داخل ہے اس لئے آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ یمن سے نکلے ہیں۔ (مترجم) ❷ حضرت انس بن مالکؓ انصاری ہیں جو عامر ازدی کی اولاد میں سے ہیں۔ (مترجم)

مَالِكٍ يَّقُوْلُ اِنْ لَّمْ نَكُنْ مِّنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۹۹۔ حدثنا ابوبكر بن زنجوية نا عبدالرزاق اخبرنى ابى عن دينا ر مولى عبدالرحمٰن بن عوف قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ ہٗ رَجُلٌ اَحْسِبُهٗ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حَمِيْرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ ہٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حَمِيْرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ اَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ

۳۶۹۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے کہ وہ بنوقیس کے قبیلے سے تھا۔ کہنے لگا یارسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ ﷺ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا وہ تیسری جانب سے آیا اس مرتبہ بھی آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ ان کے منہ میں سلام اور ان کے ہاتھوں میں طعام ہے پھر وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں بیناء سے اکثر منکر احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۸۴۵۔ فِيْ غِفَارٍ وَّاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب ۱۸۴۵۔ بنوغفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت۔

۳۷۰۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا ابومالك الاشجعى عن موسى بن طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ عَبْدِالدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ

۳۷۰۰۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار، مزنیہ، جہینہ، اشجع، غفار اور قبیلہ عبدالدار کے لوگ میرے رفیق ہیں اور اللہ کے علاوہ ان کا کوئی رفیق نہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان کے رفیق ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۴۶۔ فِيْ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ

باب ۱۸۴۶۔ بنوثقیف اور بنوحنیفہ کے متعلق۔

۳۷۰۱۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلف نا عبدالوهاب الثقفى عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا

۳۷۰۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: ہمیں بنوثقیف کے تیروں نے جلا دیا لہٰذا ان کے لئے بددعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۰۲۔ حدثنا زيد بن اخزم الطائى نا عبدالقاهر

۳۷۰۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت

بن شعيب نا هشام عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ

ہوئے تو تین قبیلوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ثقیف، بنوحنیفہ اور بنوامیہ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۷۰۳۔ حدثنا علی بن حجر انا الفضل بن موسی عن شريك عن عبدالله بن عصم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

۳۷۰۳۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاک کرنے والا ہے۔ ❶

عبدالرحمٰن بن واقد بھی شریک سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں عبداللہ بن عصم کی کنیت ابوعلوان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں وہ عبداللہ بن عصم سے روایت کرتے ہیں۔اسرائیل ان سے روایت کرتے ہوئے انہیں عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں۔اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۷۰۴۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا ايوب عن سعيد الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّااَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْاَنْصَارِيٍّ اَوْثَقَفِيٍّ اَوْدَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

۳۷۰۴۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ کو ایک جوان اونٹنی ہدیئے میں دی۔آپ ﷺ نے اسے اس کے بدلے چھ جوان اونٹنیاں عنایت فرمائیں۔اس پر بھی وہ خفا رہا اور یہ بات آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: فلاں شخص نے مجھے بطور ہدیہ ایک اونٹنی دی جس کے بدلے میں، میں نے اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا اس حدیث میں اور چیزوں کا بھی تذکرہ ہے۔

یہ حدیث ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔یزید بن ہارون، ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں۔اور یہ ایوب بن مسکین ہیں۔انہیں ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔شاید یہ وہی حدیث ہے جو ایوب سے سعید مقبری کے حوالے سے منقول ہے۔ایوب ابوعلاء اور ایوب بن مسکین ایک ہی شخص ہیں۔ابن ابی مسکین بھی انہی کو کہتے ہیں۔

۳۷۰۵۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا احمد بن خالد الحمصي نا محمد بن اسحاق عن سعيد المقبري عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِّنْ

۳۷۰۵۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنوفزارہ کے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو اپنے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی دی جو اسے غابہ کے مقام سے ملے تھے۔آپ ﷺ نے اسے اس کے بدلے میں کچھ دیا تو وہ خفا ہو گیا۔چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے

❶ کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید اور ہلاک کرنے والے سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہے۔(مترجم)

اِبِلِهِ الَّذِیْ کَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ یُهْدِیْ اَحَدُهُمُ الْهَدِیَّةَ فَاُعَوِّضُهٗ مِنْهَا بِقَدْرِ مَاعِنْدِیْ ثُمَّ یَتَسَخَّطُهٗ فَیَظَلُّ یَتَسَخَّطُ فِیْهِ عَلَیَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَااَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِیْ هٰذَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْاَنْصَارِیٍّ اَوْثَقَفِیٍّ اَوْدَوْسِیٍّ

ہوئے سنا کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں بھی جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے انہیں دے دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ مجھ سے خفا رہتے اور خفگی ہی جتاتے ہیں اللہ کی قسم میں آج کے بعد قریشی، انصاری ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی عرب سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔

یہ حدیث یزید بن ہارون کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۷۰۶۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب ناوهب بن جریر انا ابی قال سمعت عبداللّٰه بن خلاد یحدث عن نمیر بن اوس عن مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ عَامِرِ نِالْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسَدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَایَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ هُمْ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعٰوِیَةَ فَقَالَ لَیْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِّنِّیْ وَاِلَیَّ فَقُلْتُ لَیْسَ هٰكَذَا ثَنِیْ اَبِیْ وَلٰكِنَّهٗ ثَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هُمْ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ اَبِیْكَ

۳۷۰۶۔ حضرت عامر بن ابی عامر اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسد اور بنو اشعر بھی کتنے اچھے قبیلے ہیں یہ لوگ جنگ میں فرار نہیں ہوتے اور مال غنیمت سے چراتے نہیں۔ میں ان سے ہوں اور یہ مجھ سے۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث معاویہ کو سنائی تو فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اس طرح نہیں فرمایا: بلکہ فرمایا کہ وہ مجھ سے اور میرے ہی ہیں۔ میں نے کہا: میرے والد نے اس طرح بیان کیا۔ اور میں ان سے اور وہ مجھ سے ہیں تو فرمانے لگے تو پھر تم اپنے والد کی روایت کو زیادہ بہتر جانتے ہوگے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے جانتے ہیں۔ اسد اور ازد دونوں ایک ہی قبیلہ ہیں۔

۳۷۰۷۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا شعبة عن عبداللّٰه بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا

۳۷۰۷۔ حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اسلم کو اللہ صحیح وسلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے۔

اس باب میں ابوذرؓ، ابوبرزہ اسلمیؓ، بریدہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۷۰۸۔ حدثنا علی بن حجر نا اسماعیل بن جعفر عن عبداللّٰه بن دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ

۳۷۰۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ سلامت رکھے، غفار کی مغفر فرمائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی۔

وَغِفَارٌ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے مؤمل سے وہ سفیان سے اور وہ عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۷۰۹۔ حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارٌ وَّاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْقَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّطَيِّءٍ وَّغَطْفَانَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طی اور غطفان کے لوگوں سے بہتر ہوں گے۔

۳۷۱۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن جامع بن شداد عن صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَابَنِیْ تَمِيْمٍ قَالَ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى فَلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْتَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۰۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو تمیم تمہیں بشارت ہو۔ وہ کہنے لگے: آپ ہمیں بشارت دے رہے ہیں تو کچھ عنایت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن میں سے چند لوگ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم لوگ بشارت قبول کر لو اس لئے کہ بنو تمیم نے قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے قبول کی۔

۳۷۱۱۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابواحمد سفيان عن عبدالملك بن عمير عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطْفَانَ وَبَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۱۔ حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ کے لوگ، تمیم، اسد، غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے لوگوں سے بہتر ہیں۔ اور ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ آواز کو بلند کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے یہ لوگ محروم ہو گئے اور خسارے میں رہ گئے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

۳۷۱۲۔ حدثنا بشر بن ادم بن ابنة ازهر السمان حدثنی جدی ازهر السمان عن ابن عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۷۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں۔ لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی شام اور

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوا وَفِيْ نَجْدِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

یمن ہی کے لئے برکت کی دعا کی لوگوں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں۔ شیطان کا سینگ (یعنی اس کے مددگار بھی) وہیں سے نکلیں گے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی ابن عون کی روایت سے اور سالم بن عبداللہ کی روایت سے بھی منقول ہے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۷۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدی نا هشام بن سعد عن سعید بن اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَّفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَآئِهِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَیَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَهْدِهُ الْخِرْاَءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِیٌّ النَّاسُ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ

۳۷۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے ان آباء واجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں۔ (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے) وہ جہنم کا کوئلہ ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے جاہلیت کے تکبر اور آباء واجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے۔ اب تو لوگ یا تو مؤمن متقی ہیں یا فاجر، بدبخت اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۱۴۔ حدثنا هارون بن موسٰی بن ابی علقمة الفروی المدینی قال ثنی ابی عن هشام بن سعد عن سعید بن اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِیٌّ وَّالنَّاسُ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ

۳۷۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے اب دو قسم کے لوگ ہیں۔ متقی، مومن یا بدکار اور بدبخت۔ پھر سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور وہ مٹی سے پیدا کئے گئے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں وہ اپنے والد سے بہت سی ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو انہوں نے ابوہریرہؓ سے نقل کی ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی حضرات یہ حدیث ہشام بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ابوعامر ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں جو ہشام بن سعد سے منقول ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

یہاں مسند ختم ہوگئی۔ والحمدللّٰہ رب العالمین وصلاتہ وسلامہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ الطاہرین

كِتَابُ الْعِلَلِ

حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل کے متعلق کتاب

کرخی، قاضی ابوعامر ازدی، شیخ غورجی اور ابومظفر دھان سے اور یہ تینوں ابومحمد جراحی سے وہ ابوعباس محبوبی سے اور وہ امام ترمذی سے نقل کرتے ہیں کہ اس کتاب میں مذکورہ تمام احادیث پر علماء نے عمل کیا ہے۔ صرف دو حدیثیں ایسی ہیں جو معمول بہ نہیں۔ ۱: حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کی آنحضرت ﷺ نے بغیر کسی خوف، سفر یا بارش کے مدینہ میں ظہر، عصر اور مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھیں۔ ۲: آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: شراب پینے والے کو کوڑے مارو..... اور چوتھی مرتبہ بھی اگر پئے تو اسے قتل کردو۔ ان دونوں حدیثوں کی علتیں بھی مذکور ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے مذاہب نقل کئے ہیں۔ ان میں سفیان ثوری کے اقوال میں سے اکثر اقوال ہم نے محمد بن عثمان کوفی سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے سفیان ثوری سے نقل کئے ہیں۔ جبکہ بعض اقوال ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی سے وہ محمد بن یوسف فریابی سے اور وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں۔

امام مالک بن انس کے اکثر اقوال اسحاق بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے معن بن عیسیٰ قزاری سے اور انہوں نے امام مالک سے نقل کئے ہیں۔ پھر روزوں کے ابواب میں مذکور اشیاء ہم نے ابومصعب مدینی کے واسطے سے امام مالک سے نقل کی ہیں جب کہ بعض اقوال مالک ہم سے موسیٰ بن حزام نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کے واسطے سے امام مالک سے نقل کئے ہیں۔

ابن مبارک کے اقوال احمد بن عبدہ آملی سے انہوں نے ابن مبارک کے اصحاب سے اور انہوں نے ابن مبارک سے نقل کئے ہیں۔ پھر ان کی بعض روایات ہمیں ابووہب کے واسطے سے، بعض علی بن حسن کے واسطے بعض عبدان سے سفیان بن عبدالملک کے حوالے سے بعض ابن حبان کے واسطے سے اور بعض وہب بن زمعہ سے فضالہ کے واسطے سے امام ابن مبارک سے پہنچی ہیں۔ پھر ان سے روایت کرنے والے ان کے علاوہ اور بھی اصحاب ہیں۔

امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی کے واسطے سے امام شافعی سے منقول ہیں۔ وضوء اور نماز کے ابواب میں مذکور امام شافعیؒ کے اقوال میں سے بعض ابوولید مکی کے واسطے سے اور بعض ابواسماعیل سے یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی کے حوالے سے امام شافعی سے نقل کئے ہیں۔ ابواسماعیل اکثر ربیع کے واسطے سے امام شافعی کے اقوال نقل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے ربیع نے ہمیں یہ چیزیں بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے امام احمد اور اسحاق سے نقل کئے ہیں۔ لیکن ابواب حج، دیات اور حدود کے متعلق روایات محمد بن موسیٰ اصم نے اسحاق بن منصور کے حوالے سے ان دونوں سے نقل کی ہیں۔ اسحاق کے بعض اقوال محمد بن فلیح بھی بیان کرتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں سندیں اچھی طرح بیان کردی ہیں کہ یہ روایات موقوف ہیں، اسی طرح احادیث کی علتیں، راویوں کے احوال اور تاریخ وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ تاریخ میں نے کتاب التاریخ سے نقل کی ہے پھر اکثر علتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں نے خود امام بخاری سے گفتگو کی ہے جب کہ بعض کے متعلق عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابوزرعہ سے مناظرہ کیا ہے۔ چنانچہ اکثر امام بخاری سے اور بعض ابوزرعہ سے نقل کی ہیں۔

ہماری اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کی علتیں بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے خود اس کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ

ایک مدت تک یہ چیزیں اس میں نہیں تھیں لیکن جب یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں فائدہ ہے تو انہیں بھی شامل کر دیا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ بہت سے ائمہ نے سخت مشقت اٹھانے کے بعد ایسی تصانیف کیں جو ان سے پہلے نہیں تھیں۔ ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعد بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات اہل علم ہیں ان کی تصانیف سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ثواب کے مستحق ہیں۔ پھر یہ لوگ تصنیف کے میدان میں اقتداء کے قابل ہیں۔

بعض حضرات رجال میں کلام کرنے کو برا سمجھتے ہیں حالانکہ بہت سے تابعین نے بھی لوگوں کے احوال بیان کئے ہیں۔ جن میں حسن بصری، اور طاؤس بھی شامل ہیں ان دونوں نے معبد جہنی پر اعتراضات کئے ہیں۔ سعید بن جبیر، طلق بن حبیب پر اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی، حارث اعور پر اعتراضات کرتے ہیں۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عوف، سلمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ سے بھی راویوں کے متعلق کلام مذکور ہے۔ چنانچہ یہ حضرات بھی بعض راویوں کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی وجہ مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے کیونکہ ان کے متعلق یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ ان لوگوں نے لوگوں کی غیبت یا ان پر طعن کرنا چاہا ہو۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہی تھی کہ ضعفاء کے ضعف کو بیان کر دیا جائے تا کہ لوگ اس سے احتراز کریں اور گمراہی سے بچیں۔ پھر اگر دیکھا جائے تو جن لوگوں کا ضعف بیان کیا گیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی متہم تھا کوئی اکثر غلطیوں کا مرتکب ہوتا تھا کوئی غفلت برتتا تھا اور کوئی حافظے کی کمزوری کی وجہ سے اپنی حدیث بھول جایا کرتا تھا۔ پھر اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دین کی گواہی تحقیقات کی زیادہ محتاج ہے بہ نسبت حقوق و اموال کے۔ لہٰذا اگر ان میں بھی گواہوں کا تزکیہ ضروری ہے تو اس میں تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

محمد بن اسماعیل، محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ کسی چیز میں متہم ہو تو کیا کیا جائے؟ فرمایا: بیان کیا جائے۔ پھر محمد بن رافع نیشاپوری بھی یحییٰ بن آدم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ ایسے لوگ حدیث بیان کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں جو اس کے اہل نہیں ہوتے اور لوگ بھی ان کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں۔ وہ کہنے لگے: لوگوں کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جو بیٹھے اسی کے گرد بیٹھنے لگتے ہیں۔ لیکن صاحب سنت کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا ذکر لوگوں میں باقی رکھتے ہیں جبکہ مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

محمد بن علی بن حسن بن شقیق، نضر بن عبداللہ بن اصم سے وہ اسماعیل بن زکریا سے وہ عاصم سے وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگ سچے اور عادل ہوتے تھے اس لئے سندوں کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا۔ لیکن جب فتنوں کا دور آیا۔ تو محدثین نے اسناد کا اہتمام شروع کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اہل سنت کی حدیث کو قبول کر لیتے ہیں۔ ہاں اہل بدعت کی احادیث ان کے نزدیک غیر مقبول ہیں۔ محمد بن علی بن حسن، عبدان سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسناد دین میں داخل ہیں کیونکہ اگر یہ نہ ہوتیں تو جس کا جو ہی چاہتا کہہ دیتا۔ چنانچہ اسناد کی وجہ سے اگر راوی جھوٹا ہوتا ہے۔ تو پوچھنے پر مبہوت رہ جاتا ہے۔

محمد بن علی، حبان بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک کے سامنے جب ایک حدیث بیان کی گئی تو فرمایا: اس کے لئے عمودوں (ستونوں) کی مضبوطی درکار ہے۔ یعنی یہ ضعیف ہے۔ احمد بن عبدہ وہب سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک نے ان حضرات سے احادیث روایت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب سوید، نضر بن طریف ابوجزء حکم اور حبیب حکم، عبداللہ بن مبارک نے حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں ایک

حدیث نقل کرنے کے بعد ترک کردی۔ میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ اور عبدان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن خنیس کی احادیث پڑھیں۔ لیکن آخر عمر میں جب ان کے سامنے بکر کی احادیث بیان کی جاتیں تو وہ ان سے اعراض کر لیتے۔ احمد، ابووہب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مبارک کے سامنے کسی شخص کا ذکر کیا کہ وہ احادیث میں وہم کیا کرتا تھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے حدیث نقل کرنے سے بہتر ہے کہ میں رہزنی کرنے لگوں۔ موسیٰ بن حزام، یزید بن ہارون کا قول نقل کرتے ہیں کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ سلمان بن عمر نخعی کوفی سے احادیث نقل کرے۔ احمد بن حسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے کہ ان سے پوچھا گیا: جمعہ کس پر واجب ہے؟ لوگوں نے اس مسئلے میں تابعین کے اقوال نقل کئے تو میں نے آنحضرت ﷺ سے منقول ایک حدیث بیان کر دی۔ احمد کہنے لگے آنحضرت ﷺ کی حدیث؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں پھر میں نے بیان کیا کہ حجاج بن نصیر، معارک بن عباد سے وہ عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر لوٹ سکتا ہو۔ احمد کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل یہ حدیث سن کر غصے میں آ گئے اور فرمایا: اپنے رب سے استغفار کر، اپنے رب سے استغفار کر۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس حدیث کی سند کو ضعیف سمجھتے تھے۔ چنانچہ حجاج بن نصیر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید بہت ضعیف قرار دیتے ہیں۔ غرض یہ کہ اگر کوئی حدیث کسی ایسے شخص سے منقول ہو کہ وہ جھوٹ، وضع یا ضعف وغیرہ میں متہم ہو تو ایسے شخص کی بیان کردہ حدیث قابل استدلال نہیں بشرط یہ کہ اس حدیث کو کسی اور ثقہ راوی نے بیان نہ کیا ہو۔ پھر بہت سے ائمہ نے ضعیف راویوں سے احادیث نقل کر کے ان حضرات کے احوال بیان کر دیئے ہیں۔

ابراہیم بن عبداللہ، یعلیٰ بن عبید سے سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ کلبی سے بچو۔ لوگ کہنے لگے کہ آپ بھی تو ان سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: میں ان کے جھوٹ اور سچ کو پہچانتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل، یحییٰ بن معین سے وہ عفان سے اور وہ ابوعوانہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو میں نے ان کا کلام تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ میں ان کے اصحاب سے ملا۔ پھر ابان بن عیاش کے پاس آیا تو اس سے جو چیز بھی پوچھی جاتی وہ حسن ہی سے روایت کر دیتا حالانکہ وہ محض جھوٹا تھا۔ لہٰذا اس کے بعد میں اس سے روایت کرنا حلال نہیں سمجھتا۔ ابان بن عیاش سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے۔ لہٰذا یہ مت سمجھو کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ بعض ائمہ تنقید یا بیان کرنے کے لئے بھی بعض ضعفاء سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں بعض ایسے لوگوں سے احادیث سنتا ہوں جنہیں میں متہم نہیں سمجھتا لیکن ان سے اوپر کا راوی متہم ہوتا ہے۔

کئی راوی ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ سفیان ثوری اور بعض راوی بھی ابان بن عیاش سے اسی اسناد سے اسی طرح نقل کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: میری والدہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ہاں رات رہیں تو مجھے بتایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ابان بن عیاش اگرچہ عبادت و ریاضت سے متصف تھا لیکن اس کے باوجود اس کا یہ حال ہے پھر بعض لوگ حافظ بھی ہوتے ہیں صالح بھی لیکن شہادت دینے یا اسے یاد رکھنے کے اہل نہیں ہوتے۔ غرض یہ کہ جھوٹ میں متہم اور کثیر الخطاء یا غافل شخص کی احادیث قابل قبول نہیں ہیں۔ اکثر ائمہ حدیث یہی مسلک اختیار کرتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبداللہ بن مبارک اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کیا کرتے تھے لیکن جب ان پر ان حضرات کا حال منکشف ہوا تو ترک کر دیا۔ بعض محدثین بڑے بڑے اہل علم کو بھی سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں حالانکہ بعض ائمہ ان کی عظمت شان اور صدق کی وجہ سے ان کی توثیق کرتے ہیں گو کہ بعض روایات میں ان سے وہم ہو گیا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن عمرو پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور ان سے روایت بھی۔

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار کہتے ہیں کہ علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو کے متعلق پوچھا تو یحییٰ نے پوچھا کہ کیا تم درگزر والا معاملہ چاہتے ہو یا تشدید کا۔ عرض کیا: تشدید فرمانے لگے پھر وہ تمہاری مرضی کے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ محمد بن عمرو، ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کو اپنے اساتذہ بتایا کرتے تھے۔ پھر یحییٰ بن سعید نے امام مالک بن انس سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بات کہی۔ علی، اسحاق بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو، سہیل بن ابی صالح سے بہتر ہیں بلکہ عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بہتر ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ کہ کیا آپ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا اگر میں ان کی تلقین کرنا چاہوں تو کرسکتا ہوں۔ علی نے پوچھا کیا ان کی تلقین کی جاتی تھی؟ فرمایا: ہاں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی اس کی وجہ سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یحییٰ نے ان سے روایت کرنا اس لئے نہیں چھوڑا کہ کذب کے ساتھ متہم تھے بلکہ سوءِ حفظ کی وجہ سے ترک کیا۔ ان سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ایک طرح اور دوسری مرتبہ کسی اور طرح حدیث بیان کرتا تو اس سے روایت کرنا ترک کردیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن حضرات سے وہ روایت نہیں کرتے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور کئی امام روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ، محمد بن عجلان اور انہی کی طرح اور حضرات پر بھی قلت حفظ کی وجہ سے ان کی بعض روایات پر اعتراض کرتے ہوئے ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے احوال معلوم ہوجائیں۔

حسن بن علی حلوانی بھی علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ہم سہیل بن صالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم محمد بن عجلان کو ثقہ اور مامون سمجھتے تھے۔ لیکن یحییٰ بن سعید ان کی سعید مقبری سے روایت پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر بن علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان کی بعض روایات تو ایسی ہیں جو وہ سعید مقبری سے اور وہ ایک شخص کے واسطے سے ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض سعید سے بلاواسطہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ مجھ سے دونوں قسم کی حدیثیں مختلط ہوگئیں۔ لہٰذا میں نے دونوں کو سعید سے ایک ہی سند سے روایت کردیا۔ یحییٰ بن سعید کے محمد بن عجلان پر اعتراض کی میرے نزدیک یہی وجہ ہے اس کے باوجود وہ ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

اسی طرح جنہوں نے ابن ابی لیلیٰ پر اعتراض کیا ہے وہ بھی صرف سوءِ حفظ کی وجہ سے ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابوایوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے چھینک کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں پھر میں نے ابن ابی لیلیٰ سے ملاقات کی تو انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی کسی طرح اور کبھی کسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اور یہ قلت حافظہ ہی کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر علماء ان کی احادیث نقل نہیں کیا کرتے تھے اور جو حضرات کرتے تھے وہ بھی کسی اور سے سننے کے بعد۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن کو احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایات قابل استدلال نہیں۔ اسی طرح کئی حضرات مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہ پر سوءِ حفظ اور کثرت خطاء کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں لیکن کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ایسے راوی اگر منفرد ہوں تو وہ قابل احتجاج نہیں ہوتے۔ یعنی احمد بن حنبل کے ابن ابی لیلیٰ کے متعلق قول کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کی مفرد روایات قبول نہ کی جائیں۔ سب سے زیادہ شدت کے متعلق برتی جاتی ہے جو سندیں یاد نہ رکھے یا ان میں کمی بیشی کردے یا احادیث کی سندیں تبدیل کردے۔ اگر متن میں ایسا تغیر کردے

جس سے معنی تبدیل ہو جائیں تو اس میں بھی تشدید کی جائے گی۔ لیکن جو حضرات سندیں اچھی طرح یاد رکھتے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرتے ہوں جس سے معنی میں فرق نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک ایسے حضرات کی روایات میں کوئی مضائقہ نہیں۔

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے وہ علاء بن حارث سے وہ مکحول سے اور وہ واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر ہم روایت بالمعنی بیان کریں تو اسے قبول کرلو۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں دس اشخاص سے احادیث سنا کرتا تھا ان کے الفاظ مختلف اور معنی ایک ہی ہوتے تھے۔ احمد بن منیع، محمد بن عبداللہ انصاری سے اور وہ ابن عون سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی، شعبی اور حسن روایات بالمعنی بیان کیا کرتے تھے۔ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ انہی الفاظ سے دوبارہ حدیث بیان کیا کرتے تھے جن سے پہلی مرتبہ بیان کی ہوتی۔ علی بن خشرم، حفص بن غیاث سے وہ عاصم احول سے اور وہ عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے ابوعثمان نہدی سے عرض کیا کہ آپ ایک مرتبہ ایک حدیث کو ایک طرح بیان کرنے کے بعد دوسری مرتبہ اور طرح بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: تم پہلی مرتبہ جو سنو اسی کو اختیار کرلو۔ جارود، وکیع سے وہ ربیع بن صبیح سے اور وہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ اگر حدیث معنی کے اعتبار سے صحیح ہو تو یہی کافی ہے۔ علی بن حجر، عبداللہ بن مبارک سے وہ سیف بن سلیمان سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر تم حدیث میں کمی کرنا چاہو تو کرسکتے ہو لیکن بڑھانا نہیں۔ ابوعمار حسین بن حریث، زید بن خباب سے اور وہ ایک شخص سے اس کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفیان ثوری ہمارے پاس آئے اور فرمایا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے بالکل بعینہ وہی الفاظ بیان کئے ہیں جو سنے تھے تب بھی میری بات کی تصدیق نہ کرو اور روایت بالمعنی ہی سمجھو۔ حسین بن حریث، وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ برباد ہو جاتے۔ چنانچہ علماء کے درمیان تفاضل حفظ، اتقان اور سماع کے وقت تثبت کی قبیل سے ہے۔ اگرچہ اکثر ائمہ قوت حافظہ کے باوجود خطاء اور غلطی سے نہ بچ سکے۔

محمد بن حمید رازی، جریر سے وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا: اگر تم روایت کرو تو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کیا کرو اس لئے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی جس کے متعلق میں نے ان سے دو سال بعد پوچھا تو بالکل بعینہ بیان کردی، نہ کوئی حرف زیادہ کیا اور نہ کم۔ ابوحفص عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید قطان سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم سے کہا: کیا بات ہے سالم بن ابی جعد کی حدیث آپ سے زیادہ مکمل ہوتی ہے فرمایا: اس لئے کہ وہ لکھا کرتے تھے۔

عبدالجبار، سفیان سے عبدالملک بن عمیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جب حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔ حسین بن مہدی، عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے کانوں نے کوئی ایسی بات نہیں سنی جسے میرے دل نے محفوظ نہ کرلیا ہو۔ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے بہتر بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابراہیم بن سعید جوہری، سفیان بن عیینہ سے ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے زہری کے بعد یحییٰ بن کثیر سے بڑا کوئی عالم حدیث نہیں دیکھا۔ محمد بن اسماعیل، سلیمان بن حرب سے اور وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عون حدیث بیان کرتے اور جب میں ایوب سے اس کے خلاف حدیث بیان کرتا تو وہ اپنی حدیث کو چھوڑ دیتے اور کہتے کہ ایوب، محمد بن سیرین کی حدیث کو ہم سے زیادہ نہیں جانتے تھے۔ ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو فرمایا: مسعر سب سے زیادہ ثبت ہیں۔

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد اور ابوولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: شعبہ نے جس حدیث میں بھی مجھ سے اختلاف کیا میں نے (ان کے اعتماد پر) اسے چھوڑ دیا۔ ابوبکر، ابوولید سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: حماد بن سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اگر حدیث کا علم حاصل کرنا

چاہتے ہو تو شعبہ کی صحبت اختیار کرنا ضروری سمجھو۔ عبد بن حمید، ابوداؤد سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث نقل کی ہے اس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں اور اسی طرح اگر دس حدیثیں نقل کی ہیں تو دس سے زیادہ مرتبہ اور اگر پچاس نقل کی ہیں تو پچاس سے زیادہ مرتبہ اور اگر سو احادیث نقل کی ہیں تو سو سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں۔ لیکن حبان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گیا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔

محمد بن اسماعیل، عبداللہ بن اسود سے وہ ابن مہدی سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: شعبہ حدیث کے امیر المؤمنین ہیں۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے شعبہ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور نہ ہی کوئی ان کے برابر ہے۔ ہاں اگر سفیان ان سے اختلاف کریں تو میں ان کے قول پر اعتماد کرتا ہوں۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون ایسا ہے جو طویل حدیث کو بہتر یاد کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس میں شعبہ زیادہ قوی تھے۔ مزید کہتے ہیں کہ شعبہ احوال رجال سے سب سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ فلاں حدیث فلاں نے فلاں سے روایت کی ہے۔ جب کہ سفیان صاحب الابواب تھے۔ ابوعمار حسین بن حریث، وکیع سے نقل کرتے ہیں۔ کہ شعبہ کہا کرتے تھے کہ سفیان کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ میں نے جب بھی ان سے کوئی حدیث پوچھی انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن بن موسیٰ انصاری سے نقل کرتے ہیں مالک بن انس احادیث میں ''ی، ت'' کے متعلق بھی تشدید برتتے تھے۔ ابوموسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ قدیم انصاری قاضی مدینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مالک بن انس ایک مرتبہ ابوحازم کی مجلس پر سے گزرے وہ احادیث بیان کر رہے تھے۔ لیکن وہ ٹھہرے نہیں، چلے گئے۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اور کھڑے ہو کر حدیث اخذ کرنا میرے نزدیک مکروہ ہے۔

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے اور وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: میرے نزدیک مالک کی سعید بن مسیب سے منقول احادیث سفیان ثوری کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے منقول احادیث سے زیادہ عزیز ہیں نیز حدیث میں مالک بن انس سے زیادہ معتبر کوئی شخصیت نہیں۔ وہ حدیث میں امام ہیں۔ میں نے احمد بن حسن سے احمد بن حنبل کا یہ قول سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ پھر ان سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: وکیع دل کے معاملے میں بڑے ہیں جب کہ عبدالرحمٰن امام ہیں۔ میں نے صفوان بن مہان بن صفوان ثقفی بصری کو علی بن مدینی سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے رکن اور مقام کے درمیان قسم اٹھا کر کہنے کے لئے کہا جائے تو بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم نے اس موضوع کو بیان کرنے میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے تاکہ اس سے تفاضل علماء پر استدلال کیا جا سکے کہ بعض بعض سے حفظ واتقان میں افضل ہیں اور جن پر علماء نے اعتراضات کئے ہیں وہ بھی کسی وجہ سے ہیں۔

اگر کوئی کسی عالم کے سامنے ایسی احادیث پڑھے جو اسے یاد ہوں یا پھر وہ ان احادیث کی اصل کاپی کو دیکھ رہا ہو تو صحیح ہے۔ چنانچہ حسین بن مہدی بصری، عبدالرزاق سے اور وہ ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے احادیث پڑھیں اور پھر ان سے پوچھا کہ نہیں کس طرح بیان کروں؟ فرمایا: ہم سے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ سوید بن نصر، علی بن حسین سے وہ ابوعصمہ سے وہ یزید نحوی سے اور وہ عکرمہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل طائف میں سے چند لوگ ابن عباسؓ کے پاس ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے تو ابن عباسؓ نے اس میں سے پڑھنا شروع کیا۔ چنانچہ وہ اس میں تقدیم وتاخیر کرنے لگے۔ پھر فرمایا: بھئی میں تو اس

مصیبت سے عاجز آ گیا ہوں لہٰذا تم لوگ خود میرے سامنے پڑھو کیونکہ تمہارے پڑھنے پر میرا اقرار اسی طرح ہے جیسے میں نے پڑھ کر سنایا۔ سوید بھی علی بن حسین بن واقد سے وہ اپنے والد سے اور وہ منصور بن معتمر سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو اپنی کتاب دے کر اسے روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اس کے لئے روایت کرنا جائز ہے۔ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث پوچھی تو فرمایا: تم پڑھ لو۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ وہی پڑھیں چنانچہ فرمایا: کیا تم شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا جائز نہیں سمجھتے؟ حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ احمد بن حسن، یحییٰ بن سلیمان مصری، جعفری سے عبداللہ بن وہب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جس روایت میں ''حدثنا'' کہوں تو سمجھ لو کہ میں نے اور لوگوں کے ساتھ سنی ہے۔ اگر ''حدثنی'' کہوں تو صرف میں نے سنی ہے، اگر ''اخبرنا'' کہوں اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے یہ استاد کے سامنے پڑھی ہے اور میں بھی وہاں حاضر تھا۔ اور اگر ''اخبرنی'' کہوں تو میں نے اکیلے استاد کے سامنے پڑھی ہے ابوموسیٰ محمد بن مثنی، یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''حدثنا'' اور ''اخبرنا'' ایک ہی چیز ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم ابومصعب مدینی کے پاس حاضر ہوئے تو ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ہم یہ احادیث کس طرح روایت کریں۔ فرمایا: کہو کہ ہم سے ابومصعب نے بیان کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اگر کوئی عالم کسی دوسرے کو اپنے سے منقول احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو یہ جائز ہے۔ محمود بن غیلان، وکیع سے وہ عمران بن حدیر سے وہ ابومجلز سے اور وہ بشیر بن نہیک سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے ابوہریرہؓ کی روایات ایک کاپی میں لکھنے کے بعد ان سے پوچھا کہ میں یہ احادیث آپ سے روایت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ محمد بن اسماعیل واسطی بھی محمد بن حسن سے اور وہ عوف اعرابی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے پوچھا کہ کیا میں آپ کی وہ احادیث بیان کر سکتا ہوں جو میرے پاس ہیں تو فرمایا: ہاں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں۔ ان سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ پھر جارود بن معاذ بن انس سے اور وہ عبیداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک کتاب لے کر زہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ آپ کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ مجھے انہیں بیان کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابوبکر علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا مجھے یہ احادیث جو آپ نے بیان کی ہیں، نقل کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں۔ یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی عطاء خراسانی سے منقول احادیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ضعیف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ احادیث انہوں نے مجھے سنائی ہیں فرمایا: ان کا اخبرنی کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ انہوں نے انہیں کتاب دے دی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ مرسل احادیث اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ کئی حضرات انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ علی بن حجر، بقیہ بن ولید سے اور وہ عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے زہری کے سامنے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے کہتے ہوئے سنا: ''قال رسول الله صلى الله عليه وسلم'' اس پر زہری کہنے لگے۔ اللہ کی قسم پر مارتم ایسی احادیث بیان کرتے ہو جن کی کوئی مہار یا لگام نہیں۔ ابوبکر، علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔ اس لئے کہ عطاء ہر قسم کی احادیث نقل کرتے تھے مزید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر کی مرسل احادیث بھی میرے نزدیک عطاء سے بہتر ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک طاؤس اور مجاہد کی مرسل روایات میں سے کس کی زیادہ بہتر ہیں؟ فرمایا: دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ابواسحاق کی مرسل روایات میرے نزدیک غیر معتبر ہیں۔ اسی طرح اعمش، تیمی، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابن عیینہ کی مرسل روایات کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ پھر فرمایا: سفیان بن سعد کی مرسل روایات کا بھی یہی حال ہے۔ میں نے ان سے امام مالک کے مرسلات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: لوگوں کے

نزدیک کسی کی حدیث امام مالک کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ بہتر نہیں۔ سوار بن عبداللہ عنبری کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جن احادیث میں حسن بصری نے "قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم" کہا ان میں سے ایک یا دو حدیثوں کے علاوہ تمام احادیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جو حضرات مرسل احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں احتمال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ائمہ ثقات نے یہ حدیث غیر ثقہ شخص سے روایت کی ہو جیسے کہ حسن بصری، معبد جہنی پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور پھر اس سے روایت بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بشر بن معاذ بصری، مرحوم بن عبدالعزیز عطاء سے وہ اپنے والد اور چچا سے اور وہ حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ معبد جہنی سے دور رہو یہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ نیز شعبی سے منقول ہے کہ انہوں نے حارث اعور سے نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ کذاب تھا۔ محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کرتے ہیں کہ کیا تم اس بات پر تعجب نہیں کرتے کہ میں نے جابر جعفی سے ان کے ایک قول کی وجہ سے ایک ہزار احادیث روایت کرنا ترک کر دی ہیں اور سفیان بن عیینہ اس کے باوجود ان سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے جابر جعفی سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر بعض علماء مرسل احادیث کو حجت تسلیم بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوعبیدہ بن ابی سفر کوفی، سعید بن عامر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلیمان اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو عبداللہ بن مسعودؓ سے متصل الاسناد ہو۔ وہ فرمانے لگے۔ اگر میں "عن عبداللّٰہ" کہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ حدیث میں نے خود ان سے سنی ہے۔ لیکن اگر کہوں "قال عبداللّٰہ" تو اس میں میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں۔

تضعیف رجال میں بھی علماء کا اسی طرح اختلاف ہے جس طرح اور چیزوں میں ہے۔ چنانچہ شعبہ نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیتے ہوئے ان سے روایت کرنا ترک کر دیا ہے لیکن وہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم درجے کے رواۃ سے احادیث نقل کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم، ہجری، محمد بن عبیداللہ عزرمی اور کئی ایسے حضرات سے روایت کی ہے جو نہایت ضعیف ہیں۔ محمد بن عمرو بن نبہان نے امیہ بن خالد سے کہا کہ آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کی روایت رد کر دیتے۔ اور محمد بن عبیداللہ عرزمی سے روایت کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ شعبہ بھی پہلے عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت کرتے تھے۔ لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ وہ حدیث ہے جس کی روایت میں وہ منفرد ہیں۔ اسے عبدالملک، عطاء بن ابی رباح سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ہر آدمی اپنے شفعے کا مستحق ہے لہٰذا اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے۔ بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔ انہیں کئی ائمہ ثابت قرار دیتے ہیں اور ابوزبیر، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر تینوں سے روایت کرتے ہیں۔ احمد بن منیع، ہشیم سے وہ حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ عطاء بن ابی رباح سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم جابر بن عبداللہؓ کے پاس جاتے آپس میں ان احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ہم سب میں ابوزبیر زیادہ حافظ تھے۔

محمد بن یحییٰ بن عمرو، سفیان بن عیینہ سے ابوزبیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے جابر بن عبداللہؓ سے احادیث سنتے وقت آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں حفظ کر لوں۔ ابن ابی عمر بھی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی نے ابوزبیر سے روایت کی ہے۔ یہ بات کہتے ہوئے سفیان نے اپنی مٹھی بند کی کہ وہ حفظ و اتقان میں قوی تھے۔ عبداللہ بن مبارک سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان علم کے میزان تھے۔ ابوبکر، علی بن عبیداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا: شعبہ نے ان سے اس حدیث کی وجہ سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے جو انہوں نے صدقے کے باب میں بیان کی ہے۔ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول آنحضرت ﷺ کا قول کہ "جو شخص اتنا مال ہونے کے باوجود کہ اس سے کام نکل سکتا ہو لوگوں سے سوال کرے گا وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! کام نکلنے سے مراد کتنا مال ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اس کی

قیمت کا سونا۔'' علی، یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اور زائدہ، حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ حکیم بن جبیر سے صدقہ کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ پھر شعبہ کے دوست عبداللہ نے سفیان ثوری سے کہا: کاش کہ حکیم کے علاوہ بھی کوئی شخص یہ حدیث بیان کرتا۔ اس پر سفیان کہنے لگے: کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے۔ فرمایا: نہیں۔ کہنے لگے میں نے زبید کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حدیث حسن سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی کذب سے متہم نہ ہو۔ وہ حدیث شاذ نہ ہو اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہو۔ پھر حدیث غریب کی محدثین کے نزدیک کئی وجوہ ہیں۔ بہت سی احادیث اس لئے غریب ہوتی ہیں کہ صرف ایک سند سے منقول ہوتی ہیں۔ جیسے حماد بن سلمہ کی ابوعشراء سے منقول حدیث وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا حلق اور لبہ کے علاوہ ذبح جائز نہیں؟ فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی جھونک دو تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث کو صرف حماد نے ابوعشراء سے نقل کیا ہے اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔ چنانچہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے مشہور ہے ہم اسے صرف انہی کی سند سے پہچانتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی امام اکیلا کوئی حدیث روایت کرتا ہے پھر اس سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں اور اس طرح وہ مشہور ہو جاتی ہے۔ جیسے عبداللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے منقول حدیث کہ آنحضرت ﷺ نے ولاء کی فروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صرف وہی روایت کرتے ہیں گو کہ ان سے کئی حضرات نے نقل کی ہے۔ چنانچہ عبیداللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ انہی سے اسے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ائمہ حدیث بھی اسے انہی سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ صحیح یہی ہے کہ عبیداللہ بن عمرو، عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اس لئے کہ عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر بھی اسے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے نقل کرنے کے بعد ان کا یہ قول بھی نقل کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں اور میں کھڑا ہو کر ان کی پیشانی چوم لوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث کے غریب ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس میں ایسا اضافہ ہو جو ثقات سے نہ منقول ہو۔ یہ اس صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص سے منقول ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جا سکتا ہو۔ جیسے مالک بن انس، نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقۂ فطر ہر مرد و عورت، آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کیا۔ مالک نے اس حدیث میں ''من المسلمین'' کا لفظ زیادہ نقل کیا ہے۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عمر اور کئی ائمہ حدیث اس حدیث کو نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل نہیں کرتے۔ جب کہ بعض مالک کی طرح بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے حافظے پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ بعض ائمہ امام مالک کی اس حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہوئے اسی پر عمل پیرا ہیں۔ چنانچہ امام شافعی اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ غرض یہ کہ اگر اضافہ ایسے راوی کی طرف سے ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جا سکتا ہو تو وہ اضافہ مقبول ہے یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بہت سی احادیث کئی سندوں سے منقول ہوتی ہیں لیکن ایک سند سے غریب سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے کہ ابوکریب، ہشام، ابوسائب اور حسین بن اسود، ابواسامہ سے وہ بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے وہ اپنے دادا ابوبردہؓ سے وہ ابوموسیٰؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ حالانکہ کئی سندوں سے منقول ہے۔ میں نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو

فرمایا: یہ ابوکریب کی ابوموسیٰ سے روایت ہے۔ پھر امام بخاری سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور فرمایا ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: مجھ سے تو اسے کئی شخصوں نے ابواسامہ ہی سے روایت کیا ہے۔ وہ تعجب کرنے لگے اور فرمایا: میں اسے ابوکریب کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے کسی مباحثے میں سنی ہوگی۔ پھر عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی راوی شبابہ بن سوار سے۔ وہ شعبہ سے وہ بکیر بن عطاء سے اور وہ عبدالرحمٰن بن یعمر سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دباء اور مزفت (کے برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا: یہ حدیث اس لئے غریب ہے کہ اسے صرف انہوں نے شعبہ سے نقل کیا ہے۔ پھر شعبہ اور سفیان ثوری دونوں اسی سند سے بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حج وقوف عرفات کا نام ہے۔ یہ حدیث محدثین کے نزدیک اس سند سے صحیح ترین ہے۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے اور وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازے کے ساتھ جائے اور نماز پڑھے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) اور جو اس کے دفن سے فراغت تک ساتھ رہے اس کے لئے دو قیراط (ثواب) ہے۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا: ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ کے برابر ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن، مروان بن محمد سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابومزاحم سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں جو اسی کے ہم معنی ہے۔ عبداللہ، مروان سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ ابوسعید مولی مہری سے وہ حمزہ بن سفینہ سے وہ سائبؓ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔ میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ آپ کی وہ کون سی حدیث ہے جسے آپ نے سائب کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور محدثین اسے غریب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی حدیث بیان کی پھر میں نے امام بخاری کو بھی یہ حدیث ان سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے لیکن صرف سائب کی روایت سے غریب ہے۔ ابوحفص عمرو بن علی بھی یحییٰ بن سعید قطان سے وہ مغیرہ بن ابی قرہ السدوسی سے اور وہ انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے ہی اللہ پر بھروسہ رکھوں؟ فرمایا: باندھو اور بھروسہ کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک منکر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے انس بن مالکؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر یہ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ہم نے اس کتاب میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور امید کرتے ہیں کہ یہ فائدہ مند ہوگی نیز اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں اس سے نفع پہنچائے اور اپنی رحمت سے فلاح ونجات کا باعث بنائے نہ کہ وبال کا۔ یہاں کتاب اختتام پذیر ہوتی ہے۔

والحمدللّٰہ وحدہ علی انعامہ وافضالہ وصلاتہ وسلامہ علی سید المرسلین الامی وصحبہ وآلہ۔ وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ ولہ الحمد علی التمام وعلی النبی وآلہ وصحبہ افضل الصلاۃ وأزکی السلام والحمدللّٰہ رب العلمین۔

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دار الاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بدر تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد	علامہ شبیر احمد عثمانی، اضافہ عنوانات جناب محمود علی مازی
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
قصص القرآن ۴ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
تاریخ ارض القرآن	علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور مکاشفات	انجینیر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر عقانی میاں قادری
لغات القرآن	مولانا عبد الرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حسان پیتر س
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا محمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا عبد السباری اعظمی، فاضل دیوبند
تفہیم المسلم ۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دار العلوم کراچی
جامع ترمذی ۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد	مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب، فاضل دیوبند
سنن نسائی ۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۳ جلد ۷ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد	مولانا عابد الرحمن کامہ صوی، مولانا عبد الوہاب
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل مترجمہ و شرح	از امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبد اللہ عابد غازی پوری، فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف ۴ حصے کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف ایک جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات شرح مشکوۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
قصص الحدیث	مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دار العلوم کراچی

ناشر: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی، پاکستان، فون و فیکس (۲۱) ۲۶۲۱۸۶۱

اور ممتاز اسلامی و علمی کتب کا مرکز قرآن پاک

دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں